Presented by: https://jafrilibrary.com/

زادِ راہ

عجیب التاثیر

مُجرّب دُعاؤں کا مجموعہ

مع اضافہ مناسکِ حج

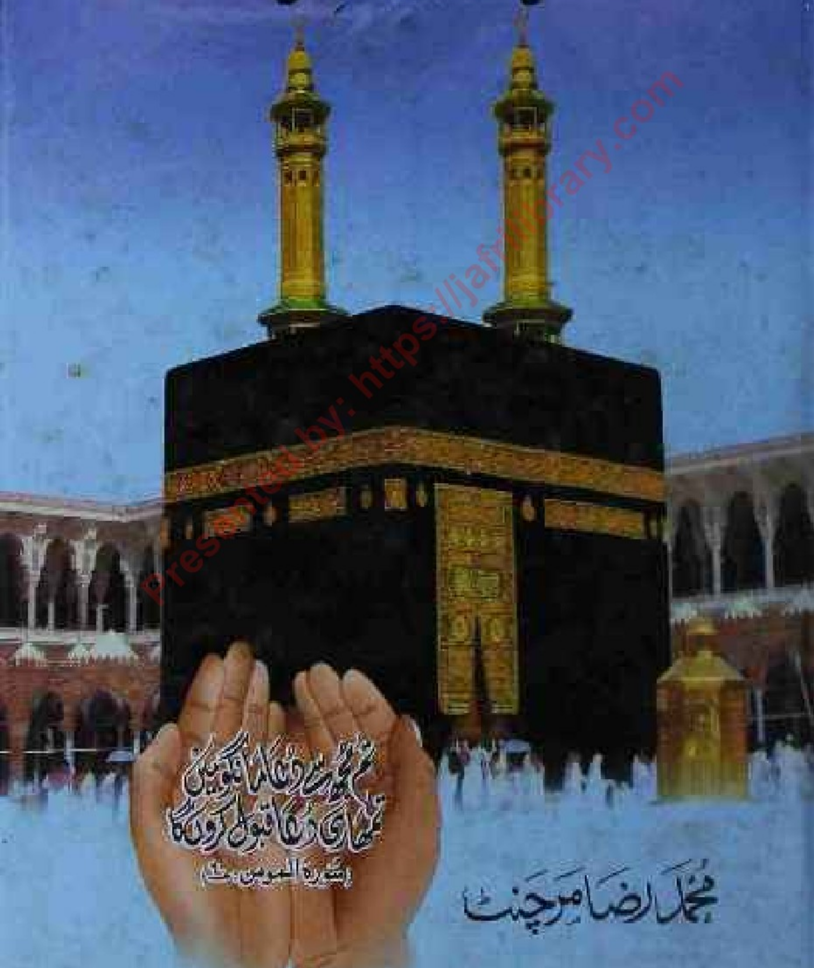

محمد رضا مرچنٹ

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

- رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ۱۴:۴۱

- رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَ لِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ ۷۱:۲۸

- رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا ۱۷:۲۴

- خداوندا! جب روزِ حساب آئے تو مجھ کو، میرے ماں باپ کو اور سارے ایمانداروں کو بخش دینا۔

- خداوندا! میری، میرے ماں باپ کی اور جو مومن میرے گھر آئے اس کی اور تمام مومن مردوں اور عورتوں کی بخشش فرما۔

- خداوندا! جس طرح میرے والدین نے میرے بچپنے میں میری پرورش کی (اور مجھے پیار دیا) اسی طرح تو بھی ان دونوں پر رحم فرما۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ

التماس سورۂ فاتحہ

برائے ایصالِ ثوابؒ

مرحوم فاضل احمد بھائی
مرحومہ زینب بائی

ایک بار سورۂ الحمد اور ۳ بار سورۂ اخلاص اوّل اور آخر ۳، ۳ مرتبہ درود شریف پڑھنے کی درخواست ہے

دعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ محمدؐ وآلِ محمدؐ کے صدقے میں مرحومین کی مغفرت فرمائے اور اپنی رحمت سے مرحومین کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ

بھلا وہ کون ہے ؟

جو بے قرار و مضطر کی دُعا کو قبول کرتا ہے، جبکہ

اس سے دُعا کی جاتی ہے اور وہ مصیبت کو دُور کر دیتا ہے۔

(سُورۃ النمل ۶۲)

زادِ راہ

مُرتّبہ

محمد رضا مرچنٹ

ترتیب و تدوین

اے ایچ رضوی

محفوظ بک ایجنسی
مارٹن روڈ کراچی
Tel: 4124286- 4917823 Fax: 4312882
E-mail: anisco@cyber.net.pk
محفوظ
MBA

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

جملہ حقوق بحقِ ناشر محفوظ ہیں

کتاب "زادِراہ" کاپی رائٹ ایکٹ ۱۹۶۲ء، گورنمنٹ آف پاکستان کے تحت رجسٹرڈ ہے۔ لہٰذا اس کتاب کے کسی حصے کی طباعت و اشاعت، اندازِ تحریر، ترتیب و طریقے، جزیا کل کسی سائز میں نقل کر کے بلا تحریری اجازت طابع و ناشر غیر قانونی ہوگی۔

مومنین حضرات جن کو مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لیے اس کتاب کی ضرورت ہو وہ صرف ادارہ محفوظ بک ایجنسی سے بکفایت طلب فرمائیں

نام کتاب	:	زادِراہ
تاریخ اشاعت	:	بار اول، فروری ۲۰۰۰ء
		بار ہفتم، ۱ اکتوبر ۲۰۰۷
ناشر	:	محفوظ بک ایجنسی، کراچی
کتابت	:	مظہر عقیل
مرتبہ	:	محمد رضا مرچنٹ
ترتیب و تدوین	:	اے۔ ایچ۔ رضوی
سرورق	:	رضا عباس گرافکس

محفوظ بک ایجنسی مارٹن روڈ کراچی
محفوظ MBA

Tel: 4124286- 4917823 Fax: 4312882
E-mail: anisco@cyber.net.pk

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

فہرست مضامین

اپنی بات..... محمد رضا مرچنٹ .... ح

دعا! ہاٹ لائن..... محمد رضا مرچنٹ .... س

ذرا سوچئے تو!..... محمد رضا مرچنٹ ۱

حج کی فضیلت..... علامہ رضی جعفر نقوی ۹

دعا! بندگی کا ایک منفرد اسلوب..... علامہ رضی جعفر ۱۳

معراج انسانیت..... مولانا حسن ظفر نقوی ۱۸

سورۃ الفاتحہ ۲۱

اہمیت ۴ قل ۲۴

سورہ والضحیٰ ۲۸

آیۃ الکرسی ۳۰

سورہ ق کی فضیلت ۳۳

دعا برائے قبولیت نماز ۳۴

دُعائے مغفرت ۳۶

دُعائے خیر و خوبی برائے دین و دُنیا ۳۸

مختصر دُعائے عافیت ۳۹

دُعائے طلب حاجت ۴۰

دُعا برائے حصول امن از بلیات و وسعت رزق ۴۱

دُعا وسیلہ ۴۲

مجرب وظائف و اعمال دوران حج ۴۳

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

دُعا طوافِ خانۂ کعبہ ۴۴
دُعا سعی ۵۴
پانچ فوائد کی دُعا ۷۴
سفر پر جانے کی دُعا ۷۶
دُعا معراج ۷۷
دُعائے یستشیر ۸۱
دعاء امام جعفر صادقؑ برائے رحمت و رہائی ۹۲
دُعائے یا من اظہر الجمیل بیت المعمور ۹۳
جن و انس کے شر سے بچنے کی دُعا ۹۶
آٹھ آیتوں کا عمل ۹۷
گھر میں داخلے کی دُعا و دفع نظرِ بد ۱۰۲
تین مختصر دُعائیں برائے وسعتِ رزق ۱۰۳
قید سے رہائی کی دُعا ۱۰۴
دُعائے مجرب و عجیب التاثیر ۱۰۵
دُعائے مجموعہ اسم اعظم ۱۰۷
دُعا برائے دفعِ امراض ۱۰۹
انبیاءؑ کی دُعائیں ۱۱۰
دُعا امام موسیٰ کاظمؑ برائے ترقی روزگار ۱۱۴
دُعائے حضرت علیؑ و حضرت فاطمہ زہرہ علیہا السلام ۱۱۵
دُعائے حضرت امام حسنؑ و حضرت امام حسین علیہ السلام ۱۱۸
دُعائے حضرت امام زین العابدینؑ و حضرت امام محمد باقرؑ ۱۲۰

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

دعائے حضرت امام محمد جعفرؑ صادق و امام موسیٰ کاظمؑ ۱۲۳
حضرت امام علی رضاؑ و حضرت امام محمد تقی علیہ السلام ۱۲۵
دعائے امام محمد تقی علیہ السلام و امام محمد حسن عسکریؑ ۱۲۶
دعائے حضرت امام مہدی صاحب الزمان علیہ السلام ۱۲۸
دعائے حضرت امام آخر الزمانؑ و نماز استغاثہ ۱۳۰
ہر نماز فریضہ کے بعد کی دعا: ''یا علی یا عظیم'' ۱۳۲
دل کے مرض سے بچنے کی دعا ۱۳۳
دعا برائے قوت حافظہ ۱۳۴
دعائے شب جمعہ جلیل القدر ۱۳۶
دعا برائے درازی عمر ۱۳۷
استغاثہ بحضور حضرت ابوالفضل العباس علیہ السلام ۱۳۸
دعائے جوشن صغیر ۱۳۹
دعائے مشلول ۱۶۹
حدیث کساء ۱۹۰
دعائے کمیل ۲۰۵
''امن یجیب'' کا عمل و سورۃ النصر کے خواص ۲۳۱
دعائے توسل ۲۳۲
ظالم سے ہلاکت کی دعا، دعاء برائے ترقی رزق ۲۴۳
وہ سبب جس کی بنا پر حج افضل ہے ۲۴۴
دعائے عہد ۲۴۶
عمل بسم اللہ برائے حاجت برآوری ۲۵۱

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

دُعائے روزِ عرفہ ۲۵۴
شوگر کے مرض سے شفا پانے کی دُعا و دُعائے نادِ علی ... ۳۰۸
نمازِ جماعت، قرآن کریم اور احادیث کی روشنی میں ... ۳۰۹
سجدہ سہو کرنے کا مختصر طریقہ ۳۱۲
نمازِ میت پڑھنے کا طریقہ ۳۱۳
نمازِ وحشت پڑھنے کا طریقہ، آنکھوں میں درد کی دُعا .. ۳۱۸
عظمتِ والدین ۳۱۹
نمازِ مغفرت ۳۲۰
نمازِ ہدیہ برائے والدین ۳۲۱
نمازِ شکرانہ ۳۲۲
نمازِ شب ۳۲۳
تعقیبات نمازِ پنجگانہ ۳۲۶
دعائے حفظ ایمان ۳۳۲
بیان صدقات، نوافل یومیہ ۳۳۴
طریقہ استخارہ تسبیح ۳۳۷
زیارت امام حسینؑ (وارثہ) ۳۴۰
قرض وصول ہونے کی دعا برائے حجاج کرام ۳۵۰
دُعا برائے وسعتِ رزق، جسم و جوڑوں کے درد کی دُعا .. ۳۵۱
زیارتِ جامعہ صغیرہ ۳۵۲
چند ضروری باتیں، زیارت اہل قبور ۳۵۵
دعاء امام زین العابدینؑ برائے مغفرتِ والدین ۳۶۰
نقوش ایام ہفتہ برائے دیدن ۳۶۱

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

فہرست مناسکِ حج

حج کس پر واجب ہے	۳۷۱
تقلید	۳۷۳
خمس	۳۷۵
قرأت	۳۷۵
حج کا طریقہ	۳۷۶
حج کا وقت	۳۷۶
مختصر طریقہ	۳۷۷
عمرہ تمتع کا طریقہ	۳۷۸
میقات سے احرام باندھنا	۳۷۸
نذر	۳۷۹
احرام	۳۸۱
محرمات	۳۸۳
خانۂ کعبہ کا طواف	۳۸۷
نماز طواف	۳۸۹
سعی	۳۸۹
حلق یا تقصیر	۳۹۱
مکہ مکرمہ میں کیا کریں	۳۹۲
حج تمتع	۳۹۴
احرام باندھنا	۳۹۴
عرفات میں ٹھہرنا	۳۹۵
مشعر الحرام میں ٹھہرنا	۳۹۶
کنکریاں مارنا	۳۹۷
قربانی	۳۹۸
سر منڈوانا یا تقصیر	۳۹۹
طواف کعبہ	۴۰۱
نماز طواف کعبہ	۴۰۱
سعی	۴۰۱
طواف النساء	۴۰۱
منیٰ میں رات گزارنا	۴۰۲
رمی الجمرات	۴۰۲
منیٰ سے واپسی	۴۰۳
چند قابل توجہ امور	۴۰۳
عمرہ مفردہ	۴۰۵
دوسرے عمرے	۴۰۶
عورتوں کے متعلق چند مسئلے	۴۰۷
عمرہ تمتع میں حیض آجائے	۴۰۸
حج تمتع میں حیض آجائے	۴۰۹
مدینہ منورہ میں کیا کریں	۴۱۰
مسجد نبوی کے اعمال	۴۱۰
جنت البقیع کے اعمال	۴۱۱
میدان احد کے اعمال	۴۱۲
مسجد قباء	۴۱۲
میدان خندق	۴۱۲
میدان بدر	۴۱۲
خیبر	۴۱۲
چند بڑی غلطیاں و غلط فہمیاں	۴۱۳
حج اور عمرہ کے ثواب بہ زبان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	۴۱۵

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

اور جو شخص اللہ سے ڈرے گا، اللہ اس کے ہر کام میں آسانی کر دے گا۔
(سورۂ طلاق آیت ۴)

اپنی بات

(زادِ راہ کا نواں سفرِ حج)

حمد بے پایاں اس رب کریم کی جو اپنے احسانات کا شعور مرحمت فرما کر اپنے بندوں کو حیران کرتا رہتا ہے۔ خود توفیق عنایت فرماتا ہے اور خود اجر عطا کرتا ہے۔ حالاں کہ بندے کا نہ استحقاق ہوتا ہے اور نہ زور۔ وہی خدا جو اس بندے کو دوسروں کی نظر میں صاحب عزت بنا دیتا ہے، جس کی خود اپنی نظروں میں کوئی وقعت نہیں ہوتی۔ وہی کارساز جو کمزوروں اور ناتوانوں سے وہ کام کرا دیتا ہے جو شدید قوت و طاقت کے متقاضی ہوتے ہیں اور بے بضاعتوں سے وہ کام لے لیتا ہے جو صرف صاحبان علم ثروت مند اور وسائل کے حامل افراد سے متوقع ہوتا ہے۔ اسی رب جلیل نے دعاؤں کے اس "مجموعہ" کو ترتیب دینے کی سعادت سن ۲۰۰۰ء میں عطا کی۔ وجہ اس کی یہ ہوئی کہ میں نے فروری ۲۰۰۰ء میں مع اہل و عیال فریضۂ حج کی ادائیگی کا پروگرام بنایا۔ اس سے پیشتر چونکہ میں حج، عمرہ اور زیارات چہاردہ معصومین علیہ السلام کی سعادت حاصل کر چکا تھا۔ لہٰذا مجھے اس بات کا بخوبی اندازہ تھا کہ ان مقدس مقامات کے سفر کے دوران ان دعاؤں کی کس قدر ضرورت محسوس ہوتی ہے۔

دعاؤں کے اس "مجموعہ" میں میں نے اُن دعاؤں کا انتخاب کیا

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

اے ایمان والوں! اپنے صدقات کو احسان جتا کر اور اذیت کے ذریعہ باطل نہ کرو۔
(سورۂ بقرہ آیت ۲۶۴)

ہے جن سے میں ذاتی طور پر فیض یاب ہوتا رہا ہوں۔ ان دُعاؤں کی برکات سے مجھے پروردگار عالم نے وہ کچھ عطا کیا جن کا عام حالات میں تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ بچپن کا وہ زمانہ میں بھول ہی نہیں پا رہا، کوئی آٹھ دس سال کی عمر ہوگی میرے والد مرحوم بیمار تھے لیکن حسب عادت رات کو سونے سے پہلے دھیمی آواز میں وہ ''دُعائے مشلول'' پڑھا کرتے تھے یہ روز کا معمول تھا۔ اُن کی آواز کی مٹھاس، ہم سب بہن بھائیوں کے لیے ''لوری'' کا کام کرتی تھی۔ اب بھی ایک طویل عرصہ گزرنے کے باوجود وہ آواز میرے روئیں روئیں میں سمائی ہوئی ہے اور کسی لحہ میں اس آواز کو اپنے سے جدا نہیں کر پاتا۔

آج اُن کی یادیں نوحہ بن کر دل و دماغ پر چھائی ہوئی ہیں۔ یہ سچ ہے کہ ہر ذی روح کا انجام فنا ہے۔ بقا صرف ذات باری تعالیٰ کا خاصہ ہے لیکن بہ تقاضائے بشریت جانے والوں کی یاد میں ملول و مغموم ہونا ایک فطری عمل ہے اور اگر جانے والے ماں باپ ہوں تو بھلا انہیں کیسے بھلایا جا سکتا ہے۔ اُن کی یادیں زندگی کی آخری سانس کے ساتھ ختم ہو سکتی ہیں۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

عظمت بخدا اُن کی دُعاؤں کا اثر ہے
جنت جو زمین پر ہے وہ ماں باپ کا گھر ہے

اور

خوش بخت ہیں وہ لوگ جنہیں اس کا یقیں ہے
ماں باپ کی خدمت کا صِلہ خُلدِ بریں ہے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

افسوس صد افسوس مجھے اپنے والدین کی خدمت کا موقع نہ مل سکا۔ اُن کا انتقال میری نوعمری میں ہی ہو چکا تھا۔ میں بارگاہِ رب العزت میں دست بدعا ہوں کہ پروردگار اُن کے درجات کو بلند کرے اور انہیں جوارِ معصومینؑ میں اعلیٰ ترین مقام عطا فرمائے (آمین)

مجھے یہ کہنے میں فخر محسوس ہو رہا ہے کہ نفسانفسی کے اس عالم میں جہاں عشقن ہی کھٹن ہے، پروردگار عالم نے اپنے خاص کرم سے مجھے اپنی بہترین نعمتوں سے نوازا ہے اور اس کی واحد وجہ میرے مرحوم والدین کی وہ دعائیں ہیں جو وہ ہمارے حق میں کیا کرتے تھے۔ بچپن کے حالات اور ماں باپ کی تربیت نے مستقل طور پر مجھے مذہب حقہ کی طرف راغب کیے رکھا اور الحمد للہ ہر مشکل، پریشانی اور آفت کا مقابلہ میں ان دُعاؤں سے کرتا رہا۔ میں ذاتی تجربے کی بناء پر یقین کامل کے ساتھ یہ کہہ سکتا ہوں کہ کوئی مصیبت یا پریشانی ایسی نہیں جو چالیس روز تک دُعائے مبارک "جوشن صغیر" پڑھنے سے دور نہ ہو۔ اسی طرح "دعائے یستشیر" اور "دُعائے معراج" سے ہر آفت کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔

اللہ سُبحانہ نے اپنی بہت سے بخششوں اور نعمتوں کو دُعا سے وابستہ کیا ہے اور یہ اُس کا لطف و کرم و احسان ہے کہ اس نے نہ صرف دُعا کی طرف رہنمائی کی بلکہ حکماً دُعا کا فریضہ عائد کر دیا تاکہ اس کے بندے اس کے فیضان کرم سے بہرہ مند اور اس کے انعام و بخشش سے دامن مراد بھرتے رہیں چنانچہ قرآن و حدیث و آثار ائمہؑ طاہرین

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

اس میں شک نہیں کہ ہم اصلاح کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتے۔
(سورۂ اعراف آیت ۱۷۰)

میں دُعا کے متعلق بڑی تاکید وارد ہوئی ہے اور ہر طرح سے اس پر ترغیب و تحریص دلائی گئی ہے۔

عبادات میں سب سے بڑی عبادت نماز ہے اور وہ بھی طلب دُعا پر مشتمل ہے۔ جسے ہر روز کم از کم پانچ مرتبہ بجا لانا ضروری ہے اور اذکار نماز میں سب سے اہم سورۂ فاتحہ ہے اور وہ سراپا دُعا ہے۔

قرآن مجید میں حضرت آدم علیہ السلام، حضرت نوحؑ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت یعقوبؑ، حضرت یوسفؑ، حضرت ایوبؑ، حضرت شعیبؑ، حضرت یونسؑ، حضرت داؤدؑ، حضرت ذکریاؑ، حضرت سلیمانؑ، حضرت موسیٰؑ، حضرت عیسیٰؑ اور خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی دُعاؤں کا تذکرہ ہے جس سے یہ حقیقت واضح ہوجاتی ہے کہ دُعا انبیاءؑ کی سیرت، اولیاء کا شیوہ اور خاصان خدا کا دستور ہے۔

میں نے زادِ راہ پہلی مرتبہ سن ۲۰۰۰ء میں مرتب کر کے حجاج کرام کی خدمت میں نذر کی اور الحمد اللہ اس کے بعد ہر سال باقاعدگی کے ساتھ تمام مومنین اور مومنات حجاج کرام کی خدمت میں یہ "نذرانہ" پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا رہا ہوں۔

حجاج کرام کے ساتھ زادِ راہ کا یہ نواں سفرِ حج ہے اور اس موقع پر میں تمام حجاج کرام کی خدمت میں یہ نیا ایڈیشن بمعہ مناسک حج اس التجا کے ساتھ نذر کر رہا ہوں کہ اس حقیر کے مرحوم والدین کو دورانِ حج اور خصوصاً نمازِ شب میں اپنی دُعاؤں میں ضرور یاد رکھیں۔ میں تاحیات شکر گزار رہوں گا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

اس ایڈیشن میں جہاں میں نے کچھ خاص دُعاؤں اور نوافل نماز پنجگانہ کا اضافہ کیا ہے وہاں تمام صفحات کو اقوال چہاردہ معصومین علیہ السلام سے مزین کرنے کی کوششیں کی ہے۔ مجھے یقین کامل ہے کہ حجاج کرام ان اقوال سے نہ صرف استفادہ کریں گے بلکہ اُن کی توفیقات میں بے پناہ اضافہ ہوگا۔ ”حرف آخر کے طور پر مجھے اس بات کا اعتراف کرنے میں کوئی عار نہیں کہ انسان خطا کا پتلا ہے وہ خواہ کتنی عرق ریزی کرے مگر خامیوں کوتاہیوں اور غلطیوں سے مبرا نہیں ہوسکتا۔

مجھے اس بات کا قلق ہے کہ پچھلے آٹھ سالوں میں جہاں اس کتاب کی بے پناہ تعریف کی گئی وہاں کچھ حجاج کرام نے بغیر نشان دہی کے سرسری انداز میں کچھ عربی اعراب کی غلطیوں کا تذکرہ کیا۔ اُن سے عاجزانہ درخواست ہے کہ بغیر نشان دہی کے ایک ضخیم کتاب کی اصلاح کس طرح کی جاسکتی ہے اس کے باوجود میں نے ایک سے زیادہ علماء کی خدمات حاصل کیں اور جو غلطیاں/خامیاں نظر آئیں انھیں درست کرلیا گیا۔

اس مجموعہ کی اشاعت کے سلسلے میں اگرچہ جملہ احباب نے اپنی صلاحیتوں کا استعمال کیا ہے اور احتیاط کو پیش نظر رکھا ہے۔ اس کے باوجود اگر کوئی خامی رہ گئی ہو یا غلطی سرزد ہوئی ہو یا کوتاہی و غفلت آپ کی نظر سے گزرے تو اسے درگزر فرمائیں لیکن اصلاح احوال کے لیے میری توجہ اس جانب ضرور مبذول کرائیں۔ تاکہ آئندہ اشاعت میں اس کا ازالہ آپ کے شکریہ کے ساتھ کیا جاسکے۔ اس کرم فرمائی کے لیے میں آپ کا ممنون ہوں گا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

بے شک ہم نیک عمل کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتے۔
(سورۂ کہف آیت ۳۰)

میرے لیے یہ ایک اعزاز کی بات ہے کہ حجتہ الاسلام علامہ رضی جعفر مدظلہ اور مولانا حسن ظفر مدظلہ نے میری اس کتاب پر اظہار خیال فرمایا اور میری ہمت افزائی کی، جس کے لیے میں ان کا بے حد ممنون و شکرگزار ہوں۔ میں اُن کے اس خلوص کو مجھ گنہ گار کے حق میں ''دُعا خیر'' سمجھتے ہوئے، بارگاہِ رب العزت میں اُن کے درجات کی بلندی کا طالب ہوں۔

میری انتہائی کوششوں کے باوجود اس سال پروگرام کے مطابق اس کتاب کا کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن حجاج کرام کی خدمت میں پیش نہیں کیا جاسکا۔ جس کا مجھے انتہائی رنج ہے۔ اس کتاب میں بیش بہا اضافہ کے علاوہ ترتیب پر بھی نظرثانی کی گئی ہے۔ ان شاء اللہ بشرطِ حیات اور توفیقات پروردگار اگلے سال زادوراہ کا نیا ایڈیشن حجاج کرام کی خدمت میں نذر کیا جائے گا۔ چونکہ اس کتاب کا کوئی ہدیہ نہیں ہے اس لئے 'زادوراہ' صرف عازمین حج ہی کو بطور نذر پیش کیا جاتا ہے۔ تمام کاروان کے منتظمین سے درخواست ہے کہ اگلے حج پر اس سلسلے میں رابطہ کریں۔

میں ایک بار پھر تمام حجاج کرام اور علماء حضرات سے التماس کروں گا کہ اس ثواب جاریہ میں میرا ساتھ دیں اور اگر کوئی غلطی نظر سے گزرے تو اس کی نشان دہی کریں۔ پروردگارِ عالم 'سریع حساب' ہے۔ اس کا صلہ آپ کو فوری طور پر ملے گا۔

آخر میں، میں انتہائی شکرگذاری کے ساتھ بارگاہِ احدیت میں سجدہ ریز ہوں اور اپنی اس حقیر کوشش کو قائم آلِ محمدؐ، امام زمانہؑ حضرت صاحب العصرؑ والزمان حضرت امام مہدی علیہ السلام کے وجود مقدس

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

اور بغیر حکم خدا کے کوئی شخص مرنہیں سکتا، وقت معین تک۔ (ہر ایک کی موت لکھی ہوئی ہے) (سورۂ آلِ عمران آیت ۱۴۵)

اور نامِ نامی و اسمِ گرامی سے معنون و منسوب کرتا ہوں اور اُن کے واسطے سے پروردگار عالم سے طالب دُعا ہوں کہ خداوندا میری اس کاوش کا ثواب میرے مرحوم والد فاضل احمد بھائی اور والدہ مرحومہ زینب بائی کے صحیفہ اعمال میں لکھ دینا اور مجھے اور میرے والدین کو آئمہ طاہرینؑ کے ساتھ محشور فرمانا (آمین)۔

قارئین کرام سے عاجزانہ درخواست ہے کہ ایک بار سورۃ الحمد اور تین بار سورۃ توحید پڑھ کر میرے مرحوم والدین کو بخش دیں اور دوران حج و زیارات اور خصوصاً نمازِ شب میں انہیں یاد رکھیں۔ میں تاحیات بے حد شکر گزار رہوں گا۔

دیتا ہوں واسطہ میں جناب امیرؑ کا
مقبول بارگاہ ہو یہ ہدیہ فقیر کا
(میرانیس)

طالبِ دُعا

محمد رضا مرچنٹ

اکتوبر ۲۰۰۷ء

4 برنس سینٹر، گراؤنڈ فلور، ممتاز حسن روڈ آف آئی آئی چندریگر روڈ کراچی
فون: 2419858-2411769، فیکس: 2432199
ای میل: mmmerchant@hotmail.com
razamerchant5@hotmail.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

انسان کے لیے کچھ بھی نہیں سوائے اس کے کہ جو کچھ اس نے کوشش کی۔
(سورۂ نجم آیت ۳۹)

دُعا! ہاٹ لائن

اللہ اور بندے کے درمیان

محمد رضا مرچنٹ

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے مجھ سے مانگو میں عطا کروں گا۔ میں شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہوں۔ احادیث میں بھی دعا کو مومن کا ہتھیار اور دین کا ستون کہا گیا ہے۔ پس اس سے مانگنا چاہیے۔ جو سب کا مالک ہے جو ہر چیز پر قادر ہے اور اتنا قادر کہ اس کی قدرت کاملہ کے بارے میں ہماری سوچیں بھی عاجز ہو جاتی ہیں۔ اس نے وعدہ فرمایا ہے کہ "ہر مشکل کے بعد آسائش اور ہر تنگی کے بعد کشائش و فراخی ہے۔"

اس کا وعدہ ہے "میں کسی کے اجر اور محنت کو ضائع نہیں کرتا۔"

وہ فرماتا ہے "جس کا کوئی سہارا نہیں میں اس کا سہارا ہوں۔"

اس کے ناموں میں اتنی تاثیر پوشیدہ ہے کہ انسان تکامل کی بلندیوں میں بہت اونچی اڑان اڑ سکتا ہے۔ بے چارگی کی وہ منزل جہاں قدرت وطاقت جواب دے جائے۔ کوئی حل نظر نہ آئے، کوئی کوشش بار آور ثابت نہ ہو، مایوسیوں کے اندھیرے پھیلنے لگیں تو ایسے میں دعا ہی امید کی کرن بن کر سامنے آتی ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

جو شخص نیک عمل کرے گا اپنے فائدے کے لیے کرے گا جو برا کام کرے گا تو اسی پر وبال ہوگا۔ (سورۂ صٰفٰت آیت ۴۶ اور سورۂ جاثیہ آیت ۱۵)

حالتِ دعا میں جب آدمی سراپا التجا بن جائے اور آنسو اس کے فقیر ہونے کا ثبوت بن کر ٹپکیں تو یہ کیفیت قبولیت سے قریب ہوتی ہے۔ اس عالمِ بے چارگی و بے چینی میں مضطر و پریشان انسان خود کو تمام قوتوں کی مالک ہستی سے قریب محسوس کرتا ہے۔ جس سے اس کا احساسِ تنہائی ختم ہوجاتا ہے۔ مایوسیوں کے اندھیرے چھٹنے لگتے ہیں اور اپنی ناتوانیوں کو امید و رجاء کی قوتوں میں بدلتا محسوس کرتا ہے وہ احساس کرتا ہے کہ اگر اس کے پاس دنیاوی عارضی سہارے نہیں تو کیا ہوا؟ قادرِ مطلق کی ذات کا سہارا تو حاصل ہے۔ جس کے قبضۂ قدرت میں تمام قوتیں اور نعمتیں ہیں جو ہر مصیبت و مشکل کا دور کرنے والا ہے۔ خالقِ کائنات و مالک مہربان سے اس کا رابطہ اسے جینے کی نئی اُمید عطا کرتا ہے۔ جس کے نتیجے میں اس کی بے چینی و اضطراب سکون اطمینان و راحت کی کیفیت میں بدل جاتی ہے۔

قرآن و حدیث و آثار آئمہ طاہرینؑ میں دُعا کے متعلق بڑی تاکید وارد ہوئی ہے اور ہر طرح سے اس پر ترغیب و تحریص دلائی گئی ہے۔

خالقِ حقیقی اور مالک دو جہاں پروردگار عالم ہم سب کو صدق دل سے دعا مانگنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

اور راہ خدا میں خرچ کرو اور اپنے نفس کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔ نیک برتاؤ کرو کہ خدا خود نیک عمل کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ (سورۂ بقرہ نمبر ۱۹۵)

ذرا سوچئے تو!

محمد رضا مرچنٹ

بچہ جب تک ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے، یہی سمجھتا ہے کہ کائنات صرف ایک فٹ لمبی اور چھ انچ چوڑی ہے، اس میں کہیں روشنی موجود نہیں اور یہ کہ وہ اس کائنات میں تنہا ہے۔ باہر آتا ہے تو اسے بے شمار انسان، پرندے، حیوان اور درخت نظر آتے ہیں، نیز ایک ایسی دنیا جو زمین سے آسمان تک، اور اُفق سے اُفق تک پھیلی ہوئی ہے۔ کیا یہ ممکن نہیں کہ زندگی ایک قدم اور آگے بڑھ کر ایک ایسی دنیا میں پہنچ جائے، جس کی بے کراں وسعتوں کے سامنے یہ دُنیا رحمِ مادر کی حیثیت رکھتی ہو۔

تمام فلسفوں اور مذہبوں کی بنیاد اس نظریہ پر ڈالی گئی ہے کہ حیات میں تسلسل ہے۔ انسان پیدا تو ہوتا ہے لیکن مرتا نہیں۔ جب یہ جسم خاکی بیکار ہو جاتا ہے تو حیات (روح) عالم برزخ میں منتقل ہو جاتی ہے اور اعمال کے مطابق مقام حاصل کرتی ہے۔

تسلسلِ حیات اور مکافاتِ عمل کا عقیدہ نسلِ انسانی کا بہت بڑا سہارا ہے۔ ہم اس زندگی میں کتنی ہی دشواریاں، ناکامیاں اور رسوائیاں اس اُمید پر گوارہ کر لیتے ہیں کہ اگلی زندگی میں ان کی تلافی ہو جائے گی۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ روز قیامت اس شخص کی طرح اٹھیں گے۔ جسے شیطان نے چھو کر مخبوط الحواس بنا دیا ہے۔ (البقرۃ نمبر ۲۷۵)

اگر آج ہم اس عقیدہ کو کسی طرح ختم کر دیں تو ہر طرف قنوطیت چھا جائے۔ شدتِ اضطراب میں کروڑوں نفوس خودکشی کر لیں غریب، بھوکے، دولتمندوں کے کپڑے نوچ لیں، امنِ عالم برہم ہو جائے اور تمام اخلاقی و روحانی اقدار کا جنازہ نکل جائے۔

ہم میں سے ہر کوئی جانتا ہے کہ ایک بلند مقصد کی خاطر حضرت ابراہیم علیہ السّلام آگ میں کود پڑے تھے۔ حضرت مسیحؑ نے صلیب قبول کر لی تھی اور امام عالی مقام امامِ مظلوم حضرتِ امام حسین علیہ السّلام نے اپنا سارا خاندان کربلا کے میدان میں کٹوا دیا تھا، اور یہ بھی کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کل کائنات ایک اونٹنی، ایک گھوڑا، کھدر کا ایک جوڑا، اور بان کی ایک چارپائی تھی، سات سات دن بھوکے رہتے تھے، بعثت سے رحلت تک چین کا ایک لمحہ بھی نصیب نہ ہوا، رات کو عبادت، دن کو سیاسی، تبلیغی اور انتظامی مصروفیات!

سوال یہ ہے کہ:

اِن دانایانِ رازِ فطرت، اِن ہادیانِ نسلِ انسانی اور عظیم مقتدایانِ کائنات نے یہ رویہ کیوں اختیار فرمایا؟

کیا انھیں حسین محلات، دل نواز جنّات اور آسودگی ہائے حیات سے خدا واسطے کا بیر تھا؟

کہیں اس کی وجہ یہ تو نہیں تھی کہ وہ اس زندگی کی دل فریبیوں میں الجھ کر اپنی حقیقی منزل سے غافل نہیں ہونا چاہتے تھے؟

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

اگر تم صدقہ کو علی الاعلان دو گے تو یہ بھی ٹھیک ہے اور اگر چھپا کر فقرا کے حوالے کر دو گے تو یہ بھی بہت بہتر ہے۔ (البقرۃ نمبر ۲۷۱)

اور انھیں یقین تھا کہ یہاں اللہ کی راہ میں اٹھائی ہوئی ہر مصیبت وہاں جنت میں بدل جائے گی۔

اسی دنیا میں وہ لوگ بھی موجود ہیں جو اللہ سے لاکھوں میل دُور اور دولت کے نشے میں چُور ہیں۔ اقدارِ عالیہ سے غافل، جزا و سزا کے منکر مصائبِ انسان سے بے خبر، بدمست، مغرور اور متکبر ہیں۔ اگر موت کو انجامِ حیات سمجھا جائے تو قدرتاً سوال پیدا ہوگا کہ ان بدمستوں میں کیا خوبی تھی کہ اللہ نے انھیں اتنا نوازا، اور مسیحؑ و خلیلؑ اور امامِ عالی مقام نے کیا قصور کیا تھا کہ انھیں جگر سوز مصائب کا ہدف بنایا؟ اِس سوال کا جواب ایک ہی ہوسکتا ہے کہ موت کے بعد جزا و سزا یقینی ہے۔

کوئی دانش مند چند روزہ عیش کے لئے کروڑوں سال کی ابدی زندگی کو تباہ نہیں کرسکتا، اور دانایانِ رازِ فطرت نے ہمیشہ یہی کیا کہ اُس زندگی کے مفاد کو مقدم رکھا۔

ہم خود اپنے معاشرے میں آئے دن دیکھتے ہیں کہ بے نوا و بے سفارش لوگ ہر مقابلے میں ناکام رہ جاتے ہیں، اور نا اہل سفارشی اونچی کرسیوں پہ جا بیٹھتے ہیں، کیا ان تمام ناانصافیوں کو ختم کرنے کے لئے اِس زندگی کا خاتمہ اور ایک نئی زندگی کا وجود ضروری نہیں؟

فلسفے کو چھوڑیے، اور روح کی بات سنیے۔ روح کی گہرائیوں سے دمادم یہ صدا اُٹھ رہی ہے کہ میں لازوال ہوں، ابدی و سرمدی ہوں، زمان و مکان میں میرا قیام عارضی ہے، اور میرا اصلی مسکن دنیائے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

کھاؤ، پیو اور اسراف نہ کرو۔ کیونکہ اللہ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔
(سورۂ اعراف نمبر ۳۱)

آخرت ہے۔ یہ وہ صدا ہے جس کی تائید کروڑوں مساجد، لاکھوں گرجوں اور لاتعداد مندروں سے ہو رہی ہے اور یہ وہ حقیقت ہے، جس کی تصدیق سوا لاکھ انبیاء نے کی، اور جس پر آج کم از کم ساڑھے چار ارب انسان ایمان رکھتے ہیں لہٰذا یقین رکھیں کہ:

۱۔ حیات مسلسل ہے۔

۲۔ حسین اعمال سے روح عظیم و توانا بن جاتی ہے۔

۳۔ عبادت سے شخصیت میں مقناطیسی کشش پیدا ہو جاتی ہے۔

۴۔ تمام مسرتوں اور توانائیوں کا سرچشمہ اللہ ہے اور جو شخص اُس ذات سے رابطہ قائم کر لیتا ہے، اس کی ہستی عمیق اطمینان و سکون کا گہوارہ بن جاتی ہے۔

۵۔ اللہ سے رابطہ قائم نہ ہو، تو انسان کی شخصیت کھوکھلی ہو جاتی ہے اور صورت بگڑ جاتی ہے۔

۶۔ کائنات میں دُعائیہ لہروں کا ایک حیرت انگیز سلسلہ قائم ہے، جن کی وساطت سے ہماری آہیں اور دعائیں حضور باری تعالیٰ تک جاتی اور وہاں سے قبولیت و سکون لے کر واپس آتی ہیں۔

۷۔ نیکی کی بدولت ہم کائنات کی ان طاقتوں سے رابطہ پیدا کر لیتے ہیں جو رحم و احسان کا سرچشمہ ہیں اور بدی سے ہم تباہ کن طاقتوں کو گھر میں آنے کی دعوت دیتے ہیں۔

۸۔ ایمان ایک زبردست "Energy" (طاقت) ہے، جب ہم

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

زمین پر چلنے والوں میں بدترین افراد وہ ہیں جنھوں نے کفر اختیار کیا اور اب وہ ایمان لانے والے نہیں۔ (اعراف نمبر ۳۱)

اِس طاقت کا صحیح استعمال کرتے ہیں تو تمام فیض رساں طاقتیں ہماری طرف متوجہ ہو جاتی ہیں اور ہماری امداد کرتی ہیں۔

۹۔ ہر نیک دل اور پاکیزہ کردار انسان کے اردگرد قوائے خیر یعنی فرشتوں کے پہرے لگا دیے جاتے ہیں جو ہر مصیبت سے اُسے بچاتے اور ہر اُلجھن میں اُسے راہ دکھاتے ہیں۔ جیسا کہ قرآنِ حکیم میں ارشاد ربّ العزت ہے۔

"اللہ نے انسان کے آگے اور پیچھے چند نگران مقرر کر رکھے ہیں جو خدائی اشارہ پا کر اس کی حفاظت کرتے ہیں"۔ (سورہ رعد:۱۱)

۱۰۔ نیک لوگوں کو تباہی کی کسی طاقت سے کوئی گزند نہیں پہنچ سکتا، نہ دُشمن سے نہ رہزن سے، نہ آگ سے نہ سانپ سے۔ کیونکہ دُکھ گناہ کا نتیجہ ہے، اور جہاں گناہ کا وجود ہی نہ ہو وہاں دُکھ کا کیا کام۔

۱۱۔ جونہی گناہ انسان کی زندگی میں داخل ہوتا ہے، وہ خفیہ پہرے دار (نگراں) واپس بُلا لیے جاتے ہیں، اور انسان بے شمار مصائب کا شکار ہو جاتا ہے

۱۲۔ امراض و مصائب ہماری بدکاری کا نتیجہ ہیں جن سے چھٹکارا صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ پہلے ہم گناہ کو چھوڑیں اور اس کے بعد مخفی طاقتوں کو آواز دیں (یعنی دل کی گہرائیوں سے دُعا مانگیں) یہ طاقتیں اللہ کی اجازت کے بغیر حرکت میں نہیں آتیں۔ گناہ اللہ سے بغاوت ہے، اور ایک باغی کو جب تک کہ وہ باغی ہے قبولیت دُعا کی

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

اُمید نہیں رکھنی چاہیے۔

۱۳۔ گناہ بے چینی، مفلسی اور بیماری میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

۱۴۔ گداز میں ڈوبی ہوئی ہر آواز کا جواب فوراً آتا ہے، اگر ایسا نہ ہوتو لوگ کائنات کو مردہ سمجھنے لگیں۔ دُعا اور قبولیت ایک سِکّے کے دو رُخ ہیں، قبولیت اسی طرح دُعا کا دوسرا رُخ ہے جس طرح نتیجہ سبب کا۔

۱۵۔ دُعا کیا ہے؟ قوّت کے خزانوں کا منہ کھول دینا، یہ ایک زبردست ذہنی و جذباتی جدّ وجہد ہے اور اس دنیا میں جو ایک نظام کے تحت چل رہی ہے، ہر کوشش کا کوئی نہ کوئی صلہ ہوتا ہے، یہاں نتائج اعمال سے یوں بندھے ہوئے ہیں کہ انہیں جدا کرنا ممکن نہیں۔

۱۶۔ قبولیتِ دُعا کے لئے دو چیزوں کا ہونا ضروری ہے:

(i) اگر تکلیف گناہ کا نتیجہ ہو، تو اعترافِ گناہ اور توبہ۔

(ii) نیاز، گداز اور اضطراب، کہ دُعا انہی شہپروں سے عالمِ بالا کی مسافتوں کو طے کرتی ہے۔ اگر کار میں تیل نہ ہو تو چلے گی کیا؟ اگر دُعا کے ساتھ گداز و اضطراب کی طاقت نہ ہو تو وہ اُڑے گی کیسے؟ اللہ نے قرآن میں اُسی دُعا کو قبول کرنے کا وعدہ کیا ہے جس کے ساتھ اضطراب شامل ہو۔

"(ہمارے سوا) وہ کون ہے جو بے قرار کی پکار کا جواب دے؟" (سورۂ نمل۔ ۶۲)

۱۷۔ الہامی الفاظ توانائی کے طاقت ور یونٹ ہیں، جن کی مدد سے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

اور فضول خرچی مت کرو کیونکہ فضول خرچی کرنے والے یقیناً شیطانوں کے بھائی ہیں۔ (بنی اسرائیل نمبر ۲۷-۲۸)

امراض کا بھی علاج کیا جا سکتا ہے۔

الہامی الفاظ اور اسمائے الٰہی میں اتنی طاقت ہے کہ ان کے ورد سے ہماری پریشانیاں اور بیماریاں دُور ہو جاتی ہیں۔ مسلمان اس لحاظ سے خوش قسمت ہیں کہ ان کے پاس اللہ کے ننانوے صفاتی نام، مثلاً رحیم، کریم، غفور، خبیر وغیرہ موجود ہیں، جنھیں حسب حاجت پکارا جا سکتا ہے۔ لیکن یہ سہولت دیگر مذاہب میں موجود نہیں۔ عیسائیوں کے پاس صرف "God" ہے اور ہندوؤں کے پاس صرف "اوم"۔ الفاظ کی یہ طاقت اصل حروف میں ہوتی ہے۔ اگر کسی لفظ کا ترجمہ کر دیا جائے تو وہ بات نہیں رہتی اور اثر بدل جاتا ہے۔

جو طاقت "یارحیم" میں ہے وہ "یا مہربان" میں نہیں۔ قوت کا جو خزانہ الہامی الفاظ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ طاہرین علیہم اسلام کی تجویز کردہ دُعاؤں میں ہے، وہ ہمارے الفاظ میں نہیں ہو سکتا۔ ہر لفظ ایک یونٹ یا ایٹم ہے جسے اندر و؛ جذبات کی بجلیاں بھرتی ہیں اور ان کے اثرات اس عالم خاکی اور عالم بالا دونوں میں نمودار ہوتے ہیں۔

قرآن میں ایسی بیسیوں اقوام کا ذکر آیا ہے، جن پر آسمان سے آگ یا پتھر برسے۔ بدکار سب کے سب ہلاک ہو گئے لیکن نیکوکار تمام کے تمام بچ گئے۔ کائنات کے مخفی کارندے ہمیں ہر جگہ مصروف عمل نظر آتے ہیں۔ گھٹاؤں کو برسنے اور تھمنے کا حکم کون دیتا ہے؟ پھولوں میں رنگ و بُو کون بھرتا ہے؟ مکھی کو شہد بنانے کا فن کس نے سکھایا؟

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

کسی نفس کو بھی جس کو خدا نے محترم بنایا ہے بغیر حق کے قتل بھی نہ کرنا۔ کہ جو مظلوم ہوتا ہے ہم اس کے ولی کو بدلہ کا اختیار دیتے ہیں۔ (بنی اسرائیل نمبر ۳۳)

ہمارے دل کی مشین کون چلا رہا ہے؟ ماں کے رحم میں بچے کی تشکیل کون کر رہا ہے؟ اور پھلوں میں لذت و خوشبو کون بھر رہا ہے؟ جواب ایک ہی ہے کہ: وہ وحدہٗ لاشریک جس نے فطرت کے مخفی ہاتھ کو پیدا کیا......... لہٰذا اُس ہاتھ کو بڑھ کر تھام لیجیے۔

By yielding to Nature we learn to command it. (The Masters and the Path)

(جب ہم فطرت کے سامنے جھک جاتے ہیں، تو اسے مسخر کر لیتے ہیں)۔

بالآخر مجھے اتنا ہی کہنا ہے کہ:

دنیا میں لاکھ گھومیے،
ہزار اسباب عیش مہیا فرمایئے،
محل بنایئے،
کاریں خریدیے،
کچھ کیجیے،
سکون کبھی حاصل نہیں ہوگا۔
یہ نعمتِ عظمیٰ صرف ایک مقام سے مل سکتی ہے۔
اور وہ مقام ہے:
دُعا......... خلوصِ دل کے ساتھ۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

اس دن کسی کی سفارش کام نہ آئے گی۔ سوائے ان کے جنھیں خدا نے اجازت دی ہو اور وہ ان کی بات سے راضی ہو۔ (سورۃ طٰہٰ نمبر ۱۰۴)

حج کی فضیلت

حج کی بجا آوری اور یقینی نجات

مولانا رضی جعفر نقوی (اقتباس از کتاب حج)

فرمانِ الٰہی:

"لوگوں پر اللہ کا یہ حق ہے کہ جو اُس کے گھر تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو، وہ اُس کا حج کرے، اور جو کوئی اس حکم سے انکار کرے تو (اُسے معلوم ہونا چاہیے کہ) خداوندِ عالم تمام جہانوں سے بے نیاز ہے"۔ (پارہ نمبر ۴ سورۃ نمبر ۳ آیت ۹۷)

فرمانِ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

"ہر نعمت کے بارے میں اُس کے مالک سے (روزِ قیامت) باز پُرس کی جائے گی (کہ کہاں خرچ کی) سوائے اُس چیز کے جسے جہاد یا حج میں خرچ کیا ہو"۔ (بحار الانوار جلد نمبر ۹۶ صفحہ نمبر ۱۵)

فرمانِ جناب امیر المومنین علیہ السّلام:

"دیکھو! اپنے پروردگار کے گھر (خانۂ کعبہ) کا حج ترک نہ کرنا، ورنہ ہلاکت سے دوچار ہو جاؤ گے"۔

(کیونکہ خالقِ دو جہاں نے اُسے بندوں کی سلامتی کا ذریعہ قرار دیا ہے۔)

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

اے ایماندارو! اپنے گھروں کے سوا دوسروں کے گھروں میں نہ جاؤ یہاں تک کہ ان سے اجازت لے لو اور ان گھروں کے رہنے والوں پر سلام کرو۔ (سورۂ نور ۲۶۔۲۸)

فرمانِ حضرت امام زین العابدین علیہ السّلام:

"حج اور عمرہ بجا لایا کرو، جسمانی طور پر تندرست رہو گے، تمھارے رزق میں کشائش (اور وسعت) پیدا ہوگی، تمھارے ایمان کی اصلاح ہوگی (دینی معاملات میں تقویت نصیب ہوگی اور مال کے اعتبار سے تمھیں اتنی برکت ہوگی کہ لوگوں کی ضروریات بھی پوری کر سکو گے اور اپنے گھر والوں کی بھی) کیونکہ حج دنیا و آخرت کی سعادتوں، مسرتوں اور کامیابیوں کا سرچشمہ ہے"۔

فرمانِ امام محمد باقر علیہ السّلام:

"حج اور عمرہ کرنے والے (درحقیقت ایک ایسے) وفد کی حیثیت رکھتے ہیں جو خداوندِ عالم کی بارگاہ (میں حاضر ہوا ہو) اگر یہ لوگ اُس سے کچھ مانگیں تو عطا کرے گا، اگر اُسے پکاریں تو جواب دے گا، کسی کی سفارش کریں تو اُن کی سفارش کو قبول کرے گا اگر خاموش رہیں تو وہ خود ابتدا کرے گا، اور ہر درہم کے بدلے اُنھیں ہزار ہزار درہم دیے جائیں گے۔" (بہ روایت عدۃ الداعی)

اور آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ تین چیزیں ایسی ہے جن کا بدلا دنیا میں بھی ملتا ہے اور آخرت میں بھی:

(۱) "حج" جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ انسان تنگدستی سے نجات پائے۔

(۲) "صدقہ" جو آنے والی آفتوں اور پریشانیوں کا سدِباب کرتا

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

اور زیادتی کرنے والوں کا کہنا نہ مانو جو زمین میں فساد پھیلایا کرتے ہیں اور اصلاح نہیں کرتے۔ (سورۂ شعرا نمبر ۱۵۱۔۱۵۲)

ہے۔

(۳) "حسنِ سلوک" لوگوں کے ساتھ حسنِ سلوک، جس سے انسان کی زندگی میں برکت ہوتی ہے۔

فرمانِ امام جعفر صادق علیہ السّلام:

"جو شخص حج کرے، اور اس کا مقصد صرف خداوندِ عالم (کی خوشنودی) ہو، نہ ریا کاری پیشِ نظر ہو، نہ شہرت (وغیرہ) تو خداوند عالم یقیناً اُس کی مغفرت فرمائے گا"۔

یقینی نجات:

اور حج کی فضیلت کے لیے تو یہی بات کافی ہے کہ جو شخص اس اہم ترین فریضے کو صحیح طور سے ادا کرلے تو اس کی نجات اور بخشش بھی اتنی یقینی ہے کہ اس میں شک کرنا بہت بڑا گناہ سمجھا گیا ہے۔

چنانچہ منقول ہے کہ:

ایک روز فرزندِ رسولِ خداؐ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام مسجد الحرام میں تشریف فرما تھے کہ، ایک شخص نے دریافت کیا: (اے فرزندِ رسولِ خداؐ!) وہ کون لوگ ہیں جو (عرصۂ محشر میں) بہت زیادہ پریشان (اور ندامت میں) ہوں گے؟

امام علیہ السّلام نے فرمایا کہ:

"کوئی شخص عرفات اور مشعر الحرام کے دونوں وقوف، صفا و مروہ

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

جو لوگ مومن مرد اور عورت کو بغیر کچھ کیے دھرے بغیر (الزام) اذیت دیتے ہیں وہ صریحی گناہ (کا بوجھ اپنی گردن پر) اٹھاتے ہیں۔ (احزاب نمبر ۵۸)

کے درمیان سعی، خانہ کعبہ کے طواف اور مقامِ ابراہیمؑ کے پیچھے نماز (غرض تمام اعمال حج کو صحیح طور پر) بجالانے کے بعد بھی اگر یہ بدگمانی رکھتا ہے کہ (خداوندِ عالم اُس کی مغفرت نہیں فرمائے گا) تو یہ شخص اُن لوگوں میں سے ہے جو قیامت کے دن سب سے زیادہ زحمت میں ہوں گے!"

کیونکہ

جس طرح احکامِ خداوندی کی بجا آوری انتہائی ضروری ہے اُسی طرح اُس کی ذات پر پورا بھروسہ کرنا بھی واجب ہے، اور جس طرح وہ شخص اپنے آپ کو فریب دیتا ہے جو احکام خدا کی صریح مخالفت کے باوجود اپنے آپ کو جنت کا مستحق سمجھتا ہے، اسی طرح وہ شخص بھی شیطانی وسوسے میں پڑا ہوا ہے جسے خداوندِ عالم کے عدل و انصاف پر بھروسہ نہ ہو۔

اسلامی دستور میں نہ بے جا اُمید و لالچ کی کوئی گنجائش ہے اور نہ ہی خداوندِ عالم سے بدگمانی جائز ہے، بلکہ مخالفت پر سزا اور اطاعت پر جزا دونوں باتوں کا پورا پورا یقین رکھنا ضروری ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

دعا۔ بندگی کا ایک منفرد اسلوب

(تحریر...... حجتہ الاسلام علامہ رضی جعفر نقوی مدظلہ)

سال ۲۰۰۳ زادِ راہ کا پانچواں سفر

لغت کے اعتبار سے "دعا" کے معنی ہیں:

بلانا۔ پکارنا۔ وغیرہ

البتہ اصطلاح میں، خداوند عالم کے راز و نیاز اور بارگاہ الٰہی میں مقصد و حاجت پیش کرنے کو دعا کہتے ہیں۔

خداوند عالم کا لطف و کرم ہے کہ اُس نے بندوں کو اپنی بارگاہ میں خود طلب کیا، اور انہیں دعا کرنے کا حکم دیا، جیسا کہ ارشاد قدرت ہے:

اُدْعُونِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ

(مجھ سے دعا مانگو، میں قبول کرنے والا ہوں)

اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ:

"اَلدُّعَآءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ (دعاء مومن کا ہتھیار ہے)

اور مولائے کائنات امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کا فرمان ہے کہ: "اَلدُّعَآءُ تُرْسُ الْمُؤْمِنِ وَ مَتٰی تُکْثِرْ قَرْعَ الْبَابِ یُفْتَحْ لَکَ." (دعا مومن کی سپر ہے، اور جب تم (کسی) دروازے کو بہت زیادہ کھٹکھٹاؤ تو (عام طور سے) وہ کھول دیا

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

یاد رکھو کہ زندگی، دنیا صرف ایک کھیل تماشہ، آرائش باہمی تفاخر اور اموال اور اولاد کی کثرت کا مقابلہ ہے۔

جاتا ہے)

حقیقت یہ ہے کہ ہر شخص کی زندگی میں ایسے لمحات آتے ہیں جب وہ شدت سے دعا کرتا ہے اور یہ ہمارے ہادیان برحق کا فیض ہے کہ انہوں نے دعا مانگنے کا طریقہ بھی بتایا اور بندگی کا سلیقہ بھی سمجھایا۔

نیز قرآن مجید میں بکثرت انبیاء یہاں تک کہ حضور اکرم کی دعا کا تذکرہ موجود ہے جو دعا کی عظمت کی دلیل ہے۔

دعا کی اصل حقیقت خالق کائنات سے رابطہ کرنا اور اس کی قدرت کا احساس کرتے ہوئے اور دل کی گہرائیوں سے یہ محسوس کرتے ہوئے کہ وہ ہر حاجت کو پورا کرنے اور ہر مشکل کے حل کرنے پر قادر ہے۔ اُس سے اپنی حاجتوں کو طلب کرنا، اور آرزوؤں کی تکمیل کی درخواست کرنا۔

اسی کے ساتھ اس بات سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ انسانی زندگی کے مختلف نشیب و فراز میں ایسے لمحات بھی آتے ہیں جن میں اُس کی تمناؤں پر اوس پڑنے لگتی ہے اور تمام مادی سہارے ٹوٹتے ہوئے نظر آتے ہیں...... اس نامرادی اور پریشانی کے عالم میں انسان فطرتاً کوئی سہارا ڈھونڈتا ہے جو اُس کے قلق و اضطراب کے لیے تسلی و تسکین کا سامان فراہم کرسکے۔

اگر اس اضطراب و پریشانی کے عالم میں، انسان کے دل کو یہ یقین ہو کہ ایک ایسی زبردست اور بالادست طاقت موجود ہے جو اُس کی

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

بس جیسے کوئی بارش ہو۔ جس کی قوت کسان کو خوش کردے اس کے بعد وہ کھیتی خشک ہو جائے۔ پھر وہ زرد دیکھو اور پھر ریزہ ریزہ ہو جائے۔ (سورۂ حدید نمبر ۲۰)

پریشانی دور کرسکتی ہے اور اُس کی کشتی حیات کو مشکلات کے بھنور سے نکال کر ساحل مراد تک پہنچا سکتی ہے...... تو اُس کی نا امیدی اُمید سے بدل جاتی ہے اور ٹوٹے ہوئے دلوں کو سہارا مل جاتا ہے۔

اس لحاظ سے دیکھا جائے تو دعا...... معبود برحق پر اعتماد، اور اُس کی بارگاہ میں اپنی تمناؤں کو پیش کرنے کا نام ہے۔

اور جب مقصد یہ ہے کہ بارگاہ بے نیاز میں اپنی حاجتیں، دل کی گہرائیوں سے پیش کی جائیں، تو وہ کسی بھی لفظ میں اور کسی بھی زبان میں پیش کی جاسکتی ہیں۔

لیکن حضرات معصومین علیہم السلام کا یہ احسان ہے کہ اُنھوں نے مختلف مواقع پر دعا مانگنے کا سلیقہ بھی بتا دیا اور جو الفاظ ذاتِ کردگار کی بارگاہ میں پسندیدہ ہیں، اپنی دعاؤں کے ذریعے سے اُن کی نشاندہی بھی کردی۔

قوم و ملت کی ممتاز شخصیت عالی جناب "محمد رضا مرچنٹ صاحب" نے، حضرات معصومینؑ سے وارد ہونے والی اُن دعاؤں کو، جن کا وہ خود ورد کرتے رہے ہیں۔ اور جن کو متعدد مشکلات میں آزمودہ اور مجرب پایا ہے، ایک جگہ جمع کرکے "زادِ راہ" کے نام سے کتاب مرتب فرمائی اور اُسے نہایت خوبصورت کتابت و طباعت سے آراستہ کرکے اہلِ ایمان کے استفادہ کے لیے پیش کردیا۔

۲۰۰۰ء سے ہر سال، حج بیت اللہ کی سعادت کے لیے جانے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

والے مومنین و مومنات کی خدمت میں آپ یہ نذرانہ پیش کر رہے ہیں۔

اور اب جب کہ اس خدمت کو انجام دیتے ہوئے پانچواں سال آیا، تو آپ نے اس مجموعے میں نہایت خوبصورت اضافوں کے ساتھ اس کی افادیت کو چار چاند لگا دیے ہیں۔

اس ایڈیشن میں آپ نے کچھ خاص دعاؤں اور نوافل نماز پنجگانہ کا اضافہ بھی کیا ہے اور کتاب کے صفحات کو چہاردہ معصومین علیہم السلام کے گراں بہا اقوال سے مزین کر کے اس کی قدر و قیمت اور بڑھا دی۔ تاکہ حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کرنے والے صاحبان ایمان، ان دعاؤں کے ذریعے سے بارگاہِ معبود میں اپنی حاجتیں اور دل کی تمنائیں بھی پیش کریں اور حضرات چہاردہ معصومین کے اقوال پر عمل کر کے دنیا و آخرت کی سعادت بھی حاصل کریں۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ذیل میں، علمائے کرام کے فرامین سے استفادہ کرتے ہوئے، بعض ایسے اسباب کا بھی ذکر کر دیا جائے، جو استجابت دعا کے لیے نہایت مفید قرار دیے گئے ہیں:

۱۔ انسان باوضو دعا مانگے۔

۲۔ دعا مانگتے وقت روبقبلہ ہو۔

۳۔ حضور قلب کے ساتھ دعا مانگے۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضورِ قلب، دعا کے چھ ارکان میں سے ایک رکن ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

اے انسان! تجھے کس چیز نے اپنے کریم پروردگار کے مقابلہ میں مغرور کر دیا ہے۔
(سورۂ انفطار نمبر ۶)

۴۔ خدا سے حسن ظن رکھے، کہ وہ کریم ہے، میرے حال پر رحم کرے گا۔

۵۔ دعا سے پہلے، کچھ صدقہ دے۔

۶۔ گڑگڑا کر، تضرع وزاری کے ساتھ دعا کرے۔

۷۔ اپنی دعا میں دوسرے بندگان خدا کو بھی شامل کرے۔

۸۔ دعا سے پہلے، حمد وثنائے پروردگار بجالائے۔

۹۔ دعا سے پہلے اور بعد میں حضرت محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیجے۔

۱۰۔ دعا کرتے وقت، حضرت محمدؐ و آل محمد علیہم السلام کو واسطہ بنائے۔

۱۱۔ کوشش کرے کہ دعا کرتے وقت آنسو نکل آئے۔

۱۲۔ دعا سے پہلے، اپنے گناہوں کا اعتراف کرکے، اُن سے سچی توبہ کرے۔

۱۳۔ حضور اکرمؐ کا فرمان ہے کہ اس طرح ہاتھ اٹھا کر دعا مانگو جیسے کوئی مسکین، کسی کریم سے طلب کرے۔

۱۴۔ برادران ایمان کے حق میں بھی دعا کرے۔

میری دعا ہے کہ مالک دو جہاں، بتصدق محمدؐ و آل محمدؐ عالی جناب محمد رضا مرچنٹ صاحب کی اس خدمت کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ اس کے بہترین اجر و ثواب سے نوازے اور صاحبان ایمان کو ان دعاؤں سے زیادہ سے زیادہ فیض حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین

احقر رضی جعفر نقوی

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

اے ایمان دارو! جب تم آپس میں سرگوشی کرو تو گناہ۔۔۔۔۔۔
کی سرگوشی نہ کرو۔ (سورہ مجادلہ آیت ۹)

معراجِ انسانیت

مولانا حسن ظفر نقوی

سال ۲۰۰۵ زادِ راہ کا ساتواں سفر

"اے انسان! سفر بڑا طویل اور زادِ راہ بہت کم ہے" یہ ہے اس انسان کا قول جس کے اختیارات کا یہ عالم تھا کہ ایک طبقہ اسی انسان کے معجزات اور کرامات دیکھ کر اسے خدا بنا بیٹھا۔ مگر وہ کہتا رہا کہ میں انسان ہوں۔ یہ جو بار بار میں اس کے انسان ہونے پر زور دے رہا ہوں وہ اسی لئے ہے کہ پروردگارِ عالم نے اپنی تمام مخلوقات میں انسان ہی کو فضیلت عطا کی ہے۔ بس فرق یہ ہے کہ انبیاء اور ائمہ درجہ بہ درجہ اطاعتِ خداوندی میں اتنا آگے بڑھے کہ ہم انھیں نور کہنے پر مجبور ہوگئے۔ اور قرآن کریم میں بھی بعض مقامات پر نور کے مفہوم میں یہ ہستیاں شامل ہیں۔

"علیؑ" اللہ اور پیغمبر ختمی مرتبتؐ کے بعد کائنات کی ہر شے کا امام، سیّد و سردار اور آقا و مولا ہے۔ اور یہ سرداری اور اس مرتبہ کی امامت "علیؑ" کو یوں ہی نہیں مل گئی۔ ابو تراب بندگی کے ہر میدان میں چاہے وہ محرابِ عبادت ہو، چاہے رزم گاہ، حق و باطل، مسندِ عدالت ہو یا شبِ ہجرت کا بستر" علیؑ" کا ہر ہر فعل اللہ اور رسولؐ کی خوشنودی

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

حاصل کرنے کے لیے تھا۔

وہی ہمارا، آپ کا، سب کا "علیؑ" ہم سب کو متوجہ کر رہا ہے کہ دنیا اور آخرت میں اگر خیر اور بھلائی چاہتے ہو تو اپنے آپ کو تقویٰ کے لباس سے زینت دو خاص طور پر آخرت کے سفر کے لیے کہ جہاں کوئی کام آنے والا نہیں (شفاعت کی بحث الگ ہے) عالم برزخ جس کے لئے چھٹے امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ "ہمیں تمھارا کوئی خوف نہیں مگر برزخ" یعنی برزخ کی تیاری کر کے آنا یہی وہ عالم ہے جہاں انسان کو زادِ راہ کی ضرورت پڑتی ہے۔

ہمارے محترم اور باعمل مومن بھائی جناب رضا مرچنٹ نے یقیناً "زادِ راہ" کا انتظام اسی لئے کیا ہے کہ جہاں یہ دوسرے مومنین کے لئے "زادِ راہ" ثابت ہوگی۔ وہیں خود ان کے زادِ راہ میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔

آج کے اس مادّی دور میں جب خود روحانیت بھی مادّیت کا شکار ہوتی جارہی ہے۔ لوگ علم دین کو بھی دوسرے پیشوں کی طرح ایک منافع بخش پیشہ سمجھ کر اپنا رہے ہیں۔ رضا مرچنٹ کی یہ کاوش بلکہ کوششیں مردہ ضمیر انسانوں کو بیدار کرنے کے لئے اندھیری رات میں اُس دیئے کی مانند ہیں جو تاریکی کے مقابلے میں بہت چھوٹا ہونے کے باوجود تاریکیوں کے مقابلے میں ڈٹ جاتا ہے۔ ایسے ہی انسان ہوتے ہیں جو انسانیت کی معراج حاصل کرلیتے ہیں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

تونگری کثرتِ مال کا نام نہیں، دل کی تونگری (دوسروں کے لیے دل میں گنجائش) کا نام ہے۔ (رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

''زادِ راہ'' سے کتنے لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں کتنے نہیں اصل بات یہ ہے کہ

اگرچہ بُت ہیں جماعت کی آستینوں میں
مجھے ہے حکمِ اذان لا الٰہ الا اللہ

اے حرمِ خدا اور حرم رسول خداؐ کی راہ کے مسافرو!
اپنی دعاؤں میں اُن لوگوں کو ضرور یاد رکھنا جو تمھارے لئے ''زادِ راہ'' فراہم کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔
میری دعا ہے کہ پروردگارِ عالم برادرِ عزیز رضا مرچنٹ اور انھیں کے امثال دوسرے مومنین کی توفیقات میں اضافہ فرمائے اور دنیا و آخرت میں انھیں سرخرو رکھے۔ حق کی راہ پر گامزن مسافروں کو اس سخت اور کٹھن راستے پر ثابت قدم رکھے۔

والسلام
احقر العباد
حسن ظفر نقوی

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

مومنِ حقیقی کی نشانی یہ ہے کہ وہ نماز کی وجہ سے کم سوئے۔
(رسول خدا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم)

فضیلتِ سورۃ الفاتحۃ

اِس سُورہ مبارکہ کے فضائل تحریر و تقریر سے بالاتر ہیں۔ بس اِتنا ہی بیان کر دینا کافی ہے کہ اس سُورہ کو اُمّ القرآن کا خطاب ملا ہے اور اس سورہ کو مقدمہ قرآن ہونے کا شرف حاصل ہے۔ نیز یہ سُورہ مکمل دُعا اور دَوا ہے۔ سیّد المرسلین، خاتم النّبیّین، فخرِ عالمین، اشرف الانبیاء حضرتِ محمّد مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص سُورہ فاتحہ کی تلاوت کرے تو وہ اجرِ عظیم کا مُستحق قرار پائے۔

اس سُورہ کا پڑھنا ایسا ہے کہ گویا دو تہائی قرآن کی تلاوت کی، اور اس میں سوائے موت کے تمام امراض کیلئے شفا موجود ہے۔ اگر اس سُورہ کو کسی پاک برتن پر زعفران سے لکھ کر اور بارش کے پانی سے دھو کر کسی مریض کا منھ دُھلائے تو وہ بیماری سے نجات پائے اور خوف و خفقان سے محفوظ رہے۔ سورہ حمد محافظ عزت و ناموس ہے۔

جو کوئی ہر روز سُورہ فاتحہ کو ایک سو مرتبہ درج ذیل طریقہ پر پڑھے تو اس کے تمام جزئی و کلی حوائج کو اللہ تبارک و تعالیٰ پورے فرمائے گا۔ اور نماز

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

مومن کے ساتھ محبت ایمان کے عظیم ترین اسباب میں سے ہے۔
(رسول خداؐ)

صبح کے بعد اکیس مرتبہ نماز ظہر کے بعد بائیس مرتبہ، نماز عصر کے بعد تیئس مرتبہ، نماز مغرب کے بعد چوبیس مرتبہ اور نماز عشاء کے بعد دس مرتبہ تلاوت کرے اگر پہلے ہفتہ میں مراد پوری نہ ہو تو دوسرا ہفتہ مکمل کرے تاکہ غلطی کا ازالہ ہو سکے، مجرب ہے۔

بعض کتابوں میں درج ہے کہ اس کی ابتدا جمعرات کو کرنی چاہیے اور دو جگہ پر اپنی حاجت، مطلب و مقصد طلب کرنا چاہیے۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اور اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ کے درمیان اپنی حاجت طلب کریں۔

بعض مشائخ سے منقول ہے کہ ظالم بادشاہ کے خوف سے نجات پانے کے لیے پندرہ بار یَا مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ کہیں تو پڑھنے والے کو وہ شخص کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ راستہ بھٹکنے والا، راستہ میں مصیبت میں پھنس جانے والا بھی اس طرح عمل کرے تو خلاصی پائے گا۔

قضائے حاجات اور ظالم سے امان پانے کے لیے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کو اگر رو بقبلہ بیٹھ کر تنہائی میں تہتر بار پڑھا جائے اور اول آخر تین مرتبہ درود شریف بھی پڑھیں تو دشمن سے نجات حاصل ہوگی۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

بہترین بھائی وہ ہے جو آخرت کے اعمال کے بارے میں مدد کرے۔
(رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

سُورَةُ الْفَاتِحَة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ الرَّحْمٰنِ

سب تعریف خدا ہی کے لئے (سزاوار) ہے جو سارے

الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ اِيَّاكَ

جہان کا پالنے والا، بڑا مہربان رحم والا، روزِ

نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○ اِهْدِنَا

جزا کا حاکم ہے۔ (خدایا) ہم تیری ہی عبادت

الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ

کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں، تو ہم کو سیدھی راہ پر ثابت

اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ

قدم رکھ، ان کی راہ جنہیں تو نے (اپنی) نعمت عطا کی ہے، نہ ان کی

عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○ ع

راہ جن پر تیرا غضب ڈھایا گیا اور نہ گمراہوں کی۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

یاعلیؑ! ۴ چیزیں بھاؤ تاؤ کیے بغیر خرید لیا کرو۔ قربانی کا جانور، کفن، غلام اور مکہ جانے کے لیے کرایہ۔ (حضرت رسول اکرمؐ)

اہمیتِ چار قُل

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے منقول ہے کہ بعد نماز فجر یا دن میں کسی وقت چار قُل پڑھنے چاہئیں۔ پڑھنے والا نظر بد سے محفوظ رہے گا۔ نیز اللہ کی حفظ و امان میں رہے گا۔

کتاب "درِ مقصود" میں ہے کہ، چار قُل پڑھنے والے کی عمر طویل ہوگی۔ نیز چار قُل کو لکھ کر اپنے پاس رکھنا چاہیئے۔

سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْن

جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے کہ اس سورۃ کے پڑھنے والے کو چوتھائی قرآن پڑھنے کا ثواب ملے گا۔

سرکش شیاطین پڑھنے والے سے دور ہو جاتے ہیں شرک سے بری اور قیامت کی گھبراہٹ سے محفوظ رہے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝۱ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝۲

(اے رسولؐ) تم کہدو کہ اے کافرو! تم جن چیزوں کو پوجتے ہو میں ان کو نہیں پوجتا،

وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝۳ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ

اور جس (خدا) کی میں عبادت کرتا ہوں اس کی تم عبادت نہیں کرتے اور جنھیں تم پوجتے ہو میں ان کا

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

مزدور ابھی پسینہ میں ہی ہو کہ اسے مزدوری ادا کر دیا کرو۔
(رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

مَا عَبَدْتُّمْ ﴿۴﴾ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ
پوجنے والا نہیں اور جس کی میں عبادت کرتا ہوں تم اس کی عبادت

مَآ اَعْبُدُ ﴿۵﴾ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ﴿۶﴾ ع
کرنے والے نہیں تمہارے لئے تمہارا دین میرے لئے میرا دین۔

سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ

جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اس سورۃ کو جس نے ایک بار پڑھا اس نے گویا ایک تہائی قرآن ختم کیا، نیز ایمان لانے والوں کی تعداد سے دس گنا زیادہ نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھی جائیں گی نیز فرمایا کہ سونے سے پہلے ایک تہائی قرآن (یعنی سورۃ اخلاص) پڑھا کرو۔

اس سورۃ کو جو ایک بار پڑھے گا اس پر برکت نازل ہوگی، جو دو بار پڑھے گا اس کی اولاد پر بھی برکت نازل ہوگی، جو تین بار پڑھے گا اس کے ہمسایوں پر بھی برکت نازل ہوگی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ﴿۲﴾ لَمْ يَلِدْ
(اے رسولؐ) تم کہدو کہ خدا ایک ہے، خدا برحق بے نیاز ہے، نہ اس نے کسی کو جنا

وَلَمْ يُوْلَدْ ﴿۳﴾ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴿۴﴾ ع
نہ اس کو کسی نے جنا، اور اس کا کوئی ہمسر نہیں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

مومنین کے اکٹھے مل کر کھانا کھانے میں برکت ہی برکت ہے۔
(رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم)

سُورَةُ الْفَلَقِ

جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مُعَوَّذَتَین جیسی آیات کسی اور نبی پر نازل نہیں ہوئیں۔

جو شخص ماہ صیام میں اس سُورۃ کو واجب اور نفل نمازوں میں پڑھے گا تو گویا اس نے مکہ میں روزے رکھے اور اسے حج اور عمرے کا ثواب ملے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴿۱﴾ مِنْ شَرِّ

اے رسول) تم کہہ دو کہ میں صبح کے مالک کی ہر چیز کی بُرائی سے جو اس

مَا خَلَقَ ﴿۲﴾ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا

نے پیدا کی پناہ مانگتا ہوں اور اندھیری رات کی بُرائی سے جب اس کا

وَقَبَ ﴿۳﴾ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ﴿۴﴾

اندھیرا چھا جائے، اور گنڈوں پر پھونکنے والیوں کی بُرائی

وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿۵﴾

سے (جب پھونکیں) اور حسد کرنے والے کی بُرائی سے جب حسد کرے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

خبردار! جس شخص نے مزدور کی مزدوری کے بارے میں ظلم کیا اُس پر خدا کی لعنت ہے۔ (رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم)

سُورَةُ النَّاسِ

کتاب "خواص القرآن" میں ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جو شخص سُورۃ النّاس کی تلاوت اُس جگہ پر کرے جس جگہ درد یا تکلیف ہو تو بحکم خدا اُسے سکون حاصل ہو جائے گا اور سُورۃ النّاس میں اُس شخص کے لیے شفاء ہے جو اسے پڑھے۔

نیز رسول اللہؐ نے فرمایا: "جو شخص سوتے وقت سُورۃ النّاس کی تلاوت کرے وہ صبح تک اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہے گا۔ اور اس سُورہ میں ہر قسم کے رنج و غم اور درد و تکلیف سے نجات و پناہ ہے اور ہر قسم کی آفت و مصیبت سے علیحدگی ہے۔ اور سُورۃ النّاس پڑھنے والے کے لیے شفاء ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝١ مَلِكِ النَّاسِ ۝٢ اِلٰهِ النَّاسِ ۝٣

(اے رسولؐ) تم کہو میں لوگوں کے پروردگار، لوگوں کے بادشاہ، لوگوں کے معبود کی

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۝٤ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ

(شیطانی) وسوسہ کی بُرائی سے پناہ مانگتا ہوں، جو (خدا کے نام سے) پیچھے ہٹ جاتا ہے جو لوگوں

فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝٥ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝٦ ع ۳۹

کے دلوں میں وسوسے ڈالا کرتا ہے، جنات میں سے ہو خواہ آدمیوں میں سے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

ذلیل ترین انسان وہ ہے جو لوگوں کی توہین کرتا ہے۔
(رسول خدا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم)

سورۃ والضحیٰ کی فضیلت

کتاب ُخواص القرآن ُمیں ہے کہ: "جو شخص سورۃ والضحیٰ کی تلاوت کرے قیامت کے دن جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اُس کی شفاعت ضرور ضرور فرمائیں گے۔

اور اگر سورۃ والضحیٰ کو کسی غائب شدہ بھٹکے ہوئے انسان کے نام پر لکھا جائے تو وہ بھٹکا ہوا غائب شخص صحیح و سالم حالت میں اپنے دوستوں کے پاس لوٹ کر آجائے گا،

اور اگر کوئی شخص اپنی کوئی چیز کہیں رکھے اور پھر اُسے اپنے ساتھ لانا بھول جائے اور اُسے یاد آئے کہ میں فلاں شے فلاں جگہ بھول آیا ہوں اور وہ سُورہ والضحیٰ کی تلاوت کرلے تو اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں وہ شے رہے گی، یہاں تک کہ یہ شخص جاکر اُسے حاصل کرلے۔"

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

آسمان والے اہلِ زمین سے سوائے اذان کے کچھ نہیں سنتے۔
(رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم)

آیاتها ۱۱ — (۹۳) سُوْرَةُ الضُّحٰى مَكِّيَّةٌ — رکوعها ۱

سُورہ ضحٰی مکہ میں نازل ہوا۔ اور اس کی گیارہ آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

وَالضُّحٰى ﴿۱﴾ وَاللَّيْلِ اِذَا سَجٰى ﴿۲﴾ مَا وَدَّعَكَ

(اے رسولؐ) پھر دن چڑھے کی قسم اور رات کی جب (چیزوں کو) چھپالے کہ تمہارا پروردگار نہ تم

رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ﴿۳﴾ وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ

کو چھوڑ بیٹھا اور نہ (تم سے) ناراض ہوا اور تمہارے واسطے آخرت دُنیا سے یقینی کہیں بہتر ہے اور تمہارا

الْاُوْلٰى ﴿۴﴾ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ

پروردگار۔ عنقریب اس قدر عطا کرے گا کہ تم خوش ہو جاؤ کیا اس نے تمہیں

فَتَرْضٰى ﴿۵﴾ اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ﴿۶﴾

یتیم پاکر (ابوطالبؑ کی) پناہ نہ دی (ضرور دی) اور تم کو احکام سے

وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ﴿۷﴾ وَوَجَدَكَ عَآئِلًا

ناواقف دیکھا تو منزل مقصود تک پہنچا دیا۔ اور تم کو تنگدست دیکھ کر غنی

فَاَغْنٰى ﴿۸﴾ فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ﴿۹﴾ وَاَمَّا السَّآئِلَ

کر دیا۔ تو تم بھی یتیم پر ستم نہ کرنا۔ اور مانگنے والے کو

فَلَا تَنْهَرْ ﴿۱۰﴾ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴿۱۱﴾

جھڑکی نہ دینا۔ اور اپنے پروردگار کی نعمتوں کا ذکر کرتے رہنا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

لوگوں کو اذیت دینے سے بچو کیونکہ یہ ایک ایسا صدقہ ہے جو تو اپنے لیے دے رہا ہے۔ (رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم)

آیۃ الکرسی

مصباح کفعمی میں جناب رسولِ خدا سے منقول ہے کہ جو شخص آیت الکرسی پابندی سے پڑھے گا خداوند عالم اس کے قلب کو حکمت ایمان و خلوص، توکل اور وقار سے بھر دے گا۔ اس کا ورد باعث خیرو برکت ہے۔ ہر نماز کے بعد اس آیت مبارکہ کا پڑھنا فراخیِ رزق کا باعث ہے۔

"وسائل الشیعہ" میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آیت الکرسی بعد ہر نماز فریضہ کے پڑھے تو اُسے نیش دار جانوروں سے نقصان نہیں پہنچے گا۔ نیز اسی "وسائل الشیعہ" میں بحوالہ "ثواب الاعمال" صدوق رحمۃ اللہ علیہ میں مروی ہے کہ ہر نماز فریضہ کے بعد سورۃ الاخلاص یعنی "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" پڑھنے والے کو بھی نیش دار جانوروں سے کوئی ضرر نہ پہنچے گا۔ ——— صبح کی نماز کے بعد ۷ مرتبہ پڑھنے سے ہر قسم کے ضرر و نقصان سے محفوظ رہے گا۔ اور روزی کے دروازے دن بھر کھلے رہیں گے۔ ——— اگر روزانہ رات کو تلاوت کرے تو موذی جانور اور دشمن کے حملوں سے محفوظ رہے گا۔ اپنے پاس رکھنے سے ہر قسم کے ضرر سے محفوظ رہے گا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

حاجت روائی کیلئے "آیت الکرسی" کا عمل

طریقۂ عمل یہ ہے کہ: "پہلے دن "آیت الکرسی" کی ایک مرتبہ تلاوت کریں، دوسرے دن دو مرتبہ، تیسرے دن تین مرتبہ اسی طرح ہر روز ایک مرتبہ کا اضافہ کرتے چلے جائیں، یہاں تک کہ مہینے کے آخر تک ہر روز کا عمل اُس دن کی تعداد کے مطابق ختم کرتا رہے۔ ہر روز عمل کرنے سے پہلے غسل کر کے باوضو ہو کر دو رکعت نمازِ حاجت پڑھ کر یہ عمل شروع کیا کریں۔ انشاء اللہ مہینہ پورا ہونے سے پہلے ہی حاجت پوری ہو گی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ

خدا ہی وہ ذات پاک ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، (وہ) زندہ ہے

لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِی

(اور) سارے جہان کا سنبھالنے والا ہے اس کو نہ اونگھ آتی ہے، نہ نیند جو کچھ

السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ

آسمانوں میں ہے، اور جو کچھ زمین میں ہے (غرض سب کچھ) اسی کا ہے کون

یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ یَعْلَمُ مَا

ایسا شخص ہے جو بغیر اس کی اجازت کے اس کے پاس (کسی کی) سفارش کرے جو کچھ ان

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

اے علی! جب دیکھو لوگ مستحبات میں مشغول ہیں تو تم فرائض کی تکمیل میں لگ جاؤ۔ (رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۖ وَلَا يُحِيطُونَ

کے سامنے (موجود) ہے (وہ) اور جو کچھ اُن کے پیچھے ہو چکا ہے (خدا سب کو) جانتا

بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ ۚ وَسِعَ

ہے اور لوگ اُس کے علم میں سے کسی چیز پر بھی احاطہ نہیں کر سکتے مگر وہ (جسے)

كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ ۖ وَلَا يَئُودُهُ

جتنا چاہے (سکھا دے) اس کی کرسی سب آسمانوں اور زمینوں کو گھیرے ہوئے

حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ﴿٢٥٥﴾ لَا

ہے اور ان دونوں (آسمان و زمین) کی نگہداشت اس پر کچھ بھی گراں نہیں اور وہ (بڑا) عالیشان

إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ ۖ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ

بزرگ (مرتبہ) ہے دین میں کسی طرح کی زبردستی نہیں کیونکہ ہدایت گمراہی سے (الگ) ظاہر ہو چکی

مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ

تو جس شخص نے جھوٹے خداؤں (بتوں) سے انکار کیا اور خدا ہی پر ایمان لایا تو اس نے وہ مضبوط

وَيُؤْمِنْ بِاللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ

رسی پکڑ لی جو ٹوٹ ہی نہیں سکتی اور خدا (سب کچھ) سنتا

الْوُثْقَىٰ لَا انْفِصَامَ لَهَا ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ

(اور) جانتا ہے، خدا اُن لوگوں کا سرپرست ہے

عَلِيمٌ ﴿٢٥٦﴾ اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا

جو ایمان لا چکے کہ انھیں (گمراہی کی) تاریکیوں سے نکال کر

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

جو زیادہ کھانے پینے کی عادت بنالیتا ہے اس کا دل سخت ہو جاتا ہے۔
(رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى
(ہدایت کی) روشنی میں لاتا ہے اور جن لوگوں نے
النُّوْرِ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـُٔهُمُ
کفر اختیار کیا اُن کے سرپرست شیطان ہیں
الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ
کہ اُن کو (ایمان کی) روشنی سے نکال کر (کفر کی)
النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ
تاریکیوں میں ڈال دیتے ہیں، یہی لوگ توجہنمی
۳۴ ع ۲ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝٢٥٧
ہیں (اور) یہی اُس میں ہمیشہ رہیں گے (اے رسول)۔

سُوْرَةُ قٓ : (آنکھوں کی تکالیف کے لیے)

★ حضرت رسولِ خداؐ نے فرمایا کہ جو شخص سورۃ ق کی تلاوت میں مداومت کرے گا اُس پر سکراتِ موت کی سختی میں آسانی ہوگی، اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے اس سورۃ کو ضعفِ بصارت کے لیے سات جمعوں تک ہر جمعہ کے دن تین دفعہ پڑھا کریں۔ جس گھر میں یہ سورۃ پڑھی جائے گی اُس گھر کے مالک کی دولت ہمیشہ قائم رہے گی۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

جو شخص اپنا بوجھ لوگوں پر ڈال دے وہ ملعون ہے۔
(رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم)

دُعا برائے قبولیتِ نماز

اہلِ ایمان سے یہ حقیقت پوشیدہ نہیں رہنی چاہیئے کہ پروردگارِ عالم کی بارگاہ میں خوشنودی اور تقرب کا سب سے اہم وسیلہ فرائض کی ادائیگی ہے۔ خاص طور پر نماز جس کے بارے میں ارشادِ معصومؑ ہے کہ۔ اگر نماز قبول ہوگئی تو سارے اعمال قبول ہوجائیں گے اور اگر نماز رد کردی گئی تو سارے اعمال مردود قرار پائیں گے۔

اس حدیثِ مبارک کی روشنی میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ اگر کوئی شخص دعا کی برکتوں اور رحمتوں سے صحیح معنوں میں فیضیاب ہونا چاہتا ہے تو اسے نماز جیسے اہم فریضہ کی مکمل پابندی کرنی چاہیئے۔ اور اسی طرح دیگر واجباتِ دینی کی پابندی بھی ازبس ضروری ہے کیونکہ شرعی فرائض کی ادائیگی کے بغیر نہ دنیا میں محمد و آلِ محمد کی خوشنودی نصیب ہوسکتی ہے نہ آخرت میں اُن کی شفاعت۔ اور نہ حساب و کتاب کے موقع پر نجات حاصل ہوسکتی ہے۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اِلٰهِيْ هٰذِهٖ صَلٰوتِيْ صَلَّيْتُهَا لَا لِحَاجَةٍ

میرے خدا یہ نماز جسے میں نے پڑھا ہے نہ تو اس وجہ سے ہے کہ تجھے اس کی

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

مجھے اپنے بعد تمہارے بارے میں علمی زبان رکھنے والے منافق سے بہت خطرہ ہے۔ (رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

مِنْكَ اِلَيْهَا وَلَا رَغْبَةٍ مِنْكَ فِيْهَا اِلَّا

جانب احتیاج ہے نہ اس بنا پر کہ اس کی طرف تجھ کو رغبت ہے بلکہ تیری

تَعْظِيْمًا وَطَاعَةً وَاِجَابَةً لَكَ اِلٰى

تعظیم و فرمانبرداری اور تیرے حکم کی تعمیل میں بجا لایا ہوں۔

مَا اَمَرْتَنِيْ بِهٖ اِلٰهِيْ اِنْ كَانَ فِيْهَا

لے میرے مالک اگر اس میں کچھ چھوٹ رہا ہو یا کمی ہو نیت میں

خَلَلٌ اَوْ نَقْصٌ مِنْ نِيَّتِهَا اَوْ قِيَامِهَا

یا قیام میں یا سوروں کے پڑھنے میں یا رکوع یا سجدوں

اَوْ قِرَاءَتِهَا اَوْ رُكُوْعِهَا اَوْ سُجُوْدِهَا

میں تو اے میرے مالک اس پر مجھ پر عتاب نہ کرنا بلکہ

فَلَا تُؤَاخِذْنِيْ وَتَفَضَّلْ عَلَيَّ بِالْقَبُوْلِ

اپنے فضل اور رحمت کے واسطے سے قبول فرما اور بخش دینا

وَالْغُفْرَانِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

اے سب سے بڑے رحم کرنے والے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ

بارالہا رحمت نازل فرما تو محمد اور ان کی آل پر۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

دُعائے مغفرت

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ بارگاہِ قاضی الحاجات میں اپنی حاجتوں کو پیش کرنے سے قبل اپنے برادرانِ مومن کے حق میں دعائیں مانگی جائیں تو اُن کے ساتھ اپنی دعائیں بھی مستجاب ہوتی ہیں۔

چنانچہ دعائے مغفرت بھی اسی اصول پر مبنی ہے اس دعا کے معانی سے پتہ چلتا ہے کہ یہ دعا مفلسی و تنگدستی کو دور کرنے' قرض ادا کرنے' پریشانیوں اور مصائب کو دور کرنے' قید سے آزادی' بیماری سے صحت' امورِ فاسدہ سے گریز' اصلاحِ معاشرہ وغیرہ کے لیے بیحد مفید اور انتہائی مجرب ہے۔ اس دعا کو ہر نماز کے بعد یعنی پانچ مرتبہ روزانہ پڑھنے سے تمام گناہانِ صغیرہ وکبیرہ معاف ہو جاتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو رحمٰن و رحیم ہے۔)

اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْ عَلٰى اَهْلِ الْقُبُوْرِ السُّرُوْرَ

اے اللہ! اہلِ قبور کو سرور و مسرت عطا فرما (ان پر رحم فرما)

اَللّٰهُمَّ اَغْنِ كُلَّ فَقِيْرٍ اَللّٰهُمَّ اَشْبِعْ كُلَّ

اے اللہ! ہر فقیر و نادار کو غنی کر دے۔ اے اللہ ہر بھوکے کو

جَائِعٍ اَللّٰهُمَّ اَكْسُ كُلَّ عُرْيَانٍ اَللّٰهُمَّ

شکم سیر کر دے اے اللہ ہر برہنہ کو لباس عطا فرما دے اے اللہ!

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

مومن اپنے گھر والوں کی پسند کے مطابق کھاتا ہے اور منافق خود اپنی پسند کے مطابق کھاتا ہے۔ (رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم)

اِقْضِ دَيْنَ كُلِّ مَدِيُوْنٍ اَللّٰهُمَّ فَرِّجْ عَنْ

ہر قرضدار کے قرض کو ادا فرمادے اے اللہ! ہر مضطرب اور

كُلِّ مَكْرُوْبٍ اَللّٰهُمَّ رُدَّ كُلَّ اِلٰى وَطَنِهٖ غَرِيْبٍ

پریشانی کی مصیبت کو دور فرمادے اے اللہ! ہر مسافر کو اس کے وطن واپس پہونچا

اَللّٰهُمَّ فُكَّ كُلَّ اَسِيْرٍ اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ كُلَّ

دے۔ اے اللہ! ہر قیدی کو رہا فرمادے۔ اے اللہ! تمام مسلمانوں کے کل

فَاسِدٍ مِّنْ اُمُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ

فاسد (خراب) امور کی اصلاح فرمادے۔ اے اللہ!

اشْفِ كُلَّ مَرِيْضٍ اَللّٰهُمَّ سُدَّ فَقْرَنَا

تمام بیماروں کو صحت عطا فرمادے۔ اے اللہ! اپنی تونگری سے

بِغِنَاكَ اَللّٰهُمَّ غَيِّرْ سُوْٓءَ حَالِنَا بِحُسْنِ

ہماری فقیری کا دروازہ بند کر دے۔ اے اللہ! ہمارے بدترین حالات کو اپنی

حَالِكَ اَللّٰهُمَّ اقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَ

حسن تدبیر سے بدل دے۔ اے اللہ! ہمارے قرضوں کو ادا فرما کر ہمیں اپنی

اَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

تونگری سے مالا مال فرمادے اس لیے کہ تو ہر شے پر

قَدِيْرٌ ۝

قادر ہے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

جو کوئی دولتمند کے پاس آ کر (اسکی دولت کی وجہ سے) اس کا احترام کرتا ہے اس کا ۲۵ فیصد دین چلا جاتا ہے۔ (رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

دُعاء خیر و خوبی برائے دین و دنیا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اَللّٰهُمَّ امْدُدْ لِیْ فِیْ عُمْرِیْ وَاَوْسِعْ لِیْ فِیْ

بارالٰہا میری عمر کو زیادہ فرما اور میری روزی میں وسعت عطا کر

رِزْقِیْ وَاَصِحَّ جِسْمِیْ وَبَلِّغْنِیْ اَمَلِیْ وَاِنْ كُنْتُ

اور میرے بدن کو تندرست رکھ اور میری مرادوں کو پورا فرما اور اگر میں بدبخت

مِنَ الْاَشْقِيَاۤءِ فَامْحُنِیْ مِنَ الْاَشْقِيَاۤءِ

ہوں تو میری قسمت پلٹ دے اور مجھے اچھوں میں شمار فرما اس لیے کہ تو نے

وَاكْتُبْنِیْ مِنَ السُّعَدَاۤءِ فَاِنَّكَ قُلْتَ فِیْ

اپنی کتاب قرآن میں جس کو تو نے اپنے نبیؐ پر نازل کیا ہے رحمتیں ہوں تیری

كِتَابِكَ الْمُنْزَلِ عَلٰى نَبِيِّكَ صَلَوٰتُكَ عَلَيْهِ

ان پر اور ان کی آلؑ پر ، کہا ہے کہ خدا جو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جو چاہتا

وَاٰلِهٖ يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَاۤءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗ

ہے بنا دیتا ہے اور خدا ہی کے پاس اصل کتاب ہے۔

اُمُّ الْكِتَابِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔

بارالٰہا رحمت نازل فرما محمدؐ و آلِ محمدؑ پر۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

مومنین کی عزت خدا کے نزدیک اس کے مقرب ملائکہ سے زیادہ ہے۔
(رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

تحفۂ دعائے عافیت

جو شخص چاہتا ہے کہ اس کا حشر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی آل پاک کے ساتھ ہو اور وہ حضرات، موت، برزخ، قیامت، حساب اور صراط وغیرہ جیسے اہم موقع پر خاص طور سے اس پر نظر رحمت فرمائیں تو اس دُعا کو ہر نماز فریضہ کے بعد ایک دفعہ پڑھ لیا کرے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مَعَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ فِيْ كُلِّ

معبود مجھ کو راحتوں اور مصیبتوں میں محمد وآل محمد علیہم السلام کے ساتھ قرار دے،

عَافِيَةٍ وَّ بَلَاءٍ وَّاجْعَلْنِيْ مَعَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

اور مجھ کو ہر سکون و اضطراب میں محمد وآل محمد علیہم السلام کی معیت

فِيْ كُلِّ مَثْوًى وَّمُنْقَلَبٍ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ مَحْيَايَ مَحْيَا

نصیب کر، بارالٰہا میری زندگی انکی زندگی سے وابستہ اور میری موت انکی موت پر

هُمْ وَمَمَاتِيْ مَمَاتَهُمْ وَاجْعَلْنِيْ مَعَهُمْ فِيْ مَوَاطِنِ كُلِّهَا

ہو، اور مجھ کو ہر منزل اور موقع پر ان کے ساتھ رکھنا اور ہم میں اور ان میں کبھی

وَلَا تُفَرِّقْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ؕ

جدائی نہ ہو، بے شک تو ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

جب کھانے کی خواہش ہو تو کھانا کھاؤ۔ ابھی خواہش باقی ہو تو ہاتھ اٹھا لو۔
(رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

دُعائے طلبِ حاجت

منقول ہے کہ جناب آصف ابن برخیا وزیر جناب سلیمان علیہ السّلام نے دُعائے ذیل ہی کے ذریعے سے چشم زدن میں ملک سبا سے تخت بلقیس منگوالیا تھا اور حضرت عیسیٰ علیہ السّلام اِسی دُعائے مُبارک کے ذریعے سے مُردوں کو زندہ کرتے تھے اِس لیے اگر بخلوص طلب حاجت کے لیے اِس دُعا کو پڑھ کر دُعا کی جائے تو انشاء اللہ ضرور قبول ہوگی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا

خداوندا میں تجھ سے اِس لیے سوال کرتا ہوں کہ تو ہی ہمارا معبود ہے تو زندہ، عالم کو

اَنْتَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ الطَّاهِرُ الْمُطَهَّرُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ

سنبھالنے والا، پاک، منزّہ، آسمانوں اور زمینوں کا نور، حاضر و غائب

وَالْاَرَضِيْنَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ

کا جاننے والا، بزرگ و برتر ہے، تو ہی منّان اور عظمت و بزرگی

الْمَنَّانُ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ

کا مالک ہے، (خدایا) محمد اور آلِ محمد علیہم السّلام پر

وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَفْعَلَ بِيْ كَذَا وَكَذَا[1]

پر رحمت نازل فرما اور ہمارے مقاصد کو پورا فرما۔

[1] کذا و کذا کی جگہ اپنا مقصد کہیے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

بیری کا درخت کاٹنے والے پر خدا کی لعنت ہے۔
(رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

دُعا برائے حصولِ امن از بلیّات و وسعتِ رزق

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَالِمٌ بِسَرَائِرِنَا فَاَصْلِحْهَا وَ

بار الٰہا! تو ہمارے مخفی امور سے خوب واقف ہے پس اس کو درست فرمادے،

اَنْتَ عَالِمٌ بِحَوَائِجِنَا فَاقْضِهَا وَاَنْتَ عَالِمٌ

خدایا تو مطلع ہے ہماری حاجات سے پس ان کو پورا فرما، اور تو واقف ہے ہمارے گناہوں سے

بِذُنُوْبِنَا فَاغْفِرْهَا وَاَنْتَ عَالِمٌ بِاَعْدَآئِنَا

پس ان کو بخش دے اور تو جانتا ہے ہمارے دشمنوں کو پس ان کو ہلاک فرما، اور

فَاَهْلِكْهُمْ وَ اَنْتَ عَالِمٌ بِاَمْرَاضِنَا فَاشْفِهَا

تو واقف ہے ہماری بیماریوں سے پس شفا عطا فرما اور تو جانتا ہے ہماری ضرورتوں کو

وَاَنْتَ عَالِمٌ بِمُهِمَّاتِنَا فَاكْفِهَا يَا كَافِي

پس ان کو پورا فرمادے بڑے بڑے امور کو پورا کرنے والے،

الْمُهِمَّاتِ يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ

اور حاجتوں کو بر لانے والے واسطے سے اپنی رحمت کے اے سب سے

الرَّاحِمِيْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ۔

بڑے رحم کرنے والے، بار الٰہا رحمت نازل فرما محمد اور ان کی آلؑ پر۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

شادی کرو کہ اس سے رزق میں اضافہ ہوتا ہے۔ (رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

دُعاءِ وَسِیلَہ

دُعا کی مقبولیت کیلئے محمدؐ و آل محمدؐ کا وسیلہ ضروری ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّكَ مَلِيْكٌ وَّاَنَّكَ عَلٰى

خداوندا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں واسطہ اس بات کا کہ تو بادشاہ ہے اور یہ کہ تو ہر

كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرٌ وَّاَنَّكَ مَا تَشَآءُ مِنْ اَمْرٍ يَّكُنْ

بات پر قادر ہے اور یہ کہ تو جو چاہتا ہے وہ ہوتا ہے۔ خداوندا

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ

میں متوجہ ہوتا ہوں تیری طرف ذریعے سے تیرے نبی حضرت محمدؐ کے جو نبی

نَبِيِّ الرَّحْمَةِ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ يَا مُحَمَّدُ

رحمت ہیں تیرا درود ان پر اور ان کے اہلبیتؑ پر اے محمدؐ اے رسول

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَتَوَجَّهُ اِلَى اللّٰهِ رَبِّيْ وَرَبِّكَ

خدا میں متوجہ ہوتا ہوں اللہ کی طرف جو میرا اور آپ کا پروردگار ہے تاکہ

لِيُنْجِحَ بِكَ طَلِبَتِيْ اَللّٰهُمَّ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ

وہ پورا کرے آپ کے ذریعے سے میرے مطلب کو، خداوندا واسطہ تیرے نبی محمدؐ

وَّبِالْاَئِمَّةِ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ اَنْجِحْ طَلِبَتِيْ

اور آئمہ کا جو ان کے اہلبیتؑ میں سے ہیں (بس) تو میرے مطلب کو پورا کر۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

تیرا بہترین بھائی وہ ہے جو خدا کی اطاعت کے سلسلے میں تیری امداد کرے۔ تجھے اس کی نافرمانی سے باز رکھے اور اس کی رضامندی کا حکم دے۔ (رسول خدا)

مجرب وظائف و اعمال دورانِ حج

بے اولاد افراد کے لئے مجرب عمل 1۔ وہ افراد جو کہ جسمانی طور پر مکمل ٹھیک ہوں اور اولاد سے محروم ہوں وہ حطیم میں میزاب رحمت کے نیچے دو رکعت نماز حاجت پڑھیں اور دعائے قنوت میں 11 مرتبہ درود شریف اول آخر 313 مرتبہ تبارک احسن الخالقین پڑھیں۔ 2۔ ایک طواف (سات چکر) حاجت کی نیت سے کریں جس میں دوران طواف حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَنِعْمَ الْمولىٰ وَنِعْمَ النَّصِيْر 100 مرتبہ پڑھیں۔ 3۔ رکن یمانی اور نشان ولادت مولائے کائنات (شق الجدار) کے درمیان کی طرف رخ کرکے صحن میں دو رکعت نماز جناب فاطمہؑ بنت اسد کو ہدیہ کریں اور 313 مرتبہ یا علیؑ اور کئی بحق فاطمہؑ بنت اسد پڑھ کر دعا کریں۔

یہ اعمال وہ افراد خود کریں جو متاثر ہیں۔ (مرد و عورت دونوں یا کوئی ایک عمل کرسکتے ہیں)

بے روزگار افراد کے لئے بہترین عمل (روزگار میں اضافے کے لئے بھی) یہ اعمال متاثر خود یا کوئی بھی کسی کی طرف سے کرسکتا ہے۔

1۔ جنت المعلیٰ اور جنت البقیع کے اندر یا باہر بیٹھ کر 11 مرتبہ درود شریف اول و آخر 5555 مرتبہ یا وہاب پڑھ کر دعا کریں۔

2۔ حطیم میں، مقام معراج، کوہ صفا اور رکن یمانی تا حجر اسود سامنے دو رکعت نماز پڑھ کر جناب عبدالمطلبؑ کو وسیلہ بنا کر دعا کریں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

طوافِ خانہ کعبہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِاَهْلِهٖ وَالصَّلٰوةُ عَلٰی اَهْلِهَا

طواف خانہ کعبہ عظیم عبادت ہے۔ ایک طواف سات چکروں پر مشتمل ہے۔ خانہ کعبہ کے طواف میں خلوص و گریہ کے ساتھ اس طرح پڑھیں۔ دُعا نمبر۱ پہلے چکر میں اور دُعا نمبر۲ دوسرے چکر میں۔ اسی طرح ترتیب کے ساتھ ساتوں دُعائیں سات چکروں میں پڑھیں۔

عاجزانہ گزارش: پروردگارِ عالم نے جن مومنین و مومنات کو حج اور عمرہ کا شرف عطا کیا ہے، اور وہ اس وقت خانہ کعبہ میں اس شرف سے فیض یاب ہو رہے ہیں۔ اُن سے عاجزانہ گزارش ہے کہ وہ ایک طواف میرے مرحوم والدین کیلئے بجالائیں۔ انشاء اللہ بارگاہِ رب العزت میں آپکی تمام عبادات مقبول ہونگی اور تمام دُعائیں بہت جلد مُستجاب ہونگی۔

الملتمس: محمد رضا مرچنٹ

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

جب میری امت میں بدعتیں پھوٹ پڑیں تو عالم کی ذمہ داری ہے کہ اپنے علم کو ظاہر کرے اور جو ایسا نہ کرے اس پر خدا کی لعنت ہو۔ (رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

دعا نمبر ۱	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحیم ہے

يَا اَللّٰهُ يَا وَلِيَّ الْعَافِيَةِ وَخَالِقَ الْعَافِيَةِ وَ

اے اللہ اے عافیت کے مالک اور عافیت کے پیدا کرنے والے

رَازِقَ الْعَافِيَةِ وَ الْمُنْعِمُ بِالْعَافِيَةِ وَالْمَنَّانُ

اور عافیت عطا کرنے والے اور عافیت کے ذریعہ انعام کرنے والے اور

بِالْعَافِيَةِ وَالْمُتَفَضِّلُ بِالْعَافِيَةِ عَلَيَّ

عافیت کے ذریعہ احسان کرنے والے اور عافیت کے ذریعہ مجھ پر

وَعَلٰى جَمِيْعِ خَلْقِكَ يَا رَحْمٰنَ الدُّنْيَا

اور اپنی تمام مخلوق پر فضل کرنے والے اے دنیا اور آخرت

وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

کے بڑے مہربان اور دونوں جگہ رحم کرنے والے محمد و آلِ

وَّارْزُقْنَا الْعَافِيَةَ وَدَوَامَ الْعَافِيَةِ وَ

محمد پر رحمت نازل فرما اور ہمیں عافیت اور ہمیشگی عافیت اور مکمل

تَمَامَ الْعَافِيَةِ وَشُكْرَ الْعَافِيَةِ فِي الدُّنْيَا

عافیت اور دنیا و آخرت میں عافیت کا شکر کرنے کی توفیق

وَالْاٰخِرَةِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط ○

عطا فرما اے رحم کرنے والوں میں سب سے بڑے رحم کرنیوالے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

دُعا نمبر۲	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ

اے اللہ رحمت نازل فرما محمدؐ وآل محمدؐ پر اے اللہ (یہ) گھر (صرف)

اَلْبَيْتُ بَيْتُكَ وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ وَهٰذَا

تیرا گھر ہے اور (یہ) بندہ (صرف) تیرا بندہ ہے اور یہ آتش جہنم سے

مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ النَّارِ رَبِّ اِنِّيْ

تیری پناہ مانگنے والے کا مقام ہے اے میرے پروردگار بیشک میں

عَمِلْتُ سُوْٓءًا وَّظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ

نے برائی کی ہے اور اپنے نفس پر ظلم کیا ہے پس تو مجھے بخش

لِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ

دے کیونکہ بلا شبہ سوائے تیرے کوئی گناہوں کو نہیں بخشے

بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

گا اپنی رحمت کے ذریعے اے رحم کرنے والوں میں سب سے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ

بڑے رحم کرنے والے! اے اللہ محمدؐ وآل محمدؐ پر رحمت

وَّ عَجِّلْ فَرَجَهُمْ

نازل فرما اور ان کی کشادگی میں جلدی کر۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

دعا نمبر ۳ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ

اے اللہ رحمت نازل فرما محمد و آلِ محمد پر اور اُن کی کشادگی

وَّعَجِّلْ فَرَجَهُمْ اَللّٰهُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِيْ

میں جلدی کر اے اللہ میری گردن کو آتشِ جہنم

مِنَ النَّارِ وَ اَوْسِعْ عَلَيَّ مِنْ رِّزْقِكَ

سے چھڑا دے اور مجھ پر اپنی حلال روزی کو وسیع فرما دے

الْحَلَالِ وَادْرَاْ عَنِّيْ شَرَّ فَسَقَةِ الْجِنِّ

اور بد کردار جنوں اور انسانوں کے شر کو مجھ سے دور فرما دے

وَالْاِنْسِ وَاَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ

اور اپنی رحمت سے مجھے جنت میں داخل کر دے،

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ

اے اللہ رحمت نازل کر محمد اور

وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ

آلِ محمد پر اور اُن کی کشادگی میں

فَرَجَهُمْ ؕ

جلدی کر

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

جو شخص گفتگو کرتے وقت جھوٹ بولے وہ منافق ہے۔
(رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

دعا نمبر۴ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

اے اللہ رحمت نازل فرما محمد و آلِ محمد پر اور اُن کی

وَّعَجِّلْ فَرَجَهُمْ يَا ذَا الْمَنِّ وَالطَّوْلِ

کشادگی میں جلدی کردے اے احسان والے اور بخشش

وَالْجُوْدِ وَالْكَرَمِ اِنَّ عَمَلِيْ ضَعِيْفٌ

والے اور عطا والے اور کرم والے بیشک میرا عمل کم ہے

فَضَاعِفْهُ لِيْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّيْ اِنَّكَ

(لہٰذا) اس کو میرے لیے زیادہ کردے اور اس کو

اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ بِرَحْمَتِكَ

مجھ سے قبول کرلے بیشک تو ہی بڑا سننے والا اور جاننے

يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ

والا ہے اپنی رحمت سے اے رحم کرنے والوں میں سب

صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ

سے بڑے رحم کرنے والے، اے اللہ محمد و آلِ محمد

عَجِّلْ فَرَجَهُمْ

پر رحمت نازل فرما اور اُن کی کشادگی جلدی کر۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

دُعا نمبر ۵	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان اور رحیم ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

اے اللہ محمدؐ و آلِ محمدؐ پر رحمت نازل فرما اور ان کی کشادگی میں جلدی کر دے

وَعَجِّلْ فَرَجَهُمْ اَللّٰهُمَّ مِنْ قِبَلِكَ

اے اللہ تیری ہی جانب سے راحت اور کشادگی اور صحت و سلامتی ہے

الرَّوْحُ وَالْفَرَجُ وَالْعَافِيَةُ اَللّٰهُمَّ

اے اللہ بیشک میرا عمل کم ہے لہذا اس کو میرے لیے زیادہ کر دے

اِنَّ عَمَلِيْ ضَعِيْفٌ فَضَاعِفْهُ لِيْ وَاغْفِرْ

اور میرے ہر اُس گناہ کو بخش دے جس سے تو واقف ہے اور جو

لِيْ مَا اطَّلَعْتَ عَلَيْهِ مِنِّيْ وَخَفِيَ عَلٰى

تیری مخلوق سے پوشیدہ ہے، اے اللہ بے شک میں تیری پناہ

خَلْقِكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَجِيْرُكَ مِنَ النَّارِ

مانگتا ہوں آتشِ جہنم سے پس مجھے پناہ دے اور ایسی وسیع اور کامل رحمت

فَاَجِرْنِيْ وَارْزُقْنِيْ رَحْمَةً وَّاسِعَةً جَامِعَةً اَبْلُغُ بِهَا خَيْرَ

سے مجھے نواز کر جس کے ذریعہ میں دُنیا اور آخرت کی نیکی حاصل کر لوں،

الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ فَرَجَهُمْ

اے اللہ محمدؐ و آلِ محمدؐ پر رحمت نازل فرما اور ان کی کشادگی میں جلدی کر۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

جو شخص معاہدے کی خلاف ورزی کرے وہ منافق ہے۔
(رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

دُعا نمبر ۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور رحم والا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ

اے اللہ محمد و آلِ محمد پر رحمت نازل فرما اور اُن کی کشادگی

فَرَجَهُمْ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي

میں جلدی کر اے ہمارے پروردگار ہمیں دُنیا میں بھی اور آخرت

الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ

میں بھی خیر و خوبی عطا فرما اور ہمیں آتشِ جہنم کے عذاب سے بچا

اِنِّيْ اِلَيْكَ فَقِيْرٌ وَّاِنِّيْ خَائِفٌ مُّسْتَجِيْرٌ فَلَا

اے اللہ بیشک میں تیرا محتاج ہوں اور بے شک ایسا خوفزدہ ہوں

تُغَيِّرْ جِسْمِيْ وَلَا تُبَدِّلْ اِسْمِيْ اَللّٰهُمَّ

جو تیری پناہ مانگتا ہے اے اللہ پس میرے جسم کو متغیر نہ کر اور میرے نام کو نہ

تُبْ عَلَيَّ حَتّٰى اَتُوْبَ وَاعْصِمْنِيْ حَتّٰى لَا

بدل اے اللہ مجھ پر ترس کھا یہاں تک کہ میں توبہ کروں اور مجھے محفوظ رکھ

اَعُوْدَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

یہاں تک کہ گناہ کی طرف نہ پلٹوں اے اللہ محمد و آلِ محمد پر رحمت نازل فرما

وَّعَجِّلْ فَرَجَهُمْ ؕ

اور اُن کی کشادگی میں جلدی کر۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

خدا نہ تمہاری صورتوں کو دیکھے گا نہ مال کو بلکہ وہ تمہارے دل اور کردار کو دیکھے گا۔ (رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم)

دُعا نمبر۷	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان اور رحم والا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ فَرَجَهُمْ

اے اللہ محمد اور ان کی آل پر رحمت نازل فرما اور ان کی کشادگی میں

وَاخْتِمْ لِيْ بِخَيْرٍ وَّاكْفِنِيْ مَا اَهَمَّنِيْ مِنْ اَمْرِ

جلدی کر اور میرا خاتمہ بخیر کر اور کافی ہو جا میرے لئے اُن مہمات میں جو میری

دُنْيَايَ وَاٰخِرَتِيْ وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ مَنْ لَا

دُنیا اور آخرت کے امور سے ہیں اور مجھ پر ایسے کو مسلط نہ کر جو مجھ پر رحم

يَرْحَمُنِيْ وَاجْعَلْ عَلَيَّ مِنْكَ وَاقِيَةً

نہ کرے اور اپنی بارگاہ سے میرے لئے ایک ہمیشہ رہنے والی پناہ

بَاقِيَةً وَّلَا تَسْلُبْنِيْ صَالِحَ مَا اَنْعَمْتَ

گاہ قرار دے دے اور مجھ سے کسی ایسی چیز کو واپس نہ لے جس کے ذریعہ

بِهٖ عَلَيَّ وَارْزُقْنِيْ مِنْ فَضْلِكَ رِزْقًا وَّاسِعًا

تو نے مجھ پر انعام کیا ہے اور اپنے فضل و کرم سے مجھے وسیع حلال و پاک پاکیزہ

حَلَالًا طَيِّبًا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ

روزی عطا فرما اے اللہ محمد اور آلِ محمد پر رحمتیں نازل کر اور اُن

وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ فَرَجَهُمْ ؕ

کی کشادگی میں تعجیل فرما۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

سعی

سعی کے لغوی معنی دوڑنے کے ہیں۔ عمرہ و حج میں صفا و مروہ کے دو پہاڑوں کے درمیان سات چکر لگانے کو سعی کہتے ہیں۔

صفا و مروہ: جناب ہاجرہؑ اور حضرت اسماعیلؑ کو جب حضرت ابراہیم علیہ السلام فرمان خالق کی تکمیل میں اس وادی میں یکہ وتنہا چھوڑ گئے تو جناب ہاجرہؑ نے دور دور تک نظر دوڑائی اور اپنے گرد و پیش کا جائزہ لیا۔ بے آب و گیاہ وادی میں خورد و نوش کا کوئی سامان نہیں، کوئی آبادی نہیں، سر پر آفتاب کی تمازت معصوم جسم کو جھلسا رہی ہے۔ زمین آگ کی طرح گرم ہے۔

حضرت اسماعیلؑ پیاس سے بلک رہے ہیں۔ شدت تشنگی کے باعث حلق سے آوازیں نہیں نکل رہی ہیں۔

ماں نے بچے کو اس حال میں دیکھا تو بے کل ہوگئیں۔ خود بھی پیاسی ہیں مگر اپنی پیاس کا احساس نہیں، خیال نہیں۔ ماں کی جان بچے میں اٹکی ہوئی ہے۔ اس معصوم فرشتے صورت بچے کے لیے دو گھونٹ پانی چاہیے۔ پانی نایاب ہے۔

سامنے صفا و مروہ کی پہاڑیاں ہیں۔ اضطراب کے عالم میں دور دور تک دیکھا کہ کہیں پانی کا نشان دکھائی دے۔ اسی بے تابی اور

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

ہر وقت باوضو رہنے سے انسان گناہوں سے بچا رہتا ہے۔
(رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم)

اضطراب میں مروہ کی پہاڑی پر چڑھ کر نظر دوڑائی۔ مڑ مڑ کر بچے پر نگاہ ڈالتی ہیں۔ جو ایک پتھر کے نیچے پیاس کی شدت سے بلک رہا ہے۔

پھر کوہ صفا پر چڑھیں مگر ہر بار تپتے ہوئے پہاڑوں سے نظریں ٹکرائیں اور مایوس لوٹیں۔ مگر ماں کی جان کو کیسے سکوں آئے۔ ایک ہی دھن اور یہی لگن ہے۔ کہ کسی طرح سے پانی میسر ہو جائے۔

راحت و آرام کا کوئی پہلو نہیں۔ امتحان کی گھڑی ہے۔ آزمائش کا وقت ہے مگر اس صابرہ کے لبوں پر کوئی شکایت نہیں ہے۔

زوجہ پیغمبر ہیں۔ رضا کا پیکر، صبر کے موتیوں سے دامن بھرا ہوا ہے۔ زبان پر اس حالت میں بھی حمد ہے۔ رضائے الٰہی پر سب کچھ قربان۔ اگر خداوند کو یہی منظور ہے تو ہاجرہؑ کی جان اس پر قربان معصوم بچہ اس کی رضا پر نثار۔

"سعی" بشریت کا تقاضہ ہے اور انسانی خاصہ ہے جاری ہے۔ شکر اور سعی دونوں جاری ہیں۔ اسی بے تابی اور اضطراب کے عالم میں اس طاہرہ و مطہرہ زوجہ پیغمبر علیہ السلام نے صفا اور مروہ کے درمیان سات چکر لگائے اور بڑے بے تابانہ لگائے۔ مگر گرمی کی شدت اور بچے کی تنہائی کے خیال سے واپس لوٹ آئیں اور جب بچے کے پاس آئیں تو صبر و شکر نے انعام کی صورت اختیار کرلی۔ یہ سعی مشکور ہوئی۔

اللہ تعالیٰ نے اس تسلیم و رضا کا ثمرہ آبِ زمزم کی صورت میں ظاہر کردیا۔ خشک زمین سے پانی کا فوارہ، پھوٹ پڑا۔ پانی کی چمک اور ہوا

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

کی خشکی نے پرندوں کو دعوت دی اور وہ دور دراز سے پرواز کر کے اس چشمہ رحمت سے سیراب ہونے کے لیے پہنچ گئے۔ جناب ہاجرہؑ نے ذی روح کی یہ صورت دیکھی تو اس نعمت پر خدا کے حضور سربسجود ہوگئیں۔

اللہ تعالیٰ کو جناب ہاجرہؑ کی ادا ایسی پسند آئی کہ سعی کو حج وعمرہ کا جزو قرار دے دیا۔ اور اس حکم کو کلام پاک کے ذریعہ خدا کا نام لینے والوں کے لیے حشر تک ضروری قرار دے دیا۔

جب سعی کی جاتی ہے تو صفا ومروہ پر قرآن پاک کی یہ آیت پڑھی جاتی ہے۔

إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِن شَعَائِرِ اللَّهِ ۖ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَن يَطَّوَّفَ بِهِمَا ۚ وَمَن تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ (سورۃ بقرہ نمبر 158)

صفا ومروہ کے درمیان سات چکروں کی سعی جناب ہاجرہؑ کی تقلید میں کی جاتی ہے۔ سعی کرنے والوں کی بے تابی لگن اور انہماک کا ایسا عالم ہوتا ہے کہ بی بی ہاجرہؑ کا اضطراب متشکل ہوکر سامنے آجاتا ہے۔

صفا ومروہ کی درمیانی مسافت 394.5 میٹر بلند ہے اور چوڑائی 20 میٹر ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

وہ صدقہ ہی نہیں جو اپنے غریب رشتہ داروں کو محروم کر کے دوسروں کو دیا جائے۔
(رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

دُعائیں

صفا اور مروہ کے پہلے چکر کی دُعا:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا

اللہ سب سے بڑا اور بہت بڑا ہے اور تمام تعریفیں کثرت سے اللہ ہی کیلئے ہیں اور اللہ بزرگ پاک و منزہ ہے

وَسُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهِ الْكَرِيْمِ

اور اس کریم کی حمد صبح و شام سے کچھ رات گئے اس کا سجدہ

بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ، وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ

کرو اور بڑی رات تک اس کی تسبیح پڑھتے رہو۔ نہیں ہے کوئی خدا سوائے

لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

اس کیلئے اللہ کے جس نے اپنے وعدہ کو پورا کیا اور اپنے بندہ کی نصرت

وَحْدَهٗ ، اَنْجَزَ وَعْدَهٗ ، وَنَصَرَ عَبْدَهٗ ،

کی اور اس نے تمام گروہ کفار کو تن تنہا شکست دے دی

وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ ، لَاشَیْءَ

اس کے قبل کوئی شے نہ تھی اور نہ اس کے بعد کوئی شے ہوگی وہی

قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ ، يُحْيِیْ وَيُمِيْتُ ، وَهُوَ

زندہ کرتا ہے وہی موت دیتا ہے وہ ایسا زندہ ہے کہ تا ابد نہ وہ

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

اے مسلمانو! خبردار زنا سے بچو کیوں کہ اس میں ۶ صفتیں ہیں۔

حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ وَلَا یَفُوْتُ اَبَدًا، بِیَدِهٖ

مرے گا اور نہ فوت ہوگا، اسی کے ہاتھ میں خیر ہے اور اسی

الْخَیْرُ وَاِلَیْهِ الْمَصِیْرُ، وَهُوَ عَلٰی كُلِّ

کی طرف بازگشت ہے اور وہی ہر شے پر قادر ہے۔

شَیْءٍ قَدِیْرٌ، رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاعْفُ

پروردگار تو مجھے بخش دے مجھ پر رحم کر اور مجھے معاف کر

وَتَكَرَّمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ تَعْلَمُ

مجھ پر کرم فرما اور میری تمام تقصیروں کو درگذر کر جس کو تو جانتا ہے

مَا لَا نَعْلَمُ، اِنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ

اس لیے کہ تو وہ سب جانتا ہے جو ہم نہیں جانتے بیشک تو ہی اللہ صاحب

رَبِّ نَجِّنَا مِنَ النَّارِ سَالِمِیْنَ غَانِمِیْنَ،

عزت وکرم۔ پروردگار ہمیں جہنم سے نجات دے ہم لوگ بھی سلامت رہیں

فَرِحِیْنَ مُسْتَبْشِرِیْنَ مَعَ عِبَادِكَ الصّٰلِحِیْنَ

غنیمت رہیں خوش رہیں خوشخبری پائیں تیرے صالح بندوں کے ساتھ

مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیِّیْنَ

جن پر اللہ نے نعمتیں دی ہیں جو انبیاء وصدیقین وشہداء وصالحین

وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَ

میں سے ہیں اور یہ لوگ بہترین رفیق ہیں یہ اللہ کی

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

(۱) بے عزتی (۲) فقیری (۳) کوتاہ زندگی (۴) خدا کی ناراضگی (۵) سختی یوم حساب (۶) دائمی دوزخ۔ (رسول خدا)

حَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ، ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ

طرف سے فضل ہے اور یہ جاننے کے لیے اللہ کافی ہے، حق

اللّٰهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ حَقًّا

اور حقیقت یہ ہے کہ نہیں ہے کوئی خدا سوائے اس اللہ کے

حَقًّا ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّآ اِيَّاهُ

اور ہم نہیں عبادت کرتے مگر صرف اس کی خلوص و دیانت کے

مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ

ساتھ اور دین تو بس اسی کا پسندیدہ ہے خواہ کافر لوگ کتنا برا ہی کیوں نہ کریں۔

مروہ کے نزدیک یہ آیت پڑھیں

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ

کوہ صفا و مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے پس جو شخص

حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ

خانہ کعبہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں بلکہ ثواب ہے

اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ، وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا

اگر ان دونوں کے درمیان دوڑ لگائے اور جو شخص خوش خوش نیک

فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ (۱۵۸) سورۃ البقرۃ

کام کرے تو خدا بھی قدردان اور واقف کار ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

خدا نہ تمہاری صورت کو دیکھے گا نہ مال کو بلکہ وہ تمہارے دل اور کردار کو دیکھے گا۔ (رسول خدا)

مروہ اور صفا کے دوسرے چکر کی دُعا

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ،

اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے اور

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ، الْفَرْدُ

ساری حمد اسی کے لئے ہے۔ نہیں ہے کوئی اللہ سوائے اس کے جو واحد و یکتا

الصَّمَدُ، الَّذِیْ لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا

و فرد و صمد ہے جو نہ کوئی بیوی رکھتا ہے نہ بچے اور اس کی سلطنت

وَلَدًا، وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِى الْمُلْكِ

میں اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور نہ اس میں کسی طرح کی کمزوری کہ اس کا

وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ

کوئی سرپرست ہو اور اسی کی بڑائی اچھی طرح کرتے رہا کرو۔

تَكْبِيْرًا، اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ فِیْ كِتَابِكَ

اے تو نے اپنی نازل کی ہوئی کتاب میں کہا ہے کہ تم لوگ مجھ

الْمُنْزَلِ: اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ، دَعَوْنَاكَ

سے دعا کرو میں تم لوگوں کی دعا کو قبول کروں گا پس اے ہم لوگوں

رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا كَمَا اَمَرْتَنَا اِنَّكَ لَا

کے پروردگار ہم لوگوں نے تجھ سے دعا کی جیسا کہ تو نے ہم لوگوں کو

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

تُخْلِفُ الْمِيعَادَ، رَبَّنَا إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا

حکم دیا۔ بس ہم لوگوں کو بخش دے بیشک تو اپنے وعدہ کے کبھی خلاف

يُنَادِي لِلْإِيمَانِ أَنْ آمِنُوا بِرَبِّكُمْ فَآمَنَّا، رَبَّنَا

نہیں کرتا۔ اے ہمارے رب ہم لوگوں نے ایک منادی کو ندا دیتے ہوئے

فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَ

سُنا جو ایمان کے لیے ندا دے رہا تھا کہ تم لوگ اپنے رب پر ایمان لاؤ تو ہم

تَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ، رَبَّنَا وَآتِنَا مَا وَعَدْتَنَا

لوگ ایمان لائے۔ اے ہمارے پروردگار تو ہم لوگوں کے گناہوں کو

عَلَىٰ رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

بخش دے ہم لوگوں کو برائیوں سے دور رکھ اور ہم لوگوں کو نیکوکاروں

إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ، رَبَّنَا عَلَيْكَ

کے ساتھ دنیا سے اُٹھا لے اور اے پالنے والے تو نے اپنے رسولوں

تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ،

کی معرفت جو کچھ ہم سے وعدہ کیا ہے وہ ہمیں دیدے اور ہمیں قیامت کے دن

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا

رُسوا نہ کر تو وعدہ خلافی تو کرتا ہی نہیں اے ہمارے پروردگار ہم لوگ تجھ پر ہی توکل کرتے ہیں

بِالْإِيمَانِ، وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ

اور تیری طرف رجوع کرتے ہیں اور تیری ہی طرف بازگشت ہے۔ اے پروردگار تو ہماری اور ان لوگوں کی جو ہم

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

جو شخص (استطاعت کے باوجود حج کو ٹالتا رہے یہاں تک کہ مر جائے قیامت کے دن خدا اس کو یہودی یا نصرانی مبعوث کرے گا۔ (جناب رسول خداؐ)

آمَنُوا، رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ. رَبِّ اغْفِرْ

سے پہلے ایمان لائے ان کی مغفرت فرما۔ اور مومنوں کی طرف سے ہمارے دلوں میں کوئی کینہ نہ آنے دے، پروردگار

وَارْحَمْ وَاعْفُ وَتَكَرَّمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا

بیشک تو بڑا شفیق اور نہایت مہربان ہے۔ پروردگار تو ہم لوگوں کی مغفرت فرما، ہم لوگوں پر رحم کر

تَعْلَمُ، إِنَّكَ تَعْلَمُ مَا لَا نَعْلَمُ، إِنَّكَ أَنْتَ

ہم لوگوں کو معاف فرما، کرم فرما اور ان گناہوں کو درگذر فرما جو تو جانتا ہے بیشک تو وہ سب

اللّٰهُ الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ. إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ

جانتا ہے جو ہم لوگ نہیں جانتے اسلئے کہ تو بڑا صاحب عزت اور صاحب کرم ہے۔

مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ

کہ صفا و مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے پس جو شخص خانہ کعبہ کا حج و عمرہ کرے تو اس پر کوئی

اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا،

گناہ نہیں بلکہ ثواب ہے اگر ان دونوں کے درمیان کوئی دوڑ لگائے اور جو کوئی خوش

وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ ○

خوشی نیک کام کرے تو خدا بھی قدردان اور واقف کار ہے۔

صفا اور مروہ کے تیسرے چکر کی دعا

اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ

اللہ بہت بڑا ہے بہت بڑا ہے سب سے بڑا ہے اور ہر طرح کی تعریف اللہ ہی کیلئے ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

خداوند عالم نے ایمان کو تمہارے لیے شرک سے (اور کفر سے) پاکیزگی قرار دیا ہے۔ (جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا)

اَلْحَمْدُ، رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا

اے ہمارے پروردگار ہم لوگوں کے نور کو تو ہم لوگوں کیلئے تمام کر دے اور ہم لوگوں کی مغفرت

اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ

فرما بیشک تو ہر شے پر قادر ہے۔ اے اللہ میں تجھ سے ہر طرح کے خیر کا طلبگار ہوں فوراً

اَسْئَلُكَ الْخَیْرَ كُلَّهٗ عَاجِلَهٗ وَ اٰجِلَهٗ

اور کچھ دیر بعد۔ اور میں تجھ سے اپنے گناہ کی مغفرت چاہتا ہوں اور اے ارحم الراحمین میں

وَاَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِیْ، وَ اَسْئَلُكَ رَحْمَتَكَ

تجھ سے تیری رحمت کا طلبگار ہوں۔ پروردگار تو میری مغفرت فرما مجھ پر رحم فرما،

یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ، رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ

مجھے عفو فرما مجھ پر کرم فرما۔ اور ان گناہوں کو درگذر فرما جسے تو جانتا ہے،

وَاعْفُ وَتَكَرَّمْ وَ تَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ

بیشک تجھے وہ سب کچھ معلوم ہے جو ہمیں معلوم نہیں اس لئے کہ تو خدائے اعز و

تَعْلَمُ مَا لَا نَعْلَمُ، اِنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ الْاَعَزُّ

اکرم ہے۔ پروردگار تو میرے علم میں اضافہ فرما، پروردگار تو میرے

الْاَكْرَمُ، رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا وَّلَا تُزِغْ قَلْبِیْ

دل کو ہدایت کرنے کے بعد ڈانواں ڈول نہ ہونے دے اور اپنی بارگاہ

بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنِیْ وَ هَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ

سے ہمیں رحمت عطا فرما اور اس میں تو کوئی شک ہی نہیں کہ تو بڑا دینے والا ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

خداوند عالم نے نماز کو تمہارے لیے تکبر سے دوری قرار دیا ہے۔
(جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا)

رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ ، اَللّٰهُمَّ عَافِنِي

اے اللہ تو ہمارے کانوں اور آنکھوں کو عافیت دے۔ نہیں ہے کوئی اللہ سوائے تیرے

فِي سَمْعِي وَ بَصَرِي ، لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ

تو پاک و منزہ ہے میں ہی ظالمین میں سے ہوں۔ اے اللہ میں

إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي

کفر اور فقر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ میں

أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَ الْفَقْرِ ، اَللّٰهُمَّ

تیری ناراضگی سے بچنے کے لیے تیری رضا کی پناہ چاہتا

إِنِّي أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَ بِمُعَافَاتِكَ

ہوں اور تیری سزا سے بچنے کے لیے تیری عفو کی پناہ چاہتا ہوں۔

مِنْ عُقُوْبَتِكَ ، وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَآ اُحْصِيْ

اور تجھ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ تیری تعریف کا احصا نہیں

ثَنَاءً عَلَيْكَ ، اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ

کرسکتا۔ تو ویسا ہی ہے جیسا کہ تو نے خود اپنی تعریف کی ہے،

فَلَكَ الْحَمْدُ حَتّٰى تَرْضٰى ، اِنَّ الصَّفَا

پس تیری اتنی حمد کہ جس سے تو راضی اور خوش ہو جا۔ کہ صفا اور مروہ

وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ

اللہ کی نشانیوں میں سے ہے پس جو شخص خانہ کعبہ کا حج اور عمرہ کرے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

خدا اپنی عظیم نعمتوں کے سبب اس امر کا سزاوار ہے کہ اس کی حمد بجا لائی جائے۔ (حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا)

الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ

اس کے لیے کوئی گناہ نہیں بلکہ ثواب ہے اگر ان دونوں کے درمیان

يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ؕ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ

چکر لگائے اور جو کوئی خوشی خوشی نیک کام کرے تو

اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ۝

خدا بھی قدردان اور واقف کار ہے۔

مروہ او رصفا کے چوتھے چکر کی دعا

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ، اَللّٰهُمَّ

اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا

اِنِّىْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ، وَاَعُوْذُ

ہے اور ہر طرح کی حمد اللہ ہی کیلئے سزاوار ہے اے اللہ میں تجھ سے خیر کا طالب

بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ، وَاَسْتَغْفِرُكَ مِنْ

ہوں جو تیرے علم میں ہے اور اس شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں جو تیرے

كُلِّ مَا تَعْلَمُ، اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ،

علم میں ہے۔ اور میں تجھ سے ان گناہوں کی مغفرت کا طلب گار ہوں جو

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ مُحَمَّدٌ

تیرے علم میں ہے۔ اسلئے کہ تجھ کو غیب کا علم ہے۔ نہیں ہے کوئی اللہ سوائے اسی

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

خدا کا دیدار ہو سکتا ہے لیکن بصارت سے نہیں بلکہ بصیرت سے۔ (حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا)

رَسُوْلُ اللّٰہِ الصَّادِقُ الْوَعْدِ الْاَمِیْنُ، اَللّٰھُمَّ

اللہ کے جو بالکل واضح طور پر مالک حقیقی ہے۔ محمد اللہ کے رسول ہیں اور اپنے وعدہ کے

اِنِّیْ اَسْئَلُكَ كَمَا ھَدَیْتَنِیْ لِلْاِسْلَامِ اَنْ

سچے اور امین ہیں۔ اے اللہ میں تجھ سے طالب ہوں اس امر کا کہ جس طرح تو نے اسلام

لَا تَنْزِعَهٗ مِنِّیْ حَتّٰی تَتَوَفَّانِیْ عَلَیْهِ وَاَنَا مُسْلِمٌ،

کی طرف ہدایت کی تو اب اس کو مجھ سے نہ چھین یہاں تک کہ اسی پر قائم رہتے ہوئے

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا، وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا،

مجھے موت دے اور میں مسلمان رہتے ہوئے مروں۔ اے اللہ تو میرے قلب میں نور عطا

وَّفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا، اَللّٰھُمَّ رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ

کر، میرے کانوں میں نور عطا کر، میری آنکھوں میں نور عطا کر، اے اللہ اے پالنے والے

وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ وَسَاوِسِ

میرے سینے کو کشادہ کر دے اور میرے کام کو میرے لیے آسان کر دے اور میں دل میں

الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ، وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ، اَللّٰھُمَّ

وسوسوں کے شر سے اور امور کے بکھرنے سے اور قبر کے فتنہ سے میں تیری پناہ چاہتا

اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا یَلِجُ فِی اللَّیْلِ وَمِنْ

ہوں۔ اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس شر سے جو رات میں آتا ہے اس شر سے

شَرِّ مَا یَلِجُ فِی النَّهَارِ، وَمِنْ شَرِّ مَا تَهُبُّ

جو دن میں آتا ہے اور اس شر سے جو ہوا کے چلنے سے آتا ہے۔ اے ارحم الراحمین تو

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

خدا نے والدین کے ساتھ نیکی کرنے کو اپنی ناراضگی کے لیے ڈھال بنایا ہے۔ (جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا)

بِهِ الرِّيَاحُ، يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ، سُبْحَانَكَ مَا

پاک و منزہ ہے ہم نے تیری اتنی عبادت نہیں کی جتنی تیری عبادت کا حق ہے ہم نے اتنا

عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ يَا اللهُ، سُبْحَانَكَ مَا

تجھے یاد نہیں کیا جتنا تجھے یاد کرنے کا حق ہے اے اللہ۔ اے پروردگار تو مجھے بخش

ذَكَرْنَاكَ حَقَّ ذِكْرِكَ يَا اللهُ، رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ

دے مجھ پر رحم فرما مجھے معافی دے مجھ پر کرم فرما اور درگذر کر میری ان لغزشوں کو جسے

وَاعْفُ وَتَكَرَّمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ

جانتا ہے تو وہ سب جانتا ہے جو ہم نہیں جانتے۔ بیشک تو اعزّ و اکرم ہے

إِنَّكَ تَعْلَمُ مَا لَا نَعْلَمُ، إِنَّكَ أَنْتَ اللهُ

کوہ صفا و مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں پس

الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ، إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ

جو شخص خانۂ کعبہ کا حج اور عمرہ کرے تو اس کے لیے کوئی

مِنْ شَعَائِرِ اللهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ

گناہ نہیں بلکہ ثواب ہے اگر ان دونوں کے درمیان سعی

أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ

کرے اور اگر کوئی خوش خوش نیک کام کرے تو

بِهِمَا، وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ ۝

اللہ تعالیٰ قدر دان اور واقف کار ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

صفا اور مروہ کے پانچویں چکر کی دعا

اَللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ، اَللهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ

اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا

الْحَمْدُ، سُبْحَانَكَ مَا شَكَرْنَاكَ حَقَّ

ہے اور ساری تعریف اللہ کے لیے سزاوار ہے اے اللہ تو پاک

شُكْرِكَ يَا اَللهُ، سُبْحَانَكَ مَا اَعْلٰى شَانُكَ

اور منزہ ہے ہم نے اتنا شکر ادا نہیں کیا جتنا شکر ادا کرنے کا حق

يَا اَللهُ، اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْاِيْمَانَ، وَ

ہے اے اللہ تو پاک اور منزہ ہے۔ تیری شان کتنی اعلیٰ ہے اے اللہ۔ اے اللہ تو ہمارے

زَيِّنْهُ فِيْ قُلُوْبِنَا، وَكَرِّهْ اِلَيْنَا الْكُفْرَ

اندر ایمان سے محبت اور اس سے ہمارے دلوں کو زینت بخش دے اور

وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ، وَاجْعَلْنَا مِنَ

ہمارے اندر کفر و فسق، عصیان سے نفرت پیدا کر اور ہم لوگوں

الرَّاشِدِيْنَ، رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاعْفُ

کو ہدایت یافتہ لوگوں میں قرار دے۔ پروردگار تو ہمیں بخش دے

وَتَكَرَّمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ، اِنَّكَ تَعْلَمُ

اور رحم فرما اور عفو فرما اور کرم فرما اور ان گناہوں کو در گذر کر

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

جو لوگوں کے ذہنوں کی چہار دیواری میں سما جائے وہ خدا نہیں ہو سکتا۔ (حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا)

مَا لَا نَعْلَمُ، إِنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ،

جنہیں تو جانتا ہے اس لئے کہ تو وہ سب کچھ جانتا ہے جسے ہم لوگ نہیں

اَللّٰهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ،

جانتے بیشک تو اللہ ہے بڑی عزت و کرم والا۔ اے اللہ جس دن تو

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي بِالْهُدٰى، وَنَقِّنِي بِالتَّقْوٰى

اپنے بندوں کو مبعوث کرے تو مجھے اپنے عذاب سے محفوظ رکھ۔ اے اللہ تو ہدایت

وَاغْفِرْ لِي فِي الْآخِرَةِ وَالْأُوْلٰى، اَللّٰهُمَّ ابْسُطْ

کر کے مجھے ہدایت دے اور تقویٰ دیکر مجھے پاک کر دے اور آخرت و اولیٰ میں

عَلَيْنَا مِنْ بَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَفَضْلِكَ

میری مغفرت فرما اے اللہ تو ہم لوگوں پر اپنی برکت و رحمت و فضل و رزق

وَرِزْقِكَ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ النَّعِيْمَ الْمُقِيْمَ

کو پھیلا دے، اے اللہ میں تجھ سے ایسی نعمت کا طلب گار ہوں جو ہمیشہ

الَّذِي يَحُوْلُ وَلَا يَزُوْلُ أَبَدًا، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ

قائم رہے اور تا ابد زائل نہ ہو اے اللہ تو میرے دل میں نور اور کانوں میں

فِي قَلْبِي نُوْرًا، وَفِي سَمْعِي نُوْرًا، وَفِي بَصَرِي

نور اور میری آنکھوں میں نور اور میری زبان میں نور اور میرے

نُوْرًا، وَفِي لِسَانِي نُوْرًا، وَعَنْ يَمِيْنِي نُوْرًا،

دائیں جانب نور اور میرے اوپر نور قرار دے اور میرے نفس میں

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

خدا نے وفائے نذر کو مغفرت کا ذریعہ قرار دیا ہے۔
(جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا)

وَ مِنْ فَوْقِیْ نُوْرًا، وَاجْعَلْ فِیْ نَفْسِیْ نُوْرًا،
نور پیدا کردے اور میرے لئے نور کو عظیم بنادے ، پروردگار

وَعَظِّمْ لِیْ نُوْرًا، رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَ
تو میرے سینے کو کشادہ کردے اور میرے لئے میرے امور کو

یَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ، اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ
آسان کردے۔ کہ صفا و مروہ یہ دونوں اللہ کی نشانیوں

شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا
میں سے ہیں پس جو شخص خانہ کعبہ کا حج اور عمرہ کرے تو

جُنَاحَ عَلَیْهِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِهِمَا، وَمَنْ تَطَوَّعَ
کوئی برائی نہیں بلکہ ثواب ہے کہ ان دونوں کے درمیان چکر لگائے

خَیْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاکِرٌ عَلِیْمٌ ○
اور جو شخص خوش خوش نیک کام کرے تو اللہ قدرداں اور واقف کار ہے۔

مروہ اور صفا کے چھٹے چکر کی دعا

اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ، اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَلِلّٰهِ
اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے

الْحَمْدُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ، صَدَقَ
اور تمام تعریفیں اللہ ہی کیلئے سزاوار ہیں، نہیں ہے کوئی اللہ سوائے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

خدا نے صلۂ رحم کو سبب بلندی و طول عمر قرار دیا ہے۔
(جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا)

وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا

اس اللہ کے وہ اکیلا ہے اس نے وعدہ کو سچ کر دکھایا اور اپنے بندے کی

اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّآ اِيَّاهُ، مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ

نصرت کی اور اس نے تنہا سارے گروہوں کو شکست دی، نہیں ہے کوئی اللہ سوائے اس

الْكَافِرُوْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ

اللہ کے اور ہم لوگ سوائے اس کے اور کسی کی عبادت نہیں کرتے پورے خلوص کے ساتھ اگرچہ کفار اس سے کراہت کریں

وَالْغِنٰى، اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِيْ تَقُوْلُ

کیوں کریں اے اللہ ہم تجھ سے ہدایت اور تقویٰ و پاکدامنی اور غنیٰ کے طلبگار ہیں اے اللہ ہر طرح کی حمد تیرے

وَخَيْرًا مِمَّا تَقُوْلُ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ رِضَاكَ

لئے ہے ویسی ہی جیسے تو کہتا ہے اور خیر ہے جو تو فرماتا ہے اے اللہ میں تجھ سے تیری رضا اور جنت کا

وَالْجَنَّةَ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ سَخَطِكَ وَالنَّارِ وَ

طلبگار ہوں اور میں پناہ چاہتا ہوں تیری ناخوشی اور جہنم سے اور ان باتوں سے جو مجھے جہنم

مَا يُقَرِّبُنِيْ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ وَفِعْلٍ اَوْ عَمَلٍ

سے قریب کرے وہ قول ہو یا فعل ہو یا عمل ہو۔ اے اللہ تیرے ہی نور سے

اَللّٰهُمَّ بِنُوْرِكَ اهْتَدَيْنَا، وَبِفَضْلِكَ اسْتَغْنَيْنَا،

ہم لوگوں نے ہدایت پائی اور تیرے فضل سے ہم لوگ مستغنی ہوئے اور

وَفِيْ كَنَفِكَ وَاِنْعَامِكَ وَعَطَايَاكَ وَاِحْسَانِكَ

اور تیری حفاظت اور تیری نعمتوں میں اور تیری بخششوں اور احسان میں رہ کر ہم لوگوں نے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

باطل کی پیروی کرنے والے ہمیشہ نقصان میں رہتے ہیں۔ (حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا)

أَصْبَحْنَا وَأَمْسَيْنَا، أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَا قَبْلَكَ شَيْءٌ

صبح و شام بسر کیا۔ تو اول ہے تجھ سے قبل کوئی شے نہیں تو آخر ہے تیرے بعد کوئی شے نہیں تو

وَالْآخِرُ فَلَا بَعْدَكَ شَيْءٌ، وَالظَّاهِرُ فَلَا شَيْءَ

ظاہر ہے تجھ سے اوپر کوئی ظاہر نہیں تو باطن ہے تجھ سے زیادہ باطن کوئی نہیں۔

فَوْقَكَ، وَالْبَاطِنُ فَلَا شَيْءَ دُوْنَكَ، نَعُوْذُ بِكَ

میں تیری پناہ چاہتا ہوں افلاس سے سستی سے اور عذاب قبر سے اور

مِنَ الْفَلَسِ وَالْكَسَلِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَفِتْنَةِ

دولت مندی کے فتنے سے اور تجھ سے جنت کے حصول میں کامیابی کا

الْغِنٰى، وَنَسْأَلُكَ الْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ، رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ

طلب گار ہوں۔ پروردگار تو مجھے بخش دے مجھ پر رحم فرما مجھے عفو

وَاعْفُ وَتَكَرَّمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ، إِنَّكَ تَعْلَمُ

فرما اور کرم فرما اور ان لغزشوں کو درگزر فرما جو تجھے معلوم ہیں ہم لوگ

مَا لَا نَعْلَمُ، إِنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ،

اسے نہیں جانتے بیشک تو ہی اللہ ہے سب سے زیادہ عزت و کرم والا ہے۔

إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ

کہ صفا و مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں پس جو شخص خانہ کعبہ کا حج یا عمرہ

حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ

کرے تو اس کے لیے کوئی گناہ نہیں ہے بلکہ ثواب ہے کہ

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

خدا نے لوگوں کو اپنی اطاعت کی دعوت دی تا کہ لوگ اس کے سبب جنت کے مستحق قرار پائیں۔ (حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا)

أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا، وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا

ان دونوں کے درمیان چکر لگائے اور جو شخص خوش خوش نیک کام

فَإِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ ۝

کرے تو اللہ اس کا قدر دان ۔ اور واقف کار ہے۔

صفا اور مروہ کے ساتویں چکر کی دُعا

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيرًا،

اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔ اور اللہ کیلئے

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا، اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيَّ

بہت زیادہ حمد۔ اے اللہ تو میرے اندر ایمان سے محبت پیدا کر دے

الْاِيمَانَ، وَزَيِّنْهُ فِي قَلْبِي، وَكَرِّهْ اِلَيَّ

اور اس سے میرے قلب کو زینت بخش دے اور میرے اندر کفر و

الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ وَاجْعَلْنِي

فسوق، عصیان سے نفرت پیدا کر دے اور مجھے ہدایت یافتہ گروہ میں

مِنَ الرَّاشِدِينَ، رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاعْفُ

شامل کر دے۔ پروردگار تو مجھے بخش دے مجھ پر رحم فرما اور عفو فرما اور

وَتَكَرَّمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ، اِنَّكَ تَعْلَمُ

کرم فرما اور میری جن لغزشوں کو تو جانتا ہے ان کو درگذر

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

خدا نے دلوں کو نزدیک کرنے کے لیے عدالت قرار دیا ہے۔
(جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا)

مَا لَا نَعْلَمُ، اِنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ،

فرما، بیشک تو ہی اللہ بہت عزت و کرم والا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اخْتِمْ بِالْخَيْرَاتِ اٰجَالَنَا، وَحَقِّقْ

اے اللہ تو میری حیات کو نیکیوں پر ختم کر اور اپنے فضل سے ہماری

بِفَضْلِكَ اٰمَالَنَا وَسَهِّلْ لِبُلُوْغِ رِضَاكَ سُبُلَنَا،

امیدوں کو پورا کر اور تیری رضا تک پہنچنے کے لیے میرے راستوں کو آسان

وَحَسِّنْ فِيْ جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ اَعْمَالَنَا، يَا مُنْقِذَ

بنا دے اور ہر حال میں میرے اعمال کو اچھا کر دے۔ اے ڈوبتے ہوئے

الْغَرْقٰى، يَا مُنْجِيَ الْهَلْكٰى، يَا شَاهِدَ كُلِّ نَجْوٰى،

کو تیرانے والے، اے ہلاکت میں پڑنے والے کو نجات دینے والے۔ اے ہر

يَا مُنْتَهٰى كُلِّ شَكْوٰى، يَا قَدِيْمَ الْاِحْسَانِ، يَا

سرگوشیوں کے گواہ۔ اے ہر شکوے کی انتہا۔ اے ہمیشہ سے احسان کرنے

دَائِمَ الْمَعْرُوْفِ، يَا مَنْ لَا غِنٰى بِشَيْءٍ عَنْهُ، وَ

والے۔ اے ہمیشہ سے نیک سلوک کرنے والے۔ اے وہ ذات کہ کوئی شے تجھ سے

لَا بُدَّ لِكُلِّ شَيْءٍ مِنْهُ، يَا مَنْ رِزْقُ كُلِّ

مستغنی نہیں کر سکتی اور ہر شے کیلئے تو لابدی ہے اے وہ ذات کہ ہر شے کے رزق

شَيْءٍ عَلَيْهِ، وَمَصِيْرُ كُلِّ شَيْءٍ اِلَيْهِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ

کی ذمہ داری اس پر ہے اور ہر شے کی بازگشت اس کی طرف ہے۔ اے اللہ جو کچھ تو نے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

نے ایک مرتبہ آزمایا اسے بار بار آزمانے سے کیا فائدہ۔ (حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا)

عَائِذٌ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا أَعْطَيْتَنَا، وَمِنْ شَرِّ مَا

مجھے دیا ہے اسکے شر سے میں تیری پناہ چاہتا ہوں اور جو کچھ تو نے مجھے نہیں دیا ہے اس کے شر سے

مَنَعْتَنَا، اَللّٰهُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ، وَأَلْحِقْنَا

بھی میں تجھ ہی سے پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ ہمیں مسلمان رہتے ہوئے موت دے اور صالحین کیساتھ

بِالصَّالِحِيْنَ، غَيْرَ خَزَايَا وَلَا مَفْتُوْنِيْنَ، رَبِّ

ہمیں ملحق کر رسوا اور ذلیل ہونیوالے اور فتنہ و عذاب میں مبتلا ہونیوالوں کے ساتھ ملحق نہ کر۔ پروردگار

يَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ، رَبِّ أَتْمِمْ بِالْخَيْرِ، إِنَّ الصَّفَا

میرے لیے آسانی پیدا کر مجھے مشکلوں میں نہ ڈال۔ پروردگار میرا خاتمہ خیر کے ساتھ کر۔ کوہ

وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ

صفا و مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں پس جو شخص خانہ کعبہ کا حج یا عمرہ کرے اس کیلئے یہ برا نہیں بلکہ ثواب

أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا، وَ

ہے کہ ان دونوں کے درمیان چکر لگائے اور جو شخص خوشی سے نیک

مَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ○

کام کرے تو اللہ اس کا قدردان اور واقف کار ہے۔

وُسعتِ رزق

سُورۃ اَلْقَارِعَۃ کو لکھ کر بطور تعویذ باندھ لیں۔ اگر روزی تنگ ہو گی تو انشاء اللہ آسانی سے روزی زیادہ ملنے لگے گی۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

اہل ایمان وہ ہیں جن کے دل میں خدا کے خوف کے علاوہ کسی کا خوف پیدا نہیں ہوتا۔ (حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا)

پانچ فوائد کی دُعاء

زین المتقین میں لکھا ہے کہ حسب ذیل دُعا پڑھنے سے بلائیں اور مصیبتیں دور ہوتی ہیں، رزق میں برکت ہوتی ہے، دشمنوں کے شر سے محفوظ رہتے ہیں، لوگوں کی نظروں میں عزت و توقیر ہوتی ہے اور حاجتیں روا ہوتی ہیں ہر روز تین مرتبہ سورۂ الحمد پڑھ کر اس دعا کو پڑھ لیا کرے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو مہربان ہے نہایت رحم کرنے والا

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

محمدؐ اللہ کے رسول پر اور ان کی آل پر اللہ کا درود ہو

اَمَامِيْ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَوْقَ رَاْسِيْ

میرے آگے ہیں اور فاطمہؑ اللہ کے رسول کی بیٹی میرے سر پر ہیں۔

وَاَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيُّ ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ وَصِيُّ

اور امیرالمومنین علیؑ ابن ابی طالب وصی

رَسُوْلِ اللّٰهِ عَنْ يَمِيْنِيْ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ

رسول کے کہ جو ہیں میرے داہنے اور حسنؑ اور حسینؑ

وَعَلِيٌّ وَمُحَمَّدٌ وَجَعْفَرٌ وَمُوْسٰى وَعَلِيٌّ وَ

اور علیؑ اور محمدؑ اور جعفرؑ اور موسیٰؑ اور علیؑ اور

مُحَمَّدٌ وَعَلِيٌّ وَالْحَسَنُ وَالْحُجَّةُ

محمدؑ اور علیؑ اور حسنؑ اور انتظار کیے ہوئے الحجتؑ

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

اَلْمُنْتَظَرُ مُحَمَّدٌ صَاحِبُ الزَّمَانِ اَئِمَّتِيْ

محمدؐ زمانے والے میرے امام

صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ عَنْ شِمَالِيْ وَاَبُوْذَرٍ

ان پر اللہ کی رحمتیں / میرے بائیں ہیں اور ابوذرؓ

وَسَلْمَانُ وَمِقْدَادُ وَحُذَيْفَةُ وَعَمَّارَةُ

اور سلمانؓ اور مقدادؓ اور حذیفہؓ اور عمارؓ

وَاَصْحَابُ رَسُوْلِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ

اور اللہ کے رسول کے ساتھی اللہ ان سے راضی ہو

مِنْ وَّرَائِيْ وَالْمَلَائِكَةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

میرے پیچھے ہیں اور فرشتے ان پر سلام ہو

حَوْلِيْ وَاللهُ تَعَالٰى رَبِّيْ تَعَالٰى شَانُهٗ

میرے ہر طرف ہیں اور اللہ تعالیٰ میرا پروردگار بلند ہے اس کی شان

تَقَدَّسَتْ اَسْمَاۤؤُهٗ وَتَظَاهَرَتْ اٰلَاۤؤُهٗ

اس کے نام پاکیزہ ہیں اور اس کی نعمتیں ظاہر ہو گئیں۔

مُحِيْطٌ بِيْ وَحَافِظِيْ وَحَفِيْظِيْ وَاللهُ مِنْ

میرا احاطہ کرنے والا اور میرا حفاظت کرنے والا اور میرا بہت نگران ہے اور

وَّرَاۤئِهِمْ مُّحِيْطٌ ۝ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ۝ فِيْ

اللہ ان کے ہر طرف سے احاطہ کرنے والا ہے۔ بلکہ وہ بزرگ قرآن لوح محفوظ

لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۝ فَاللهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ

میں ہے پس اللہ بہترین حفاظت کرنے والا اور وہ سب

الرَّاحِمِيْنَ ۝ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ

سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ اے علیؑ اے علیؑ اے علیؑ اے علیؑ

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

عورت کے لیے سب سے بہتر یہ ہے کہ نہ وہ کسی نامحرم کو دیکھے اور نہ کوئی نامحرم مرد اسے دیکھے۔ (جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا)

یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
اے علیؑ اے علیؑ اے علیؑ اللہ پاک ہے اور سب حمد اللہ کے لیے ہے۔

وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ
اور نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ سب سے زیادہ بڑا ہے اور نہیں ہے حرکت

وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ بِرَبِّ
اور نہیں ہے قوت مگر بڑے بزرگ اللہ کو باعزت پروردگار

الْکَرِیْمِ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْوَلِیُّ الشَّدِیْدُ
کی قسم اور وہ بڑا سرپرست ساتھی ہے

یَا وَاحِدُ ۝
اے ایک

سفر پر جانے کی دعا، از امام علی رضاؑ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سُبْحٰنَ الَّذِیْ
اللہ کے نام کی مدد (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ پاک ہے وہ (اللہ) جس

سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا کُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ
نے اسے ہمارے لیے مسخر کیا ورنہ ہم تو اس پر قابو نہ پا سکتے تھے۔

وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۝ (سورۃ الزخرف آیت ۱۳-۱۴)
اور بیشک ہم اپنے پروردگار کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

دُعاءِ معراج

کفعمی علیہ الرحمۃ نے مصباح میں اس دُعاء کو امیر المومنین علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہت کچھ فضائل کے ساتھ نقل فرمایا ہے جن کا خلاصہ یہ ہے کہ جو شخص اس دُعاء کو پڑھے خداوند عالم اُس پر رحمت نازل فرماتا ہے اور اُس کے تمام گناہوں کو بخش دیتا ہے بلکہ اُس کے ماں باپ اور پڑوسیوں کی بھی مغفرت فرماتا ہے اور اس شخص کو ستر ہزار سال کی عبادت کا ثواب کرامت فرماتا ہے۔ نیز ہر قسم کے غم دُور ہوتے ہیں، قرض ادا ہوتا ہے۔ جو کوئی اس دعاء کو مشک و زعفران سے لکھ کر بیمار کو پلائے تو مریض کو شفاء حاصل ہو۔ جو کوئی اس دعاء کو لکھ کر اپنے پاس رکھے ہر قسم کے شر سے محفوظ رہے اور حاجتیں پوری ہوں۔ جو کوئی اپنے گھر میں رکھے روزی میں وسعت ہو اور گھر تمام آفتوں سے محفوظ رہے، ہر مشکل آسان ہوتی ہے: دُعاء یہ ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں جو) رحمٰن ہے رحیم ہے

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ يَا مَنْ اَقَرَّ لَهٗ بِالْعُبُوْدِيَّةِ

اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، اے وہ ذاتِ اقدس جسکی بندگی کا ہر جھوٹے معبود

كُلُّ مَعْبُوْدٍ ۝ يَا مَنْ يَّحْمَدُهٗ كُلُّ مَحْمُوْدٍ ۝

کو بھی اقرار ہے۔ اے وہ ذات جسکی حمد وہ بھی کرتے ہیں جنکی دنیا مدح کرتی ہے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

طاقت و استطاعت کے باوجود مظلوم کا ساتھ نہ دینے والے سنت نبویؐ کے پیروکار نہیں کہلا سکتے۔ (حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا)

یَا مَنْ یَفْزَعُ اِلَیْهِ کُلُّ مَجْهُوْدٍ یَا مَنْ

اے وہ ذات جسکی طرف ہر کوشش کرنیوالا پناہ حاصل کرتا ہے۔ اے وہ ذات جس سے

یُطْلَبُ عِنْدَهٗ کُلُّ مَفْقُوْدٍ یَا مَنْ سَآئِلُهٗ

جسکے پاس ہر وہ طالب ملتا ہے جسکو مفقود کر دیا گیا ہو۔ اے وہ ذات جسکے در کا گدا

غَیْرُ مَرْدُوْدٍ یَا مَنْ بَابُهٗ عَنْ سُؤَالِهٖ

(نامراد) نہیں پلٹایا جاتا۔ اے وہ ذات جسکا دروازہ مانگنے والوں پر

غَیْرُ مَسْدُوْدٍ یَا مَنْ هُوَ غَیْرُ مَوْصُوْفٍ

کبھی بند نہیں کیا جاتا۔ اے وہ ذات جسکی واقعی توصیف و تعریف ہو سکتی

وَّلَا مَعْدُوْدٍ یَا مَنْ عَطَآؤُهٗ غَیْرُ مَمْنُوْعٍ

نہیں سکتی۔ اے وہ ذات جو اپنی عطا سے محروم نہیں کرتا اور کسی کو

وَّلَا مَنْکُوْدٍ یَا مَنْ هُوَ لِمَنْ دَعَاهُ لَیْسَ

بے نیل و مرام نہیں پلٹاتا۔ اے وہ ذات جو پکارنے والے سے

بِبَعِیْدٍ وَهُوَ نِعْمَ الْمَقْصُوْدُ یَا مَنْ

دور نہیں ہے اور وہ بہترین مقصود ہے۔ اے وہ ذات جسکا

رَجَآءُ عِبَادِهٖ بِحَبْلِهٖ مَشْدُوْدٌ یَا مَنْ

جسکے بندوں کی امیدیں اسکی (رحمت) کی رسی سے بندھی ہوئی ہیں۔ اے وہ ذات کہ

شِبْهُهٗ وَمِثْلُهٗ غَیْرُ مَوْجُوْدٍ یَا مَنْ لَیْسَ

جس کی نہ شبیہ ہے اور نہ مثل و نظیر ہے۔ اے وہ ذات جو نہ کسی کا

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

اپنے بارے میں غلط فہمیوں کا شکار ہونے والے ذلت سے دوچار ہو جاتے ہیں۔ (حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا)

بِوَالِدٍ وَّلَا مَوْلُوْدٍ ۝ يَا مَنْ كَرَمُهٗ وَفَضْلُهٗ

باپ ہے اور نہ کسی سے پیدا ہوا ہے۔ اے وہ ذات جسکے کرم اور فضل کا

لَيْسَ بِمَعْدُوْدٍ ۝ يَا مَنْ حَوْضُ بِرِّهٖ

شمار ممکن ہی نہیں ہے۔ اے وہ پاک ذات جسکے بھلائی کا حوض

لِلْاَنَامِ مَوْرُوْدٌ ۝ يَا مَنْ لَّا يُوْصَفُ بِقِيَامٍ

(گھاٹ) ہر ایک کیلئے کھلا ہوا ہے۔ اے وہ پاک ذات جو نہ اُٹھنے سے متصف ہے

وَّلَا قُعُوْدٍ ۝ يَا مَنْ لَّا تَجْرِيْ عَلَيْهِ حَرَكَةٌ

اور نہ بیٹھنے سے۔ اے وہ ذات جس پر نہ حرکت کا اطلاق ہو سکتا ہے

وَّجُمُوْدٌ ۝ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ يَا وَدُوْدُ

اور نہ سکون کا۔ اے اللہ اے بہت بڑے مہربان اے بہت زیادہ رحم کرنیوالے اے چاہنے والے

يَا رَاحِمَ الشَّيْخِ الْكَبِيْرِ يَعْقُوْبَ ۝ يَا غَافِرَ

اے رحم کرنیوالے بوڑھے وکبیر حضرت یعقوب پر۔ اے داؤد کی لغزش

ذَنْبِ دَاوُدَ ۝ يَا مَنْ لَّا يُخْلِفُ الْوَعْدَ وَ

کو نظرانداز کرنے والے۔ اے وہ جو ثواب کے وعدہ سے نہیں پھرتا، لیکن

يَعْفُوْ عَنِ الْمَوْعُوْدِ ۝ يَا مَنْ رِّزْقُهٗ وَسِتْرُهٗ

وعید و عذاب سے درگذر فرماتا ہے۔ اے وہ جس کا رزق اور اُس کی پردہ پوشی

لِلْعَاصِيْنَ مَمْدُوْدٌ ۝ يَا مَنْ هُوَ مَلْجَاُ كُلِّ

گناہگاروں کے بھی شامل حال ہے۔ اے وہ جسکے در پر اُنکو بھی پناہ ملتی ہے جو

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

خدا نے تمہاری روح کی پاکیزگی اور رزق کی زیادتی کے لیے زکاۃ قرار دی ہے۔ (جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا)

مُقْصًى مَطْرُوْدٌ يَا مَنْ دَانَ لَهٗ جَمِيْعُ خَلْقِهٖ

دھتکارا ہوا، بھگا دیا گیا ہو۔ اے وہ جس کے سامنے اس کی تمام تر مخلوق

بِالسُّجُوْدِ يَا مَنْ لَيْسَ عَنْ نَيْلِهٖ وَجُوْدِهٖ اَحَدٌ

سجدہ ریز ہے۔ اے وہ جس کی عطا سے اور سخاوت سے کسی کو کبھی بھی نہیں

مَصْدُوْدٌ يَا مَنْ لَا يَحِيْفُ فِيْ حُكْمِهٖ وَيَحْلُمُ

روکا گیا۔ اے وہ جس کے فیصلے انصاف و حکمت سے خالی نہیں ہوتے اور سرکش

عَنِ الظَّالِمِ الْعَنُوْدِ اِرْحَمْ عُبَيْدًا خَاطِئًا لَمْ

ظالم کے ساتھ بھی بردباری برتتا ہے۔ تو رحم فرما اس خطا کار بندے پر جس نے

يُوْفِ بِالْعُهُوْدِ اِنَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا تُرِيْدُ يَا بَارُّ

اپنے عہدِ بندگی کو پورا نہیں کیا۔ بلاشبہ تو جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے۔ اے مہربان

يَا وَدُوْدُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ خَيْرِ مَبْعُوْثٍ دَعٰى اِلٰى

اے الفت والے۔ بہترین نبی حضرت محمدؐ پہ درود و رحمت نازل فرما جنہوں نے بہترین معبود

خَيْرِ مَعْبُوْدٍ وَعَلٰى اٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ

کی طرف لوگوں کو دعوت دی، اور انکی آلِ طیبین و طاہرین پر بھی رحمت فرما کہ

اَهْلِ الْكَرَمِ وَالْجُوْدِ وَافْعَلْ بِنَا مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ

جو کرم و جود والے ہیں۔ اور تو ہم سے بھی وہ کرم فرما جس کا تو اہل ہے

يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ يَا اَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ ●

اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے تمام رحم کرنے والوں میں۔ اے سب کرم کرنے والوں سے زیادہ کرم کرنے والے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

موت کا مقررہ وقت حفاظت کے لحاظ سے خود ہی کافی ہوتا ہے۔

(حضرت علی علیہ السلام)

اَسنادِ دُعائے یستشیر

کتاب مجمع الدعوات میں بسند معتبر جناب امیرالمومنین علیہ السّلام سے روایت کی گئی ہے کہ فرمایا آپ نے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو یہ دُعا تعلیم کی اور حکم دیا کہ ہر سختی و مشکل میں اِس دُعا کو پڑھوں اور اس وقت نہ چھوڑوں جب تک خدا سے مُلاقات نہ کروں اور فرمایا کہ یا علیؑ اِس دُعا کو ہر صبح و شام پڑھو۔ پس ابنِ کعب نے عرض کی کہ یا رسُولؐ اللہ اِس دُعا کی فضیلت بیان فرمایئے تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ علماء کا قول اِس دُعا کی فضیلت کیلئے کافی نہیں ہے لیکن مَیں اس کے بعض ثواب کو بیان کرتا ہوں۔ جس وقت کوئی شخص اِس دُعا کو پڑھنے میں مشغول ہوتا ہے تو نیکی اور رحمتِ حق تعالیٰ آسمان سے اُس پر نازل ہوتی ہے اور یہ دُعا بغیر عرشِ الٰہی تک پہنچے ہوئے نہیں رُکتی۔ اور پروردگارِ عالم اس کو نظرِ رحمت سے دیکھتا ہے پس جو شخص کہ تین مرتبہ اِس دُعا کو پڑھے جو

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

حاجتِ دنیا و آخرت خدا سے طلب کرے گا قبول ہوگی اور عذابِ قبر سے نجات پائے گا۔

جو بندۂ مومن چالیس شبِ جمعہ اس دُعا کو خالصۃً لوجہ اللہ پڑھے خداوند عالم اس کے تمام گناہ خواہ مخلوق کے ہوں یا اللہ تعالیٰ کے بخش دے گا، اور اس کا دل غمہائے دُنیا اور امراض سے نجات پائے گا۔

سلمانؓ نے عرض کی، یا رسُولؐ اللہ! خدائے تعالیٰ اِس دُعا کے پڑھنے والے کو کس قدر ثواب عطا فرمائے گا؟

رسالتمآبؐ نے ارشاد فرمایا کہ اے سلمانؓ! کسی سے بیان نہ کرنا تا کہ میں اِسکے ثواب اور زیادہ بیان کروں۔ سلمانؓ نے پھر عرض کی یا رسُولؐ اللہ! آپ لوگوں پر اس دُعا کے ظاہر کرنے سے کیوں منع فرماتے ہیں۔ ارشاد ہوا کہ مَیں ڈرتا ہوں کہ لوگ اِس دُعا کے پڑھنے پر بھروسہ کر کے عمل و عبادت سے دست بردار ہو جائیں۔ بس جو شخص کہ اس دعا کو پڑھے اگرچہ اپنی حیات میں گناہانِ کبیرہ بھی کیے ہوں اور اسی شب یا اسی روز مر جائے تو شہید مرے گا اور اس کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ توبہ بھی نہ کی ہو مگر خداوند عالم بسبب اپنے رحم و کرم کے بخش دے گا۔ وہ دُعا یہ ہے:۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

[illegible] ہے۔

(حضرت علی علیہ السلام)

دعائے یستشیر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(شروع کرتا ہوں) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْمَلِکُ

ہر طرح کی تعریف اُس اللہ کیلئے ہے جس کے سوا کوئی اللہ نہیں وہی بادشاہ

الْحَقُّ الْمُبِیْنُ الْمُدَبِّرُ بِلَا وَزِیْرٍ وَّ لَا

حقیقی ہے جو سب پر واضح ہے وہ منتظم کائنات ہے بغیر کسی وزیر کے اور وہ اپنے

خَلْقٍ مِّنْ عِبَادِہٖ یَسْتَشِیْرُ الْاَوَّلُ غَیْرُ

بندوں میں سے کسی مخلوق سے کبھی کوئی مشورہ نہیں لیتا ۔ وہ وجود میں اول ہے وہ

مَوْصُوْفٍ وَّ الْبَاقِیْ بَعْدَ فَنَآءِ الْخَلْقِ الْعَظِیْمُ

کسی وصف میں نہیں سماتا اور وہ تا ابد باقی رہے گا مخلوقات کے فنا ہونے کے بعد بھی عظیم ہے

الرُّبُوْبِیَّۃِ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرَضِیْنَ وَ

اُس کی شانِ ربوبیت ، وہ نورِ حقیقی ہے تمام آسمانوں اور تمام زمینوں کا ، اور

فَاطِرُھُمَا وَمُبْتَدِعُھُمَا بِغَیْرِ عَمَدٍ خَلَقَھُمَا

ان دونوں کو پیدا کرنیوالا ہے ، اور ان دونوں کا ایجاد کرنیوالا ہے ، ان دونوں کو بغیر ستون کے پیدا

وَفَتَقَھُمَا فَتْقًا فَقَامَتِ السَّمٰوٰتُ طَآئِعَاتٍ

کیا ، اور ان دونوں کو پھاڑ کر علیحدہ کر دیا بس تمام آسمان انکے حکم کی اطاعت کرتے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

بہترین بھائی وہ ہے جس کی خیر خواہی میں نمائش بہت کم ہو۔
(حضرت علی علیہ السلام)

بِاَمْرِہٖ وَاسْتَقَرَّتِ الْاَرَضُوْنَ بِاَوْتَادِھَا

ہوئے قائم ہو گئے اور زمینیں اپنی میخوں کے ذریعے پانی پر ٹھہر گئیں

فَوْقَ الْمَآءِ ثُمَّ عَلَا رَبُّنَا فِی السَّمٰوٰتِ

پھر ہمارا پروردگار بلند آسمانوں کی طرف متوجہ ہوا

الْعُلٰی اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی

وہ رحمٰن ہے جس کا اقتدار عرش پر ہے۔

لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَ

اسی کے لیے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمینوں میں ہے۔ اور

مَا بَیْنَھُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰی فَاَنَا اَشْھَدُ

جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اور جو کچھ زمین کے نیچے ہے۔ پس میں گواہی دیتا

بِاَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ لَا رَافِعَ لِمَا وَضَعْتَ

ہوں کہ صرف تو ہی اللہ ہے جس کو تو پست کرے اس کو کوئی بلند کرنے والا نہیں

وَلَا وَاضِعَ لِمَا رَفَعْتَ وَلَا مُعِزَّ لِمَنْ

اور جس کو تو بلند کرے اسکو کوئی پست کرنے والا نہیں اور اس کو کوئی عزت نہیں دے سکتا جسکو

اَذْلَلْتَ وَلَا مُذِلَّ لِمَنْ اَعْزَزْتَ وَلَا

تو ذلیل کرے اور جس کو تو عزت دے اس کو کوئی ذلیل نہیں کر سکتا، اور اس کو

مَانِعَ لِمَنْ اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا

کوئی محروم نہیں کر سکتا جسے تو عطا کرے اور اسے کوئی عطا کرنے والا نہیں جسے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

جو بہترین چیز والدین، اولاد کو وراثت میں دیتے ہیں وہ ادب ہے۔
(حضرت علی علیہ السلام)

مَنَعْتَ وَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ
تو محروم کردے، اور تو ہی ہے اللہ نہیں ہے کوئی اللہ سوائے تیرے

كُنْتَ اِذْ لَمْ تَكُنْ سَمَآءٌ مَّبْنِيَّةٌ وَّلَا
تو اُس وقت بھی تھا جب نہ آسمان کی چھت بنی تھی نہ زمین کا فرش

اَرْضٌ مَّدْحِيَّةٌ وَّلَا شَمْسٌ مُّضِيْئَةٌ
بچھایا گیا تھا، اور نہ چمکتا ہوا سورج تھا

وَّلَا لَيْلٌ مُّظْلِمٌ وَّلَا نَهَارٌ مُّضِيْئٌ وَّلَا
اور نہ اندھیری رات تھی، اور نہ روشن دن تھا، اور نہ

بَحْرٌ لُّجِّيٌّ وَّلَا جَبَلٌ رَّاسٍ وَّلَا نَجْمٌ
ٹھاٹھیں مارنے والا سمندر تھا، اور نہ بلند و بالا پہاڑ تھے، اور نہ رواں دواں

سَارٍ وَّلَا قَمَرٌ مُّنِيْرٌ وَّلَا رِيْحٌ تَهُبُّ وَلَا
ستارے تھے، اور نہ نورانی چاند تھا، اور نہ سرسراتی ہوئی ہوا تھی، اور نہ

سَحَابٌ يَّسْكُبُ وَلَا بَرْقٌ يَّلْمَعُ وَلَا رَعْدٌ يُّسَبِّحُ
برستے بادل تھے، اور نہ کوندتی ہوئی بجلیاں تھیں، اور نہ تسبیح کرتا ہوا گرجتے رعد

وَلَا رُوْحٌ تَتَنَفَّسُ وَلَا طَآئِرٌ يَّطِيْرُ وَلَا
اور نہ کوئی ذی روح سانس لینے والا تھا، اور نہ کوئی پرندہ پرواز کرنے والا تھا، اور نہ

نَارٌ تَتَوَقَّدُ وَلَا مَآءٌ يَّطَّرِدُ كُنْتَ
بھڑکتی ہوئی آگ تھی، اور نہ جھاگ پیدا کرنے والا پانی تھا، بس تو ہی تھا

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّ كَوَّنْتَ كُلَّ شَيْءٍ

ہر شئے سے پہلے، اور تو نے ہر شئے کو پیدا کیا

وَّ قَدَرْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّ ابْتَدَعْتَ

اور ہر شئے پر قدرت رکھتا ہے اور تو نے ایجاد کیا

كُلَّ شَيْءٍ وَّ اَغْنَيْتَ وَ اَفْقَرْتَ وَ

ہر شئے کو اور تو ہی غنی بھی بنا دیتا ہے اور تو ہی فقیر بھی کر دیتا ہے اور

اَمَتَّ وَ اَحْيَيْتَ وَ اَضْحَكْتَ وَ اَبْكَيْتَ

تو ہی موت دیتا ہے اور تو ہی زندگی دیتا ہے، اور تو ہی ہنساتا ہے اور تو ہی رُلاتا ہے

وَ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَيْتَ فَتَبَارَكْتَ

اور عرش پر تیرا ہی اقتدار ہے۔ بابرکت ہے تو

يَا اَللّٰهُ وَ تَعَالَيْتَ اَنْتَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ

اے اللہ، اور بلند و بالا ہے تو، تو ہی وہ اللہ ہے جس کے سوا کوئی

اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْخَلَّاقُ الْمُعِيْنُ اَمْرُكَ

اللہ نہیں ہے تو خالق ہے تو مددگار ہے، تیرا حکم

غَالِبٌ وَّ عِلْمُكَ نَافِذٌ وَّ كَيْدُكَ غَرِيْبٌ

سب پر غالب ہے، اور تیرا علم سب پر نافذ ہے اور تیرا حیلہ بھی عجیب و غریب ہے

وَّ وَعْدُكَ صَادِقٌ وَّ قَوْلُكَ حَقٌّ وَّ

اور تیرا وعدہ سچا ہے اور تیرا قول حق و درست ہے اور

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

سب سے اچھا انسان وہ ہے جو لوگوں کی سختیوں کو برداشت کرے۔

(حضرت علی علیہ السلام)

حُكْمُكَ عَدْلٌ وَّ كَلَامُكَ هُدًى

فیصلہ عینِ عدل ہے اور تیرا کلام عین ہدایت ہے

وَّ وَحْيُكَ نُورٌ وَّ رَحْمَتُكَ وَاسِعَةٌ وَّ

اور تیری وحی نور ہے اور تیری رحمت وسیع ہے اور

عَفْوُكَ عَظِيمٌ وَّ فَضْلُكَ كَثِيرٌ وَّ عَطَاؤُكَ

تیری بخشش عظیم ہے اور تیرا فضل کثیر ہے اور تیری عطا

جَزِيلٌ وَّ حَبْلُكَ مَتِينٌ وَّ إِمْكَانُكَ

بہت زیادہ ہے اور تیرا سہارا بہت مضبوط ہے اور تیری تمکین و مدد مخلوق کے

عَتِيدٌ وَّ جَارُكَ عَزِيزٌ وَّ بَأْسُكَ شَدِيدٌ

لیے ہر طرح فراہم ہے اور تیری پناہ و جوار میں رہنے والا باعزت ہے' اور تیرا قہر سخت ہے

وَّ مَكْرُكَ مَكِيدٌ أَنْتَ يَا رَبِّ مَوْضِعُ

اور تیری تدبیر اہلِ مکر سے زیادہ کارگر ہے' اے پروردگار تو ہر فریاد کرنیوالے کا ملجا ہے

كُلِّ شَكْوَى حَاضِرُ كُلِّ مَلَإٍ وَّ شَاهِدُ

(تو) ہر اجتماع میں حاضر ہے اور دیکھنے والا ہے

كُلِّ نَجْوَى مُنْتَهَى كُلِّ حَاجَةٍ مُفَرِّجُ

ہر مناجات کرنیوالے کو' ہر حاجتمند کی منتہا ہے دور کرنیوالا ہے

كُلِّ حُزْنٍ غِنَى كُلِّ مِسْكِينٍ

ہر حزن و ملال کو ہر فقیر و محتاج کی دولت ہے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

بہترین بھائی وہ ہے کہ اگر تو اسے کھودے تو خود بھی زندہ رہنا پسند نہ کرے۔
(حضرت علی علیہ السلام)

حِصْنُ كُلِّ هَارِبٍ أَمَانُ كُلِّ خَائِفٍ

ہر بھاگنے والے کا قلعہ ہے ہر خوفزدہ کے لیے امان ہے۔

حِرْزُ الضُّعَفَاءِ كَنْزُ الْفُقَرَاءِ مُفَرِّجُ

ضعیفوں کا محافظ ہے، فقیروں کا خزانہ ہے، غمزدوں کا غم

الْغَمَّاءِ مُعِينُ الصَّالِحِينَ ذٰلِكَ اللّٰهُ

دور کرنے والا ہے، صالح بندوں کا معین و مددگار ہے۔ تو ایسا ہی ہے اللہ

رَبُّنَا لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ تَكْفِي مِنْ عِبَادِكَ

ہمارا پروردگار، نہیں ہے کوئی اللہ سوائے اس کے، تو کافی ہے اپنے ان بندوں

مَنْ تَوَكَّلَ عَلَيْكَ وَأَنْتَ جَارُ مَنْ

کے لیے جو تجھ پر بھروسہ رکھیں اور تو پناہ ہے اس شخص کا جو تجھ سے پناہ

لَاذَ بِكَ وَتَضَرَّعَ إِلَيْكَ عِصْمَةُ مَنِ

چاہے اور تیری بارگاہ میں تضرع و زاری کرے، تو نگہبان ہے اس شخص کا جو تیرے

اعْتَصَمَ بِكَ نَاصِرُ مَنِ انْتَصَرَ بِكَ

حفظ و امان میں آئے، تو مددگار ہے اس شخص کا جو تجھ سے مدد چاہے

تَغْفِرُ الذُّنُوبَ لِمَنِ اسْتَغْفَرَكَ جَبَّارُ

تو گناہوں کو بخش دیتا ہے اس شخص کے جو تیری بارگاہ میں توبہ و استغفار کرے تو جبار ہے

الْجَبَابِرَةِ عَظِيمُ الْعُظَمَاءِ كَبِيرُ الْكُبَرَاءِ

تمام جباروں کا، تو عظیم ہے تمام بڑوں کا، بزرگ ہے تمام بزرگوں کا

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

سَیِّدُ السَّادَاتِ مَوْلَی الْمَوَالِیْ صَرِیْخُ

سردار ہے تمام سرداروں کا ، آقا ہے تمام آقاؤں کا ، فریادرس ہے

الْمُسْتَصْرِخِیْنَ مُنَفِّسُ عَنِ الْمَکْرُوْبِیْنَ

تمام فریاد کرنیوالوں کا ، غمزدوں کے غم کو دور کرنیوالا ہے

مُجِیْبُ دَعْوَۃِ الْمُضْطَرِّیْنَ اَسْمَعُ السَّامِعِیْنَ

بیقراروں کی دعا قبول کرنیوالا ہے (تو) تمام سننے والوں میں سب سے زیادہ

اَبْصَرُ النَّاظِرِیْنَ اَحْکَمُ الْحَاکِمِیْنَ

سننے والا ہے تمام دیکھنے والوں میں سب سے زیادہ بصیر ہے ، تمام حاکموں کا حاکم ہے تمام

اَسْرَعُ الْحَاسِبِیْنَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ

حاسبوں میں سب سے زیادہ محاسب ہے۔ تمام رحم کرنیوالوں میں سب سے زیادہ رحم کرنیوالا ہے

خَیْرُ الْغَافِرِیْنَ قَاضِیْ حَوَائِجِ الْمُؤْمِنِیْنَ

بہترین بخشنے والا ہے ، مومنین کی حاجتوں کو پورا کرنے والا ہے

مُغِیْثُ الصَّالِحِیْنَ اَنْتَ اللّٰہُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّآ

نیک بندوں کا فریادرس ہے ، تو ہی اللہ ہے نہیں ہے کوئی خدا سوائے

اَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ اَنْتَ الْخَالِقُ وَ

تیرے ، سارے جہانوں کا پروردگار ، تو خالق ہے اور

اَنَا الْمَخْلُوْقُ وَاَنْتَ الْمَالِکُ وَاَنَا الْمَمْلُوْکُ

میں مخلوق ہوں اور تو مالک اور میں مملوک ہوں

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

وَاَنْتَ الرَّبُّ وَاَنَا الْعَبْدُ وَاَنْتَ الرَّازِقُ

اور تو پروردگار ہے اور میں بندہ ہوں، اور تو رزق دینے والا ہے

وَاَنَا الْمَرْزُوْقُ وَاَنْتَ الْمُعْطِیْ وَاَنَا السَّائِلُ

اور میں رزق لینے والا ہوں، اور تو عطا کرنیوالا ہے اور میں مانگنے والا ہوں

وَاَنْتَ الْجَوَادُ وَاَنَا الْبَخِیْلُ وَاَنْتَ الْقَوِیُّ

اور تو سخی ہے اور میں بخیل ہوں، اور تو صاحب قوت ہے

وَاَنَا الضَّعِیْفُ وَاَنْتَ الْعَزِیْزُ وَاَنَا الذَّلِیْلُ

اور میں کمزور ہوں، اور تو صاحب عزت ہے اور میں ذلیل ہوں

وَاَنْتَ الْغَنِیُّ وَاَنَا الْفَقِیْرُ وَاَنْتَ السَّیِّدُ

اور تو غنی ہے اور میں فقیر ہوں اور تو آقا ہے

وَاَنَا الْعَبْدُ وَاَنْتَ الْغَافِرُ وَاَنَا الْمُسِیْئُ

اور میں غلام ہوں اور تو گناہوں کا بخشنے والا ہے اور میں گنہگار ہوں

وَاَنْتَ الْعَالِمُ وَاَنَا الْجَاهِلُ وَاَنْتَ

اور تو عالم ہے اور میں جاہل ہوں اور تو

الْحَلِیْمُ وَاَنَا الْعَجُوْلُ وَاَنْتَ الرَّحْمٰنُ وَ

بردبار ہے اور میں جلدباز ہوں، اور تو مہربانی کرنیوالا ہے اور

اَنَا الْمَرْحُوْمُ وَاَنْتَ الْمُعَافِیْ وَاَنَا الْمُبْتَلٰی

میں قابل رحم ہوں، اور تو عافیت بخشنے والا ہے اور میں مبتلائے تکلیف ہوں

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

وَاَنْتَ الْمُجِيْبُ وَاَنَا الْمُضْطَرُّ وَاَنَا اَشْهَدُ

اور تو دعا قبول فرمانے والا ہے اور میں مضطر ہوں اور میں گواہی دیتا ہوں

بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْمُعْطِيْ

کہ تو بیشک صرف تو ہی اللہ ہے نہیں ہے کوئی اللہ سوائے تیرے جو اپنے بندوں کو

عِبَادَكَ بِلَا سُؤَالٍ وَاَشْهَدُ بِاَنَّكَ

بے مانگے بھی عطا کرتا ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تو بیشک صرف

اَنْتَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ الْمُتَفَرِّدُ الصَّمَدُ

تو ہی اللہ ہے ایک ہے اکیلا ہے یگانہ ہے غنی و بے نیاز ہے

الْفَرْدُ وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى

یکتا و منفرد ہے اور تیری ہی طرف سب کی بازگشت ہے اور اللہ کی رحمت نازل ہو

مُحَمَّدٍ وَّاٰهْلِ بَيْتِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ

حضرت محمدؐ اور آپ کے پاک و پاکیزہ اہل بیت پر

وَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَاسْتُرْ عَلَيَّ عُيُوْبِيْ

اور تو میرے گناہوں کو بخش دے۔ اور میرے عیوب کی پردہ پوشی فرما

وَافْتَحْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّرِزْقًا

اور کھول دے میرے لیے اپنی جناب سے رحمت (کے) اور رزق

وَّاسِعًا يَّآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَالْحَمْدُ

وسیع (کے دروازے) اے رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے! اور ہر طرح کی حمد

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَحَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ

تمام جہانوں کے پروردگار اللہ کیلئے ہے اور ہمارے لیے تو بس اللہ ہی کافی اور

الْوَکِیْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

وہ بہترین کارساز ہے اور نہیں ہے کوئی طاقت اور نہیں ہے کوئی قوت سوائے اللہ

الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

بلند و بالا صاحب عظمت کی دی ہوئی

حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ ہر حاجت کے لیے ہر نمازِ فریضہ کے بعد تین مرتبہ یہ دُعا پڑھا کریں۔

یَا مَنْ یَّفْعَلُ مَا یَشَآءُ وَلَا یَفْعَلُ

اے وہ (خدا) جو جیسا چاہتا ہے کرتا ہے، اور اُس کا غیر

مَا یَشَآءُ غَیْرُہٗ ٭

جو چاہے وہ نہیں کر سکتا۔ (یعنی خدا کی مرضی کسی کے تابع نہیں)

حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جو شخص نمازِ فجر کے بعد تیس مرتبہ سورۃ الاخلاص کی تلاوت کرے اُس پر اللہ تعالیٰ کی نظرِ رحمت ہمیشہ ہوتی رہے گی۔

ایک ہزار مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھنے والا قید سے رہائی پائیگا اور اپنا مقام جنت میں دیکھ کر مرے گا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

اسناد دعائے بیت المعمور

عدۃ الداعی میں منقول کہ ایک روز حضرت جبرئیل علیہ السلام انتہائی خوشی و مسرت کے عالم میں جناب رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا حبیب اللہ! اللہ تعالےٰ بعد تحفۂ درود و سلام ارشاد فرماتا ہے کہ آپ کے لیے ہدیہ بھیجتا ہوں، جو مخصوص ہے آپ کی ذات سے اور آپ کی اُمت سے۔ اور وہ ہدیہ و تحفہ یہ دعاء ہے جو عرش کے خزانے میں محفوظ تھی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے دریافت فرمایا، یا اخی جبرئیلؑ اس دعاء کے پڑھنے میں کیا ثواب ہے۔ جبرئیلؑ نے عرض کیا کہ، اگر آسمان و زمین اور تمام فرشتے مل کر قیامت تک اس کا ثواب بیان کرنا چاہیں تب بھی ثواب کے ہزارویں حصے کا بھی بیان کرنا ممکن نہیں۔

جو مومن یہ دعاء یا صرف اس کے یہ الفاظ پڑھے **یَا مَنْ اَظْهَرَ الْجَمِیْلَ وَسَتَرَ الْقَبِیْحَ** تو خداوند عالم اس کے گناہوں کی ستر پوشی کرے گا اور آخرت میں عذاب سے محفوظ رہے گا۔ اور اگر کوئی بندۂ مومن یہ پڑھے گا **یَا مَنْ لَمْ یُؤَاخِذْ بِالْجَرِیْرَةِ وَلَمْ یَهْتِكِ السِّتْرَ** تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اُس بے حساب کو محفوظ رکھے گا یہ وہ دن ہوگا جب سب کے عیوب عیاں ہو رہے ہوں گے مگر اس کی پردہ پوشی کی جائے گی۔ اور جب کہے **یَا عَظِیْمَ الْعَفْوِ** تو دریا کے جھاگ کے برابر بھی

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

گناہ ہوں گے تب بھی معاف کر دیے جائیں گے۔ پھر جب یَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ کہے گا تو اُس کے سارے اعمالِ قبیح معاف ہو جائیں گے اور اگر یَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ زبان پر جاری کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس طرح اپنی رحمت سے نوازے گا کہ دنیا سے جانے کے بعد بھی رحمتِ ایزدی اُس کے ساتھ ہوگی۔ اور جس وقت یَا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ تک آئے گا تو خدا اپنی رحمت کا ہاتھ اس کے لیے بڑھا دے گا۔ اور جب یَا صَاحِبَ كُلِّ نَجْوَى یَا مُنْتَهَى كُلِّ شَكْوَى پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُسے آزمائش میں مبتلا ہونے والوں کے برابر ثواب عطا فرمائے گا اور پھر یَا كَرِيمَ الصَّفْحِ تک پہونچے گا تو تمام پیغمبروں کی بزرگی عطا فرمائے گا۔ اور پھر یَا عَظِيمَ الْمَنِّ کہے گا تو تمام دنیا کی جو چیز چاہے گا عطا کی جائے گی اور جب بندۂ مومن کہے گا یَا مُبْتَدِئًا بِالنِّعَمِ قَبْلَ اسْتِحْقَاقِهَا تک پہونچے گا تو خدا کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے والوں کے برابر ثواب حاصل کرے گا اور پھر جب یَا رَبَّنَا وَسَيِّدَنَا کہے گا تو حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے فرشتو! گواہ رہنا کہ میں نے اس بندے کو معاف کیا اور تمام گناہ اس کے محو کر دیے اور جب یَا مَوْلَانَا زبان سے ادا کرے گا تو خدا اُس کے دل کو نورِ ایمان سے بھر دے گا اور پھر جب یَا غَايَةَ رَغْبَتِنَا کہے گا تو وہ جو چاہے گا قیامت کے روز اس کو عطا فرمائے گا۔ اور جب اَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ اَنْ لَا تُشَوِّهَ خَلْقِي بِالنَّارِ کہے گا تو خدائے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

جس کی غذا کم ہوتی ہے اس کے رنج و غم بھی کم ہوتے ہیں۔

(حضرت علی علیہ السلام)

تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا کہ تم گواہ رہو کہ اس شخص نے دوزخ کی آگ سے نجات پائی اور ساتھ اس کے والدین، بھائی بہن اور جملہ اہل خانہ نیز پڑوسیوں کی خطائیں معاف کر کے دوزخ کی آگ سے چھٹکارا دے دیا گیا۔

اس کے بعد حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے اللہ کے حبیبؐ آپ صرف متقین کو اس کی تعلیم دیں اور منافقین کو اس کی تعلیم نہ دیں کیونکہ یہ دعا پڑھنے سے دلی مرادیں قبول ہوتی ہیں۔ وہ دعا یعنی "دعائے بیت المعمور" بیت المعمور میں رہنے والوں کی دعا ہے۔

دُعائے بیت المعمور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

يَا مَنْ اَظْهَرَ الْجَمِيْلَ وَسَتَرَ الْقَبِيْحَ يَا

اے وہ جس نے اچھائی کو نمایاں کیا اور برائی کو چھپایا۔ اے

مَنْ لَمْ يُؤَاخِذْ بِالْجَرِيْرَةِ وَلَمْ يَهْتِكِ

گناہوں کا بدلہ نہ لینے والے۔ اے پردہ دری نہ کرنے والے

السِّتْرَ يَا عَظِيْمَ الْعَفْوِ يَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ

اے سب سے بڑے معافی دینے والے۔ اے حسن و خوبی سے درگذر کرنے والے

يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ يَا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ

اے بے حد بخشنے والے اے دستِ کرم بڑھانے والے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

بہترین آداب یہ ہیں کہ انسان اپنی حدود میں رہے اور اپنے مقام سے قدم آگے نہ بڑھائے۔ (حضرت علی علیہ السلام)

بِالرَّحْمَةِ يَا صَاحِبَ كُلِّ نَجْوَى يَا مُنْتَهَى

اے ہر بھید کے جاننے والے اے ہر شکایت کی آماجگاہ

كُلِّ شَكْوَى يَا كَرِيمَ الصَّفْحِ يَا عَظِيمَ الْمَنِّ

اے درگزر کرنے والے، اے سب سے بڑے احسان کرنے والے

يَا مُبْتَدِئًا بِالنِّعَمِ قَبْلَ اسْتِحْقَاقِهَا يَا

اے استحقاق سے قبل نعمتوں سے نوازنے والے۔ اے

رَبَّنَا يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا يَا غَايَةَ رَغْبَتِنَا

ہمارے پالنے والے اے ہمارے سردار اور ہمارے آقا اے ہماری منتہائے آرزو!

أَسْئَلُكَ يَا اللّٰهُ يَا اللّٰهُ يَا اللّٰهُ أَنْ لَا تُشَوِّهَ

میں تجھ ہی سے سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ اے اللہ اے اللہ کہ تو ہمارے جلیے

خَلْقِي بِالنَّارِ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ۝

کو آگ سے خراب کر تیری رحمتوں کا واسطہ اے سب سے بڑے رحم کرنے والے۔

جادو اور جن وانس کے شر سے بچنے کے لیے

اِن دونوں سورتوں (معوذتین) کا پڑھنا بیحد مفید ہے۔

جو شخص معوذتین کی تلاوت ماہِ رمضان المبارک میں نمازِ مغربین اور سُنتی نمازوں میں کیا کرے گا، اُس کا ثواب ایسا ہوگا گویا اُس نے حج وعمرہ ادا کیا اور تمام روزے اُس نے مکۂ معظمہ میں رکھے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

آٹھ آیتوں کا عمل

سورۂ حج میں خاص ایسی آٹھ آیتیں ہیں اور بہشت کے دروازے بھی آٹھ ہیں اور ان آٹھ آیتوں کو ورد کرنے سے انشاءاللہ بہشت کے آٹھ دروازے اس کے لیے کھل جائیں گے۔ ان آیتوں کے کلمات کے اعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار ہیں تو اس سے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کی طرف اشارہ ہے کیونکہ ہر ایک نبی ایک کلمہ ہے جیسا کہ قرآن شریف میں حضرت عیسیٰؑ اور حضرت یحییٰؑ کو خدا نے کلمہ فرمایا ہے، جو کوئی ان آیتوں کو پڑھے گا تو اس کو ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کی ارواح کی طرف سے فیض پہنچے گا۔ ان آیتوں میں "اسمائے حسنیٰ چالیس" ہیں اور وہ اسم ذات اور اسم صفات ہیں۔ تو اسی سبب سے ان آیتوں کے پڑھنے والے کے لیے ہر ایک اسم سے اس کے لیے یہ پردہ اور حجاب دور ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ ہر آیت خدا کے متبرک اسم پر ختم ہوتی ہے یعنی ہر ایک آیت کا آخری کلمہ خدا کا متبرک اسم ہے اور آخری آٹھویں آیت خدا کے دو اسماء رَءُوْفٌ اور رَحِیْمٌ پر ختم ہوتی ہے۔ اس سے یہ مطلب نکلتا ہے کہ ہر ایک کا انجام خدا کی مہربانی اور لطف کے ساتھ ہوتا ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

ابن عباس سے روایت ہے یعنی آپ فرماتے ہیں کہ میں نے ہر طریقے سے سارے قرآن شریف کا مطالعہ کیا لیکن ان آٹھ آیتوں سے کوئی دوسری آیت بزرگ تر نہیں دیکھی اور ان آیتوں کے فضائل کے بارے میں میں نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ یہ آٹھ آیتیں خدا کے خزانوں میں سے آٹھ خزانے ہیں اور خدا کے بے شمار بھیدوں میں سے آٹھ بھید ہیں اور یہ آیتیں اسم اعظم سے خالی نہیں۔ اس لیے جو بھی ان آٹھ آیتوں کو پڑھا کریگا وہ جنات کے اثرات بد اور شیطانوں کے شر سے محفوظ رہے گا۔ اور اس کے لیے ظاہر اور باطن کے روزی کے دروازے کھل جائیں گے، اور ہرگز ہرگز اس کو دنیا کا کوئی غم اور رنج نہ پہنچ پائے گا اور نہ اسے کوئی تکلیف پہنچنے پائے گی، اور زمانے کے بادشاہ اور دین کے بزرگ اس کے مددگار رہیں گے جس کام کی طرف وہ دل لگائے گا اور اس کے لیے کوشش کرے گا وہ کام اس کی مرضی کے مطابق پورا ہوگا۔ دشمنوں اور حسد کرنے والوں کی بدی سے محفوظ رہے گا۔ جنات بھی انسان کی مرضی کے مطابق چلیں گے۔ اور وہ خدا کی پناہ میں رہے گا۔ اور تمام سفر کے خطرات سے محفوظ رہے گا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

آٹھ آیتوں کے پڑھنے کا طریقہ

پہلے "یَا اَللّٰہُ" گیارہ مرتبہ پڑھے۔ پھر یہ دُعا پڑھے:۔

یَاخَیْرَ الرَّازِقِیْنَ یَا عَلِیْمُ یَاحَلِیْمُ

اے روزی دینے والا بہتر اے دانا اے بردبار اے معاف

یَا عَفُوُّ یَا غَفُوْرُ یَا سَمِیْعُ یَا بَصِیْرُ یَا

کرنے والے اے بخشنے والے۔ اے سُننے والے اے دیکھنے والے اے بلند

عَلِیُّ یَاکَبِیْرُ یَالَطِیْفُ یَاخَبِیْرُ یَاغَنِیُّ

اے قدرت والے اے لطیف اے خبر رکھنے والے اے بے نیاز اے

یَاحَمِیْدُ یَا رَؤُفُ یَارَحِیْمُ اِفْتَحْ لِیْ

تعریف کے لائق اے مہربان اے رحیم میرے لئے کھول دے اپنی

بَابَ رَحْمَتِكَ وَاجْعَلْ لِیْ مِنْ اَمْرِیْ

رحمت کے دروازے کو میرے لیے میرے معاملے میں نکلنے کا راستہ

فَرَجًا وَّ مَخْرَجًا بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ

پیدا کر اور کشادگی عطا کر اپنی رحمت کے صدقے میں اے سب

الرَّاحِمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ

مہربانوں سے زیادہ مہربانی کرنیوالے اے اللہ اپنی رحمت کاملہ نازل کر اپنی تمام مخلوق سے بہترین

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ ؕ

محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور ان کی تمام پاکیزہ آل پر۔

اس کے بعد یہ آٹھ آیتیں مندرجہ ذیل پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

شروع کرتا ہوں خدا کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ

اور جن لوگوں نے خدا کی راہ میں اپنے دیس چھوڑے پھر شہید کیے گئے یا

قُتِلُوْٓا اَوْ مَاتُوْا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا ؕ

(آپ اپنی موت سے) مر گئے خدا انہیں (آخرت میں) ضرور عمدہ روزی عطا فرمائیگا

وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝۱ لَيُدْخِلَنَّهُمْ

اور بیشک تمام روزی دینے والوں میں خدا ہی سب سے بہتر ہے۔ وہ ضرور انہیں ایسی جگہ

مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ۝۲

(بہشت میں) پہنچا دے گا جس سے وہ نہال ہو جائینگے اور خدا تو بیشک بڑا واقف کار

ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ

بردبار ہے۔ یہی ٹھیک ہے اور جو شخص اپنے دشمن کو اتنا ہی ستائے جتنا یہ اس کے

ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

ہاتھوں سے ستایا گیا تھا اس کے بعد پھر (دوبارہ دشمن کی طرف سے) اس پر زیادتی کی جائے تو خدا

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

شکم سیری پرہیزگاری کے لیے مضر ہے۔ (حضرت علی علیہ السلام)

لَعَفُوٌّ غَفُورٌ ﴿٦٠﴾ ذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ يُولِجُ

اس (مظلوم) کی ضرور مدد کریگا بیشک خدا بڑا معاف کرنے والا بخشنے والا ہے یہ (مدد) اس وجہ سے

الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي

(دی جائے گی) کہ خدا بڑا قادر ہے وہی تو رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں

الَّيْلِ وَأَنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ ﴿٦١﴾

داخل کرتا ہے اور اس میں بھی شک نہیں کہ خدا (سب کچھ) جانتا ہے (اور) اس وجہ

ذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ

سے بھی کہ یقیناً خدا ہی برحق ہے اور اس کے سوا جن کو لوگ (وقت مصیبت) پکارا کرتے ہیں

مِنْ دُونِهِ هُوَ الْبَاطِلُ وَأَنَّ اللّٰهَ هُوَ

سب کے سب باطل ہیں اور یہ بھی یقینی ہے کہ خدا ہی (سب سے) بلند مرتبہ بزرگ ہے۔

الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ﴿٦٢﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللّٰهَ أَنْزَلَ

(اے رسول) کیا تو نے اتنا بھی نہیں دیکھا کہ خدا ہی آسمان سے پانی برساتا ہے تو زمین سرسبز

مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَتُصْبِحُ الْأَرْضُ

(وشاداب) ہو جاتی ہے۔ بے شک خدا (بندوں کے حال پر) بڑا مہربان

مُخْضَرَّةً إِنَّ اللّٰهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ ﴿٦٣﴾ لَهُ

واقف کار ہے۔ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (غرض)

مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَإِنَّ اللّٰهَ

سب کچھ اسی کا ہے اور اس میں تو شک ہی نہیں کہ خدا (سب سے) بے پروا

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

لَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ﴿٦٤﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللّٰهَ

(اور) سزاوار حمد ہے۔ کیا تو نے اتنا بھی نظر نہ ڈال کر جو کچھ، زمین میں

سَخَّرَ لَكُمْ مَا فِي الْأَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِي

ہے سب کو خدا ہی نے تمہارے قابو میں کر دیا ہے اور کشتی کو بھی

فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ ۖ وَيُمْسِكُ السَّمَاءَ أَنْ

جو اسی کے حکم سے دریا میں چلتی ہے اور وہی تو آسمان کو روکے ہوئے ہے کہ

تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ ۗ إِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ

زمین پر نہ گر پڑے مگر جب اس کا حکم ہوگا تو گر پڑے گا اس میں شک نہیں کہ خدا لوگوں پر

لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ ﴿٦٥﴾ — بڑا مہربان رحم والا ہے۔

پھر پندرہ ۱۵ مرتبہ "یا اَللّٰہُ" کہے۔

جب بھی گھر میں داخل ہوں گھر والوں پر سلام کریں:

(اس طرح) سَلَامٌ عَلَيْكُمْ۔ اگر گھر میں کوئی نہ ہو تو کہیں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ)

اور اس کے بعد سورۂ توحید پڑھیں، انشاء اللہ کچھ دنوں کے بعد روزی کی زیادتی پر لوگ تعجب کریں گے۔ بار بار کا آزمایا ہوا ہے۔

نظرِ بد: اگر کسی کو نظر بد لگ گئی ہو تو سورۃ الھُمَزَۃ پڑھ کے دم کریں، نظر بد دور ہو جائے گی۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

دُعائے وُسعتِ رزق

(۱) حضرت امیرالمومنین علی بن ابی طالب علیہما السلام سے منقول ہے کہ جو شخص یہ دعا تین مرتبہ دن میں کسی وقت اور رات میں کسی وقت بھی پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اُسے ایسے ذریعے سے روزی عطا فرمائے گا کہ اُس کے گمان میں بھی نہ ہوگا۔ بہتر یہ ہے کہ اس دعا کو بعد نماز فجر اور بعد نماز عشاء پڑھیں۔ اور بعد ختم دعا، تین مرتبہ درود پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو رحمٰن ہے رحیم ہے

يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا حَيُّ

اے اللہ اے اللہ اے اللہ اے پروردگار اے پروردگار اے زندہ

يَا قَيُّوْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ

اے ہمیشہ قائم رہنے والے، اے جلال و بزرگی والے! میں سوال کرتا ہوں تیرے اُس اسم کے

الْعَظِيْمِ الْاَعْظَمِ اَنْ تَرْزُقَنِيْ رِزْقًا وَاسِعًا حَلَالًا

واسطے سے جو عظیم اور عظیم ترین ہے کہ تو مجھے بکثرت رزق حلال اور پاکیزہ عطا فرما

طَيِّبًا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

اپنی رحمت کے سبب سے اے رحم کرنیوالوں میں سب سے زیادہ رحمت نازل کرنیوالے

۲۔ امامؑ نے فرمایا جو اس دعا کو بروز جمعہ ستر مرتبہ پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اُسے غنی کر دیتا ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

يَا مُغِيْثُ يَا غَفُوْرُ يَا وَدُوْدُ اَغْنِنِيْ بِحَلَالِكَ

اے فائدہ دینے والے۔ اے بخشنے والے، اے دوستی کرنیوالے، مجھے بے پروا کر دے حلال کے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

کم کھانا پاکدامنی اور بسیار خوری اسراف کا حصہ ہوتے ہیں۔
(حضرت علی علیہ السلام)

عَنْ حَرَامِكَ وَبِطَاعَتِكَ عَنْ مَعْصِيَتِكَ
ذریعے حرام سے اور اپنی فرمانبرداری کے ذریعے اپنی معصیت سے

وَبِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ
اور اپنی بزرگی و کفضل کے ذریعے اپنے غیر سے' تیری رحمت کا واسطہ اے سب سے

الرَّاحِمِيْنَ ٥
(زیادہ رحم کرنے والے تمام رحم کرنے والوں میں)

۳۔ بعد نماز صبح ۱۰۰ مرتبہ یہ دعا پڑھنے سے تنگدستی اور فقر قریب نہیں آتا۔
یہ دعا بہت زود اثر اور انتہائی مجرب ہے۔

مَا شَآءَ اللّٰهُ كَانَ لَا حَوْلَ وَلَا
جو کچھ خدا چاہتا ہے وہ ہوتا ہے۔ نہیں ہے طاقت اور نہ

قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ
قوت سوائے خدائے بلند و بزرگ کی مدد و طاقت کے۔

حضرت امام جعفر صادقؑ کی تعلیم فرمائی ہوئی
دُعا، قید سے رہائی حاصل کرنے کے لیے پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّيْ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا وَّارْزُقْنِيْ مِنْ
یا اللہ! میرے لیے (اس) کشائش و غم سے نکلنے کی راہ قرار دے اور رزق مجھے

حَيْثُ اَحْتَسِبُ وَمِنْ حَيْثُ لَا اَحْتَسِبُ
وہاں سے عطا فرما جہاں سے میرا گمان ہے اور وہاں سے بھی کہ جہاں میرا گمان نہیں ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

دُعائے مُجرب و عجیب التاثیر

برائے حفاظت از آفات و بلیات و حادثات و سحر و زہر و شر شیاطین جن و انس

اَوراد و ظائف و اَدعیہ و اعمالِ مومنین کی مقبول و مُستند اور مشہور کتاب زین المتقین سے منقول ہے کہ جناب امام زین العابدین علیہ السّلام کے زمانے میں ایک بدکار شخص کو تین بار آگ میں ڈالا گیا نہ جلا۔ پھر پانی میں ڈالا گیا نہ ڈوبا پھر اس کی گردن پر شمشیر چلائی گئی، کارگر نہ ہوئی۔ آنحضرتؑ سے سبب دریافت کیا گیا۔ فرمایا اس کے پاس ایک تعویذ ہے دیکھا گیا تو اُس کے پاس یہ دُعا نکلی۔

تقسیم برصغیر کے زمانے میں جب کہ قتل و غارت گری کا بازار گرم تھا اور فرقہ وارانہ فساد کی آگ ہر جگہ برصغیر میں بھڑکی ہوئی تھی کسی گاؤں میں کوئی مردِ مومن اپنے مصلّے پر یہی دُعا پڑھ رہے تھے جب کہ دُشمن گاؤں کے مسلمانوں کا صفایا کر رہے تھے۔ چنانچہ جب اُن کے مکان کی دیوار پر چڑھ کر کئی گولیاں چلائیں اور گولیوں نے کوئی کام نہ کیا تو کئی ان کے پاس دست بستہ کھڑے ہوئے اور کہا کہ چلیے ہم آپ کو اس گاؤں سے کسی محفوظ مقام پر پہنچا دیں کیونکہ ہم قسم کھا چکے ہیں کہ اس گاؤں میں کسی مسلمان کو نہ رہنے دیں گے، اور خود انہیں وہاں سے دُوسری جگہ پہنچا آئے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

زیادہ لعنت ملامت سے کام نہ لو کیونکہ اس سے بغض اور کینے جنم لیتے ہیں۔
(حضرت علی علیہ السلام)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَا مَنْ
اللہ کے نام کی مدد سے (شروع کرتا ہوں جو) مہربان ہے نہایت رحم والا ہے۔ اے وہ

لَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ اِلَّا هُوَ يَا مَنْ لَا يُدَبِّرُ
جس کے سوا غیب کا علم کوئی نہیں جانتا۔ اے وہ جس کے سوا کاموں کی

الْاَمْرَ اِلَّا هُوَ يَا مَنْ لَا يَصْرِفُ السُّوْٓءَ اِلَّا
تدبیر عمدہ طریقے پر کوئی انجام نہیں دے سکتا۔ اے وہ (اللہ) جس کے سوا بلاؤں کو کوئی

هُوَ يَا مَنْ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا هُوَ يَا مَنْ
نہیں بھگا سکتا۔ اے وہ (اللہ) جس کے سوا کوئی گناہوں کو نہیں معاف کر سکتا۔ اے وہ

لَا يُحْيِى الْعِظَامَ الْمَوْتٰى اِلَّا هُوَ هُوَ الْاَوَّلُ
(اللہ) جس کے سوا مردے کی ہڈیوں میں کوئی جان نہیں ڈال سکتا۔ وہ (اللہ) اول ہے

وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ
ہے اور آخر تک رہے گا۔ اور وہ ظاہر ہے اور پوشیدہ بھی ہے۔ اور وہی ہر چیز کو

شَيْءٍ عَلِيْمٌ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ
اچھی طرح جانتا ہے۔ اور ہم نے اس (قرآن) کو حق کے ساتھ نازل فرمایا اور حق کے ساتھ

نَزَلَ وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا
ہی وہ نازل ہوا۔ اور ہم نے (رسولؐ) کو تم کو بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا

وَبِحَقِّ كٓهٰيٰعٓصٓ وَبِحَقِّ حٰمٓعٓسٓقٓ وَبِحَقِّ
اور کٓھٰیٰعٓصٓ کے حق کا واسطہ، اور حٰمٓعٓسٓقٓ کے حق کا واسطہ، اور حق کا واسطہ

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

الْوَاحِدِ الْاَحَدِ الصَّمَدِ الْفَرْدِ الَّذِیْ

تیری یکتائی کا ' یگانگت کا ' بے نیازی کا ' انفرادیت کا ' تو وہ ہے جس

لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ ۝

نے کسی کو نہیں جنا ' اور نہ وہ کسی سے جنا گیا ' اور نہ کوئی اس کا ہمسر (ثانی) ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

یا اللہ! رحمت نازل فرما تارہ حضرت محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر۔

اسم اعظم کا مجموعہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اللہ کے نام کی مدد سے (شروع کرتا ہوں جو) بڑا مہربان ' نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِاَنَّ الْحَمْدَ لَا

یا اللہ! میں تجھ ہی سے سوال کرتا ہے کیونکہ بلاشبہ تمام تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں

اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ یَا بَدِیْعَ

نہیں ہے کوئی معبود سوائے تیرے اے مہربان اے احسان کرنے والے ' یا پیدا کرنے والے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ

آسمانوں اور زمین کے اے بزرگی ' اور کرامت والے

یَا خَیْرَ الْوَارِثِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ یَا سَمِیْعُ

اے وارثوں میں بہتر وارث ' اے رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم والے ' یا سننے والے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ ... الدُّعَآءِ یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ یَا عَالِمُ یَا سَمِیْعُ

دعا کے، اے خدا اے خدا اے خدا، اے علم والے، سننے والے

یَا عَلِیْمُ یَا حَلِیْمُ یَا مٰلِكَ الْمُلْكِ یَا مَلِكُ

اے جاننے والے، اے بُردبار اے مالکِ سلطنت اے بادشاہ،

یَا سَلٰمُ یَا حَقُّ یَا قَدِیْمُ یَا قَآئِمُ یَا غَنِیُّ

اے سلامتی والے، اے برحق، اے ہمیشگی والے، اے ہمیشہ باقی رہنے والے، اے بے پرواہ

یَا مُحِیْطُ یَا حَکِیْمُ یَا مُخْفِیْ یَا مُعْطِیْ یَا مَانِعُ

اے احاطہ کرنے والے، اے صحیح کام کرنے والے، اے پوشیدہ، اے عطاؤں والے، اے روکنے والے

یَا مُحْیِیْ یَا مُقْسِطُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا اَحَدُ

اے حیات دینے والے، اے انصاف والے، اے زندہ اے تھامنے والے، اے اکیلے،

یَا حَمْدُ یَا رَبُّ یَا رَبُّ یَا رَبُّ یَا وَهَّابُ

اے مکمل تعریف، اے پروردگار اے پالنے والے، اے پروردگار، اے بہت دینے والے

یَا غَفَّارُ یَا قَرِیْبُ یَا لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ

اے بہت معاف کرنے والے، اے نزدیک اے اللہ! نہیں ہے کوئی معبود سوائے تیرے

سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ اَنْتَ

تو ہر برائی سے پاک ہے، بیشک میں ہی ظالمین میں سے ہو گیا ہوں، بس تو ہی

حَسْبِیْ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ وَاِسْمُ اللّٰهِ تَعَالٰی

میرے لیے کافی ہے اور تو ہی بہترین کام بنانے والا ہے اور اللہ بلند و بالا کا نام ہی

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

الْأَعْظَمُ الَّذِیْ إِذَا سُئِلَ بِهٖ أَعْطٰی وَ

ایسا بزرگی والا ہے کہ جس کے واسطے سے جب کوئی سوال کیا گیا تو عطا کیا گیا اور

إِذَا دُعِیَ بِهٖ أَجَابَ اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَسْأَلُكَ

جب اس کے ذریعے سے اسے پکارا گیا تو قبول ہوا۔ یا اللہ میں تجھ ہی سے سوال کرتا ہوں

بِأَنِّیْ أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا

کیونکہ بیشک میں گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً تو ہی اللہ ہے کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر

أَنْتَ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ

تو ہی ہے جو یکتا ہے بے نیاز ہے ایسا کہ وہ جنم دیتا ہے کسی کو اور نہ اسے کسی نے جنم دیا اور نہ

یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا أَحَدٌ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ *

اس کا کوئی ہمسر و برابری کرنے والا ہے۔ یا اللہ درود بھیج بار و حضرت محمدؐ و آل محمدؐ پر *

برائے دفع امراض

حضرت علیؑ نے فرمایا کہ اس دعا کو روزانہ تین مرتبہ پڑھا کرو ان شاءاللہ کبھی بیمار نہ ہو گے بیمار کو شفا ہوگی۔

اَللّٰهُ قَدِیْمٌ أَزَلِیٌّ یُزِیْلُ الْعِلَلَ وَهُوَ قَائِمٌ أَزَلِیٌّ

اللہ قدیم ہے۔ ہمیشہ سے ہے۔ وہ زائل کرتا ہے بیماریوں کو۔ اور وہ قائم ہے ہمیشہ سے

بِالْأَزَلِیَّةِ لَمْ یَزَلْ وَلَا یَزَالُ بِرَحْمَتِكَ یَا أَرْحَمَ

نہ وہ زائل ہوا ہے نہ وہ زائل ہوگا۔ واسطہ تیری رحمت کا اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے

الرَّاحِمِیْنَ۔ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ

تمام رحم کرنے والوں سے۔ اور درود بھیج یا اللہ محمدؐ اور ان کی آل پر جو پاک و پاکیزہ ہیں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

انبیاءؑ کی دُعائیں

ہر دعا کو شروع کرنے سے قبل بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھ کر اوّل و آخر میں تین مرتبہ درود شریف ضرور پڑھیے۔

۱۔ حضرت آدمؑ و حضرت حواؑ کی دعاء

رَبَّنَا ظَلَمۡنَاۤ اَنۡفُسَنَا وَاِنۡ لَّمۡ تَغۡفِرۡ لَنَا وَ

اے ہمارے پروردگار! ہم دونوں نے اپنا نقصان خود ہی کر لیا' اور اگر تو ہمیں معاف

تَرۡحَمۡنَا لَنَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡخٰسِرِيۡنَ ○ (اعراف۔ ۲۳)

نہ فرمائے گا اور ہم پر رحم نہ کریگا تو ہم گھاٹا اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

۲۔ حضرت ابراہیمؑ و حضرت اسمٰعیلؑ کی دعاء

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ ○ (بقرہ ۱۲۷)

اے ہمارے پروردگار! ہم سے یہ کام قبول فرما یقیناً تو سننے والا' جاننے والا ہے۔

۳۔ حضرت زکریاؑ کی دعاء

رَبِّ هَبۡ لِىۡ مِنۡ لَّدُنۡكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ

اے میرے پالنے والے! تو مجھے اپنی بارگاہ سے پاکیزہ اولاد عطا فرما'

اِنَّكَ سَمِيۡعُ الدُّعَآءِ ○ (سورۂ آل عمران آیت ۳۸)

بیشک تو ہی دعا کا سننے والا ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

شکم سیری سے بچتے رہو کیونکہ یہ دل کو سخت، نماز سے سست اور جسم کو فاسد بناتی ہے۔ (حضرت علی علیہ السلام)

۴۔ حضرت موسیٰؑ کی دعائیں۔

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝

اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں ظالموں کا ذریعہ امتحان نہ قرار دے۔

وَ نَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝

اور ہمیں اپنی رحمت سے کافروں کے گروہ سے نجات دلا۔ (یونس۔۸۵-۸۶)

۵۔ حضرت موسیٰؑ کی ایک اور دُعا۔

اَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَ ارْحَمْنَا وَ

تو ہی ہمارا نگہبان ہے، تو ہی ہمارے قصور کو معاف فرما اور ہم پر رحم فرما اور

اَنْتَ خَيْرُ الْغٰفِرِيْنَ ۝ (سُورۃ الاعراف: ۱۵۵)

تو ہی تمام بخشنے والوں میں سب سے زیادہ بہتر بخشنے والا ہے۔

۶۔ حضرت سلیمانؑ کی دُعا۔

اَللّٰهُمَّ بِنُوْرِكَ اهْتَدَيْتُ وَبِفَضْلِكَ

اے اللہ! میں تیرے نور کے ذریعے ہدایت یافتہ ہوا اور تیرے ہی فضل

اسْتَغْنَيْتُ وَبِنِعْمَتِكَ اَصْبَحْتُ وَاَمْسَيْتُ هٰذِهٖ

سے فریادی ہوا، اور تیری نعمت کے ساتھ میں نے صبح و شام یہ

ذُنُوْبِيْ بَيْنَ يَدَيْكَ اَسْتَغْفِرُكَ مِنْهَا وَ

میرے گناہ تیرے سامنے موجود ہیں ان کی میں تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں، اور

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

اپنے بھائی کو مخلصانہ نصیحت کرو خواہ اسے اچھی لگے یا بری۔
(حضرت علی علیہ السلام)

أَتُوبُ إِلَيْكَ يَا رَبِّ ※

میں تیری ہی طرف توبہ کرتا ہوں' اے میرے پروردگار!

۷۔ حضرت عیسیٰؑ کی دعا۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ بِأَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں بشرطِ اس کے کہ تو ہی اللہ ہے

لَآ إِلٰهَ إِلَّآ أَنْتَ الْحَيُّ

نہیں ہے کوئی معبود سوائے تیرے' تو ہمیشہ سے زندہ ہے اور زندہ رہے گا

الْقَيُّوْمُ الطَّاهِرُ الْمُطَهِّرُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ

تو ہی جہاں کا تھامنے والا ہے' تو ہی پاک پاکیزہ کرنے والا ہے' تو ہی نور ہے آسمانوں

وَالْأَرَضِيْنَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ

اور زمینوں کا' تو ہی ظاہر و باطن کا جاننے والا ہے۔ بزرگ ہے تیری شان'

الْمُتَعَالُ الْمَنَّانُ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

ارفع و اعلیٰ ہے' تو ہی مہربان صاحبِ جلالت و کرامت ہے۔ میں ان صفات کے واسطے

أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ

سے چاہتا ہوں کہ حضرت محمدؐ و آلِ محمدؐ پر رحمت نازل فرماتا رہ۔ اور یہ کہ

تَفْعَلَ بِيْ

تو میری (یہ) حاجتیں پوری فرما۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

۸۔ حضرت یونسؑ کی دُعا۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ

نہیں ہے کوئی معبود سوائے تیرے تیری ذات ہر عیب سے پاک ہے یقیناً میں

كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ (سورۃ الانبیاء)

(اگر تیری تسبیح نہ کرتا) تو ظلم کرنے والوں میں سے ہو جاتا۔

۹۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم فرمائی ہوئی چند دعائیں۔

آپ نے جو دعائیں اخروی سربلندی کو آخرت میں بہرہ مندی کے لیے تعلیم فرمائیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ مِنْ عِنْدِكَ وَاَفِضْ عَلَیَّ

اے اللہ! تو اپنے ذریعے میری ہدایت فرما دے، اور پورا کر دے مجھ پر

مِنْ فَضْلِكَ وَانْشُرْ عَلَیَّ مِنْ رَحْمَتِكَ وَاَنْزِلْ

اپنے فضل کو، اور اپنی رحمت کو کی مجھ پر بارش کر دے، اور نازل فرما

عَلَیَّ مِنْ بَرَكَاتِكَ ؞

مجھ پر مجھ پر (اپنی جناب سے) اپنی برکتیں۔

٭ اس دعا کی برکت سے اندھے پن، دیوانگی، برص، جذام اور پریشان حالی سے عافیت میں رہے گا۔

(۲) سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ ؞

اللہ بزرگ و برتر پاک ہے ہر عیب سے، اور تمام تعریفیں اسی کے لیے ہیں

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ٭

اور نہیں ہے کوئی طاقت اور نہ قوت سوائے اللہ کی مدد کے جو بلند رتبہ صاحب عظمت ہے۔

مذکورہ دعا (۲) کو ہر نمازِ فریضہ کے بعد دس مرتبہ پڑھ لیا کریں' اوّل و آخر تین مرتبہ دُرود شریف بھی پڑھیں۔ ٭

(۳) ایک اور دُعا جو کہ ہر نمازِ فریضہ کے بعد ۳۰ مرتبہ پڑھنے کے لیے جنابِ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے تعلیم فرمائی' وہ یہ ہے:۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ

اللہ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں

وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ٭

اور نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے' اور اللہ سب سے بڑا ہے۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام کا ارشاد ہے کہ:

روزی کی کشادگی کے لیے فجر کی نماز کے بعد دس مرتبہ یہ دُعا پڑھیں:

سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ

اللہ بزرگ اور ہر عیب سے پاک و منزہ ہے' اور تمام تعریفیں اُسی کے لیے زیبا ہیں

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَسْئَلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ٭

میں اللہ سے بخشش کا طالب ہوں' اور میں اُسی کے فضل کا سوال کرتا ہوں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

[illegible]
انھیں نیکی کی راہ دکھاؤ۔ (حضرت علی علیہ السلام)

دُعائے حضرت علی علیہ السلام

منقول ہے کہ جب حضرت علی علیہ السلام کو کوئی نہایت پریشانی اور اضطراب انگیز مہم درپیش ہوتی تو آپ دو رکعت نماز ادا کرکے سو مرتبہ اَستَخِیرُ اللّٰہ پڑھنے کے بعد دُعائے ذیل پڑھتے تھے اُس کے بعد اپنے کام (تدبیر) کو شروع فرماتے تھے جس کی وجہ سے آپ کو کسی کام میں نقصان اور پریشانی نہیں ہوتی تھی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اَللّٰهُمَّ قَدْ هَمَمْتُ بِاَمْرٍ قَدْ عَلِمْتَهٗ فَاِنْ كُنْتَ

خدایا میں نے جو ارادہ کر رکھا ہے تو اس سے ضرور واقف ہے پس اگر وہ دینی اور

تَعْلَمُ اَنَّهٗ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَاٰخِرَتِيْ

دُنیاوی اور اُخروی حیثیت سے میرے لیے بہتر ہے تو میرے لیے اس کو سہل

فَيَسِّرْهُ لِيْ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّهٗ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ

اور آسان قرار دے اور اگر تیرے علم میں دینی و دُنیاوی اور اُخروی حیثیت سے وہ میرے لیے

وَاٰخِرَتِيْ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ كَرِهْتُ ذٰلِكَ اَوْ اَحْبَبْتُ فَاِنَّكَ

بُرا ہے تو رد فرما دے چاہے مجھے اچھا لگے یا بُرا کیونکہ تو عالم و دانا ہے

تَعْلَمُ وَلَآ اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۞

اور میں ناواقف ہوں اور بے شک تو غیب کا جاننے والا ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

جو ملائمت اور نرمی سے کام لیتا ہے وہ اپنے رزق میں اضافہ کرتا ہے۔
(حضرت علی علیہ السلام)

دعائے حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام

دعائے نور صغیر

سید ابن طاؤس نے مہج الدعوات میں حضرت سلمان فارسیؓ سے جو روایت نقل کی ہے، اس کے آخر میں ایک خبر مذکور ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت زہرا علیہا السلام نے مجھے ایک ایسا کلام بتایا جو حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یاد کیا ہوا تھا اور جسے وہ صبح اور شام پڑھا کرتی تھیں اور فرمایا کہ اگر تم چاہتے ہو کہ تمھیں دُنیا میں کبھی بخار نہ ہو تو اس کلام کو ہمیشہ پڑھا کرو اور وہ کلام یہ ہے :

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں ساتھ نام اللہ کے جو بخشش کرنیوالا نہایت مہربان ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ النُّوْرِ بِسْمِ اللّٰهِ نُوْرِ النُّوْرِ

ہم اپنے مقصدوں کو اس معبود کے نام سے مانگتے ہیں جو نور محض ہے۔ اُس

بِسْمِ اللّٰهِ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِىْ

خدا کے نام سے جو نور مجسم کو نور مجسم بنانے والا ہے اور اُس خدا کے نام سے نور،

هُوَ مُدَبِّرُ الْاُمُوْرِ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِىْ خَلَقَ

کے چہرے کو جگمگانے والا ہے اور اُسی خدا کے نام سے شروع کرتے ہوئے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

اَلنُّوْرَ مِنَ النُّوْرِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ النُّوْرَ مِنَ

اپنے تمام بگڑے ہوئے کاموں کو سنورنے کی آرزو کرتے ہیں جو سارے

النُّوْرِ وَ اَنْزَلَ النُّوْرَ عَلَی الطُّوْرِ وَالْبَیْتِ

کاموں کا بنانے والا ہے۔ اُس اللہ کے نام سے اپنے دل کی نورانیت کے خواہشمند

الْمَعْمُوْرِ وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ فِیْ كِتٰبٍ

ہیں جس نے نور کو نور سے خلق کیا ہے۔ تمام حمد و ثنا اس خالق کیلئے ہیں جس نے نور کو

مَّسْطُوْرٍ فِیْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ بِقَدَرٍ مَّقْدُوْرٍ

نور سے بنایا اور کوہ طور اور بیت المعمور جو کعبہ کے سامنے فرشتوں کا قبلہ ہے اور اس آسمان پر

عَلٰی نَبِیٍّ مَّحْبُوْرٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هُوَ

جو کتاب دلوح محفوظ کے اوراق میں مذکور ہے اپنے نبی صلعم پر نور کو نازل فرمایا۔ تمام حمد و ثنا

بِالْعِزِّ مَذْكُوْرٌ وَّ بِالْفَخْرِ مَشْهُوْرٌ وَّ

اُس خالق کے لیے ہیں جو عزت اور بزرگی و عظمت میں زبان زد ہے اور فخر میں

عَلَی السَّرَّآءِ وَ الضَّرَّآءِ مَشْكُوْرٌ وَّصَلَّی

مشہور زمانہ ہے، اور سارے بندوں پر ہر غم اور مسرت

اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ

کے دینے پر قابل تشکر ہے۔ اے خدا حضرت محمد مصطفےٰ اور ان کی پاک و پاکیزہ آل و

الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ ؕ

اولاد پر صلوٰۃ بھیج اور اُن کے صدقے میں ساری حاجات پوری کر۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

اجل انسان کو منزل منتہا تک کھینچ کر لے جاتی ہے اور اس سے فرار موت کو پالینا ہوتا ہے۔ (حضرت علی علیہ السلام)

دعائے حضرت امام حسن علیہ السلام

یہ دعائے جلیل ہر کام کے لئے اکسیر اعظم کا حکم رکھتی ہے اور مشتمل ہے فوائد بے شمار پر۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بہت مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

يَا عُدَّتِي عِنْدَ كُرْبَتِي يَا غِيَاثِي عِنْدَ شِدَّتِي

اے پریشانیوں میں میرا سہارا اے سختیوں میں میرے مددگار

يَا وَلِيِّي فِي نِعْمَتِي يَا مُنْجِيَّ فِي حَاجَتِي يَا

اے میری نعمتوں کے والی اے میری حاجتوں کی تکمیل کرنے اور پریشانیوں سے نجات دینے والے

مَفْزَعِي فِي وَرْطَتِي يَا مُنْقِذِي مِنْ هَلَكَتِي

اے مشکلات کے بھنور میں میری پناہ گاہ اے ہلاکتوں سے مجھے بچانے والے

يَا كَالِئِي فِي وَحْدَتِي اِغْفِرْ لِي خَطِيْئَتِي وَيَسِّرْ لِي

اے تنہائی میں میرا ساتھ دینے والے میری خطا معاف کر دے میرے معاملے کو آسان

أَمْرِي وَاجْمَعْ لِي شَمْلِي وَأَنْجِحْ لِي طَلِبَتِي

فرما دے جو معاملہ درپیش ہے اس میں میری کفایت فرما اپنی طرف سے میرے مسئلہ

وَأَصْلِحْ لِي شَأْنِي وَاكْفِنِي مَا أَهَمَّنِي وَاجْعَلْ

میں کشادگی اور آسانی فرما جب تک تو مجھے دنیا میں باقی رکھے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

صدقہ کے ذریعہ اجل کا وقت وسیع ہو سکتا ہے۔ (حضرت علی علیہ السلام)

لِّيْ مِنْ اَمْرِيْ فَرَجًا وَّ مَخْرَجًا وَّ لَا تُفَرِّقْ

میرے اور عافیت کے درمیان جُدائی نہ آنے دینا

بَيْنِيْ وَ بَيْنَ الْعَافِيَةِ اَبَدًا مَّا اَبْقَيْتَنِيْ

اور آخرت میں بھی تو مجھے اپنی عافیت سے نوازنا جب

وَ فِي الْاٰخِرَةِ اِذَا تَوَفَّيْتَنِيْ بِرَحْمَتِكَ يَآ

تو مجھے وفات دے تجھے واسطہ تیری ہی رحمت کا اے تمام

اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ۝

مہربانوں سے زیادہ مہربان۔

دُعائے حضرت امام حسین علیہ السلام

یہ دُعا حضرت امام حسین علیہ السلام نے اُس وقت فرمائی جب آپؑ زخموں سے چُور تھے، اور رخصتِ آخر کے لیے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کے پاس پہونچے تھے۔ اِس دُعا کے پڑھنے سے تمام مصائب اور بلائیں دور ہو جاتی ہیں اور ہر زمانے کے بعد اس دعا کا پڑھنا نہایت ہی باعثِ خیر و برکت اور موجبِ ثوابِ بے حساب بھی ہے۔ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِحَقِّ يٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۝ وَبِحَقِّ طٰهٰ

یا اللہ! تجھے واسطہ یٰسین اور قرآنِ حکیم کا اور واسطہ طٰہٰ

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

وَالْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ ۞ يَا مَنْ يَقْدِرُ عَلٰى حَوَائِجِ

اور قرآن عظیم کا ... اے سائلوں کی حاجتوں پر قدرت رکھنے

السَّائِلِيْنَ ۞ يَا مَنْ يَعْلَمُ مَا فِى الضَّمِيْرِ ۞ يَا مُنَفِّسُ

والے ... اے وہ جو دلوں کے حالات کو جانتا ہے ... اے دور کرنے

عَنِ الْمَكْرُوْبِيْنَ ۞ يَا مُفَرِّجُ عَنِ الْمَغْمُوْمِيْنَ ۞

والے تمام بلاؤں کو ... اے غمزدہ لوگوں کو غم و ہم سے نجات دہندہ

يَا رَاحِمَ الشَّيْخِ الْكَبِيْرِ ۞ يَا رَازِقَ الطِّفْلِ

اے رحم کرنے والے بوڑھوں پر ... اے بچے کو رزق

الصَّغِيْرِ ۞ يَا مَنْ لَا يَحْتَاجُ اِلَى التَّفْسِيْرِ ۞ صَلِّ

پہنچانے والے (طفل) ادریس) اے وہ جو تفسیر و تفصیل کا محتاج نہیں ہے درود بھیج

عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّافْعَلْ بِيْ ۞

محمد و آل محمد پر اور میری حاجات کو پورا فرما۔ (اپنی حاجات بیان کرے)

دعائے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام

ترکیب:۔ اول و آخر ۱۵ مرتبہ درود شریف پھر اس کے درمیان دعا پڑھے پھر حاجت طلب کرے۔ امام نے فرمایا سو مرتبہ پڑھو شیخ کفعمی نے مقاتل بن سلیمان سے نقل کیا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ اگر دعا قبول نہ ہو تو راوی پر لعنت کرے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو رحمٰن و رحیم ہے

اِلٰهِىْ كَيْفَ اَدْعُوْكَ وَاَنَا اَنَا

میرے اللہ کیونکر تجھے پکاروں جبکہ میں ہوں (خطاکار) میں

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

ہر وہ محبت جس کی گرہیں طمع اور لالچ ہوں ان کا آخیر مایوسی ہوتا ہے۔
(حضرت علی علیہ السلام)

وَكَيْفَ اَقْطَعُ رَجَائِي مِنْكَ وَاَنْتَ اَنْتَ

اور کیونکر کاٹ دوں اپنی اُمید تجھ سے جبکہ تو ہے (رحمت سے بھرپور) تو

اِلٰهِي اِذَا لَمْ اَسْئَلْكَ فَتُعْطِيَنِي

میرے اللہ جب میں نے تجھ سے نہیں مانگا تب (بھی) تو نے مجھے عطا فرمایا

فَمَنْ ذَا الَّذِي اَسْئَلُهُ فَيُعْطِيَنِي

تو وہ کون (ہستی) ہے کہ اُس سے مانگوں تب (ہی) مجھے عطا فرمائے

اِلٰهِي اِذَا لَمْ اَدْعُوكَ فَتَسْتَجِيبُ لِي

میرے اللہ جب میں نے تجھے نہیں پکارا تب (بھی) تو نے میری (آرزو) پوری کر دی

فَمَنْ ذَا الَّذِي اَدْعُوهُ فَيَسْتَجِيبُ لِي

تو وہ کون ہستی ہے کہ اُسے پکاروں تب (ہی) میری (آرزو) پوری کر دے

اِلٰهِي اِذَا لَمْ اَتَضَرَّعْ اِلَيْكَ فَتَرْحَمُنِي

میرے اللہ جب میں تیرے حضور نہیں گڑگڑایا تب (بھی) تو نے مجھ پر رحم فرمایا

فَمَنْ ذَا الَّذِي اَتَضَرَّعُ اِلَيْهِ فَيَرْحَمُنِي

تو وہ کون (ہستی) ہے کہ اس کے سامنے گڑگڑاؤں تب (ہی) وہ مجھ پر رحم فرمائے

اِلٰهِي فَكَمَا فَلَقْتَ الْبَحْرَ لِمُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ

میرے اللہ جس طرح تو نے چاک کیا سمندر کو موسیٰ علیہ السلام کے لیے

وَنَجَّيْتَهُ اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ

اور چھٹکارا دیا اُن کو (پس) تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ درود بھیج حضرت محمدؐ پر

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تُنَجِّيَنِي مِمَّا أَنَا فِيهِ

اور آلِ محمدؐ پر اور یہ کہ چھٹکارا دے مجھے اس سے جس میں پھنسا ہوا ہوں۔

وَتُفَرِّجَ عَنِّي فَرَجًا عَاجِلًا غَيْرَ آجِلٍ

اور برطرف کر دے مجھ سے پریشانیوں کی برطرف کرنا بہت جلدی بغیر دیر کیے۔

بِفَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

واسطہ تیرے فضل اور تیری رحمت کا۔ اے تمام رحم کرنیوالوں میں سب سے زیادہ رحم کرنیوالے

دُعائے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام

یہ دُعا مشتمل ہے فوائد کثیرہ پر ہر امر کے لیے پڑھ سکتا ہے:-

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے پاک نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اَللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ لِي عِنْدَكَ رِضْوَانٌ

خداوندا اگر تیری خوشنودی اور محبت کا میں حقدار ہوں

وَوُدٌّ فَاغْفِرْ لِي وَلِمَنْ تَبِعَنِي مِنْ

تو میرا اتباع کرنے والے ان تمام لوگوں کی مغفرت فرما جو

إِخْوَانِي وَأَقَارِبِي وَطَيِّبْ مَا فِي صُلْبِي

میرے بھائی اور قرابتداروں میں سے ہیں اور میری نسل کو طاہر قرار دے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

جسے شکر کی توفیق عطا ہوتی ہے وہ (نعمت میں) اضافہ سے محروم نہیں ہوتا۔
(حضرت علی علیہ السلام)

دعائے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

منقول ہے کہ جو اس دعا کو پڑھے گا خدائے تعالیٰ اس کو بروئے نورانی محشور فرمائے گا اور وہ ہمراہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے داخل بہشت ہوگا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

يَا مَنْ هُوَ دَانٍ غَيْرُ مُتَدَانٍ يَا اَرْحَمَ

اے وہ ذات جو سب سے زیادہ نزدیک ہے لیے تمام مہربانوں سے زیادہ

الرَّاحِمِيْنَ اِجْعَلْ لِشِيْعَتِيْ وَلِاِخْوَانِيْ

مہربان، عطا فرما میرے شیعوں کو اور میرے بھائیوں (مومن) کو

وَاَحِبَّائِيْ مِنَ النَّارِ وِقَاءً لَّهُمْ عِنْدَكَ

اور میرے محبوں کو آتش جہنم سے نجات۔ ان کو اپنی خوشنودی سے

رِضًى وَاغْفِرْ ذُنُوْبَهُمْ وَيَسِّرْ اُمُوْرَهُمْ

نواز دے اور ان کے گناہ معاف فرما دے، آسان فرما دے ان کے معاملات کو

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

ایثار افضل ترین عبادت اور بلند ترین سرداری ہے۔ (حضرت علی علیہ السلام)

وَاقْضِ دُيُوْنَهُمْ وَاسْتُرْ عَوْرَاتِهِمْ وَهَبْ

اور ادا فرما دے ان کے قرض کو اور ان کی پردہ پوشی فرما

لَهُمُ الْكَبَائِرَ الَّتِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُمْ يَا مَنْ

اور ان کے وہ کبائر (لغزشیں و خطائیں) جنہیں صرف تو ہی جانتا ہے

لَا يَخَافُ الضَّيْمَ وَلَا تَأْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا

انہیں بھی بخش دے۔ اے وہ ذات جس کی طرف سے ظلم کا اندیشہ نہیں

نَوْمٌ اِجْعَلْ لِّيْ مِنْ كُلِّ غَمٍّ فَرَجًا ؕ

اور نہ جسے نیند یا اونگھ آتی ہے مجھے ہر غم سے نجات عطا فرما۔

دعائے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

منقول ہے کہ جو اس دعا کو پڑھے گا خدائے تعالیٰ اس کی حاجت کو برلائے گا اور روز قیامت اس کو جناب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے ساتھ محشور فرمائیگا اور داخل بہشت کرے گا۔ انشاء اللہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بہت مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

يَا خَالِقَ الْخَلْقِ وَيَا بَاسِطَ الرِّزْقِ وَ

اے مخلوق کو پیدا کرنے والے اور اے رزق میں کشادگی دینے والے

فَالِقَ الْحَبِّ وَبَارِئَ النَّسَمِ وَمُحْيِيَ الْمَوْتٰى

اور دانے کو شگافتہ کرنے والے اور ہواؤں کو چلانے والے مُردوں کو زندگی

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

وَمُمِيتَ الْأَحْيَاءِ وَدَآئِمَ الثَّبَاتِ وَ

اور زندوں کو موت دینے والے اور ہمیشہ قائم رہنے والے

مُخْرِجَ النَّبَاتِ اِفْعَلْ بِي مَآ اَنْتَ اَهْلُهٗ

اور نباتات کو اُگانے والے میرے ساتھ وہ سلوک فرما جس کا تو اہل ہے۔

دُعائے حضرت امام رضا علیہ السلام

اس دُعا کا پڑھنے والا ہمیشہ حق پر رہے گا اور گمراہ نہ ہوگا:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بہت مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِي الْهُدٰى وَ ثَبِّتْنِيْ

خداوندا، مجھے ہدایت عطا فرما اور اس پر ثابت قدم رکھ اور

عَلَيْهِ وَاحْشُرْنِيْ عَلَيْهِ اٰمِنًا

اسی (اپنی ہدایت) پر ایمان کے ساتھ محشور فرما۔

دُعائے حضرت امام محمد تقی علیہ السلام

جو اس دُعا کو پڑھے گا حضرت امام محمد تقی علیہ السلام بروز قیامت اسکے شفیع ہونگے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بہت مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

جو شخص اجل کا منتظر رہتا ہے وہ اپنی ہر مہلت (فرصت) کو غنیمت سمجھتا ہے۔
(حضرت علی علیہ السلام)

يَا مَنْ لَا تَشْبِيهَ لَهُ وَلَا مِثَالَ أَنْتَ اللّٰهُ لَا

اے وہ ذات جس کا کوئی مشابہ نہیں نہ کوئی مثال ہے تو ہی اللہ ہے

إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ تُفْنِي الْمَخْلُوقِينَ وَتَبْقَىٰ أَنْتَ

تیرے سوا کوئی لائق عبادت نہیں تو تمام مخلوقات کو فنا کرنے والا اور خود لافانی ہے

حَلُمْتَ عَنْ مَنْ عَصَاكَ وَفِي الْمَغْفِرَةِ رِضَاكَ،

تو نے حلم فرمایا ان پر بھی جنہوں نے تیری نافرمانی کی اور تیری رضا میں ہی مغفرت ہے۔

دُعائے حضرت امام علی نقی عَلَيْهِ السَّلَام

منقول ہے کہ جو اس دعا کو پڑھے گا امام علی نقی علیہ السلام اس کے شفیع ہوں گے اور اس کو خود داخلِ بہشت فرمائیں گے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بہت مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

يَا نُورُ يَا بُرْهَانُ يَا مُنِيرُ يَا مُبِينُ يَا

اے نور اے برہان اے روشن کرنے والے اے واضح کرنے والے

رَبِّ اكْفِنِي شَرَّ الشُّرُورِ وَآفَاتِ الدُّهُورِ

اے پروردگار میری کفایت فرما تمام برائیوں کے شر اور زمانہ کی آفتوں سے،

وَأَسْأَلُكَ النَّجَاةَ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ

اور جب صور پھونکا جائے تو اس دن کے لیے میں تجھ سے نجات کی درخواست کرتا ہوں

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

دُعائے حضرت امام حسن عسکری علیہ السّلام

منقول ہے کہ جو اس دُعا کو پڑھے گا خدا تعالیٰ اس کو آنجناب کے ساتھ محشور فرمائے گا اور آتش دوزخ سے نجات دے گا اگرچہ اس پر واجب ہو گئی ہو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بہت مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

يَا عَزِيْزَ الْعِزِّ فِيْ عِزِّهٖ اَعِزَّنِيْ بِعِزِّكَ

اے سب سے زیادہ عزت والے، اپنی عزت سے مجھے معزز فرما۔

وَاَيِّدْنِيْ بِنَصْرِكَ وَاَبْعِدْ عَنِّيْ هَمَزَاتِ

اپنی نصرت سے میری تائید فرما اور دور رکھنا مجھے وسوسوں

الشَّيَاطِيْنِ وَادْفَعْ عَنِّيْ بِدَفْعِكَ وَاجْعَلْنِيْ

سے شیاطین کے، اور اپنی طاقت سے ان کا دفاع فرما۔

مِنْ خِيَارِ خَلْقِكَ يَا وَاحِدُ يَا اَحَدُ

مجھے اپنی نیک مخلوقات میں سے قرار دے۔ اے واحد (یکتا) اے تنہا

يَا فَرْدُ يَا صَمَدُ ٥

اے یگانہ، اے بے نیاز۔

●

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

حضرت امام مھدی صاحب الزمان کی دعاء۔

جو شخص اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت رکھتا ہو تو وہ شب جمعہ آدھی رات کے وقت غسل کر کے دو رکعت نماز پڑھے جس میں سورۃ الحمد میں اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ٥ سو مرتبہ پڑھے اور سورہ الحمد تمام کرنے کے بعد رکوع میں سات مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ وَ بِحَمْدِہٖ ؕ اور پھر سجدے میں سات مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی وَ بِحَمْدِہٖ ؕ پڑھے۔ دوسری رکعت بھی اسی طرح بجا لائے۔ بعد نماز سجدہ میں سو مرتبہ درود پڑھ کر یہ دعا پڑھے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ٥

اللہ کے نام کی مدد سے (شروع کرتا ہوں) جو مہربان ہے نہایت رحم والا ہے

اِلٰهِیْ عَظُمَ الْبَلَآءُ وَ بَرِحَ الْخَفَآءُ

میرے معبود! مصیبت بہت سخت ہو چکی ہے اور (ہماری) بیچارگی ظاہر ہو گئی

وَ انْكَشَفَ الْغِطَآءُ وَ انْقَطَعَ الرَّجَآءُ وَ ضَاقَتِ الْاَرْضُ

اور اس کا پردہ کھل گیا ہے، اور زمین اپنی وسعت کے باوجود تنگ ہو گئی ہے

وَ مُنِعَتِ السَّمَآءُ وَ اَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَ اِلَیْكَ الْمُشْتَكٰی

اور آسمان سے (نزول رحمت) بند ہے، اور اے پروردگار! تجھ سے فریاد اور شکایت ہے

وَ عَلَیْكَ الْمُعَوَّلُ فِی الشِّدَّةِ وَ الرَّخَآءِ اَللّٰهُمَّ

اور تجھ ہی پر (ہمارا) بھروسہ ہے ہر سختی اور ہر آسانی میں۔ اے اللہ!

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

جس نے دنیا کو آخرت کے بدلے میں بیچا اس نے منافع کمالیا۔
(حضرت علی علیہ السلام)

صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اُولِى الْاَمْرِ الَّذِيْنَ

درود بھیج حضرت محمدؐ و آلِ محمدؐ پر جو صاحبانِ امر ہیں

فَرَضْتَ عَلَيْنَا طَاعَتَهُمْ وَعَرَّفْتَنَا بِذٰلِكَ

جن کی اطاعت کو تو نے ہم پر فرض کیا ہے۔ اور تو نے اس سبب پہچنوایا ہے

مَنْزِلَتَهُمْ فَفَرِّجْ عَنَّا بِحَقِّهِمْ

ان کی قدر و منزلت کو۔ پس ان کے حق کے واسطے سے ہماری کشائش فرما

فَرَجًا عَاجِلًا قَرِيْبًا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ

جلد کشائش فرما، پلک جھپکنے یا اس سے بھی زیادہ جلد بلکہ بہت ہی جلد

يَا مُحَمَّدُ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا مُحَمَّدُ اِكْفِيَانِيْ

یا محمدؐ! یا علیؑ یا علیؑ یا محمدؐ میری کفایت کیجیے

فَاِنَّكُمَا كَافِيَانِ وَانْصُرَانِيْ فَاِنَّكُمَا

کیونکہ آپ دونوں میری کفایت کرنے والے ہیں اور میری مدد کیجیے کیونکہ آپ دونوں

نَاصِرَانِ يَا مَوْلَانَا يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ

میرے مددگار ہیں اے ہمارے مولا و آقا اے زمانے کے والی و مالک!

اَلْغَوْثَ اَلْغَوْثَ اَلْغَوْثَ اَدْرِكْنِيْ اَدْرِكْنِيْ

فریاد ہے فریاد ہے فریاد ہے میری مدد کیجیے میری مدد کیجیے

اَدْرِكْنِيْ اَلسَّاعَةَ اَلسَّاعَةَ اَلسَّاعَةَ

میری مدد کیجیے اِسی وقت اِسی وقت (بس) اِسی وقت

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

اس شخص کو کبھی بھائی نہ بناؤ جو تمہاری خوبیوں کو چھپائے (اور) عیوب کو پھیلائے) (حضرت علی علیہ السلام)

اَلْعَجَلَ الْعَجَلَ الْعَجَلَ یَا اَرْحَمَ

جلد جلد (بہت ہی) جلد اے تمام رحم کرنے والوں میں

الرَّاحِمِیْنَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّاهِرِیْنَ

سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔ حضرت محمدؐ اور ان کی پاکیزہ آلؑ کے حق کا واسطہ

دُعائے امامِ زمانہ علیہ السلام عج

نمازِ استغاثہ دیگر (بعد نمازِ صبح)

بعد نمازِ صبح دو رکعت نمازِ سلامتی حضرت حجت علیہ السلام پڑھے۔ سورۂ حمد کے بعد سورۂ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ پڑھ کر رکوع و سجود بجا لائے۔ جب آخری سجدے سے سر اٹھا کر بیٹھے تو آیۃ الکرسی پڑھے۔ اس کے بعد دوسری رکعت تمام کرے۔ بعد فراغت نماز صحن خانہ میں کھڑے ہو کر اول و آخر تین دفعہ درود شریف پڑھے درمیان درود ایک سو چوراسی (۱۸۴) مرتبہ یَا حُجَّةَ الْقَائِمِ عَلَیْهِ السَّلَام کہے

اس کے بعد حسبِ ذیل دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ کُنْ لِوَلِیِّكَ الْحُجَّةِ ابْنِ الْحَسَنِ

یا اللہ! تو ہو جا اپنے ولی حضرت حجت ابن الحسنؑ (العسکری)

صَلَوٰتُكَ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰبَائِهٖ فِیْ هٰذِهِ السَّاعَةِ

(ان حضرت پر سلام ہو اور ان کے آباء کرام پر) کیلئے اسی وقت

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

وَفِي كُلِّ سَاعَةٍ وَلِيًّا وَحَافِظًا وَقَائِدًا

بلکہ ہر وقت سرپرست و محافظ و سردار

وَنَاصِرًا وَدَلِيلًا وَعَيْنًا حَتّٰى تُسْكِنَهُ أَرْضَكَ

و ناصر و رہنما اور نگہبان۔ تاکہ وہ سکونت پذیر ہوں تیری زمین پر

طَوْعًا وَتُمَتِّعَهُ فِيهَا طَوِيلًا ۝

بخوشی اور حکومت کریں اس پر طویل عرصے تک۔

اس کے بعد یہ کہے:

يَا مُدَبِّرَ الْأُمُورِ ۝ يَا بَاعِثَ مَنْ فِي الْقُبُورِ ۝

اے تدبیر کرنے والے تمام امور کے۔ اے اٹھانے والے مُردوں کے قبروں سے

يَا مُجْرِيَ الْبُحُورِ ۝ يَا مُلَيِّنَ الْحَدِيدِ لِدَاوُدَ ۝

اے جاری کرنے والے دریاؤں کے، اے نرم کرنے والے لوہے کو حضرت داؤدؑ کیلئے

صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَافْعَلْ بِي

درود بھیج اوپر حضرت محمدؐ و آلِ حضرت محمدؐ کے اور کر میرے لئے

اس کے بعد اپنی حاجات بیان کرے۔

قبرستان سے گزرنے کی دُعا

جو شخص قبرستان سے گذرے اور سورہ اخلاص کی تلاوت کرے تو اُس پر اُس قبرستان کے مُردوں کی تعداد کے برابر ثواب لکھا جائے گا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

ماہِ رمضان میں ہر واجب نماز کے بعد پڑھنے کی دُعا، یا علیُّ یا عظیمُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو رحمٰن ہے رحیم ہے۔

يَا عَلِيُّ يَا عَظِيْمُ يَا غَفُوْرُ يَا رَحِيْمُ اَنْتَ الرَّبُّ

اے بزرگ اے برتر اے بہت بخشنے والے اے بہت مہربان تو ہی وہ پروردگار

الْعَظِيْمُ الَّذِيْ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ

اِعظمت ہے کہ جس کی کوئی مثال نہیں (نظیر نہیں) اور وہ ہر بات کا سننے

الْبَصِيْرُ وَهٰذَا شَهْرٌ عَظَّمْتَهٗ وَكَرَّمْتَهٗ وَ

والا دیکھنے والا ہے۔ اور یہ وہ مہینہ ہے کہ جس کو تو نے عظمت و بزرگی اور

شَرَّفْتَهٗ وَفَضَّلْتَهٗ عَلَى الشُّهُوْرِ وَهُوَ الشَّهْرُ

شرف اور فضیلت عطا فرمائی ہے دوسرے مہینوں پر۔ اور یہی وہ مہینہ ہے

الَّذِيْ فَرَضْتَ صِيَامَهٗ عَلَيَّ وَهُوَ شَهْرُ

کہ جس کے روزوں کو تو نے مجھ پر فرض کیا ہے اور یہ وہ مہینہ

رَمَضَانَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ فِيْهِ الْقُرْاٰنَ هُدًى

رمضان ہے کہ جس میں تو نے (اپنی کتاب) قرآن نازل فرمایا جو ہدایت ہے

لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ

لوگوں کیلئے اور اس میں ہدایت کی واضح دلیلیں اور (حق و باطل میں) تمیز والی نشانیاں ہیں

وَجَعَلْتَ فِيْهِ لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَجَعَلْتَهَا خَيْرًا

اور اسی (مبارک مہینے) میں تو نے قدر والی رات (شب قدر) قرار دی ہے اور اسی (شب) کو تو نے

مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ فَيَا ذَا الْمَنِّ وَلَا يُمَنُّ عَلَيْكَ

ہزار مہینوں سے بہتر قرار دیا ہے پس اے صاحبِ احسان کہ تجھ پر کوئی بھی احسان نہیں کر سکتا

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

ہمیشہ شکم سیری سے بچتے رہو کیونکہ اس سے کئی قسم کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔
(حضرت علی علیہ السلام)

مُنَّ عَلَيَّ بِفَكَاكِ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ فِيْمَنْ

(تو) مجھ پر احسان فرما، مجھے جہنم کی آگ سے بری فرما دے، مجھے اُن کی طرح قرار دے

تَمُنُّ عَلَيْهِ وَ اَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ

جن پر تو نے احسان فرمایا ہو، اور مجھے (بھی) جنت میں داخل فرمادے، واسطہ تیری رحمت کا

يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے!

دل کے مرض سے بچنے کی دعاء

یہ دیکھا گیا ہے کہ دل کے مرض کا حملہ ہوا اور پہلے ہی حملے میں انسان ختم ہو گیا۔ لہٰذا، حسبِ ذیل دعاء ہر روز صبح و شام ضرور پڑھیں۔ تاج العلماء مولانا محمد تقی صاحب قبلہ سہارنپوری نے فرمایا کہ حسبِ ذیل دعاء پڑھنے والا کسی دوسرے مرض سے تو مر سکتا ہے کیونکہ موت برحق ہے لیکن دل کے مرض سے ہرگز اس کی موت واقع نہ ہوگی۔ انشاء اللہ۔ سیدھا ہاتھ دل پر رکھ کر صبح کے وقت یہ دعاء پڑھنے سے مغرب تک اور مغرب کے وقت پڑھنے سے صبح تک دل کے مرض سے امان مل جاتی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کو پڑھ کر ایک مرتبہ صلوٰۃ پڑھے پھر تین مرتبہ: "يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْئَلُكَ اَنْ تُحْيِيَ قَلْبِيْ" پڑھے۔ آخر میں ایک مرتبہ صلوٰۃ پڑھے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

برائے قوتِ حافظہ

جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کا حافظہ زیادہ ہو جائے تو ضروری ہے کہ وہ مسواک کرے، روزہ رکھے، قرآن کی اور خاص کر آیت الکرسی کی تلاوت کرے، ناشتے میں کشمش خصوصاً سرخ کشمش کے اکیس دانے پابندی سے کھائے۔ یہ چیز فہم حافظہ اور ذہن کے لیے بہت ہی مفید ہے، اسی طرح حلوہ، جانور کی گردن کے قریب کا گوشت، شہد اور مسور کا کھانا بھی ترقیٔ حافظہ کا موجب ہوتا ہے۔

نیز ایسی چیزوں سے پرہیز کرے جو سہو و نسیان کا موجب ہوتی ہیں اور وہ یہ ہیں: کھٹا سیب، سبز دھنیا، پنیر اور چوہے کا جھوٹا کھانا، ٹھہرے پانی میں پیشاب کرنا، قبروں کی تختیوں کو پڑھنا، دو عورتوں کے درمیان سے گزرنا، جوئیں پکڑ کر زندہ چھوڑ دینا، ناخن نہ کٹوانا، دُنیوی امور میں بکثرت مشغول ہونا اور ان کے لیے مغموم رہنا، سُولی پر چڑھے ہوئے شخص کو دیکھنا اور اُونٹوں کی قطار کے درمیان سے گزرنا۔

نیز صبح کی نماز کے بعد کسی سے بات کیے بغیر یہ کہے:

يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ فَلَا يَفُوتُ شَيْئًا عِلْمُهُ وَلَا يَئُودُهُ

اے زندہ اے پائندہ جس کے علم سے کوئی چیز نکل نہیں پاتی نہ اسے تھکاتی ہے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

قوتِ حافظہ کی کمزوری دُور کرنے کیلئے رسولِ مقبولؐ نے فرمایا۔
اس دُعا کو نماز کے بعد پڑھے اِنْ شَآءَ اللہ حافظہ قوی ہوگا:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

سُبْحَانَ مَنْ لَّا يَعْتَدِىْ عَلٰٓى اَهْلِ مَمْلَكَتِهٖ

پاک و منزہ وہ ذات جو اپنے اہل مملکت پر ظلم و زیادتی نہیں کرتا۔

سُبْحَانَ مَنْ لَّا يَاْخُذُ اَهْلَ الْاَرْضِ بِاَلْوَانِ

پاک و منزہ وہ ذات جو اہل زمین کو مختلف قسم کے عذاب

الْعَذَابِ سُبْحَانَ الرَّءُوْفِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ

میں مبتلا نہیں کرتا۔ پاک ہے وہ ذات جو رؤف و رحیم ہے، اے اللہ

لِّيْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّبَصَرًا وَّفَهْمًا وَّعِلْمًا اِنَّكَ

تو میرے دل میں نور اور بصیرت اور فہم و علم عطا فرمادے۔

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○

بیشک تو ہر شے پر قادر ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

جو فضول خرچی پر فخر کرتا ہے وہ افلاس کے ساتھ ذلیل ہوتا ہے۔
(حضرت علی علیہ السلام)

دُعائے شبِ جُمعہ جلیل القدر

شبِ جُمعہ میں ایک مرتبہ پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مِنْ اَوَّلِ الدُّنْيَا اِلٰى فَنَائِهَا

اللہ کی حمد دنیا کی ابتدا سے لیکر اس کے فنا ہونے تک اور آخرت سے

وَمِنَ الْاٰخِرَةِ اِلٰى بَقَائِهَا وَالْحَمْدُ

اس کے باقی رہنے تک۔ اللہ کا شکر اس کی ہر نعمت پر میں

لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ نِعْمَةٍ وَّاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ

ہر گناہ کیلئے اللہ سے مغفرت کا طلب گار ہوں اور اس کی

مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔ اے ارحم الراحمین۔

علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے یہ دُعا شب جمعہ میں پڑھی دوسری شبِ جمعہ جب آپ نے پڑھنا شروع کیا تو آواز غیب آئی کہ مجلسی تم نے یہ دُعا جو گذشتہ شبِ جمعہ پڑھی تھی اسی کا ثواب ابھی لکھا جارہا ہے ثواب کا سلسلہ ابھی تک ختم نہیں ہوا ہے۔ لہٰذا حتی الامکان شبِ جمعہ یہ دُعا جو اوپر درج کی گئی ہے ضرور پڑھیں۔ انشاء اللہ اس کا بیحد و حساب ثواب ملے گا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

سب سے بڑا عیب یہ ہے کہ جو عیب خود تجھ میں موجود ہو اسے دوسروں میں تلاش کرے۔ (حضرت علی علیہ السلام)

دُعائے درازیٔ عمر

بحوالہ سید ابن طاؤس علیہ الرحمۃ امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ برائے درازیٔ عمر اپنے اور اپنے عزیزوں اور دوستوں کے بعد ہر نماز یہ دُعا پڑھا کرو:۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ

اے میرے اللہ رحمت کاملہ نازل فرما محمدؐ و آلِ محمدؐ پر، اے میرے

اَللّٰهُمَّ اِنَّ رَسُوْلَكَ الصَّادِقَ الْمُصَدَّقَ

اللہ تحقیق تیرا رسول جو سچا ہے تصدیق کیا ہوا ہے اور امانت دار

الْاَمِيْنَ صَلَوٰتُكَ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ قَالَ

ہے تیرا درود اس پر اور اس کی آل پر رہے اس رسول نے کہا ہے کہ تو نے

اِنَّكَ قُلْتَ مَا تَرَدَّدْتُ فِيْ شَيْءٍ اَنَا

کہا ہے کہ میں نے اس چیز کی فکر نہیں کی جس کا میں بیان کرنے والا ہوں مثل

فَاعِلُهٗ كَتَرَدُّدِيْ فِيْ قَبْضِ رُوْحِ

اپنے تردد کے اس بندہ مومن کی روح قبض کرنے میں کہ جو موت سے کراہت

عَبْدِيَ الْمُؤْمِنِ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَ

کرتا ہو اور میں اس کی برائی سے کراہت کرتا ہوں، اے میرے

اَكْرَهُ مَسَآءَتَهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى

اللہ رحمت نازل فرما محمدؐ و آلِ محمدؐ پر اور اپنے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ لِوَلِيِّكَ

دل کی کشادگی اور عافیت و نصرت میں

الْفَرَجَ وَالْعَافِيَةَ وَالنَّصْرَ وَلَا تَسُوْنِيْ

جلدی کر اور میرے نفس میں برائی مت کر

فِيْ نَفْسِيْ وَلَا فِيْ اَحَدٍ مَّنْ اَحِبَّنِيْ،

اور نہ اس شخص میں جو مجھ کو دوست رکھتا ہے۔

* اگر تُو چاہے اپنے دوستوں کا تو لَا فِيْ فُلَانٍ وَلَا فِيْ فُلَانٍ کہہ یعنی لا فی کے آگے نام مع باپ کے جس کا چاہے لے۔

استغاثہ بحضور حضرت ابوالفضل العباسؑ

دو رکعت نماز ہدیہ ابوالفضل العباس علیہ السّلام پڑھیں

پھر ۱۳۳ مرتبہ مندرجہ ذیل دُعا پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَا كَاشِفَ الْكَرْبِ

اللہ کے نام کی مدد سے (شروع کرتا ہوں) جو مہربان نہایت رحم والا ہے اے پریشانی کو دور کرنے

عَنْ وَجْهِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِكْشِفْ

آپ کو حضرت امام حسین علیہ السّلام کی قدر و منزلت کا واسطہ میری پریشانی

كَرْبِيْ بِحَقِّ اَخِيْكَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ *

کو دور فرمائیے، آپ کو آپ کے بھائی حضرت امام حسین علیہ السّلام کے حق کا واسطہ۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

دعائے جوشن صغیر

معتبر کتابوں میں ایک مبسوط شرح سے یہ دعا منقول ہے کفعمی نے بلد الامین کے حاشیے میں اس دعا کا ذکر کیا ہے۔ ہم نے بھی اس دعا کو کفعمی کے نسخے سے نقل کیا ہے۔ جو شخص اس دعا کو پڑھتا رہیگا خدائے بزرگ و برتر اس شخص کی حفاظت کے لیے فرشتوں کو مقرر فرماتا ہے۔

نیز جو شخص ماہِ رمضان المبارک میں تین مرتبہ اس دعا کو پڑھے اللہ تعالے اس پر آتشِ دوزخ کو حرام کر دیتا ہے اور بہشت اس پر واجب کر دیتا ہے۔
اگر کوئی شخص ہر روز اس دعا کو پڑھے اور تفاذ کرے تو اس کا شمار شہداء میں ہوتا ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
شروع کرتا ہوں اللہ کے اسم سے جو رحمن ہے رحیم ہے

اِلٰهِيْ كَمْ مِنْ عَدُوٍّ انْتَضٰى عَلَيَّ سَيْفَ
میرے معبود! کتنے ہی میرے ایسے دشمن ہوگئے کہ جنھوں نے

عَدَاوَتِهٖ وَشَحَذَ لِيْ ظُبَةَ مُدْيَتِهٖ وَ
میرے اوپر اپنی دشمنی کی تلوار سونت رکھی ہے۔ اور میری قتل کی کیلئے چھری کی دھار تیز کی ہے

اَرْهَفَ لِيْ شَبَا حَدِّهٖ وَدَافَ لِيْ قَوَاتِلَ
کرسی ہوئی ہے اور میرے لیے اپنے خنجر کی دھار تیز کی ہے اور میرے لیے

سُمُوْمِهٖ وَسَدَّدَ اِلَيَّ صَوَائِبَ سِهَامِهٖ
میرے لیے زہر قاتل تیار کر رکھا ہے اور میرے لیے اپنے تیروں کو سیدھا کر لیا ہے

وَلَمْ تَنَمْ عَنِّيْ عَيْنُ حِرَاسَتِهٖ وَاَضْمَرَ
اور اپنی آنکھ میری حفاظت سے بند نہیں کی ہے اور مجھے اس لیے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

جو شخص تمہیں خبر دار کرتا ہے وہ اس شخص کی مانند ہے جو تمہیں خوشخبری دیتا ہے۔ (حضرت علی علیہ السلام)

أَنْ يَسُومَنِي الْمَكْرُوهَ وَيُجَرِّعَنِي ذُعَافَ

دل میں پوشیدہ رکھا ہے کہ رنج پہونچائے اور مجھے اس تلخی کا مزہ چکھائے

مَرَارَتِهِ فَنَظَرْتَ إِلَى ضَعْفِي عَنِ احْتِمَالِ

پس تو نے میری ناتوانی و ضعف پر نظر فرمائی کیونکہ میں مصائب

الْفَوَادِحِ وَعَجْزِي عَنِ الِانْتِصَارِ مِمَّنْ

کو برداشت نہیں کرسکتا اور میں اُس شخص سے انتقام نہیں لے سکتا

قَصَدَنِي بِمُحَارَبَتِهِ وَوَحْدَتِي فِي

جو مجھ سے لڑائی جھگڑے کا ارادہ کیے ہوئے ہے۔ اور جبکہ میں اکیلا ہوں اور

كَثِيرٍ مِمَّنْ نَاوَانِي وَأَرْصَدَ لِي فِيمَا لَمْ

میرے دشمنوں کی تعداد بہت زیادہ اور ان کا کمین گاہوں میں پوشیدہ ہو کر بیٹھنا تاکہ

أُعْمِلْ فِكْرِي فِي الْإِرْصَادِ لَهُمْ بِمِثْلِهِ

مجھے تکلیف دیں، میں نے اس کام کیلئے فکر و تدبیر بھی نہیں کیا ہے کہ میں بھی ان کی طرح

فَأَيَّدْتَنِي بِقُوَّتِكَ وَشَدَدْتَ أَزْرِي

کمین گاہ میں بیٹھوں، پس تو نے اپنی طاقت کاملہ سے میری مدد فرمائی اور میری کمر ہمت

بِنُصْرَتِكَ وَفَلَلْتَ لِي حَدَّهُ وَخَذَلْتَهُ

اپنی نصرت سے مضبوط کی، اور تو نے میرے لیے اُس کے تیزوں کو کند کر دیا اور تو نے ہی اُسے

بَعْدَ جَمْعِ عَدِيدِهِ وَحَشْدِهِ وَأَعْلَيْتَ

اسکی بھاری جمعیت کے باوجود نا اُمید کر دیا۔ اور تو نے ہی (اے مجبر آقا) میرے مرتبے

كَعْبِي عَلَيْهِ وَوَجَّهْتَ مَا سَدَّدَ إِلَيَّ مِنْ

کو اُس پر بلند کر دیا اور تو نے ہی اس کے تمام مکر و فریب اسی کی طرف پھیر دیے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

سخی وہ ہوتا ہے جو ہر اس چیز کو (راہ خدا میں خرچ کر دے جو اس نے اپنے لیے چھپا کر رکھی ہوئی ہے۔) (حضرت علیؑ)

مَكَائِدِهٖ اِلَيْهِ وَرَدَدْتَهٗ عَلَيْهِ وَلَمْ

جو اُس نے میرے واسطے تیار کر لیے تھے اور اسی کی طرف واپس کر دیا۔ اور وہ اس میں

يَشْفِ غَلِيْلَهٗ وَلَمْ تَبْرُدْ حَزَازَاتُ

ناکام ہو گیا اور تو نے اُس کی آتش غضب کو سرد کیا

غَيْظِهٖ وَقَدْ عَضَّ عَلَيَّ اَنَامِلَهٗ وَاَدْبَرَ

اور وہ مجھ پر حیرت سے اپنی انگلیوں کو دانتوں میں چباتا ہوا

مُوَلِّيًا قَدْ اَخْفَقَتْ سَرَايَاهُ فَلَكَ الْحَمْدُ

واپس ہو گیا اور اس کے فوجیوں یا لشکروں نے وعدہ خلافی کی۔ پس یا اللہ تو حمد کے

يَا رَبِّ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ وَذِي اَنَاةٍ

لائق ہے اے پروردگار! اور ایسا قدرت والا ہے جو کبھی مغلوب نہیں ہوا اور ایسا بردبار ہے

لَا يَعْجَلُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

جو کبھی تعجیل نہیں کرتا (خدایا) درود نازل فرما محمدؐ و آلِ محمدؐ پر

وَاجْعَلْنِيْ لِنَعْمَائِكَ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ وَ

اور مجھے قرار دے اپنی نعمتوں کے شکر گزار بندوں میں اور

لِاٰلَائِكَ مِنَ الذَّاكِرِيْنَ ۔ اِلٰهِيْ وَ

اور اپنی نعمتوں کے ذکر کرنے والوں میں داخل کر۔ اے میرے معبود اور

كَمْ مِنْ بَاغٍ بَغَانِيْ بِمَكَائِدِهٖ وَنَصَبَ

کتنے ہی ایسے باغی ہوئے ہیں جنھوں نے مجھ سے لیے مکر سے بغاوت کی اور مجھ

لِيْ اَشْرَاكَ مَصَائِدِهٖ وَوَكَّلَ بِيْ تَفَقُّدَ

اپنا شکار بنانے کے لیے جال لگا دیا اور ہمیشہ میری تلاش میں

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

تھوڑا دینے سے نہ شرماؤ کیونکہ بالکل نہ دینا تھوڑا دینے سے کم تر اور ناچیز تر ہے۔ (حضرت علی علیہ السلام)

رِعَايَتِهٖ وَاَصْبَاَ اِلَیَّ اِضْبَآءَ السَّبُعِ

رہے اور میرے لیے درندوں کی طرح اس طرح سمٹ کر بیٹھ

لِطَرِيْدَتِهٖ اِنْتِظَارًا لِّانْتِهَازِ فُرْصَتِهٖ

گئے جیسے وہ اپنے شکار کی گھات میں سمٹ سکڑ کر بیٹھ جاتے ہیں

وَهُوَ يُظْهِرُ بَشَاشَةَ الْمَلَقِ وَيَبْسُطُ

حالانکہ وہ بظاہر تو خوشامدی سا بن جاتا ہے اور کشادہ پیشانی

وَجْهًا غَيْرَ طَلِقٍ فَلَمَّا رَاَيْتَ دَغَلَ

اور شگفتہ روئی سے بغیر بشاشت کے پیش آتا ہے۔ پس تو نے اس کا پوشیدہ

سَرِيْرَتِهٖ وَقُبْحَ مَا انْطَوٰى عَلَيْهِ

فساد اور بدنیتی تو دیکھ ہی لی ہے۔

لِشَرِيْكِهٖ فِیْ مِلَّتِهٖ وَاَصْبَحَ مُجْلِبًا لِّیْ

جبکہ دینی اعتبار سے مشارکت ہے اور اس نے صبح ہوتے ہی میرے ساتھ

فِیْ بَغْيِهٖ اَرْكَسْتَهٗ لِاُمِّ رَاْسِهٖ وَاَتَيْتَ

بغاوت کر دی۔ تو نے اس کو سر کے بل سرنگوں کیا اور اس کی

بُنْيَانَهٗ مِنْ اَسَاسِهٖ فَصَرَعْتَهٗ فِیْ زُبْيَتِهٖ

جڑ بنیاد کو اکھاڑ ڈالا۔ پس تو نے اس قبر و گور میں

وَرَدَّيْتَهٗ فِیْ مَهْوٰى حُفْرَتِهٖ وَجَعَلْتَ

اس کو ہی گرا دیا اور اس گڑھے میں اس کو ہی ڈھکیل دیا جو اس نے میرے لیے کھودا تھا

خَدَّهٗ طَبَقًا لِّتُرَابِ رِجْلِهٖ وَشَغَلْتَهٗ فِیْ

اور تو نے اس ہی کے پیروں کی خاک اس ہی کے چہرے پر ڈالدی اور تو نے اسے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

بَدَائِهٖ وَرَزِیَّتِهٖ وَرَمَیْتَهٗ بِحَجَرِهٖ وَ

جسمانی بیماری اور فقر میں مبتلا کر دیا اور اسکی طرف وہی پتھر پھینک مارا جو

خَنَقْتَهٗ بِوَتَرِهٖ وَذَكَّیْتَهٗ بِمَشَاقِصِهٖ

اس نے میرے اوپر پھینکا تھا۔ اور اسی کی رسّی سے اس کے ہی گلے

وَكَبَبْتَهٗ لِمَنْخِرِهٖ وَرَدَدْتَ كَیْدَهٗ

میں پھندہ لگا دیا اور تو نے اسکو انہی تیروں کا نشانہ بنایا اور اس کا مکر اسی کی

فِیْ نَحْرِهٖ وَرَبَقْتَهٗ بِنَدَامَتِهٖ وَفَسَأْتَهٗ

طرف پھیر دیا اور تو نے اسے ناک کے بل گرا کر ندامت میں غرق کر کے

بِحَسْرَتِهٖ فَاسْتَخْذَأَ وَتَضَاءَلَ بَعْدَ

حسرت و یاس میں مبتلا کر دیا۔ پس وہ ذلیل ہو گیا اور غرور و نخوت

نَخْوَتِهٖ وَانْقَمَعَ بَعْدَ اسْتِطَالَتِهٖ

کے بعد حقیر ہو گیا اور اپنی بلندی و برتری کے باوجود پست اور

ذَلِیْلًا مَأْسُوْرًا فِیْ رِبَقِ حِبَالَتِهِ الَّتِیْ

ذلیل ہو گیا اور ان ہی رسیوں میں باندھ دیا گیا جن میں وہ مجھے

كَانَ یُؤَمِّلُ اَنْ یَرَانِیْ فِیْهَا یَوْمَ

بندھا ہوا دیکھنے کا خواہشمند تھا جس روز وہ غلبہ

سَطْوَتِهٖ وَقَدْ كِدْتُ یَا رَبِّ لَوْلَا

حاصل کرنے والا تھا اے میرے پروردگار! اگر تیری

رَحْمَتُكَ اَنْ یَحُلَّ بِیْ مَا حَلَّ بِسَاحَتِهٖ

رحمت نہ ہوتی تو مجھ پر بھی پریشانی آ پڑتی جو کہ اس پر پڑی تھی۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

فَلَكَ الْحَمْدُ يَا رَبِّ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا

بس لائقِ حمد و قابلِ تعریف تو ہی ہے اے میرے پروردگار! اور تو ایسا قدرت والا ہے

يُغْلَبُ وَذِي أَنَاةٍ لَا يَعْجَلُ صَلِّ عَلَى

جو کبھی مغلوب نہیں ہوتا اور ایسا بردبار ہے جو کبھی جلدی نہیں کرتا۔ درود بھیج

مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ ۔ وَاجْعَلْنِي

محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر اور مجھے قرار دے

لِنَعْمَائِكَ مِنَ الشَّاكِرِينَ وَلِآلَائِكَ

اپنی نعمتوں پر شکر کرنے والوں میں اور اپنی نعمتوں کے

مِنَ الذَّاكِرِينَ ۔ إِلٰهِي وَكَمْ مِنْ

ذکر کرنے والوں میں (داخل کر) ۔ اے میرے معبود! اور (ان میں) بکثرت ایسے

حَاسِدٍ شَرِقَ بِحَسْرَتِهِ وَعَدُوٍّ شَجِيَ

حسد کرنے والے ہیں جن کا حسد ان پر ہی پڑ گیا ۔ اور حسرت میں مبتلا ہو گئے اور اپنے ہی

بِغَيْظِهِ وَسَلَقَنِي بِحَدِّ لِسَانِهِ وَوَجَّهَ لِي

غیظ میں غضبناک ہو گئے، اور اپنی زبان کی تیزی سے مجھے آزار پہنچایا اور اپنے

بِفُنُونِ عَيْبِهِ وَوَخَزَنِي بِمُوقِ عَيْنِهِ وَجَعَلَنِي غَرَضًا

عیوب کو میری طرف نسبت دی، اور اپنے گوشۂ چشم سے مجھ پر چشمک کی اور میری بے عزتی

لِمَرَامِيهِ وَقَلَّدَنِي خِلَالًا لَمْ تَزَلْ فِيهِ نَادَيْتُكَ

اپنے ملامت کے تیر سے کی، اور اپنے عیوب کا دھاگہ میرے گلے میں ڈال دیا۔ (پس) میں نے تجھے پکارا

يَا رَبِّ مُسْتَجِيرًا بِكَ وَاثِقًا بِسُرْعَةِ

اے میرے پروردگار! تجھ سے پناہ مانگتے ہوئے اور یقین رکھتے ہوئے کہ بہ تعجیل

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

إِجَابَتَكَ مُتَوَكِّلاً عَلَىٰ مَا لَمْ أَزَلْ أَتَعَرَّفُهُ

تو قبول فرمائے گا: مجھے بھروسہ ہے اور ہمیشہ سے جانتا بھی ہوں کہ

مِنْ حُسْنِ دِفَاعِكَ عَالِماً أَنَّهُ لَا يُضْطَهَدُ

تو بحسن و خوبی دفاع کرے گا، یہ جانتے ہوئے کہ بلاشبہ وہ کبھی مغلوب نہیں ہوتا

مَنْ أَوَىٰ إِلَىٰ ظِلِّ كَنَفِكَ وَلَنْ تَقْرَعَ

جو بھی تیری رحمت کے سائے میں پناہ حاصل کرے اور یقیناً ایسا شخص کہ

الْحَوَادِثُ مَنْ لَجَأَ إِلَىٰ مَعْقِلِ الْإِنْتِصَارِ بِكَ

حوادث زمانہ کا گزر نہیں ہو سکتا جس نے تیری مدد و نصرت کو اپنا ملجا قرار دے لیا ہو

فَحَصَّنْتَنِي مِنْ بَأْسِهِ بِقُدْرَتِكَ فَلَكَ

پس تو نے ہی مجھے اس کے خوف سے بچا لیا ہے اپنی قدرت کے ذریعے سے۔ پس تیرے ہی لیے

الْحَمْدُ يَا رَبِّ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ وَ

تمام تعریفیں مخصوص ہیں اے میرے پروردگار! جو ایسا مقتدر ہے کہ کبھی مغلوب نہیں ہوا اور

ذِي أَنَاةٍ لَا يَعْجَلُ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَ

ایسا بردبار ہے کہ کبھی جلدی نہیں کرتا درود نازل فرما محمدؐ اور

آلِ مُحَمَّدٍ. وَاجْعَلْنِي لِنَعْمَائِكَ مِنَ

آلِ محمدؐ پر اور قرار دے مجھے اپنی نعمتوں پر

الشَّاكِرِينَ وَلِآلَائِكَ مِنَ الذَّاكِرِينَ.

شکر کرنے والوں میں سے اور اپنی نعمتوں کے یاد کرنے والوں میں سے

إِلٰهِي وَكَمْ مِنْ سَحَائِبِ مَكْرُوهٍ جَلَّيْتَهَا

اے میرے معبود! اور کتنی ہی ایسی ناپسندیدہ و مکروہ گھٹائیں وارد ہوئیں جن کو تو نے دور کر دیا

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

وَسَمَآءِ نِعْمَةٍ اَمْطَرْتَهَا وَجَدَاوِلِ كَرَامَةٍ

اور آسمان سے نعمت کی بارش کر دی اور انعام و اکرام کی نہریں

اَجْرَيْتَهَا وَاَعْيُنِ اَحْدَاثٍ طَمَسْتَهَا وَ

تو نے جاری فرمائیں۔ اور حادثاتِ زمانہ کے چشمے بند کر دیے اور

نَاشِئَةِ رَحْمَةٍ نَشَرْتَهَا وَجُنَّةِ عَافِيَةٍ

نو بنو رحمتیں نازل فرمائیں اور تو نے خیر و عافیت کے

اَلْبَسْتَهَا وَغَوَامِرِ كُرُبَاتٍ كَشَفْتَهَا وَاُمُوْرٍ

لباس پہنائے اور رنج و الم دور کر دیے اور ایسے امور

جَارِيَةٍ قَدَّرْتَهَا لَمْ تُعْجِزْكَ اِذْ طَلَبْتَهَا

(ہمیشہ) جاری رہنے والے مقدر فرمائے کہ جب تو چاہتا ہے تیری حکم عدولی نہیں کرتے

وَلَمْ تَمْتَنِعْ مِنْكَ اِذْ اَرَدْتَهَا فَلَكَ

اور جس وقت تو ان امور کا قصد کرتا ہے تو تجھ سے روگردانی نہیں کرتے پس تیرے ہی لیے

الْحَمْدُ يَا رَبِّ مِنْ مُّقْتَدِرٍ لَّا يُغْلَبُ

حمد ہے اے میرے پروردگار! اور ایسا قادر ہے کہ کبھی مغلوب نہیں ہوتا

وَذِيْ اَنَاةٍ لَّا يَعْجَلُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ

اور ایسا بردبار ہے جو جلدی نہیں کرتا، رحمت نازل فرما حضرت محمدؐ اور

اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْنِيْ لِنَعْمَآئِكَ مِنَ

آلِ محمدؐ پر اور مجھے قرار دے اپنی نعمتوں کا شکر ادا

الشَّاكِرِيْنَ وَلِاٰلَآئِكَ مِنَ الذَّاكِرِيْنَ ●

کرنے والوں میں اور اپنی نعمتوں کو یاد کرنے والوں میں شمار کرے (

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

إِلٰهِي وَكَمْ مِنْ ظَنٍّ حَسَنٍ حَقَّقْتَ وَ

اے میرے معبود! کتنے سارے نیک گمان تھے جو کہ میں تیری ذات سے رکھتا تھا تو

مِنْ كَسْرِ إِمْلَاقٍ جَبَرْتَ وَمِنْ مَسْكَنَةٍ

نے انہیں حقیقت بنا دیا اور تنگی کے راستے مسدود کر دیئے اور ہلاک کر دینے والی فقیری

فَادِحَةٍ حَوَّلْتَ وَمِنْ صَرْعَةٍ مُهْلِكَةٍ

کو تو نے آسان بنا دیا، اور بہت سی افتاد جو عذاب جان بنی ہوئی تھیں تو نے انکو

نَعَشْتَ وَمِنْ مَشَقَّةٍ أَرَحْتَ لَا تُسْئَلُ

اٹھا لیا اور بہت ساری مشقتیں دفع فرما دیں (اے میرے آقا) جو کچھ تو کرتا ہے

عَمَّا تَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُونَ. وَلَا يَنْقُصُكَ

تجھ سے اس کی بابت نہیں پوچھا جاتا حالانکہ کل مخلوق سے بازپرس کی جاتی ہے۔ اور کمی واقع نہیں ہوتی

مَا أَنْفَقْتَ وَلَقَدْ سُئِلْتَ فَأَعْطَيْتَ

تیرے خزانوں میں تیری عطا و بخشش سے حالانکہ تجھ سے سوال کیا جاتا ہے پس تو عطا بھی فرماتا ہے

وَلَمْ تُسْئَلْ فَابْتَدَأْتَ وَاسْتُمِيحَ

اور تو بغیر سوال کیے بھی رحمت فرماتا ہے اور جب بھی تیرے رحمت کے

بَابُ فَضْلِكَ فَمَا أَكْدَيْتَ أَبَيْتَ

دروازے پر آواز دی، تو نے بخل نہیں کیا (اے میرے پروردگار) تو

إِلَّا إِنْعَامًا وَامْتِنَانًا وَإِلَّا تَطَوُّلًا يَا رَبِّ

انعام و اکرام، احسان و امتنان (منت) کے سوا اور کسی شے سے خوش نہ ہوا۔ لیکن میں گنہگار

وَإِحْسَانًا وَأَبَيْتُ يَا رَبِّ إِلَّا انْتِهَاكًا

اور میں انعام و احسان کے باوجود اے میرے پروردگار تیرے محرمات کی پاسداری

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

تین چیزیں نیکی کا دروازہ ہیں: دل کی سخاوت، کلام کی پاکیزگی اور دکھوں پر صبر۔ (حضرت علی علیہ السلام)

لِحُرُمَاتِكَ وَاجْتِرَاءً عَلَىٰ مَعَاصِيكَ

پرواہی نہ ہوا اور تیری معصیت پر جرأت کرتا رہا

وَتَعَدِّياً لِحُدُودِكَ وَغَفْلَةً عَنْ وَعِيدِكَ

اور تیرے حدود سے تجاوز کرتا رہا اور تیرے وعدۂ عذاب سے غافل رہا

وَطَاعَةً لِعَدُوِّي وَعَدُوِّكَ لَمْ يَمْنَعْكَ

اور اپنے دشمن کی پیروی کی اور تیرے دشمن کی بھی اطاعت کی لیکن تو نے منع نہ کیا۔

يَا إِلٰهِي وَنَاصِرِي إِخْلَالِي بِالشُّكْرِ عَنْ إِتْمَامِ

اے میرے معبود! اور میرے ناصر میں قصوروار ہوں کہ تیرے جملہ احسانات کی شکرگزاری

إِحْسَانِكَ وَلَا حَجَزَنِي ذٰلِكَ عَنِ ارْتِكَابِ

سے غافل رہا اور اس نے مجھے تیرے گناہوں کے ارتکاب سے

مَسَاخِطِكَ اَللّٰهُمَّ وَهٰذَا مُقَامُ عَبْدٍ

نہ روکا۔ اے اللہ! اور یہ مقام ہے اس بندۂ

ذَلِيلٍ اِعْتَرَفَ لَكَ بِالتَّوْحِيدِ وَأَقَرَّ

ذلیل کا جس نے تیری توحید کا اعتراف کیا اور اقرار کیا ہے

عَلَىٰ نَفْسِهِ بِالتَّقْصِيرِ فِي أَدَاءِ حَقِّكَ

اپنے نفس کے گناہگار ہونے کا کیونکہ تیرا حق ادا نہ کرسکا

وَشَهِدَ لَكَ بِسُبُوغِ نِعْمَتِكَ عَلَيْهِ

اور تیرے لیے انعام کی تکمیل کی شہادت دی

وَجَمِيلِ عَادَتِكَ عِنْدَهُ وَإِحْسَانِكَ

اور تیری پسندیدہ عادتوں کی بھی گواہی دی۔ یہ سب کچھ تیرے احسان کی وجہ سے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

بہترین بلاغت ایسے مقام پر خاموشی اختیار کرنا ہے جہاں کلام کرنا مناسب نہ ہو۔ (حضرت علی علیہ السلام)

إِلَيْهِ فَهَبْ لِي يَا إِلٰهِي وَسَيِّدِي

ہوا۔ پس مجھے بخش دے اے میرے معبود! اور میرے سردار و آقا

مِنْ فَضْلِكَ مَا أُرِيدُهُ إِلَى رَحْمَتِكَ

جو میں تیرے فضل سے مانگ رہا ہوں، تیری رحمت کے وسیلے سے

وَأَتَّخِذُهُ سُلَّمًا أَعْرُجُ فِيهِ إِلَى

اور میں تیری رضا مندی کو اپنے عروج کا زینہ قرار دیتا ہوں

مَرْضَاتِكَ وَآمَنُ بِهِ مِنْ سَخَطِكَ

اور میں تیرے غصے سے امان پاؤں، تیری

بِعِزَّتِكَ وَطَوْلِكَ وَبِحَقِّ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ

عزت اور فضل و کرم کے واسطے سے، اور تیرے نبی حضرت محمدؐ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَلَكَ

کے واسطے سے۔ اللہ کا درود نازل ہو آپ پر اور آپ کی آل پر اور سلامتی ہو۔ پس تیرے لیے ہی

الْحَمْدُ يَا رَبِّ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ

تمام تعریفیں ہیں اے میرے پروردگار! ایسا مقتدر ہے جو کبھی مغلوب نہیں ہوا

وَذِي أَنَاةٍ لَا يَعْجَلُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ

اور ایسا بُرد بار ہے جو کبھی جلدی نہیں کرتا، درود نازل فرما حضرت محمدؐ

وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي لِنُعْمَائِكَ مِنَ

اور آلِ محمدؐ پر اور مجھے قرار دے اپنی نعمتوں کے

الشَّاكِرِينَ وَلِآلَائِكَ مِنَ الذَّاكِرِينَ۔

شکر ادا کرنے والوں میں اور اپنی نعمتوں کا ذکر کرنے والوں میں شمار کر۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

ہر شخص کی قدر و قیمت ان نیکیوں سے وابستہ ہوتی ہے جن کو وہ انجام دیتا ہے۔
(حضرت علی علیہ السلام)

اِلٰهِيْ وَكَمْ مِنْ عَبْدٍ اَمْسٰى وَ اَصْبَحَ

اے میرے معبود! اور کتنے ہی ایسے بندے ہیں کہ جنکی شام اور صبح

فِيْ كَرْبِ الْمَوْتِ وَحَشْرَجَةِ الصَّدْرِ

موت کی کرب اور بے چینی ہوتی ہے اور سینے میں گرہ لگنے کے وقت کی

وَ النَّظَرِ اِلٰى مَا تَقْشَعِرُّ مِنْهُ الْجُلُوْدُ وَ

حالت میں اور ایسی چیز سے کہ جس کے دیکھنے سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں

تَفْزَعُ لَهُ الْقُلُوْبُ وَ اَنَا فِيْ عَافِيَةٍ مِنْ

اور دل ہیں کہ بے چینی پیدا ہو جاتی ہے حالانکہ میں ان سب چیزوں سے عافیت میں

ذٰلِكَ كُلِّهِ فَلَكَ الْحَمْدُ يَا رَبِّ مِنْ

ہوں۔ پس تیرے ہی لیے حمد ہے اے پروردگار! ایسا

مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ وَ ذِيْ اَنَاةٍ لَا يَعْجَلُ

قادر ہے جو کبھی مغلوب نہیں ہوتا اور ایسا حلیم ہے جو تعجیل نہیں کرتا

صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اجْعَلْنِيْ

رحمت نازل فرما حضرت محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر اور مجھے قرار دے

لِنَعْمَائِكَ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ وَ لِاٰلَائِكَ

اپنی نعمتوں کے شکر گذار بندوں میں سے۔ اور اپنی نعمتوں کے

مِنَ الذَّاكِرِيْنَ ۝ اِلٰهِيْ وَكَمْ مِنْ

یاد رکھنے والوں میں سے شمار فرما۔ اے میرے معبود! اور کتنے ہی ایسے بندوں میں

عَبْدٍ اَمْسٰى وَ اَصْبَحَ سَقِيْمًا مُوْجِعًا فِيْ

سے ہیں جنکی شام اور صبح بیماری کی حالت میں گذرتی ہے، نالہ و فریاد کے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

لوگوں کے ساتھ دوستی اور مہربانی کا رویہ اختیار کرنا نصف عقل کے برابر ہے۔
(حضرت علی علیہ السلام)

آنَاتٍ وَعَوِيلٍ يَتَقَلَّبُ فِي غَمِّهِ لَا يَجِدُ

ساتھ درد مند اور دائم المریض رہتے ہیں، غم کے عالم میں پریشان ہو کر کروٹیں

مَحِيصًا وَلَا يُسِيغُ طَعَامًا وَلَا شَرَابًا وَ

بدلتے ہیں اور کوئی مددگار نہیں پاتے، اور نہ انہیں کھانا اچھا لگتا ہے اور نہ پانی، اور

أَنَا فِي صِحَّةٍ مِنَ الْبَدَنِ وَسَلَامَةٍ مِنَ

ایک میں ہوں کہ جسمانی صحت اور سلامتی کے ساتھ (اپنی زندگی)

الْعَيْشِ كُلُّ ذٰلِكَ مِنْكَ فَلَكَ الْحَمْدُ

فارغ البالی سے گزار رہا ہوں اور یہ سب کچھ تیری مہربانی کی وجہ سے ہے پس تیرے ہی لیے حمد ہے

يَا رَبِّ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ وَذِي أَنَاةٍ

اے میرے پروردگار! ایسا قادر مطلق ہے جو کبھی مغلوب نہیں ہوا اور ایسا بردبار ہے

لَا يَعْجَلُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ

جو کبھی جلدی نہیں کرتا۔ رحمت نازل فرما حضرت محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر

وَاجْعَلْنِي لِنَعْمَائِكَ مِنَ الشَّاكِرِينَ وَ

اور مجھے قرار دے اپنی نعمتوں کے شکر ادا کرنے والوں میں سے اور

لِآلَائِكَ مِنَ الذَّاكِرِينَ إِلٰهِي وَكَمْ

اپنی نعمتوں کے ذکر کرنے والوں میں سے۔ اے میرے معبود! اور ایسے کتنے

مِنْ عَبْدٍ أَمْسٰى وَأَصْبَحَ خَائِفًا مَرْعُوبًا

ہی تیرے بندوں میں سے ہیں جن کی شام اور صبح خوف کے عالم میں ہوتی ہے رعب

مُشْفِقًا وَجِلًا هَارِبًا طَرِيدًا مُنْجَحِرًا

اور دہشت سے خوفزدہ ہو کر بھاگتے ہیں جو آوارہ وطن ہو کر اہل و عیال سے محروم

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

فِي مَضِيقٍ وَ مَخْبَاَةٍ مِنَ الْمَخَابِئِ قَدْ

ہوگئے ہیں جو کسی تنگ اور دنیا کے گوشوں میں سے کسی پوشیدہ گوشے میں چھپ گئے

ضَاقَتْ عَلَيْهِ الْاَرْضُ بِرُحْبِهَا لَا يَجِدُ

زمین بھی اپنی وسعت کے باوجود ان پر تنگ ہو گئی ہے، تو وہ کوئی

حِيلَةً وَ لَا مَنْجىً وَ لَا مَاْوىً وَ اَنَا فِي

تدبیر جانتے ہیں اور نہ وہ راہِ نجات رکھتے ہیں، نہ پناہ پاتے ہیں، اور میں تو ان تمام

اَمْنٍ وَ طُمَاْنِينَةٍ وَ عَافِيَةٍ مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهِ

باتوں سے امن اور اطمینان اور عافیت میں (زندگی گزار رہا) ہوں

فَلَكَ الْحَمْدُ يَا رَبِّ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ

پس تیرے ہی لیے حمد زیبا ہے اے پروردگار! ایسا قادر ہے کہ کبھی مغلوب نہیں ہوتا

وَ ذِي اَنَاةٍ لَا يَعْجَلُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ

اور ایسا بردبار ہے کہ کبھی عجلت نہیں کرتا، رحمت نازل ہو حضرت محمدؐ اور

اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اجْعَلْنِي لِنَعْمَائِكَ مِنَ

آلِ محمدؐ پر اور مجھے قرار دے اپنی نعمتوں کے

الشَّاكِرِينَ وَ لِاٰلَائِكَ مِنَ الذَّاكِرِينَ۔

شکر گزاروں میں سے اور اپنی نعمتوں کو یاد رکھنے والوں میں شمار فرما۔

اِلٰهِي وَ كَمْ مِنْ عَبْدٍ اَمْسٰى وَ اَصْبَحَ

اے میرے معبود! اور کتنے ہی ایسے بندوں میں سے ہیں جن کی شام اور صبح اس عالم میں

مَغْلُولًا مُكَبَّلًا فِي الْحَدِيدِ بِاَيْدِي الْعُدَاةِ

ہوتی ہے کہ وہ آہنی طوق اور زنجیر میں جکڑے ہوئے ہیں دشمنوں کے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

• جس کی آرزوئیں طولانی ہوتی ہے اس کے اعمال خراب ہوتے ہیں۔
(حضرت علی علیہ السلام)

لَا يَرْحَمُونَهُ فَقِيدًا مِنْ أَهْلِهِ وَوَلَدِهِ
ہاتھوں میں ہیں جو ان پر ترحم نہیں کرتے' اپنے اہل وعیال سے جدا اور اپنے

مُنْقَطِعًا عَنْ إِخْوَانِهِ وَبَلَدِهِ يَتَوَقَّعُ
بھائیوں اور اپنے ہموطنوں سے دور پڑے ہیں اور اسی توقع میں ہیں

كُلَّ سَاعَةٍ بِأَيِّ قِتْلَةٍ يُقْتَلُ وَبِأَيِّ
کہ کس وقت اور کس صورت سے قتل کیے جائیں گے اور کونسی

مُثْلَةٍ يُمَثَّلُ بِهِ وَأَنَا فِي عَافِيَةٍ مِنْ
بیسلوکی ان کے ساتھ کی جائے گی اور جبکہ میں عافیت میں ہوں ان

ذٰلِكَ كُلِّهِ فَلَكَ الْحَمْدُ يَا رَبِّ مِنْ
تمام باتوں سے۔ پس تیرے ہی لیے ستائش زیبا ہے اے میرے پروردگار! ایسا

مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ وَذِي أَنَاةٍ لَا يَعْجَلُ
قادر ہے کہ کبھی مغلوب نہیں ہوتا اور ایسا بردبار ہے کہ کبھی عجلت نہیں کرتا

صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي
رحمت نازل فرما حضرت محمدؐ پر اور آلِ محمدؐ پر اور مجھے قرار دے

لِنَعْمَائِكَ مِنَ الشَّاكِرِينَ وَلِآلَائِكَ
ان لوگوں میں سے جو تیری نعمتوں پر شکر ادا کرتے ہیں اور جو تیری نعمتوں کا

مِنَ الذَّاكِرِينَ • إِلٰهِي وَكَمْ مِنْ عَبْدٍ
تذکرہ کرنے والے ہیں۔ اے میرے معبود! اور کتنے ہی تیرے بندوں میں سے

أَمْسٰى وَأَصْبَحَ يُقَاسِي الْحَرْبَ وَمُبَاشَرَةَ
ایسے ہیں جنکی شام اور صبح لڑائی جھگڑوں کی سختی میں گذرتی اور وہ

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

الْقِتَالِ بِنَفْسِهٖ قَدْ غَشِيَتْهُ الْاَعْدَآءُ
خود بھی مقتول ہو گئے اور اُن کو دشمنوں نے

مِنْ كُلِّ جَانِبٍ بِالسُّيُوْفِ وَ الرِّمَاحِ
ہر طرف سے تلواروں اور نیزوں

وَ اٰلَةُ الْحَرْبِ يَتَقَعْقَعُ فِي الْحَدِيْدِ قَدْ
اور جنگی ہتھیاروں سے گھیر رکھا ہے اور وہ آہنی لباس میں گھبراتے ہیں (اور)

بَلَغَ مَجْهُوْدَهٗ لَا يَعْرِفُ حِيْلَةً وَ لَا يَجِدُ
انتہائی جدوجہد کے باوجود رہائی کی کوئی تدبیر نہیں ہوتی اور نہ وہ

مَهْرَبًا قَدْ اُدْنِفَ بِالْجِرَاحَاتِ اَوْ مُتَشَحِّطًا
بھاگنے کی راہ پاتے ہیں اور زخموں سے چور ہیں یا اور لوٹ رہے ہیں

بِدَمِهٖ تَحْتَ السَّنَابِكِ وَ الْاَرْجُلِ يَتَمَنّٰى
اپنے ہی خون میں گھوڑوں کی ٹاپوں میں اور متمنی ہیں

شَرْبَةً مِنْ مَآءٍ اَوْ نَظْرَةً اِلٰى اَهْلِهٖ وَ
ایک گھونٹ پانی کے لیے یا ایک نظر سے اپنے اہل اور

وَلَدِهٖ لَا يَقْدِرُ عَلَيْهَا وَ اَنَا فِيْ عَافِيَةٍ
اپنے بچوں کو دیکھنے کی تمنا میں ہیں لیکن وہ اس پر قادر نہیں ہیں، اور جبکہ میں عافیت میں

مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ فَلَكَ الْحَمْدُ يَا رَبِّ
ہوں ان تمام باتوں سے۔ پس تیرے ہی لیے حمد زیبا ہے اے میرے پروردگار

مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ وَ ذِيْ اَنَاةٍ لَا يَعْجَلُ
ایسا صاحب قدرت ہے جو مغلوب ہوتا ہی نہیں اور ایسا بُردبار ہے کہ جلدی کرتا ہی نہیں

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

اگر بندہ اپنی موت اور اس کی تیز رفتاری کو دیکھ لے تو کوئی آرزو پسند نہ کرے۔ (حضرت علی علیہ السلام)

صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْنِیْ

رحمت نازل فرما حضرت محمدؐ اور آلِ محمدؑ پر اور مجھے محسوب فرما

لِنَعْمَآئِكَ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ وَلِاٰلَآئِكَ

اپنی نعمتوں پر شکر ادا کرنے والوں میں سے اور اپنی نعمتوں کا

مِنَ الذَّاكِرِيْنَ • اِلٰهِیْ وَكَمْ مِّنْ عَبْدٍ

ذکر کرنے والوں میں سے شمار فرما۔ اے میرے معبود! اور کتنے ہی ایسے بندے ہیں

اَمْسٰی وَاَصْبَحَ فِیْ ظُلُمَاتِ الْبِحَارِ وَ

جو اپنی شام اور صبح کر رہے ہیں دریاؤں کی ظلمتوں اور

عَوَاصِفِ الرِّيَاحِ وَالْاَهْوَالِ وَالْاَمْوَاجِ

تیز ہواؤں کے جھونکوں اور ہول و دہشت میں۔ اور موجوں کے خوف

يَتَوَقَّعُ الْغَرَقَ وَالْهَلَاكَ لَا يَقْدِرُ عَلٰی

غرق اور ہلاک ہونے کی توقع کر رہے ہیں جو قدرت نہیں رکھتے کسی

حِيْلَةٍ اَوْ مُبْتَلًی بِصَاعِقَةٍ اَوْ هَدْمٍ اَوْ

تدبیر کی یا مبتلا ہیں بجلی کے گرنے یا انہدام مکان یا

حَرَقٍ اَوْ شَرَقٍ اَوْ خَسْفٍ اَوْ مَسْخٍ اَوْ

جل جانے یا ڈوب جانے یا دھنس جانے یا مسخ ہونے یا

قَذْفٍ وَّاَنَا فِیْ عَافِيَةٍ مِّنْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ

سنگسار ہونے کی مصیبتوں میں! جبکہ میں عافیت میں ہوں ان تمام باتوں سے۔

فَلَكَ الْحَمْدُ يَا رَبِّ مِنْ مُّقْتَدِرٍ لَّا يُغْلَبُ

پس تیرے ہی لیے حمد زیبا ہے اے میرے پروردگار! ایسا مقتدر ہے کہ کبھی مغلوب نہیں ہوتا

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

بھوکا رہنا نفس کو قابو رکھنے اور عادتوں کے توڑنے میں بہترین معاون ہوتا ہے۔ (حضرت علی علیہ السلام)

وَذِي أَنَاةٍ لَا يَعْجَلُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّ

اور ایسا بردبار ہے کہ جلدی نہیں کرتا ۔ رحمت نازل فرما حضرت محمدؐ اور

آلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي لِنَعْمَائِكَ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ

آلِ محمدؑ اور قرار دے مجھے اپنی نعمتوں کے شکر ادا کرنیوالوں میں سے

وَلِآلَائِكَ مِنَ الذَّاكِرِيْنَ إِلٰهِي وَكَمْ

اور اپنی نعمتوں کے ذکر کرنیوالوں میں سے شمار کر ۔ اے میرے معبود! اور ایسے کتنے

مِنْ عَبْدٍ أَمْسٰى وَأَصْبَحَ مُسَافِرًا شَاخِصًا

تیرے بندوں میں سے ہیں جنکی شام اور صبح مسافرت کے عالم میں ہوتی ہے

عَنْ أَهْلِهِ وَوَلَدِهِ مُتَحَيِّرًا فِي الْمَفَاوِزِ

جو اپنے اہل اور اپنی اولاد سے دور حیران و پریشانی میں

تَائِهًا مَعَ الْوُحُوشِ وَالْبَهَائِمِ وَالْهَوَامِّ

جنگل کے وحشی جانوروں و چوپایوں اور کیڑے مکوڑوں کے

وَحِيْدًا فَرِيْدًا لَا يَعْرِفُ حِيْلَةً وَلَا يَهْتَدِي

ساتھ اکیلے و منفرد ہیں جو کوئی تدبیر نہیں کرسکتے اور ہدایت کی

سَبِيْلًا أَوْ مُتَأَذِّيًا بِبَرْدٍ أَوْ حَرٍّ أَوْ جُوْعٍ

راہ سے واقف سردی کا یا گرمی یا بھوک

أَوْ عُرْيٍ أَوْ غَيْرِهِ مِنَ الشَّدَائِدِ مِمَّا أَنَا

یا برہنگی کی تکالیف میں ہیں یا اسکے علاوہ دیگر شدائد میں مبتلا ہیں جبکہ میں

مِنْهُ خِلْوٌ فِي عَافِيَةٍ مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهِ

ان سب مصائب سے عافیت میں اپنی زندگی گزار رہا ہوں

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

شریفوں کے جوہر اپنے نفس پر ایثار کے ذریعہ ہی کھلتے ہیں۔
(حضرت علی علیہ السلام)

فَلَكَ الْحَمْدُ يَا رَبِّ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ

پس تیرے ہی لیے حمد زیبا ہے اے میرے پروردگار! ایسا صاحب قدرت ہے کہ کبھی مغلوب نہیں

وَذِي أَنَاةٍ لَا يَعْجَلُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ

ہوتا اور ایسا بردبار ہے کہ جلدی نہیں کرتا رحمت نازل فرما محمدؐ اور

آلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي لِنَعْمَائِكَ مِنَ

آلِ محمدؐ پر اور مجھے محسوب فرما اپنی نعمتوں کے

الشَّاكِرِينَ وَلِآلَائِكَ مِنَ الذَّاكِرِينَ

شکر ادا کرنے والوں میں سے، اور اپنی نعمتوں کے یاد رکھنے والوں میں سے شمار فرما

إِلٰهِي وَسَيِّدِي وَكَمْ مِنْ عَبْدٍ أَمْسٰى وَ

اے میرے معبود اور میرے سردار! اور ایسے کتنے ہی تیرے بندوں میں سے ہیں جن کی شام اور

أَصْبَحَ فَقِيرًا عَائِلًا عَارِيًا مُمْلِقًا مُخْفِقًا

صبح فقر ناداری برہنگی کے عالم میں ہوتی ہے

مَهْجُورًا جَائِعًا ظَمْآنَ يَنْتَظِرُ مَنْ يَعُودُ

تنگی معاش سے ان کے اعضاء لرزتے ہیں (دوستوں سے) الگ اور منتظر ہیں کہ تیرا

عَلَيْهِ بِفَضْلٍ أَوْ عَبْدٍ وَجِيهٍ عِنْدَكَ

کونسا بندہ ان پر احسان کرتا ہے یا تیرا کونسا ایسا بندہ ہے جو تیرے نزدیک

هُوَ أَوْجَهُ مِنِّي عِنْدَكَ وَأَشَدُّ عِبَادَةً

اور وہ حاجت برآری میں مجھ سے زیادہ تیرے نزدیک زیادہ عبادت گزار ہے

لَكَ مَغْلُولًا مَقْهُورًا قَدْ حُمِّلَ ثِقْلًا مِنْ

مگر وہ طوق پہنے ہوئے ہے مغلوب ہے اور مشقت و تنگدستی

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

تَعَبِ الْعَنَاۤءِ وَشِدَّةِ الْعُبُوْدِيَّةِ وَكُلْفَةِ

اور شدت بندگی ، تنگیٔ رزق اور سختی

الرِّزْقِ وَثِقَلِ الضَّرِيْبَةِ اَوْ مُبْتَلًٰى بِبَلَاۤءٍ

بلاؤں میں مبتلا ہے اور اس بلا سے پناہ نہیں ملتی

شَدِيْدٍ لَا قِبَلَ لَهٗ اِلَّا بِمَنِّكَ عَلَيْهِ وَاَنَا

مگر تیرا دکھنا بچا ، احسان سے اس بات پر کہ میں

الْمَخْدُوْمُ الْمُنَعَّمُ الْمُعَافَى الْمُكَرَّمُ فِيْ

خدمتگار رکھتا ہوں تیری نعمتوں سے مالا مال مکرم و محفوظ ہوں

عَافِيَةٍ مِمَّا هُوَ فِيْهِ فَلَكَ الْحَمْدُ يَا رَبِّ

اور عافیت میں ہوں ان سب باتوں سے جن میں وہ ہے۔ پس تیرے ہی لیے حمد زیبا ہے اے میرے پروردگار

مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ وَذِيْ اَنَاةٍ لَا يَعْجَلُ

ایسا مقتدر ہے کہ کبھی مغلوب نہیں ہوتا اور ایسا بردبار ہے کہ کبھی جلدی نہیں کرتا

صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

رحمت نازل فرما حضرت محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر

وَاجْعَلْنِيْ لِنَعْمَاۤئِكَ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ وَ

اور مجھے قرار دے اپنی نعمتوں کے شکر ادا کرنے والوں میں سے اور

لِاٰلَاۤئِكَ مِنَ الذَّاكِرِيْنَ اِلٰهِيْ وَسَيِّدِيْ

اپنی نعمتوں کے یاد رکھنے والوں میں سے شمار کر ، اے میرے معبود اور میرے سردار

وَكَمْ مِنْ عَبْدٍ اَمْسٰى وَاَصْبَحَ عَلِيْلًا مَرِيْضًا

اور کتنے ہی ایسے تیرے بندوں میں سے ہیں جنکی شام و صبح اس حالت میں ہوتی ہے کہ علیل ہیں

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

سَقِيمًا مُدْنِفًا عَلَىٰ فُرُشِ الْعِلَّةِ وَفِي لِبَاسِهَا

مریض، و بیمار ہیں اکی بیماری کا سلسلہ طویل ہے جو بستر مرض پر لیٹے ہوئے

يَتَقَلَّبُ يَمِينًا وَشِمَالًا لَا يَعْرِفُ شَيْئًا

داہنے اور بائیں کروٹیں بدلتے ہیں (اور اب) کسی شے کے

مِنْ لَذَّةِ الطَّعَامِ وَلَا مِنْ لَذَّةِ الشَّرَابِ

کھانے میں لذت نہیں آتی اور نہ کسی شراب کے پینے میں لذت آتی ہے

يَنْظُرُ إِلَىٰ نَفْسِهِ حَسْرَةً لَا يَسْتَطِيعُ لَهَا

وہ اپنے نفس کی طرف حسرت سے نگاہ کرتے ہیں، نہ وہ قدرت رکھتے ہیں

ضَرًّا وَلَا نَفْعًا وَأَنَا خِلْوٌ مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهِ

نقصان سے بچنے کی اور نہ فائدہ حاصل کرنے کی۔ اور ایک میں ہوں جو ان باتوں سے بری ہوں

بِجُودِكَ وَكَرَمِكَ فَلَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ

تیرے ہی جود و کرم کے صدقے میں۔ پس کوئی معبود نہیں ہے سوائے تیرے

سُبْحَانَكَ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ وَذِي

پاک ہے تو ایسا مقتدر ہے کہ کبھی مغلوب نہیں ہوتا اور ایسا صاحب

أَنَاةٍ لَا يَعْجَلُ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ

تحمل ہے کہ جلدی نہیں کرتا رحمت نازل فرما حضرت محمدؐ و آلِ محمدؐ پر

وَاجْعَلْنِي لَكَ مِنَ الْعَابِدِينَ وَلِنَعْمَائِكَ

اور مجھے قرار دے اپنے عبادت گذاروں میں سے اور اپنی نعمتوں کے

مِنَ الشَّاكِرِينَ وَلِآلَائِكَ مِنَ الذَّاكِرِينَ۔

شکر گذاروں میں سے۔ اور اپنی نعمتوں کے ذاکرین میں سے شمار فرما۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

اللہ کسی کی اتنی آزمائش نہیں کرتا جتنی اسے ڈھیل دے کر رکھتا ہے۔
(حضرت علی علیہ السلام)

وَارْحَمْنِي بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ •

اور مجھ پر مہربانی فرما اپنی رحمت کے صدقے میں اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے

مَوْلَايَ وَسَيِّدِي وَكَمْ مِنْ عَبْدٍ

اے میرے آقا !! اور اے میرے سردار ! اور بہت سے تیرے ایسے بھی بندے ہوتے ہیں

أَمْسَى وَأَصْبَحَ وَقَدْ دَنَا يَوْمُهُ مِنْ حَتْفِهِ

جن کی شام اور صبح اس حالت میں ہوگی کہ جیسے اس کی موت کے دن قریب ہوں

وَأَحْدَقَ بِهِ مَلَكُ الْمَوْتِ فِي أَعْوَانِهِ

اور اس کو موت کے فرشتے نے گھیر لیا ہو اور وہ اپنے مددگاروں میں ہو

يُعَالِجُ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ وَحِيَاضُهُ تَدُورُ

جان کنی اور سکراتِ موت کی تکلیف کے سبب کبھی وہ

عَيْنَاهُ يَمِينًا وَشِمَالًا يَنْظُرُ إِلَى أَحِبَّائِهِ

اپنی آنکھوں کو داہنی جانب اور کبھی بائیں جانب پھیر کر دیکھتا ہے اور اپنے چاہنے والوں

وَأَوِدَّائِهِ وَأَخِلَّائِهِ قَدْ مُنِعَ مِنَ

اور محبت کرنے والوں اور اپنے سچے دوستوں کی طرف نظریں دوڑاتا ہے مگر انکو

الْكَلَامِ وَحُجِبَ عَنِ الْخِطَابِ يَنْظُرُ

کلام کرنے کی اجازت نہیں دی گئی ہے کہ ان سے کچھ کہہ سکے " پھر وہ نظر کرتا ہے

إِلَى نَفْسِهِ حَسْرَةً لَا يَسْتَطِيعُ لَهَا ضَرًّا وَ

حسرت و یاس سے اپنے ہی نفس کی طرف ، جبکہ وہ قدرت نہیں رکھتا اپنے آپ کو ضرر سے

لَا نَفْعًا وَأَنَا خِلْوٌ مِنْ ذَلِكَ كُلِّهِ بِجُودِكَ

بچانے اور نفع پہونچانے پر ۔ اور ایک میں ہوں جو ان تمام باتوں سے بچا ہوں

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

میں اپنی آرزو کے ساتھ جنگ کرتا ہوں اور موت کا منتظر ہوں۔

(حضرت علی علیہ السلام)

وَكَرَمُكَ فَلَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ

اور تیرے کرم کے محفوظ ہے۔ پس نہیں ہے کوئی معبود سوائے تیرے ، پاک و منزہ ہے تو ہر برائی سے

مِنْ مُّقْتَدِرٍ لَّا يُغْلَبُ وَذِيْ اَنَاةٍ لَّا يَعْجَلُ

ایسی قدرت والا ہے جو کبھی مغلوب نہیں ہوتا اور ایسا بردبار ہے کہ کبھی جلدی نہیں کرتا

صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْنِيْ

رحمت نازل فرما حضرت محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر اور مجھے شمار کر

لَكَ مِنَ الْعَابِدِيْنَ وَلِنَعْمَآئِكَ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ

اپنے عبادت گزاروں میں سے اور اپنی نعمتوں کے شکر ادا کرنے والوں میں سے

وَلِاٰلَآئِكَ مِنَ الذَّاكِرِيْنَ ۔ وَارْحَمْنِيْ

اور اپنی نعمتوں کے ذکر کرنے والوں میں سے (شمار کر) اور مہربانی فرما مجھ پر

بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۔

اپنی رحمت کے سبب اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے ۔

مَوْلَايَ وَسَيِّدِيْ وَكَمْ مِّنْ عَبْدٍ

اے میرے آقا اور میرے سردار ! اور کتنے ہی تیرے بندوں میں سے ایسے بھی

اَمْسٰى وَاَصْبَحَ فِيْ مَضَآئِقِ الْحُبُوْسِ

ہیں جنکی شام اور صبح قیدخانوں کی تنگیوں

وَالسُّجُوْنِ وَكَرْبِهَا وَذُلِّهَا وَحَدِيْدِهَا

اور زندان کی اسیری میں گزرتی ہے اور سختیوں اور ذلتوں میں مبتلا ہیں اور لوہے میں

يَتَدَاوَلُهٗ اَعْوَانُهَا وَزَبَانِيَتُهَا فَلَا

جکڑے ہوتے ہیں ، زندان بان اور قیدخانے کے دربان اب معلوم

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

لوگوں کی اصلاح صرف حکمران ہی کرسکتا ہے، خواہ وہ نیک ہو یا بد۔
(حضرت علی علیہ السلام)

يَدْرِيْ اَيَّ حَالٍ يُفْعَلُ بِهٖ وَ اَيَّ مُثْلَةٍ

ان کے ساتھ کیا برسلوکی کریں گے اور اب وہ کس عقوبت

يُمَثَّلُ بِهٖ فَهُوَ فِيْ ضُرٍّ مِنَ الْعَيْشِ وَ

میں گرفتار کیے جائیں گے۔ پس وہ زندگی کی سختی اور

ضَنْكٍ مِنَ الْحَيٰوةِ يَنْظُرُ اِلٰى نَفْسِهٖ

تنگی حیات میں مقید ہوا پھر وہ تفکر کرتے ہوا اپنے ہی نفس کی طرف

حَسْرَةً لَا يَسْتَطِيْعُ لَهَا ضَرًّا وَّ لَا نَفْعًا وَ

حسرت سے، لیکن اب وہ اپنے کو نقصان سے بچانے اور نفع پہنچانے پر قدرت نہیں رکھتے اور

اَنَا خِلْوٌ مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ بِجُوْدِكَ وَ

ایک میں ہوں جو ان تمام باتوں سے آزاد ہے تیرے جود سے اور

كَرَمِكَ فَلَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ

تیری مہربانی سے۔ پس تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ تو منزہ ہے ہر برائی سے

مِنْ مُّقْتَدِرٍ لَّا يُغْلَبُ وَ ذِيْ اَنَاةٍ لَّا يَعْجَلُ

ایسا قادر ہے جو کبھی مغلوب نہیں ہوا اور ایسا بردبار ہے جو جلدی نہیں کرتا

صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اجْعَلْنِيْ

رحمت نازل فرما حضرت محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر اور مجھے قرار دے

لَكَ مِنَ الْعَابِدِيْنَ وَ لِنَعْمَائِكَ مِنَ

اپنے عابدوں میں سے اور اپنی نعمتوں کے

الشَّاكِرِيْنَ وَ لِاٰلَائِكَ مِنَ الذَّاكِرِيْنَ۔

شاکروں میں سے۔ اور اپنی نعمتوں کے ذاکروں میں سے (شمار فرما)

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

وَارْحَمْنِي بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ۞

اور مجھ پر مہربانی فرما اپنی رحمت کے سبب اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے

سَيِّدِي وَمَوْلَايَ وَكَمْ مِنْ عَبْدٍ أَمْسَىٰ

اے میرے سردار ! اور اے میرے آقا ! اور کتنے ہی تیرے ایسے بندے ہیں جنہوں نے شام کی

وَأَصْبَحَ قَدِ اسْتَمَرَّ عَلَيْهِ الْقَضَاءُ وَ

اور صبح اس حالت میں کی گویا ان پر حکم قضا جاری ہو گیا اور

أَحْدَقَ بِهِ الْبَلَاءُ وَفَارَقَ أَوِدَّاءَهُ وَ

اسے بلا نے گھیرے میں لے لیا اور وہ جدا ہو گیا اپنے محبوبوں اور

أَحِبَّاءَهُ وَأَخِلَّاءَهُ وَأَمْسَىٰ أَسِيرًا

دوستوں اور خلیلوں سے اور وہ اسیر و قیدی ہو گیا

حَقِيرًا ذَلِيلًا فِي أَيْدِي الْكُفَّارِ وَالْأَعْدَاءِ

حقیر ہو گیا ذلیل ہو گیا ہے کفار اور دشمنوں کے ہاتھوں میں۔

يَتَدَاوَلُونَهُ يَمِينًا وَشِمَالًا قَدْ حُصِرَ فِي

جو اسے ادھر اور ادھر لیے پھرتے ہیں قید کر دیا گیا ہے

الْمَطَامِيرِ وَثُقِّلَ بِالْحَدِيدِ لَا يَرَىٰ

اسکو تہ خانوں میں اور لوہے سے گرانبار کیا گیا ہے، نہیں دیکھ سکتا ہے

شَيْئًا مِنْ ضِيَاءِ الدُّنْيَا وَلَا مِنْ رَوْحِهَا

دنیا کی روشنی کو ذرا بھی اور نہ اس کی آسائش کو۔

يَنْظُرُ إِلَىٰ نَفْسِهِ حَسْرَةً لَا يَسْتَطِيعُ لَهَا

وہ اپنے ہی نفس کی طرف حسرت سے نظر کرتا ہے لیکن اسکے مقدور میں نہیں ہے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

ایثار کے ذریعہ ہی آزاد لوگوں کو غلام بنا سکتے ہو۔ (حضرت علی علیہ السلام)

ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا • وَاَنَا خِلْوٌ مِّنْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ

کہ وہ نقصان سے بچ سکے اور فائدہ پہنچا سکے ۔ اور ایک میں ہوں ان تمام باتوں سے آزاد ہوں

بِجُوْدِكَ وَكَرَمِكَ • فَلَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ

بہ سبب تیری بخشش اور تیری مہربانی کے ۔ پس نہیں ہے کوئی معبود سوائے تیرے

سُبْحَانَكَ مِنْ مُّقْتَدِرٍ لَّا يُغْلَبُ وَذِيْ

تو پاکیزہ ہے ایسا مقتدر ہے کہ کبھی مغلوب نہیں ہوتا اور ایسا صاحب

اَنَاةٍ لَّا تَعْجَلُ • صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ

تحمل ہے کہ جلدی نہیں کرتا ۔ رحمت نازل فرما محمدؐ اور آل

مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْنِيْ لَكَ مِنَ الْعَابِدِيْنَ وَ

محمدؐ پر اور مجھے قرار دے اپنے عبادت گزاروں میں سے اور

لِنَعْمَائِكَ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ وَلِاٰلَائِكَ

اپنی نعمتوں کے شکر ادا کرنے والوں میں سے اور اپنی نعمتوں کے

مِنَ الذَّاكِرِيْنَ • وَارْحَمْنِيْ بِرَحْمَتِكَ

یاد رکھنے والوں میں سے ۔ اور مجھ پر مہربان فرما اپنی رحمت سے

يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ • وَعِزَّتِكَ يَا كَرِيْمُ •

اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے اور تیری عزت کی قسم اے کریم

لَاَطْلُبَنَّ مِمَّا لَدَيْكَ وَلَاُلِحَّنَّ عَلَيْكَ

میں ضرور طلب کروں گا ان نعمتوں کو جو تیرے پاس ہیں اور تیرے حضور تضرع کروں گا

وَلَاَمُدَّنَّ يَدِيْ نَحْوَكَ مَعَ جُرْمِهَاۤ اِلَيْكَ

اور تیرے سامنے اپنے ہاتھ پھیلاؤں گا باوجودیکہ ان ہاتھوں سے میں نے گناہ کیے ہیں

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

جاہل اس چیز سے وحشت محسوس کرتا ہے جس سے عقلمند مانوس ہوتا ہے۔
(حضرت علی علیہ السلام)

يَا رَبِّ فَبِمَنْ أَعُوذُ وَبِمَنْ أَلُوذُ لَا أَحَدَ

اے میرے پروردگار! پس تیرے علاوہ کس سے پناہ مانگوں اور کس طرف پناہ لوں، نہیں ہے کوئی

لِي إِلَّا أَنْتَ أَفَتَرُدُّنِي وَأَنْتَ مُعَوَّلِي

میرے لیے سوائے تیرے، تو کیا تو بھی مجھے رد کر دیگا جبکہ تو ہی میری اُمید گاہ ہے

وَعَلَيْكَ مُتَّكَلِي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي

اور تجھ پر ہی میں بھروسہ کرتا ہے۔ میں سوال کر رہا ہوں تجھ ہی سے تیرے اس اسم کے ذریعے

وَضَعْتَهُ عَلَى السَّمَاءِ فَاسْتَقَلَّتْ وَعَلَى

جسے تو نے جب آسمان پر رکھا تو وہ ٹھہر گیا اور جب اوپر

الْأَرْضِ فَاسْتَقَرَّتْ وَعَلَى الْجِبَالِ فَرَسَتْ

زمین کے رکھا تو اسے قرار ہوا اور جب پہاڑوں پر رکھا تو وہ بلند ہو گئے

وَعَلَى اللَّيْلِ فَأَظْلَمَ وَعَلَى النَّهَارِ فَاسْتَنَارَ

اور جب رات پر رکھا تو تاریک ہو گئی اور جب دن پر رکھا تو وہ روشن ہو گیا

أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ

یہ کہ تو درود بھیج حضرت محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر اور یہ کہ

تَقْضِيَ لِي حَوَائِجِي كُلَّهَا وَتَغْفِرَ لِي

تو میرے لیے میری حاجات کو پورا فرما دے مکمل طور پر اور تو معاف فرما میرے

ذُنُوبِي كُلَّهَا صَغِيرَهَا وَكَبِيرَهَا

گناہوں کو مکمل و کلیتہً خواہ وہ گناہان صغیرہ ہوں یا گناہان کبیرہ

وَتُوَسِّعَ عَلَيَّ مِنَ الرِّزْقِ مَا تُبَلِّغُنِي بِهِ

اور میرے لیے رزق میں وسعت و کشادگی فرما، یہاں تک کہ مجھے اس کے ذریعے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

حق کی قوت اسی کی ہوتی ہے جو کل کا دن اپنا آخری دن سمجھتا ہے۔

(حضرت علی علیہ السلام)

شَرَفَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

سے شرف حاصل ہو جائے دنیا و آخرت کا ۔ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

مَوْلَايَ بِكَ اسْتَعَنْتُ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ

اے میرے آقا! میں تجھ سے ہی مدد چاہتا ہوں۔ پس درود بھیج حضرت محمدؐ

وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَعِنِّيْ وَبِكَ اسْتَجَرْتُ

اور آلِ محمدؐ پر اور میں تجھ ہی سے نیک اجر کا طالب ہوں

فَاَجِرْنِيْ وَاَغْنِنِيْ بِطَاعَتِكَ عَنْ طَاعَةِ

پس اجر عطا فرما اور مجھے بے پرواہ کر دے اپنی اطاعت کے ذریعے سے

عِبَادِكَ وَبِمَسْئَلَتِكَ عَنْ مَسْئَلَةِ خَلْقِكَ

اپنے بندوں کی اطاعت کرنے سے اور تجھ سے سوال کرنے کے سبب تیری مخلوق سے سوال کرنے

وَانْقُلْنِيْ مِنْ ذُلِّ الْفَقْرِ اِلٰى عِزِّ الْغِنٰى وَ

اور فقیری کی ذلت کو مجھ سے پھیر دے ، تونگری اور غنیٰ کی طرف اور

مِنْ ذُلِّ الْمَعَاصِيْ اِلٰى عِزِّ الطَّاعَةِ فَقَدْ

گناہوں کی ذلت کو اطاعت کی عزت کی طرف یقیناً

فَضَّلْتَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّنْ خَلْقِكَ جُوْدًا

تو نے مجھے فضیلت عطا فرمائی ہے اپنی بہت سی مخلوق پر سخاوت کے ساتھ

مِنْكَ وَكَرَمًا لَا بِاسْتِحْقَاقٍ مِّنِّيْ. اِلٰهِيْ

تیری اپنی طرف اور اپنے کرم سے ، نہ کہ میں اس کا مستحق تھا ۔ اے میرے معبود

فَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰى ذٰلِكَ كُلِّهٖ. صَلِّ عَلٰى

پس تیرے ہی لیے حمد زیبا ہے ان تمام باتوں پر رحمت نازل فرما

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ • وَاجْعَلْنِیْ لِنَعْمَآئِكَ

حضرت محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر اور مجھے قرار دے اپنی نعمتوں کے

مِنَ الشَّاكِرِیْنَ وَلِاٰ لَآئِكَ مِنَ الذَّاكِرِیْنَ •

شکر ادا کرنیوالوں میں سے اور اپنی نعمتوں کے ذکر کرنیوالوں میں سے

اس کے بعد سجدے میں جا کر پڑھے۔ سَجَدَ وَجْهِیَ

سجدہ کیا ہے میرے چہرۂ

الذَّلِیْلُ لِوَجْهِكَ الْعَزِیْزِ الْجَلِیْلِ سَجَدَ

ذلیل نے تیرے غالب اور بزرگ و برتر ذات کو • سجدہ کیا ہے

وَجْهِیَ الْبَالِیْ الْفَانِیْ لِوَجْهِكَ الدَّآئِمِ

میرے فنا ہونے والے اور پوشیدہ ہونیوالے چہرے نے تیری ہمیشہ باقی رہنے والی

الْبَاقِیْ سَجَدَ وَجْهِیَ الْفَقِیْرُ لِوَجْهِكَ

ذات کو • سجدہ کیا ہے میرے فقیر و نادار چہرے نے تیری ذات کو

الْغَنِیِّ الْكَبِیْرِ سَجَدَ وَجْهِیْ وَسَمْعِیْ

جو غنی ہے بزرگ سجدہ کیا ہے میرے چہرے اور میرے کانوں نے

وَبَصَرِیْ وَلَحْمِیْ وَدَمِیْ وَجِلْدِیْ وَ

اور میری آنکھوں نے اور میرے گوشت اور میرے خون اور میری جلد (کھال) نے اور

عَظْمِیْ وَمَآ اَقَلَّتِ الْاَرْضُ مِنِّیْ لِلّٰهِ

میری ہڈیوں نے اور میرے ان تمام اعضاء نے جو زمین پر ٹھہرے ہوئے ہیں اللہ کیلئے

رَبِّ الْعَالَمِیْنَ • اَللّٰهُمَّ عُدْ عَلٰی جَهْلِیْ

جو پروردگار ہے عالمین کا - اے اللہ! میری جہالت و لاعلمی پر در گزر فرما

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

بِحِلْمِكَ وَعَلٰى فَقْرِيْ بِغِنَاكَ وَعَلٰى

اپنی بردباری کے سبب اور میری تنگدستی و تنگی پر اپنی تونگری کے سبب اور میری

ذُلِّيْ بِعِزِّكَ وَسُلْطَانِكَ وَعَلٰى ضَعْفِيْ

ذلت پر اپنی عزت کے سبب اور اپنی سلطان کے سبب اور میری کمزوری پر

بِقُوَّتِكَ وَعَلٰى خَوْفِيْ بِاَمْنِكَ وَعَلٰى

اپنی قوت کے سبب، اور میرے خوف پر اپنے امن کے سبب، اور میرے

ذُنُوْبِيْ وَخَطَايَايَ بِعَفْوِكَ وَرَحْمَتِكَ

گناہوں اور میری خطاؤں پر اپنی معافی کے سبب، اور اپنی رحمت کے ذریعے

يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ • اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَدْرَءُ

اے مہربان، اے نہایت رحم والے۔ اے اللہ! بلاشبہ میں دفع کرتا ہوں (شر کو)

بِكَ فِيْ نَحْرِ (فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ) وَاَعُوْذُ

تیرے ذریعے سے جو میری گردن پر ہے (یہاں دشمن کا نام مع ولدیت لے) اور میں پناہ مانگتا ہوں

بِكَ مِنْ شَرِّهٖ فَاكْفِنِيْهِ بِمَا كَفَيْتَ

تیری بدولت اس (دشمن) کے شر سے پس تو مجھے بچائے رکھ جیسا کہ تو نے محفوظ رکھا

بِهٖ اَنْبِيَائَكَ وَاَوْلِيَائَكَ مِنْ خَلْقِكَ

اپنے انبیاء اور اپنے اولیاء کو اپنی مخلوق سے

وَصَالِحِيْ عِبَادِكَ مِنْ فَرَاعِنَةِ خَلْقِكَ

اور اپنے صالحین، عبادتگزار بندوں کو بچایا اپنی مخلوق کے فرعونوں

وَطُغَاةِ عُدَاتِكَ وَشَرِّ جَمِيْعِ خَلْقِكَ

اور سرکشوں کے شر سے اور ان دشمنوں کی دشمنی و شر سے جو تمام تیری مخلوق میں

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

صادق ترین چیز موت اور کاذب ترین چیز آرزو اور امید ہے۔
(حضرت علی علیہ السلام)

بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ إِنَّكَ
اپنی رحمت کے سبب۔ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے بیشک تو

عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَحَسْبُنَا اللَّهُ
ہر شئے پر مکمل قدرت رکھتا ہے اور ہمارے لیے کافی ہے اللہ

وَنِعْمَ الْوَكِيلُ.
اور وہ بہترین وکیل و کفایت کرنے والا ہے۔

اسنادِ دعائے مشلول

یہ دُعا کتاب کفعمی اور مہج الدعوات سے نقل کی گئی ہے۔ یہ وہ دُعا ہے جو کہ حضرت امیرالمومنین نے ایک ایسے جوان کو جو اپنے باپ کے بارے میں گناہ اور ظلم کرنے کی وجہ سے مفلوج (شل) ہو گیا تھا تعلیم فرمائی۔ اس نے اس دُعا کو پڑھا تو خواب میں جناب رسول خدا کو دیکھا کہ آنحضرتؐ نے اپنے دستِ مبارک کو اس کے بدن پر پھیرا اور فرمایا کہ اس اسم اعظم کو حفظ کر لے تیرا کام بخیر ہو جائیگا۔ حضرت امام حسینؑ نے فرمایا کہ اس دُعا کا پڑھنا باعثِ برکت ہے۔ رنج و غم دور ہوتا ہے۔ قرض ادا ہوتا ہے گناہ اور فقر سے نجات ملتی ہے عیوب فنا ہو جاتے ہیں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

دُعَائے مَشلُول

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(شروع کرتا ہوں) اللہ کے نام سے جو مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُكَ بِاسۡمِكَ بِسۡمِ اللّٰہِ

اے اللہ! میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں، تیرے نام کا واسطہ دیکر شروع کرتا ہوں اللہ کے

الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ یَا ذَا الۡجَلَالِ وَالۡاِکۡرَامِ

نام سے جو رحمٰن و رحیم ہے، اے صاحب بزرگی و کرامت،

یَا حَیُّ یَا قَیُّوۡمُ یَا حَیُّ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنۡتَ

اے زندہ، اے پائندہ، اے ایسا زندہ کہ کوئی خدا نہیں ہے سوائے تیرے

یَا ھُوَ یَا مَنۡ لَا یَعۡلَمُ مَا ھُوَ وَلَا

اے وہ ذات کہ جس کو کوئی نہیں جانتا کہ وہ کیا ہے

کَیۡفَ ھُوَ وَلَا اَیۡنَ ھُوَ وَلَا حَیۡثُ

وہ کیسا ہے، وہ کہاں ہے اور وہ کس حیثیت کا مالک ہے

ھُوَ اِلَّا ھُوَ یَا ذَا الۡمُلۡكِ وَالۡمَلَکُوۡتِ

بس اس کو تو وہ خود ہی جانتا ہے۔ اے صاحب مُلک و سلطنت

یَا ذَا الۡعِزَّۃِ وَالۡجَبَرُوۡتِ یَا مَلِكُ یَا

اے صاحب عزت و اقتدار، اے بادشاہِ حقیقی، اے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

تمہیں صرف حق سے مانوس ہونا چاہیے اور صرف باطل سے وحشت زدہ ہونا چاہیے۔ (حضرت علی علیہ السلام)

قُدُّوْسُ یَا سَلَامُ یَا مُؤْمِنُ یَا مُهَیْمِنُ

پاک و پاکیزہ ہر نقص و عیب سے، اے سلامتی دینے والے، اے امان دینے والے، اے نگہبان

یَا عَزِیْزُ یَا جَبَّارُ یَا مُتَکَبِّرُ یَا خَالِقُ

اے صاحبِ عزت، اے زبردست، اے بڑائی والے، اے پیدا کرنیوالے

یَا بَارِئُ یَا مُصَوِّرُ یَا مُفِیْدُ یَا مُدَبِّرُ

اے موجود کرنیوالے، اے صورتوں کو بنانیوالے، اے فائدہ پہنچانیوالے، اے تدبیر کرنیوالے

یَا شَدِیْدُ یَا مُبْدِئُ یَا مُعِیْدُ یَا مُبِیْدُ

اے ہر کام مستحکم کرنیوالے، اے خلقت کی ابتدا کرنیوالے، اے پلٹانے والے، اے ہلاک کرنیوالے

یَا وَدُوْدُ یَا مَحْمُوْدُ یَا مَعْبُوْدُ یَا بَعِیْدُ

اے محبت کرنیوالے، اے تعریف کے لائق، اے لائقِ عبادت، اے ہر ایک سے دور

یَا قَرِیْبُ یَا مُجِیْبُ یَا رَقِیْبُ یَا حَسِیْبُ

اے سب سے قریب، اے دعا قبول فرمانے والے، اے نگہبان و محافظ، اے حساب رکھنے والے

یَا بَدِیْعُ یَا رَفِیْعُ یَا مَنِیْعُ یَا سَمِیْعُ یَا عَلِیْمُ

اے موجدِ کائنات، اے عالی منزلت، اے بلند مرتبت، اے ہر بات سننے والے، اے سب کچھ جاننے والے

یَا حَلِیْمُ یَا کَرِیْمُ یَا حَکِیْمُ یَا قَدِیْمُ

اے بُردبار، اے صاحبِ کرم، اے مصلحت بین، اے ہمیشگی والے

یَا عَلِیُّ یَا عَظِیْمُ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ

اے بلند مقام، اے عظیم الشان، اے مہربان، اے نعمت بخشنے والے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

بیماریوں کی کثرت بخل کی علامت ہے۔ (حضرت علی علیہ السلام)

یَا دَیَّانُ یَا مُسْتَعَانُ یَا جَلِیْلُ یَا جَمِیْلُ

اے جزا و سزا دینے والے، اے مددگار، اے بزرگی والے، اے صاحب جمال،

یَا وَکِیْلُ یَا کَفِیْلُ یَا مُقِیْلُ یَا مُنِیْلُ

اے بندوں کے کارساز، اے بندوں کے کفیل، اے غلطیوں کو معاف کرنے والے، اے روزی رساں

یَا نَبِیْلُ یَا دَلِیْلُ یَا ھَادِیْ یَا بَادِیْ

اے صاحب عظمت، اے رہنما، اے ہدایت کرنے والے، اے ہر شے کی ابتدا کرنے والے۔

یَا اَوَّلُ یَا اٰخِرُ یَا ظَاھِرُ یَا بَاطِنُ

اے سب سے پہلے، اے سب کے بعد رہنے والے، اے سب پر ظاہر، اے سب سے پوشیدہ

یَا قَآئِمُ یَا دَآئِمُ یَا عَالِمُ یَا حَاکِمُ

اے ہمیشہ رہنے والے، اے ہمیشہ دائم و بقا والے، اے سب کچھ جاننے والے، اے حکم کرنے والے

یَا قَاضِیْ یَا عَادِلُ یَا فَاصِلُ یَا وَاصِلُ

اے فیصلہ کرنے والے، اے عدالت والے، اے ہر شے سے جدا، اے ہر شے سے ملے ہوئے

یَا طَاھِرُ یَا مُطَھِّرُ یَا قَادِرُ یَا مُقْتَدِرُ

اے پاک ذات، اے پاک کرنے والے، اے صاحب قدرت، اے صاحب اقتدار

یَا کَبِیْرُ یَا مُتَکَبِّرُ یَا وَاحِدُ یَا اَحَدُ

اے بہت بڑائی والے، اے اپنی بڑائی کرنے والے، اے تنہا، اے یکتا

یَا صَمَدُ یَا مَنْ لَّمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ

اے بے نیاز: اے وہ جو کسی کا والد نہیں، اور نہ اس کا کوئی والد ہے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ وَلَمْ
اور اُس کا کوئی ہمسر اور کفو نہیں ہے (اسکا صاحب نہیں ہے) اور نہ
يَكُنْ لَهُ صَاحِبَةٌ وَلَا كَانَ مَعَهُ
اس کی کوئی صاحبہ ہے، اور نہ اُس کے ساتھ کوئی
وَزِيرٌ وَلَا اتَّخَذَ مَعَهُ مُشِيرًا وَلَا
وزیر ہے، اور نہ اُس نے اپنا کسی کو مشیر بنایا، اور نہ اس کو
احْتَاجَ إِلَى ظَهِيرٍ وَلَا كَانَ مَعَهُ مِنْ
کسی کی پشت پناہی کی ضرورت ہے، اور نہ اُس کے ساتھ کوئی دوسرا
إِلٰهٍ غَيْرُهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ فَتَعَالَيْتَ
اللہ ہے (جو اسکا ہاتھ بٹائے) نہیں ہے کوئی خدا سوائے تیرے اور تو ان سب باتوں سے بالاتر ہے
عَمَّا يَقُولُ الظَّالِمُونَ عُلُوًّا كَبِيرًا
جو (یہ) ظالمین (مشرکین) کہتے ہیں اور بہت ہی بلند و بالا ہے
يَا عَلِيُّ يَا شَامِخُ يَا بَاذِخُ يَا فَتَّاحُ يَا
اے بلند مرتبہ، اے عالی منزلت، اے عالی شان، اے کھولنے والے، اے
نَفَّاحُ يَا مُرْتَاحُ يَا مُفَرِّجُ يَا نَاصِرُ
ہواؤں کے چلانے والے، اے آرام رساں، اے فرحت بخش، اے مددگار
يَا مُنْتَصِرُ يَا مُدْرِكُ يَا مُهْلِكُ يَا
اے مدد دینے والے، اے فریادرس، اے ہلاک کرنے والے، اے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

مُنْتَقِمُ يَا بَاعِثُ يَا وَارِثُ يَا طَالِبُ

انتقام لینے والے، اے مُردوں کو اٹھانے والے۔ اے وارثِ حقیقی، اے طلب کرنے والے،

يَا غَالِبُ يَا مَنْ لَا يَفُوتُهُ هَارِبٌ

اے سب پر غالب، اے وہ ذات جس سے بچ کر کوئی بھاگنے والا بھاگ نہیں سکتا۔

يَا تَوَّابُ يَا أَوَّابُ يَا وَهَّابُ يَا مُسَبِّبَ

اے توبہ قبول کرنے والے، اے بار بار فریاد رسی کرنے والے، اے بے عوض بخشنے والے، اے اسباب کے

الْأَسْبَابِ يَا مُفَتِّحَ الْأَبْوَابِ يَا مَنْ

پیدا کرنے والے، اے بند دروازوں کو کھولنے والے، اے وہ ذات

حَيْثُ مَا دُعِيَ أَجَابَ يَا طَهُورُ يَا شَكُورُ

کہ جب بھی کوئی اس سے دعا کرے قبول فرماتا ہے، اے ہر طرح پاک و پاکیزہ، اے شکر قبول کرنے

يَا عَفُوُّ يَا غَفُورُ يَا نُورَ النُّورِ يَا مُدَبِّرَ

والے، اے درگزر کرنے والے، اے گناہ بخشنے والے، اے تمام نوروں کے اصل نور، اے نظامِ عالم کو

الْأُمُورِ يَا لَطِيفُ يَا خَبِيرُ يَا مُجِيرُ يَا

درست کرنے والے، اے مہربان، اے باخبر، اے پناہ دینے والے، اے

مُنِيرُ يَا بَصِيرُ يَا ظَهِيرُ يَا كَبِيرُ

روشنی بخشنے والے، اے باریک بین، اے پشت پناہ، اے بزرگ

يَا وِتْرُ يَا فَرْدُ يَا أَبَدُ يَا سَنَدُ يَا

اے یکتا، اے یگانہ، اے ہمیشہ باقی رہنے والے، اے جائے پناہ، اے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

صَمَدُ یَا کَافِیْ یَا شَافِیْ یَا وَافِیْ

بے نیاز ۔ اے کفایت کرنیوالے ، اے شفا دینے والے ، اے وفا کرنے والے ،

یَا مُعَافِیْ یَا مُحْسِنُ یَا مُجْمِلُ یَا مُنْعِمُ

اے عافیت دینے والے ، اے احسان کرنیوالے ، اے نیکی کرنیوالے ، اے نعمت دینے والے

یَا مُفْضِلُ یَا مُتَكَرِّمُ یَا مُتَفَرِّدُ یَا مَنْ

اے فضل کرنیوالے ، اے صاحبِ کرم ، اے یکتا و یگانہ ، اے وہ جو

عَلَا فَقَهَرَ یَا مَنْ مَلَكَ فَقَدَرَ یَا مَنْ

بلند ہو کر غالب رہا ، اے وہ جو مالک ہو کر قادر رہا ، اے وہ جو

بَطَنَ فَخَبَرَ یَا مَنْ عُبِدَ فَشَكَرَ یَا

پوشیدہ ہو کر باخبر رہا ، اے وہ جس کی عبادت کی گئی اور اس نے جزا دی ، اے

مَنْ عُصِیَ فَغَفَرَ یَا مَنْ لَا تَحْوِیْهِ

وہ جس کی نافرمانی کی گئی اور اس نے معاف کر دیا ، اے وہ کہ فکر و خیال جس کا احاطہ

الْفِكَرُ وَ لَا یُدْرِكُهُ بَصَرٌ وَ لَا یَخْفٰی

نہیں کر سکتے ، اور کوئی آنکھ اسے دیکھ نہیں سکتی ، اور نہ کوئی چیز اس سے

عَلَیْهِ اَثَرٌ یَا رَازِقَ الْبَشَرِ یَا مُقَدِّرَ

پوشیدہ رہ سکتی ہے ، اے انسانوں کو روزی دینے والے ، اے ہر ایک کی تقدیر

كُلِّ قَدَرٍ یَا عَالِیَ الْمَكَانِ یَا شَدِیْدَ

معین کرنیوالے ، اے بلند منزلت والے ، اے مستحکم دستگاہ رکھنے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

میرے ۳ دوست ہیں۔ (۱) تیرا دوست۔ (۲) تیرے دوست کا دوست۔
(۳) تیرے دشمن کا دشمن۔ (حضرت علیؑ)

الْاَرْكَانِ يَا مُبَدِّلَ الزَّمَانِ يَا قَابِلَ

والے، اے زمانے کو بدلنے والے، اے قربانیوں کو

الْقُرْبَانِ يَا ذَا الْمَنِّ وَ الْاِحْسَانِ

قبول کرنیوالے، اے صاحبِ منّت و احسان

يَا ذَا الْعِزَّةِ وَ السُّلْطَانِ يَا رَحِيْمُ يَا رَحْمٰنُ

اے صاحبِ عزت و سلطنت، اے بہت رحم کرنیوالے، اے مہربان

يَا مَنْ هُوَ كُلَّ يَوْمٍ فِيْ شَاْنٍ يَا مَنْ

اے ہر روز ایک نئی شان رکھنے والے، اے وہ کہ جسے ایک کام

لَا يَشْغَلُهٗ شَاْنٌ عَنْ شَاْنٍ يَا عَظِيْمَ

دوسرے کاموں سے نہیں روکتا، اے بڑی

الشَّاْنِ يَا مَنْ هُوَ بِكُلِّ مَكَانٍ يَا سَامِعَ

شان والے، اے وہ جو ہر جگہ موجود ہے، اے سب کی آوازوں

الْاَصْوَاتِ يَا مُجِيْبَ الدَّعَوَاتِ يَا مُنْجِحَ

کو سننے والے، اے دعاؤں کو قبول کرنے والے، اے مرادوں کو پورا

الطَّلِبَاتِ يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ يَا مُنْزِلَ

کرنے والے، اے حاجتوں کو پورا کرنے والے، اے نازل کرنیوالے

الْبَرَكَاتِ يَا رَاحِمَ الْعَبَرَاتِ يَا مُقِيْلَ

برکتوں کے، اے آنسوؤں پر رحم کرنے والے، اے معاف کرنیوالے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

میرے ۳ ہی دشمن ہیں۔(۱) تیرا دشمن۔ (۲) تیرے دوست کا دشمن۔
(۳) تیرے دشمن کا دوست۔ (حضرت علیؑ)

الْعَثَرَاتِ يَا كَاشِفَ الْكُرُبَاتِ

لغزشوں کے ' اے رنج و غم کو دور کرنے والے ۔

يَا وَلِيَّ الْحَسَنَاتِ يَا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ

اے نیکیوں کے والی ، اے درجات کو بلند کرنے والے ،

يَا مُؤْتِيَ السُّؤْلَاتِ يَا مُحْيِيَ الْأَمْوَاتِ

اے سائلوں کو عطا کرنے والے ' اے مردوں کو زندہ کرنے والے ،

يَا جَامِعَ الشَّتَاتِ يَا مُطَّلِعًا عَلَى النِّيَّاتِ

اے بکھرے ہوئے لوگوں کو جمع کرنیوالے ' اے سب کی نیتوں سے واقف

يَا رَادَّ مَا قَدْ فَاتَ يَا مَنْ لَا تَشْتَبِهُ

اے گم شدہ چیزوں کو پلٹانے والے ' اے وہ کہ جس پر آوازیں مشتبہ

عَلَيْهِ الْأَصْوَاتُ يَا مَنْ لَا تُضْجِرُهُ

نہیں ہوتیں ' اے وہ کہ جو سوالوں کی کثرت سے

الْمَسْأَلَاتُ وَلَا تَغْشَاهُ الظُّلُمَاتُ

تنگ نہیں ہوتا ' اور تاریکیاں اسے نہیں چھپاتیں ،

يَا نُورَ الْأَرْضِ وَالسَّمٰوَاتِ يَا سَابِغَ

اے زمین اور آسمانوں کے نور ' اے بخشنے والے

النِّعَمِ يَا دَافِعَ النِّقَمِ يَا بَارِئَ النَّسَمِ

نعمتوں کے ' اے رنج و غم دور کرنیوالے ' اے انسانوں کو پیدا کرنیوالے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

يَا جَامِعَ الْأُمُورِ يَا شَافِيَ السَّقَمِ يَا

اے تمام امتوں کو جمع کرنیوالے ' اے بیماریوں سے شفا بخشنے والے ' اے

خَالِقَ النُّورِ وَالظُّلَمِ يَا ذَا الْجُودِ

نور و ظلمات کے خالق ، اے صاحب جود

وَالْكَرَمِ يَا مَنْ لَا يَطَأُ عَرْشَهُ قَدَمٌ

اور بخشش ، اے وہ کہ جس کا عرش کسی کے زیر قدم نہیں آیا ،

يَا أَجْوَدَ الْأَجْوَدِينَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ

اے بخشش کرنیوالوں میں سب سے زیادہ بخشش کرنیوالے ' اے کرم کرنیوالوں میں سب سے

يَا أَسْمَعَ السَّامِعِينَ يَا أَبْصَرَ النَّاظِرِينَ

زیادہ کریم ' اے سننے والوں میں سب سے زیادہ سننے والے ' اے دیکھنے والوں میں سب سے زیادہ بصیر

يَا جَارَ الْمُسْتَجِيرِينَ يَا أَمَانَ الْخَائِفِينَ

اے پناہ چاہنے والوں کو پناہ دینے والے ، اے ڈرنے والوں کو امان دینے والے ،

يَا ظَهْرَ اللَّاجِينَ يَا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِينَ

اے پناہ چاہنے والوں کی پشت پناہی کرنیوالے ' اے مومنین کے والی

يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيثِينَ يَا غَايَةَ

اے فریاد کرنیوالوں کے فریادرس ، اے انتہائی مقصد

الطَّالِبِينَ يَا صَاحِبَ كُلِّ غَرِيبٍ

طلب کرنیوالوں کے ، اے ہر غریب کے ساتھی

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

یَا مُونِسَ کُلِّ وَحِیْدٍ یَا مَلْجَأَ کُلِّ

اے ہر بیکس و تنہا کے مونس و مددگار اے ہر دربدر ہونے والے

طَرِیْدٍ یَا مَاْوٰی کُلِّ شَرِیْدٍ یَا حَافِظَ

کی پناہ گاہ، اے ہر راندے گئے (گھر سے نکالے ہوئے) کے ملجا، اے محافظ

کُلِّ ضَآلَّةٍ یَا رَاحِمَ الشَّیْخِ الْکَبِیْرِ

ہر ہر گم شدہ کے، اے سن رسیدہ بوڑھوں پر رحم کرنے والے،

یَا رَازِقَ الطِّفْلِ الصَّغِیْرِ یَا جَابِرَ

اے خرد سال بچے کو رزق دینے والے، اے جوڑنے والے

الْعَظْمِ الْکَسِیْرِ یَا فَآکَّ کُلِّ اَسِیْرٍ

ٹوٹی ہوئی ہڈیوں کے، اے ہر قیدی کو آزادی دینے والے

یَا مُغْنِیَ الْبَآئِسِ الْفَقِیْرِ یَا عِصْمَةَ

اے مفلس و فقیر کو تونگر کرنیوالے، اے بچانے والے

الْخَآئِفِ الْمُسْتَجِیْرِ یَا مَنْ لَّهُ التَّدْبِیْرُ

خوفزدہ پناہ چاہنے والے کو، اے وہ ذات کہ جس کیلئے تدبیر بھی ہے

وَالتَّقْدِیْرُ یَا مَنِ الْعَسِیْرُ عَلَیْهِ سَهْلٌ یَسِیْرٌ یَا

اور تقدیر بھی، اے وہ کہ ہر مشکل جس کے لیے آسان و سہل ہے، اے

مَنْ لَّا یَحْتَاجُ اِلٰی تَفْسِیْرٍ یَا مَنْ

وہ کہ جو کسی شرح و تفسیر کا محتاج نہیں ہے، اے وہ کہ جو

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

تمام نیکیاں ۳ باتوں میں جمع کر دی گئی ہیں۔ (۱) نگاہ جس میں عبرت نہ ہو۔ (۲) خاموشی جس میں تفکر نہ ہو۔ (۳) گفتگو جس میں یادِ خدا نہ ہو۔ (حضرت علیؑ)

هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ يَا مَنْ

ہر شے پر قدرت رکھتا ہے، اے وہ کہ جو

هُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ خَبِيْرٌ يَا مَنْ هُوَ

ہر شے سے باخبر ہے، اے وہ کہ جو

بِكُلِّ شَيْءٍ بَصِيْرٌ يَا مُرْسِلَ الرِّيَاحِ

ہر شے پر نظر رکھتا ہے، اے ہواؤں کو بھیجنے والے

يَا فَالِقَ الْاِصْبَاحِ يَا بَاعِثَ الْاَرْوَاحِ

اے صبح کی پو پھاڑنے والے، اے روحوں کو پلٹانے والے

يَا ذَا الْجُوْدِ وَالسَّمَاحِ يَا مَنْ بِيَدِهٖ

اے صاحب جود و بخشش، اے وہ کہ جس کے ہاتھ میں

كُلُّ مِفْتَاحٍ يَا سَامِعَ كُلِّ صَوْتٍ

ہر ایک کی کنجی ہے، اے ہر آواز کو سننے والے۔

يَا سَابِقَ كُلِّ فَوْتٍ يَا مُحْيِيَ كُلِّ نَفْسٍ

اے ہر گزرے ہوئے سے پہلے، اے تمام نفوس کو موت کے بعد زندہ

بَعْدَ الْمَوْتِ يَا عُدَّتِيْ فِيْ شِدَّتِيْ

کرنے والے، اے میری سختیوں میں میرے لیے ذخیرہ

يَا حَافِظِيْ فِيْ غُرْبَتِيْ يَا مُوْنِسِيْ فِيْ

اے عالم مسافرت میں میرے محافظ، اے تنہائی میں میرا جی بہلانے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

تمہارے لیے صبر ضروری ہے اس لیے کہ صبر کا ایمان سے وہی رشتہ ہے جو سر کا جسم سے ہے۔ (حضرت علیؑ)

وَحُدَتِيْ يَا وَلِيَّ فِيْ نِعْمَتِيْ يَا كَهْفِيْ

والے ، اے میرے ولی نعمت ، اے میرے لیے پناہ گاہ

حِيْنَ تُعْيِيْنِي الْمَذَاهِبُ وَتُسَلِّمُنِيْ

جس وقت تمام راستے مجھ پر بند ہو جائیں اور میرے اقرباء مجھے

الْاَقَارِبُ وَيَخْذُلُنِيْ كُلُّ صَاحِبٍ

حوادث کے حوالے کر دیں۔ اور ہر ساتھی میرا ساتھ چھوڑ دے

يَا عِمَادَ مَنْ لَا عِمَادَ لَهٗ يَا سَنَدَ مَنْ

اے بے سہارا کے سہارا دینے والے اے اس کے لیے بھروسہ

لَا سَنَدَ لَهٗ يَا ذُخْرَ مَنْ لَا ذُخْرَ لَهٗ

جس کے لیے کوئی بھروسہ نہ ہو اے اس کے لیے ذخیرہ جس کیلئے کوئی ذخیرہ نہ ہو

يَا حِرْزَ مَنْ لَا حِرْزَ لَهٗ يَا كَهْفَ مَنْ

اے اس کے لیے نگہبان جس کا کوئی نگہبان نہ ہو اے اس کے لیے جائے پناہ جس

لَا كَهْفَ لَهٗ يَا كَنْزَ مَنْ لَا كَنْزَ لَهٗ

کے لیے کوئی جائے پناہ نہ ہو اے اس کے لیے خزانہ جس کے لیے کوئی خزانہ نہ ہو

يَا رُكْنَ مَنْ لَا رُكْنَ لَهٗ يَا غِيَاثَ

اے اس کے لیے پشت پناہ جس کے لیے کوئی پشت پناہ نہ ہو اے اس کے لیے فریادرس

مَنْ لَا غِيَاثَ لَهٗ يَا جَارَ مَنْ لَا جَارَ

جس کے لیے کوئی فریادرس نہ ہو ، اے اس کے لیے ہمسایہ جس کے لیے کوئی ہمسایہ

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

لَهُ يَا جَارِيَ اللَّصِيقَ يَا رُكْنِيَ الْوَثِيقَ

زہو، اے بالکل ملے ہوئے پڑوسی، اے میرے قابلِ بھروسہ سہارے

يَا إِلٰهِي بِالتَّحْقِيقِ يَا رَبَّ الْبَيْتِ

اے میرے حقیقی خدا اے خانۂ کعبہ (بیتِ عتیق) کے

الْعَتِيقِ يَا شَفِيقُ يَا رَفِيقُ فُكَّنِي

پروردگار اے مشفق اے بندوں کے رفیق (مہربان) مجھے رہا فرما

مِنْ حَلَقِ الْمَضِيقِ وَاصْرِفْ عَنِّي

حادثات کی زنجیروں سے اور دور کر دے مجھ سے

كُلَّ هَمٍّ وَغَمٍّ وَضِيقٍ وَاكْفِنِي شَرَّ

ہر رنج و غم اور تنگی کو اور بچا لے مجھے ان بلاؤں

مَا لَا أُطِيقُ وَأَعِنِّي عَلٰى مَا أُطِيقُ

سے جن کا میں متحمل نہیں ہوں اور جن کی برداشت کی مجھ میں طاقت ہے

يَا رَادَّ يُوسُفَ عَلٰى يَعْقُوبَ يَا كَاشِفَ

اے حضرت یوسفؑ کو حضرت یعقوبؑ کی طرف پلٹانے والے، اے دکھ درد کو

ضُرِّ أَيُّوبَ يَا غَافِرَ ذَنْبِ دَاوُدَ يَا

حضرت ایوبؑ سے دور کرنے والے، اے حضرت داؤدؑ کے ترکِ اولیٰ کو معاف کرنے والے

رَافِعَ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ وَمُنْجِيَهُ مِنْ

اے حضرت عیسیٰؑ بن مریمؑ کو آسمان پر اٹھانے والے اور انھیں یہودیوں کے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

بیٹے کا حق باپ پر یہ ہے کہ بیٹے کا اچھا نام رکھے اور اس کی اچھی تربیت کرے اور اس کو قرآن کی تعلیم دے۔ (حضرت علیؑ)

اَیْدِی الْیَهُوْدِ یَا مُجِیْبَ نِدَاۤءِ یُوْنُسَ

ہاتھوں سے چھڑانے والے • اے ظلمات (شکم ماہی) میں حضرت یونسؑ کی دعا

فِی الظُّلُمٰتِ یَا مُصْطَفِیَ مُوْسٰی

قبول کرنے والے • اے حضرت موسیٰؑ کو کلمات کے لیے منتخب

بِالْكَلِمٰتِ یَا مَنْ غَفَرَ لِاٰدَمَ خَطِیْئَتَهٗ

کرنے والے • اے وہ جس نے حضرت آدمؑ کے ترک اولیٰ کو معاف فرمایا

وَرَفَعَ اِدْرِیْسَ مَكَانًا عَلِیًّا بِرَحْمَتِهٖ

اور حضرت ادریسؑ کو مقام بلند تک اپنی مہربانی سے پہنچا دیا

یَا مَنْ نَجّٰی نُوْحًا مِنَ الْغَرَقِ یَا مَنْ

اے وہ جس نے حضرت نوحؑ کو غرق ہونے سے نجات دی، اے وہ جس

اَهْلَكَ عَادَا ِالْاُوْلٰی وَثَمُوْدَ فَمَا

نے قوم عادِ اول اور قوم ثمود کو ہلاک کر دیا تو ان میں سے

اَبْقٰی وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ اِنَّهُمْ

کوئی نہ بچ سکا، اور اس سے قبل قوم نوح کو بھی اس لیے کہ یہ سب

كَانُوْا هُمْ اَظْلَمَ وَاَطْغٰی وَالْمُؤْتَفِكَةَ

بڑے ظالم و سرکش تھے اور الٹی ہوئی بستیوں کو بھی مسمار کر دیا

اَهْوٰی یَا مَنْ دَمَّرَ عَلٰی قَوْمِ لُوْطٍ وَ

اے وہ کہ جس نے قوم حضرت لوطؑ کو ہلاک کر دیا اور

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

خبردار! دوسروں کے غلام نہ ہو جب کہ خدا نے تم کو آزاد بنایا ہے۔
(حضرت علیؑ)

دَمْدَمَ عَلٰى قَوْمِ شُعَيْبٍ يَا مَنِ اتَّخَذَ

قوم حضرت شعیبؑ پر عذاب نازل کیا ، اے وہ کہ جس نے حضرت

اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا يَا مَنِ اتَّخَذَ مُوْسٰى

ابراہیمؑ کو خلیل بنایا ، اے وہ جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو

كَلِيْمًا وَاتَّخَذَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

کلیم بنایا ، اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و علیہم

وَاٰلِهٖ وَعَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ حَبِيْبًا يَا مُؤْتِيَ

اجمعین کو حبیب بنایا۔ اے عطا کرنے والے

لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ وَالْوَاهِبَ لِسُلَيْمَانَ

حضرت لقمانؑ کو حکمت ، اور حضرت سلیمانؑ کو ایسی بادشاہت

مُلْكًا لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ يَا

دینے والے جو اُن کے بعد کسی کو نصیب نہ ہوئی ، اے

مَنْ نَّصَرَ ذَا الْقَرْنَيْنِ عَلَى الْمُلُوْكِ

وہ جس نے حضرت ذوالقرنینؑ کی ظالم بادشاہوں کے مقابلے میں مدد کی ،

الْجَبَابِرَةِ يَا مَنْ اَعْطَى الْخِضْرَ الْحَيٰوةَ

اے وہ جس نے حضرت خضرؑ کو حیات عطا فرمائی ،

وَرَدَّ لِيُوْشَعَ بْنِ نُوْنٍ الشَّمْسَ بَعْدَ

اور حضرت یوشعؑ بن نون کے لیے آفتاب کو غروب ہونے کے بعد پلٹایا ،

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

غُرُوْبِهَا يَا مَنْ رَّبَطَ عَلٰى قَلْبِ اُمِّ

اے وہ جس نے مادرِ حضرت موسیٰؑ کے قلب کو ڈھارس بندھائی

مُوْسٰى وَ اَحْصَنَ فَرْجَ مَرْيَمَ ابْنَتِ

اور حضرت مریمؑ بنتِ حضرت عمرانؑ کو عفت کے

عِمْرَانَ يَا مَنْ حَصَّنَ يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا

قلعے میں محفوظ رکھا۔ اے وہ جس نے حضرت یحییٰؑ بن حضرت زکریاؑ کو

مِنَ الذَّنْبِ وَ سَكَّنَ عَنْ مُّوْسٰى

خلافِ عصمت باتوں سے بچایا، اور حضرت موسیٰؑ کے غصے کو ٹھنڈا کیا

الْغَضَبَ يَا مَنْ بَشَّرَ زَكَرِيَّا بِيَحْيٰى

اے وہ جس نے حضرت زکریاؑ کو حضرت یحییٰؑ کی پیدائش کی خوشخبری دی

يَا مَنْ فَدَا اِسْمٰعِيْلَ مِنَ الذَّبْحِ

اے وہ جس نے حضرت اسمٰعیلؑ کو ذبح ہونے سے بچایا اور ذبحِ عظیم کو فدیہ

بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ يَا مَنْ قَبِلَ قُرْبَانَ

قرار دیا۔ اے وہ جس نے ہابیلؑ کی قربانی قبول فرمائی

هَابِيْلَ وَجَعَلَ اللَّعْنَةَ عَلٰى قَابِيْلَ

اور قابیل پر لعنت مقرر کر دی۔

يَا هَازِمَ الْاَحْزَابِ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ کے مقابلے میں کفار کی فوجوں کو شکست دینے والے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

وَآلِہٖ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی

(یا اللہ!) تو رحمت نازل فرما حضرت محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر اور

جَمِیْعِ الْمُرْسَلِیْنَ وَمَلٰٓئِکَتِكَ

تمام رسولوں، اور اپنے ملائکہ

الْمُقَرَّبِیْنَ وَاَھْلِ طَاعَتِكَ اَجْمَعِیْنَ

مقربین پر اور اپنے تمام اطاعت گزار بندوں پر

وَاَسْئَلُكَ بِكُلِّ مَسْئَلَةٍ سَئَلَكَ بِهَا

(یا اللہ!) میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ہر اس سوال کا واسطہ دیکر جو کسی ایسے شخص

اَحَدٌ مِّمَّنْ رَضِیْتَ عَنْهُ فَحَتَمْتَ

نے تجھ سے کیا ہو جس سے تو راضی ہو اور اس کے قبول فرمانے کا

لَهٗ عَلَی الْاِجَابَةِ یَا اَللهُ یَا اَللهُ یَا اَللهُ

تو نے حتمی فیصلہ کرلیا ہو۔ اے اللہ! اے اللہ! اے اللہ!

یَا رَحْمٰنُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ

اے مہربان، اے مہربان، اے مہربان، اے رحم کرنیوالے

یَا رَحِیْمُ یَا رَحِیْمُ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ

اے رحم کرنیوالے، اے رحم کرنیوالے، اے صاحب بزرگی و کرامت

یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا ذَا الْجَلَالِ

اے صاحب بزرگی وکرامت، اے صاحب بزرگی

وَالْاِکْرَامِ بِهٖ بِهٖ بِهٖ بِهٖ بِهٖ بِهٖ بِهٖ

وکرامت، اسی کا واسطہ، اسی کا واسطہ، اسی کا واسطہ، اسی کا واسطہ، اسی کا واسطہ، اسی کا واسطہ، اسی کا واسطہ

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

أَسْئَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ

اس کا واسطہ، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ہر اس نام کے واسطے سے جو تو نے اپنے لیے

اَوْ اَنْزَلْتَهُ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ كُتُبِكَ

تجویز فرمایا ہے، یا اس کو اپنے صحیفوں میں سے کسی ایک میں تو نے اتارا ہو

اَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِيْ عِلْمِ الْغَيْبِ

یا اس کو تو نے اپنے علم غیب میں پوشیدہ رکھا ہو،

عِنْدَكَ وَبِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ

اور تیرے عرش کے مقاماتِ با عزت کا واسطہ

وَبِمُنْتَهَى الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ وَ

اور تیری کتاب کے منتہائے رحمت کا واسطہ اور

بِمَا لَوْ اَنَّ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ

ان کلمات کا واسطہ کہ اگر روئے زمین کے تمام درخت قلم بن جائیں

اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ يَمُدُّهُ مِنْ بَعْدِهِ سَبْعَةُ

اور سات سمندر سیاہی بن جائیں

اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ

تب بھی اللہ کے کلمات ختم نہ ہوں گے، بیشک اللہ

عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ وَاَسْئَلُكَ بِاَسْمَآئِكَ

غالب حکمت والا ہے اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے ان اسمائے

الْحُسْنَى الَّتِيْ نَعَتَّهَا فِيْ كِتَابِكَ

حسنیٰ کے واسطے سے کہ جن کا ذکر تو نے اپنی کتاب میں کیا ہے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

تمام نیکیاں ۳ باتوں میں جمع کردی گئی ہیں۔ (۱) نگاہ۔ (۲) خاموشی۔ (۳) گفتگو۔ (حضرت علیؑ)

فَقُلْتَ وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ

اور فرمایا ہے کہ اور اللہ کے بڑے اچھے نام ہیں پس تم پکارو اس کو

بِهَا وَقُلْتَ اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ

ان ہی ناموں سے، اور تو نے فرمایا ہے کہ تم لوگ مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا

وَقُلْتَ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ

تیرے نبیؐ پر فرمایا ہے، اور جب تیرے بندے مجھ سے دعا کرتے ہیں تو میں اس

فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ

وقت ان کے قریب ہوتا ہوں، میں قبول کرتا ہوں جب دعا کرنے والا

اِذَا دَعَانِ وَقُلْتَ یَا عِبَادِیَ الَّذِیْنَ

مجھ سے دعا کرتا ہے اور تو نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اے میرے وہ بندو! جنھوں نے

اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ

اپنے نفسوں پر زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ

رَّحْمَةِ اللّٰهِ اَنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ

بیشک اللہ تمام گناہوں کا بخشنے والا ہے

جَمِیْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ وَاَنَا

بیشک وہ غفور بھی ہے اور رحیم بھی، اور میں

اَسْئَلُكَ یَا اِلٰهِیْ وَاَدْعُوْكَ یَا رَبِّ

تجھ سے سوال کرتا ہوں اے میرے اللہ! اور تجھ ہی سے دعا کرتا ہوں اے پروردگار

وَاَرْجُوْكَ یَا سَیِّدِیْ وَاَطْمَعُ فِیْ

اور تجھ ہی سے امید رکھتا ہوں اے میرے سردار! اور میں درخواست کرتا ہوں

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا ہی اصل عقل ہے۔
(حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام)

اِجَابَتِي يَا مَوْلَايَ كَمَا وَعَدْتَنِي
اپنی قبولیتِ دعا کیلئے اے میرے آقا! جیسا کہ تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے

وَقَدْ دَعَوْتُكَ كَمَا اَمَرْتَنِي فَافْعَلْ
اور تجھ سے اسی طرح دعا کی ہے جیسا کہ تو نے مجھے حکم دیا ہے' پس کر تو

بِي مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ يَا كَرِيْمُ وَالْحَمْدُ
میرے لیے وہ (انتظام) جس کا تو اہل ہے اے کرم فرمانے والے' اور ہر طرح کی تعریف

لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى
اللہ کیلئے ہی مخصوص ہے جو عالمین کا پروردگار ہے اور اللہ تعالیٰ اپنی رحمت نازل فرمائے

مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ
حضرت محمدؐ اور آپؐ کی تمام آلِ پاکیزہ و طاہرہ پر

قارئینِ کرام سے عاجزانہ درخواست ہے کہ ایک بار سورۃ الحمد اور
تین بار سورۂ توحید پڑھ کر میرے مرحوم
والد فاضل احمد بھائی اور والدہ مرحومہ زینب بائی
کو بخش دیں اور دورانِ حج و زیارات
اور خصوصاً نمازِ شب میں انھیں یاد رکھیں۔ میں تاحیات بیحد شکر گذار
رہوں گا۔

طالبِ دُعا
محمد رضا مرچنٹ

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

حدیث کساء پڑھنے کی فضیلت پر مختصر

حدیث کساء کے مستند ہونے میں کسی کو کلام نہیں۔ آیۂ وافی ہدایہ
اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا (سورۂ احزاب، آیت ۳۳)
جناب شیخ فخرالدین احمد بن علی بن احمد بن طریح نجفی اعلی اللہ مقامہ نے کتاب منتخب فی المراثی والخطب مشہور بہ بیاض فخری اور دیگر علماء و مفسرین نے احادیث و روایات کثیرہ و متواترہ سے نقل فرمایا ہے۔ مومنین کی خدمت میں گذارش ہے کہ اس حدیث شریف کو نہایت خلوص سے بعد تین مرتبہ درود شریف پڑھنے کے شروع کریں اور آخر میں بھی تین مرتبہ محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر درود شریف پڑھکر ختم کریں۔ خشوع و خضوع دل سے جو مراد مانگیں گے، پائیں گے۔ شب جمعہ اس کے پڑھنے کی بہت فضیلت ہے۔ مومنین کو مجتمع کر کے پڑھنے کی تاکید ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

دنیا و آخرت (کی سعادت) کو عقل سے سمجھا جا سکتا ہے۔
(حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام)

حدیثِ کساء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ

جابر بن عبد اللہ انصاری رسولِ خدا کی صاحبزادی

فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتِ

حضرت فاطمہ زہراؑ سے روایت کرتے ہیں

رَسُوْلِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ فَاطِمَةَ اَنَّهَا

کہ انھوں نے فرمایا: ایک دن بابا جان جناب رسولِ

قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ اَبِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِيْ

خدا میرے گھر تشریف لائے،

بَعْضِ الْاَيَّامِ،

اور فرمانے لگے:

فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا فَاطِمَةُ فَقُلْتُ

فاطمہؑ! تم پر سلام ہو۔ میں نے جواب دیا بابا جان!

عَلَيْكَ السَّلَامُ قَالَ اِنِّيْ اَجِدُ فِيْ بَدَنِيْ

آپ پر بھی سلام ہو۔ پھر آپ نے فرمایا: میں اپنے جسم میں

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

جو شخص دنیا کو بہت محبوب رکھتا ہے اس کے دل سے آخرت کا خوف چلا جاتا ہے۔ (حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام)

ضُعْفًا فَقُلْتُ لَهُ أُعِيْذُكَ بِاللّٰهِ يَا أَبَتَاهُ

میں کمزوری سی محسوس کر رہا ہوں۔ میں نے کہا: بابا جان!

مِنَ الضُّعْفِ،

خدا نہ کرے جو آپ کمزور ہوں۔

فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ اِيْتِيْنِيْ بِالْكِسَاءِ

پھر آپ نے فرمایا: فاطمہ! مجھے ایک یمنی چادر لا کر

الْيَمَانِيِّ فَغَطِّيْنِيْ بِهِ فَاَتَيْتُهُ بِالْكِسَاءِ الْيَمَانِيِّ

اڑھا دو۔ میں یمنی چادر لے آئی اور وہ میں نے بابا جان کو اڑھا دی

فَغَطَّيْتُهُ بِهِ وَصِرْتُ اَنْظُرُ اِلَيْهِ وَاِذَا وَجْهُهُ

میں دیکھ رہی تھی کہ آپ کا چہرہ چودھویں رات کے

يَتَلَأْلَؤُ كَاَنَّهُ الْبَدْرُ فِيْ لَيْلَةِ تَمَامِهِ وَكَمَالِهِ

چاند کی طرح چمک رہا ہے۔ ایک ساعت نہیں گزری تھی کہ

فَمَا كَانَتْ اِلَّا سَاعَةً وَاِذَا بِوَلَدِيَ الْحَسَنِ قَدْ اَقْبَلَ

میرے بیٹے حسنؑ آ گئے اور بولے:

وَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اُمَّاهُ فَقُلْتُ وَعَلَيْكَ

امی جان! آپ پر سلام ہو۔ میں نے جواب دیا: میرے

السَّلَامُ يَا قُرَّةَ عَيْنِيْ وَثَمَرَةَ فُؤَادِيْ فَقَالَ يَا

بیٹے! میری آنکھ کے تارے! میرے دل کے ٹکڑے! تم پر بھی سلام

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

بہترین مالدار قناعت ہے اور بدترین فقیری (دولتمندوں کے سامنے) سر جھکانا ہے۔ (حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام)

أُمَّاهُ إِنِّي أَشَمُّ عِنْدَكِ رَائِحَةً طَيِّبَةً كَأَنَّهَا

ہو۔ پھر وہ کہنے لگے: امی جان! مجھے گھر میں نانا جان کی سی خوشبو آرہی

رَائِحَةُ جَدِّي رَسُولِ اللّٰهِ فَقُلْتُ نَعَمْ إِنَّ

ہے۔ میں نے کہا: ہاں! تمھارے نانا جان چادر اوڑھے ہوئے ہیں۔ اس

جَدَّكَ تَحْتَ الْكِسَاءِ فَأَقْبَلَ الْحَسَنُ نَحْوَ الْكِسَاءِ

پر حسنؑ چادر کی طرف بڑھے اور کہنے لگے:

وَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا جَدَّاهُ يَا رَسُولَ

نانا جان! اے خدا کے رسولؐ! آپ پر سلام ہو! کیا

اللّٰهِ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَدْخُلَ مَعَكَ تَحْتَ الْكِسَاءِ

مجھے اجازت ہے کہ میں بھی آپ کے پاس چادر میں آجاؤں؟ آپؐ

قَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا وَلَدِي وَيَا صَاحِبَ

نے جواب دیا، میرے بیٹے! میرے حوض کے مالک! تم پر بھی سلام

حَوْضِي قَدْ أَذِنْتُ لَكَ فَدَخَلَ مَعَهُ تَحْتَ

ہو تمھیں اجازت ہے۔ پس حسنؑ آپؐ کے پاس چادر میں پہنچ

الْكِسَاءِ فَمَا كَانَتْ إِلَّا سَاعَةً وَإِذَا بِوَلَدِي

گئے۔ ایک ساعت نہیں گزری تھی کہ میرے بیٹے

الْحُسَيْنُ قَدْ أَقْبَلَ،

حسینؑ آگئے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

مزاح ہیبت کو ختم کر دیتا ہے اور خاموش انسان کی ہیبت زیادہ ہوتی ہے۔
(حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام)

وَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اُمَّاهُ فَقُلْتُ وَ
اور کہنے لگے ! امّی جان! آپ پر سلام ہو۔ میں نے جواب
عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا وَلَدِیْ وَ يَا قُرَّةَ عَيْنِيْ وَ
دیا ! میرے بیٹے! میری آنکھ کے تارے! میرے لختِ جگر! تم پر بھی
ثَمَرَةَ فُؤَادِیْ فَقَالَ لِیْ يَا اُمَّاهُ اِنِّیْ اَشَمُّ
سلام ہو۔ پھر وہ مجھ سے کہنے لگے : امّی جان ! مجھے
عِنْدَكِ رَائِحَةً طَيِّبَةً كَاَنَّهَا رَائِحَةُ جَدِّیْ
گھر میں نانا جان کی سی خوشبو آ رہی ہے ؟ میں نے
رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقُلْتُ نَعَمْ اِنَّ جَدَّكَ وَاَخَاكَ
کہا ہاں تمہارے نانا جان اور بھائی جان دونوں چادر
تَحْتَ الْكِسَآءِ فَدَنَى الْحُسَيْنُ نَحْوَ الْكِسَآءِ،
کے اندر ہیں۔ اس پر حسینؑ چادر کے قریب گئے اور بولے :
وَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا جَدَّاهُ اَلسَّلَامُ
نانا جان ! اے خدا کے مختار نبیؐ ! آپ پر سلام ہو کیا
عَلَيْكَ يَا مَنِ اخْتَارَهُ اللّٰهُ اَتَاْذَنُ لِیْ اَنْ
آپ کی اجازت ہے کہ میں بھی آپ دونوں کے پاس چادر میں
اَدْخُلَ مَعَكُمَا تَحْتَ الْكِسَآءِ،
آ جاؤں ؟ آپ نے فرمایا :

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

وہ بے ادب ہے جس کے پاس عقل نہ ہو، وہ بے مروت ہے جس کے پاس ہمت نہ ہو، وہ بے حیا ہے جس کے پاس دین نہ ہو۔ (امام حسنؑ)

فَقَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا وَلَدِي وَيَا

میرے بیٹے! میری اُمت کو بخشوانے والے! تم پر

شَافِعَ أُمَّتِي قَدْ أَذِنْتُ لَكَ فَدَخَلَ مَعَهُمَا

بھی سلام ہو۔ تمھیں اجازت ہے۔ پس حسین علیہ السلام بھی

تَحْتَ الْكِسَاءِ فَأَقْبَلَ عِنْدَ ذٰلِكَ أَبُو الْحَسَنِ

ان دونوں کے پاس چادر میں پہنچ گئے۔ اس کے بعد علی ابن ابی طالب

عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ،

علیہ السلام آ گئے اور بولے:

وَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ رَسُولِ

رسولؐ کی بیٹی! تم پر سلام ہو۔ میں نے جواب دیا: ابوالحسنؑ!

اللّٰهِ فَقُلْتُ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا أَبَا الْحَسَنِ

اے مومنوں کے امیر!

وَيَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ،

آپ پر بھی سلام ہو۔

فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ إِنِّي أَشَمُّ عِنْدَكِ

پھر وہ کہنے لگے: فاطمہؑ! مجھے گھر میں اپنے بھائی

رَائِحَةً طَيِّبَةً كَأَنَّهَا رَائِحَةُ أَخِي وَابْنِ

اور ابن عم کی سی خوشبو آ رہی ہے۔ میں نے جواب دیا: ہاں،

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

اپنا علم لوگوں کو سکھاؤ، دوسروں کا علم خود سیکھو اس طرح تم اپنا علم مضبوط کروگے۔ (حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام)

عَمِّی رَسُولِ اللّٰہِ فَقُلْتُ نَعَمْ ھَا ھُوَ مَعَ

وہ آپ کے دونوں بیٹوں سمیت چادر کے اندر ہیں۔

وَلَدَیْکَ تَحْتَ الْکِسَآءِ فَاَقْبَلَ عَلِیٌّ نَحْوَ الْکِسَآءِ

پھر علیؑ چادر کے قریب گئے۔

وَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ اَتَاْذَنُ

اور بولے اے خدا کے رسولؐ! آپ پر سلام ہو کیا مجھے

لِیْ اَنْ اَکُوْنَ مَعَکُمْ تَحْتَ الْکِسَآءِ،

بھی اجازت ہے کہ میں آپ کے پاس چادر میں آجاؤں؟

قَالَ لَہٗ وَعَلَیْکَ السَّلَامُ یَا اَخِیْ وَیَا

بابا جان نے انؑ سے فرمایا: تم پر بھی سلام ہو میرے بھائی،

وَصِیِّیْ وَخَلِیْفَتِیْ وَصَاحِبَ لِوَآئِیْ قَدْ

میرے وصی، میرے جانشین میرے علم بردار، تمھیں اجازت ہے۔ پس

اَذِنْتُ لَکَ فَدَخَلَ عَلِیٌّ تَحْتَ الْکِسَآءِ

علیؑ بھی چادر میں پہنچ گئے۔ پھر میں چادر کے قریب

ثُمَّ اَتَیْتُ نَحْوَ الْکِسَآءِ،

گئی اور میں نے کہا:

وَقُلْتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَتَاہُ یَا رَسُولَ

سلام ہو آپ پر بابا جان! اے خدا کے رسولؐ!

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

اللّٰہِ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَكُونَ مَعَكُمْ تَحْتَ الْكِسَاءِ،

کیا میں بھی آپ کے پاس چادر میں آجاؤں؟

قَالَ وَعَلَيْكِ السَّلَامُ يَا بِنْتِي وَيَا بَضْعَتِي

بابا جانؐ نے فرمایا: تم پر بھی سلام ہو میری بیٹی!

قَدْ أَذِنْتُ لَكِ فَدَخَلَتْ تَحْتَ الْكِسَاءِ

میرے پارۂ جگر! تمہیں بھی اجازت ہے، چنانچہ میں بھی چادر میں چلی

فَلَمَّا اكْتَمَلْنَا جَمِيعًا تَحْتَ الْكِسَاءِ أَخَذَ أَبِي

گئی۔ اب جو ہم سب چادر میں اکٹھے ہو گئے تو بابا جانؐ نے چادر

رَسُولُ اللّٰہِ بِطَرَفَيِ الْكِسَاءِ وَأَوْمَىٰ بِيَدِهِ

کے دونوں کنارے پکڑے اور دائیں ہاتھ سے آسمان کی

الْيُمْنَىٰ إِلَى السَّمَاءِ،

طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

وَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي

اے خدا! یہ میرے اہلبیتؑ میرے خاص لوگ ہیں اور

وَخَاصَّتِي وَحَامَّتِي لَحْمُهُمْ لَحْمِي وَ

میرے حامی ہیں۔ ان کا گوشت میرا گوشت ہے، اور ان کا خون

دَمُهُمْ دَمِي يُؤْلِمُنِي مَا يُؤْلِمُهُمْ وَيُحْزِنُنِي

میرا خون ہے۔ جو انھیں ستاتا ہے وہ مجھے آزار دیتا ہے۔ جو

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

تمہارے لیے غور و فکر ضروری ہے اس لیے کہ تفکر قلب بصیر کی زندگی ہے۔
(حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام)

ما یحزنھم انا حرب لمن حاربھم و

انھیں رنجیدہ کرتا ہے وہ مجھے رنج پہنچاتا ہے۔ جو ان سے لڑے

سلم لمن سالمھم وعدو لمن عاداھم

گا میں بھی اس سے لڑوں گا۔ جو ان سے صلح رکھے گا میں بھی اس سے صلح

ومحب لمن احبھم انھم منی وانا

رکھوں گا۔ جو ان سے دشمنی کرے گا میں بھی اس کو دشمن سمجھوں گا اور جو ان

منھم فاجعل صلواتك وبركاتك

سے دوستی رکھے گا میں بھی اس کو دوست جانوں گا کیونکہ یہ

ورحمتك وغفرانك ورضوانك علی

مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔ اے خدا! تو اپنی صلوات، برکات،

وعلیھم واذھب عنھم الرجس و

رحمت بخشش اور خوشنودی میرے اور ان کیلئے قرار دے۔ ان سے نجاست کو دور رکھ

طھرھم تطھیرا،

اور انھیں نہایت پاک و پاکیزہ رکھ۔

فقال الله عز وجل یا ملٰئکتی و

پھر خدائے بزرگ و برتر نے فرمایا: "اے فرشتو! اے آسمان کے رہنے

یا سکان سماواتی انی ما خلقت سماء

والو میں نے یہ مضبوط آسمان، پھیلی ہوئی زمین، روشن چاند، چمکیلا سورج، گھومتے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

مَّبْنِيَّةً وَّلَا اَرْضًا مَّدْحِيَّةً وَّلَا قَمَرًا مُّنِيْرًا

ستارے، پھیلتا سمندر، تیرتی کشتی، یہ ساری

وَّلَا شَمْسًا مُّضِيْئَةً وَّلَا فَلَكًا يَّدُوْرُ وَلَا

چیزیں صِرف انھیں پانچ افراد کی خاطر اور انھیں

بَحْرًا يَّجْرِيْ وَلَا فُلْكًا يَّسْرِيْ اِلَّا فِيْ مَحَبَّةِ

کی محبت میں پیدا کی ہیں جو چادر

هٰۤؤُلَآءِ الْخَمْسَةِ الَّذِيْنَ هُمْ تَحْتَ الْكِسَآءِ

کے اندر ہیں"۔

فَقَالَ الْاَمِيْنُ جِبْرَآئِيْلُ يَا رَبِّ وَمَنْ

اس پر جبرئیل امینؑ نے پوچھا: اے پروردگار! یہ

تَحْتَ الْكِسَآءِ،

چادر کے اندر کون لوگ ہیں؟۔

فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ هُمْ اَهْلُ بَيْتِ

خداوندِ عالم نے فرمایا؟ یہ نبیؐ کے اہل بیت اور رسالت

النُّبُوَّةِ وَمَعْدِنُ الرِّسَالَةِ هُمْ فَاطِمَةُ وَ

کا خزینہ ہیں۔ یہ فاطمہؑ اُن کے بابا، ان کے شوہر اور ان کے

اَبُوْهَا وَبَعْلُهَا وَبَنُوْهَا،

دو بیٹے ہیں"۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

فَقَالَ جَبْرَآئِيْلُ يَارَبِّ أَتَأْذَنُ لِيْ أَنْ

جبرئیلؑ نے عرض کیا: اے پروردگار! مجھے بھی اجازت دے

أَهْبِطَ إِلَى الْأَرْضِ لِأَكُوْنَ مَعَهُمْ سَادِسًا،

کہ میں زمین پر اتروں اور ان میں شامل ہوکر چھٹا فرد بن جاؤں۔

فَقَالَ اللّٰهُ نَعَمْ قَدْ أَذِنْتُ لَكَ فَهَبَطَ

خدا نے فرمایا: تمھیں اجازت ہے۔ پس جبرئیل امینؑ زمین پر

الْأَمِيْنُ جَبْرَآئِيْلُ،

اُترے اور کہنے لگے:

وَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

اے خدا کے رسولؐ! آپ پر سلام ہو۔ خدائے بزرگ و

اَلْعَلِيُّ الْأَعْلَى يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَخُصُّكَ

برتر آپ کو سلام کہتا ہے، آپ کو درود اور احترام سے سرفراز

بِالتَّحِيَّةِ وَالْإِكْرَامِ وَيَقُوْلُ لَكَ وَعِزَّتِيْ

فرماتا ہے اور آپ سے کہتا ہے کہ میری عزت اور بزرگی

وَجَلَالِيْ إِنِّيْ مَا خَلَقْتُ سَمَآءً مَّبْنِيَّةً وَّلَا

کی قسم: میں نے یہ مضبوط آسمان، پھیلی ہوئی زمین، روشن چاند،

أَرْضًا مَّدْحِيَّةً وَّلَا قَمَرًا مُّنِيْرًا وَّلَا شَمْسًا

چمکیلا سورج، گھومتے سیارے، تھلکتا سمندر، تیرتی کشتی، یہ

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

مُضِيْئَةً وَّلَا فَلَكًا يَّدُوْرُ وَلَا بَحْرًا يَّجْرِيْ وَ

ساری چیزیں صرف تم لوگوں کی خاطر اور تمھاری ہی

لَا فُلْكًا يَّسْرِيْ اِلَّا لِاَجْلِكُمْ وَمَحَبَّتِكُمْ وَقَدْ

محبت میں پیدا کی ہیں اور خدا نے مجھے اجازت دیدی ہے کہ

اَذِنَ لِيْ اَنْ اَدْخُلَ مَعَكُمْ فَهَلْ تَاْذَنُ لِيْ

میں بھی چادر کے اندر آپ کے پاس آجاؤں، اے خدا کے رسولؐ!

يَا رَسُوْلَ اللهِ،

کیا آپ بھی مجھے اجازت دیتے ہیں؟

فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا اَمِيْنَ

رسولِ خداؐ نے فرمایا: اے خدا کی وحی لانے والے! تم پر بھی

وَحْيِ اللهِ اِنَّهٗ نَعَمْ قَدْ اَذِنْتُ لَكَ فَدَخَلَ

سلام ہو ہاں، تمھیں بھی اجازت ہے۔ پھر جبرئیلؑ بھی ہم لوگوں

جَبْرَئِيْلُ مَعَنَا تَحْتَ الْكِسَاءِ

کے ساتھ چادر میں آگئے۔

فَقَالَ لِاَبِيْ اِنَّ اللهَ قَدْ اَوْحٰى اِلَيْكُمْ

اس کے بعد جبرئیلؑ نے میرے باباجانؐ سے کہا: خدا آپ لوگوں کو وحی بھیجتا

يَقُوْلُ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمْ

ہے اور کہتا ہے کہ "واقعی خدا نے یہ ارادہ کر لیا ہے کہ آپ اہلبیتؑ سے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

جو شخص تقویٰ الٰہی کو پیشہ بنائے۔ خداوند اس کے لیے فتنوں سے نجات کا راستہ پیدا کر دیتا ہے۔ اس کے چہرے کو نورانی کر دیتا ہے۔ (امام حسنؑ)

الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا،

نجاست دُور رکھے اور آپ لوگوں کو پاک و پاکیزہ رکھے"۔

فَقَالَ عَلِيٌّ لِاَبِيْ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَخْبِرْنِيْ

تب علیؑ نے بابا جانؐ سے کہا: "مجھے بتائیے کہ اس چادر

مَا لِجُلُوْسِنَا هٰذَا تَحْتَ الْكِسَاءِ مِنَ

کے اندر آجانا خدا کے نزدیک کیا فضیلت

الْفَضْلِ عِنْدَ اللهِ،

رکھتا ہے؟"

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

اس پر رسولِ خداؐ نے فرمایا: اُس ذات کی قسم! جس نے

وَالَّذِيْ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ نَبِيًّا وَّاصْطَفَانِيْ

مجھے نبی بنایا اور لوگوں کی نجات کی خاطر مجھے رسالت کے لیے

بِالرِّسَالَةِ نَجِيًّا مَا ذُكِرَ خَبَرُنَا هٰذَا فِيْ

منتخب کیا اہلِ زمین کی جس محفل میں ہمارے شیعہ اور دوستدار

مَحْفِلٍ مِّنْ مَّحَافِلِ اَهْلِ الْاَرْضِ وَفِيْهِ

اکٹھے ہوں گے اور ہماری یہ حدیث بیان کریں اُن پر خدا

جَمْعٌ مِّنْ شِيْعَتِنَا وَمُحِبِّيْنَا اِلَّا وَنَزَلَتْ

کی رحمت نازل ہوگی، فرشتے ان کو حلقے میں لے لیں گے اور

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

عَلَيْهِمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْ بِهِمُ الْمَلٰئِكَةُ

جب تک وہ لوگ محفل سے رُخصت نہیں ہو جائیں گے، ان کے

وَاسْتَغْفَرَتْ لَهُمْ إِلَى أَنْ يَتَفَرَّقُوا،

گناہوں کی بخشش کے لیے دُعا کرتے رہیں گے۔

فَقَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذًا وَاللهِ

اس پر علیؑ نے کہا: خدا کی قسم! ہم اس وقت کامیاب

فُزْنَا وَفَازَ شِيعَتُنَا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ،

ہو گئے اور ہمارے شیعہ بھی کامیاب ہو گئے۔

فَقَالَ أَبِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

پھر رسولِ خداؐ نے فرمایا: اے علیؑ اس ذات کی قسم جس

وَآلِهِ يَا عَلِيُّ وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ نَبِيًّا

نے مجھے سچا نبی بنایا اور لوگوں کی نجات کی خاطر رسالت کے لیے

وَاصْطَفَانِي بِالرِّسَالَةِ نَجِيًّا مَا ذُكِرَ خَبَرُنَا

منتخب کیا، اہلِ زمین کی جس محفل میں ہمارے شیعہ اور دوست

هٰذَا فِي مَحْفِلٍ مِنْ مَحَافِلِ أَهْلِ الْأَرْضِ

دار اکٹھے ہوں گے۔ اور ہماری یہ حدیث بیان کریں گے،

وَفِيهِ جَمْعٌ مِنْ شِيعَتِنَا وَمُحِبِّينَا وَفِيهِمْ

اس میں جو کوئی دُکھی ہوگا، خدا اس کا دکھ دُور کرے گا، جو

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

فرصت بہت جلد ختم ہو جاتی ہے اور بہت دیر میں پلٹ کر آتی ہے (حضرت امام حسنؑ)

مَهْمُومٌ اِلَّا وَفَرَّجَ اللّٰهُ هَمَّهٗ وَلَا مَغْمُومٌ

غم زدہ ہوگا اس کو غم سے چھٹکارا دے گا اور

اِلَّا وَكَشَفَ اللّٰهُ غَمَّهٗ وَلَا طَالِبُ حَاجَةٍ

جو کوئی حاجت مند ہوگا خدا اس کی حاجت

اِلَّا وَقَضَى اللّٰهُ حَاجَتَهٗ،

پوری کر دے گا۔

فَقَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِذًا وَاللّٰهِ

پھر علیؑ نے فرمایا: بخدا! ہم نے اس

فُزْنَا وَسُعِدْنَا وَكَذٰلِكَ شِيْعَتُنَا

وقت کامیابی اور برکت پائی اور کعبے کے رب کی قسم

فَازُوْا وَسُعِدُوْا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

اسی طرح ہمارے شیعہ بھی کامیاب ہوئے اور دنیا و آخرت

وَرَبِّ الْكَعْبَةِ۔

میں خوش نصیب ٹھہرے۔

سورۃ الاخلاص کے خواص

سورۃ اخلاص کی تلاوت کرنے والے پر آتش جہنم حرام ہے۔

ایک ہزار مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھنے والا قید سے رہائی پائے گا

اور اپنا مقام جنت میں دیکھ کر مرے گا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

وہ بے ادب ہے جس کے پاس عقل نہ ہو، وہ بے مروت ہے جس کے پاس ہمت نہ ہو، وہ بے حیا ہے جس کے پاس دین نہ ہو۔ (امام حسنؑ)

اسنادِ دُعائے کمیل

جناب سید ابنِ طاؤس علیہ الرحمۃ اپنی کتاب اقبال میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت کمیل بن زیاد سے روایت ہے کہ میں ایک دن بصرہ کی مسجد میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے حضور میں حاضر تھا کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا، جو آدمی شعبان کے مہینے کی پندرہویں شب میں اس طرح اہتمام کرے کہ رات بھر عبادتِ الٰہی میں بسر کرے اور حضرت خضر علیہ السلام کی دعاء بھی پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ اُس کی دعاء قبول ہوگی۔

کمیل کہتے ہیں کہ جب جناب امیر المومنین علیہ السلام بیت الشرف تشریف لے گئے تو میں بھی خدمتِ بابرکت میں حاضر ہوا حضرت علی ابن ابیطالب امیر المومنین علیہ السلام نے مجھ سے ارشاد فرمایا، کوئی کام ہے؟ میں نے دُعائے خضر علیہ السلام کی خواہش ظاہر کی، آپؑ نے ارشاد فرمایا، بیٹھ جاؤ۔ میں بیٹھ گیا۔ جناب امیر المومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اے کمیل! اگر تم اس دعاء کو ہر شبِ جمعہ ایک بار یا ہر مہینے میں ایک بار یا سال میں ایک مرتبہ یا پھر ساری زندگی میں صرف ایک مرتبہ پڑھ لوگے تو تم دشمنوں کے شر سے محفوظ رہو گے۔ تمھاری روزی میں اضافہ اور تمھارے گناہوں میں کمی ہوگی۔

بعد ازاں حضرتؑ نے یہ دعاء تلقین فرمائی۔ چنانچہ اسی دن سے یہ دعاء "دعائے کمیل" کے نام سے مشہور ہوگئی۔

مختصر یہ ہے کہ یہ دعاء بہترین تدابیر کامیابی اور ہر قسم کی ترقی کے اعلیٰ اصول میں مضمر ہے بشرطیکہ ہم غور و فکر کو کام میں لائیں اور عقیدت مندی کے ساتھ پڑھیں اور پورا یقین رکھیں کہ حاجت ضرور پوری ہوگی لیکن یہ بھی ملحوظ رہے کہ وہ حاجت خلافِ شرع نہ ہو اور ہمارے آئندہ حالات کے لیے نقصان دہ نہ ہو۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

نعمتوں کو (یعنی صاحبان حاجت کو) رنج نہ پہنچاؤ۔ کہیں ایسا نہ ہو جائے کہ وہ نعمت عذاب و بلا میں بدل جائے۔ (امام حسنؑ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان رحم کرنے والا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِیْ وَسِعَتْ

اے معبود میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری رحمت کے ذریعہ جو محیط ہے

كُلَّ شَیْءٍ وَبِقُوَّتِكَ الَّتِیْ قَهَرْتَ بِهَا كُلَّ

ہر شے پر تیری قوت کے ذریعہ جس سے تو نے زیر نگین کیا ہر

شَیْءٍ وَخَضَعَ لَهَا كُلُّ شَیْءٍ وَذَلَّ لَهَا

شے کو، اور اس کے سامنے ہر شے جھکی ہوئی، اور زیر ہے

كُلُّ شَیْءٍ وَبِجَبَرُوْتِكَ الَّتِیْ غَلَبْتَ بِهَا

ہر شے، تیرے جبروت کے ذریعہ جس سے تو غالب ہے

كُلَّ شَیْءٍ وَبِعِزَّتِكَ الَّتِیْ لَا يَقُوْمُ لَهَا

ہر شے پر، تیری عزت کے ذریعہ جس کے آگے نہیں ٹھہرتی

شَیْءٌ وَبِعَظَمَتِكَ الَّتِیْ مَلَاَتْ كُلَّ شَیْءٍ

کوئی چیز، اور تیری عظمت کے ذریعہ جس نے پُر کر دیا ہر چیز کو

وَبِسُلْطَانِكَ الَّذِیْ عَلَا كُلَّ شَیْءٍ وَ

اور تیری سلطنت کے ذریعہ جو بلند ہے ہر چیز سے، اور

بِوَجْهِكَ الْبَاقِیْ بَعْدَ فَنَاءِ كُلِّ شَیْءٍ

تیرے ظہور کے ذریعہ جو ہر چیز کی فنا کے بعد باقی رہے گا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

جو لوگ خدا کی عبادت شکر کے عنوان سے کرتے ہیں وہ آزاد لوگوں کی عبادت ہے اور یہی سب سے افضل عبادت ہے۔ (امام حسنؑ)

وَبِاَسْمَآئِكَ الَّتِيْ مَلَاَتْ اَرْكَانَ كُلِّ

اور تیرے اُن پاک ناموں کا واسطہ جنہوں نے پُر کر رکھا ہے تمام اجزاء کو

شَيْءٍ. وَبِعِلْمِكَ الَّذِيْ اَحَاطَ بِكُلِّ

ہر شے کے تیرے علم کے ذریعہ جس نے گھیر رکھا ہے ہر

شَيْءٍ. وَبِنُوْرِ وَجْهِكَ الَّذِيْ اَضَآءَ

چیز کو، اور تیری ذات کے نور کے ذریعہ جس سے روشن ہوئی

لَهٗ كُلُّ شَيْءٍ. يَا نُوْرُ يَا قُدُّوْسُ. يَا اَوَّلَ

ہر چیز، اے نور! اے پاک و پاکیزہ، اے اوّلین

الْاَوَّلِيْنَ وَيَا اٰخِرَ الْاٰخِرِيْنَ.

میں سب سے اوّل اور آخرین میں سب سے آخر۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوْبَ الَّتِيْ

اے معبود میرے اُن گناہوں کو معاف کردے جو

تَهْتِكُ الْعِصَمَ.

نزولِ بلا کا باعث بن جاتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوْبَ الَّتِيْ

اے اللہ! میرے وہ سب گناہ بخش دے جو

تُنْزِلُ النِّقَمَ.

نزولِ عذاب کا باعث بنتے ہیں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

جو لوگ خدا کی عبادت کسی چیز (دوزخ) کے خوف سے کرتے ہیں ان کی عبادت غلاموں کی عبادت ہے۔ (امام حسنؑ)

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوْبَ الَّتِيْ

اے اللہ! میرے وہ گناہ معاف فرما جن سے

تُغَيِّرُ النِّعَمَ.

نعمتیں زائل ہوتی ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوْبَ الَّتِيْ

اے اللہ! میرے وہ گناہ معاف فرما جو

تَحْبِسُ الدُّعَاءَ.

دعا کو روک لیتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوْبَ الَّتِيْ

اے اللہ! میرے وہ گناہ بخش دے جن سے

تُنْزِلُ الْبَلَاءَ.

بلائیں نازل ہوتی ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ كُلَّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ

اے اللہ! میرا ہر وہ گناہ معاف فرما جو میں نے کیا ہے

وَكُلَّ خَطِيْئَةٍ اَخْطَاْتُهَا.

اور ہر لغزش سے درگزر کر جو مجھ سے ہوئی ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَتَقَرَّبُ اِلَيْكَ بِذِكْرِكَ

اے اللہ! میں تیرے ذکر کے ذریعہ تیرا تقرب چاہتا ہوں

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

جو لوگ خدا کی عبادت کسی چیز (جنت) کی خواہش کے لیے کرتے ہیں ان کی عبادت تاجروں کی عبادت ہے۔ (امام حسنؑ)

وَاَسْتَشْفِعُ بِكَ اِلٰى نَفْسِكَ وَاَسْئَلُكَ

اور تیری ذات کو تیرے حضور اپنا سفارشی بناتا ہوں اور سوال کرتا ہوں

بِجُوْدِكَ اَنْ تُدْنِيَنِيْ مِنْ قُرْبِكَ وَاَنْ

تیرے جود کے واسطے کہ مجھے اپنا قرب عطا فرما اور

تُوْزِعَنِيْ شُكْرَكَ وَاَنْ تُلْهِمَنِيْ ذِكْرَكَ.

توفیق دے کہ تیرا شکر ادا کروں اور میری زبان پر اپنا ذکر جاری فرما،

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ سُؤَالَ خَاضِعٍ

اے اللہ! میں سوال کرتا ہوں تجھ سے جھکے ہوئے

مُتَذَلِّلٍ خَاشِعٍ اَنْ تُسَامِحَنِيْ وَتَرْحَمَنِيْ

گرے ہوئے ڈرے ہوئے کی طرح کہ مجھ سے چشم پوشی فرما مجھ پر رحمت کر

وَتَجْعَلَنِيْ بِقِسْمِكَ رَاضِيًا قَانِعًا وَفِيْ

اور مجھے اپنی قسمت پر راضی و قانع قرار فرما اور

جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ مُتَوَاضِعًا.

ہر قسم کے حالات میں نرم خو رہنے والا بنادے۔

اَللّٰهُمَّ وَاَسْئَلُكَ سُؤَالَ مَنِ اشْتَدَّتْ

اے اللہ! میں سوال کرتا ہوں تجھ سے اس شخص کی طرح جو سخت تنگی میں

فَاقَتُهٗ وَاَنْزَلَ بِكَ عِنْدَ الشَّدَآئِدِ حَاجَتَهٗ

ہو سختیوں میں پڑا ہو اپنی حاجت لیکر تیرے پاس آیا ہوں

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

جو کسی مومن کی کرب و بے چینی کو دور کرے خدا اس کی دنیا و آخرت کی بے چینی کو دور کرتا ہے۔ (حضرت امام حسین علیہ السلام)

وَعَظُمَ فِيمَا عِنْدَكَ رَغْبَتُهُ.

اور جو کچھ تیرے پاس ہے اس میں زیادہ رغبت رکھتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ عَظُمَ سُلْطَانُكَ وَعَلَا مَكَانُكَ

اے اللہ! تیری سلطنت عظیم اور تیرا مقام بلند ہے

وَخَفِيَ مَكْرُكَ وَظَهَرَ اَمْرُكَ وَغَلَبَ

تیری تدبیر پوشیدہ تیرا امر ظاہر ہے اور غالب ہے

قَهْرُكَ وَجَرَتْ قُدْرَتُكَ وَلَا يُمْكِنُ

تیرا قہر تیری قدرت کارگر ہے۔ اور ممکن نہیں

الْفِرَارُ مِنْ حُكُومَتِكَ.

فرار تیری حکومت سے۔

اَللّٰهُمَّ لَا اَجِدُ لِذُنُوبِي غَافِرًا وَلَا

اے اللہ! کوئی نہیں تیرے سوا میرے گناہ بخشنے والا اور

لِقَبَائِحِي سَاتِرًا وَلَا لِشَيْءٍ مِنْ عَمَلِي

میری برائیوں کو چھپانے والا کوئی نہیں میرے عمل

الْقَبِيحِ بِالْحَسَنِ مُبَدِّلًا غَيْرَكَ. لَا اِلٰهَ

برے عمل کو نیکی میں بدل دینے والا نہیں ہے کوئی معبود

اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ. ظَلَمْتُ

سوائے تیرے تو پاک و منزہ ہے ہر نقص سے میں تیری ہی تعریف کرتا ہوں، ظلم کیا

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

جس کا مددگار خدا کے علاوہ کوئی نہ ہو خبردار اس پر ظلم نہ کرنا۔
(حضرت امام حسین علیہ السلام)

نَفْسِیْ وَتَجَرَّأْتُ بِجَهْلِیْ وَسَكَنْتُ اِلٰی
میں نے اپنے نفس پر اور جرأت کی اپنی جہالت کی وجہ سے، میں مطمئن ہوگیا
قَدِیْمِ ذِكْرِكَ لِیْ وَمَنِّكَ عَلَیَّ.
تیرے پچھلے احسانات پر اور میرے لیے تیری بخشش پر، قانع رہنا۔
اَللّٰهُمَّ مَوْلَایَ كَمْ مِّنْ قَبِیْحٍ سَتَرْتَهٗ
اے اللہ! میرے مولا کتنے ہی گناہوں کی تو نے پردہ پوشی کی
وَكَمْ مِّنْ فَادِحٍ مِّنَ الْبَلَآءِ اَقَلْتَهٗ. وَ
اور کتنی ہی سخت بلاؤں سے مجھے بچا لیا، اور
كَمْ مِّنْ عِثَارٍ وَّقَیْتَهٗ وَكَمْ مِّنْ مَّكْرُوْهٍ
کتنی ہی لغزشیں معاف فرمائیں اور کتنی ہی برائیاں مجھ سے
دَفَعْتَهٗ وَكَمْ مِّنْ ثَنَآءٍ جَمِیْلٍ لَّسْتُ
دور کیں تو نے میری کتنی ہی تعریفیں عام کیں جن کا
اَهْلًا لَّهٗ نَشَرْتَهٗ.
میں ہرگز اہل نہ تھا۔
اَللّٰهُمَّ عَظُمَ بَلَآئِیْ وَاَفْرَطَ بِیْ سُوْٓءُ
اے معبود! میری مصیبت عظیم ہے بدحالی کچھ زیادہ ہی بڑھ
حَالِیْ وَقَصُرَتْ بِیْ اَعْمَالِیْ وَقَعَدَتْ بِیْ
چکی ہے میرے اعمال (نیک اعمال) بہت کم ہیں گناہوں کی زنجیر نے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

جلد بازی ایک قسم کی بے وقوفی ہے۔ (حضرت امام حسین علیہ السلام)

أَعْلَا لِيْ وَحَبَسَنِيْ عَنْ نَفْعِيْ بُعْدُ أَمَلِيْ

مجھے جکڑ لیا ہے لمبی آرزوؤں نے مجھے اپنا قیدی بنا لیا ہے

وَخَدَعَتْنِيَ الدُّنْيَا بِغُرُوْرِهَا وَنَفْسِيْ

دُنیا نے اپنی دھوکے بازی سے اور نفس نے جرائم و حیلہ سازی سے

بِجِنَايَتِهَا وَمِطَالِيْ يَا سَيِّدِيْ فَأَسْئَلُكَ

مجھ کو فریب دیا ہے اے میرے آقا! میں سوال کرتا ہوں

بِعِزَّتِكَ أَنْ لَا يَحْجُبَ عَنْكَ دُعَائِيْ سُوْءُ

تیری عزت کا واسطہ دیکر کہ میری دُعا کو تجھ سے دُور نہ کردے

عَمَلِيْ وَفِعَالِيْ. وَلَا تَفْضَحْنِيْ بِخَفِيِّ مَا

میری بدعملی و بدکرداری ۔ اور تو مجھے پوشیدہ کاموں سے

اطَّلَعْتَ عَلَيْهِ مِنْ سِرِّيْ وَلَا تُعَاجِلْنِيْ

رُسوا نہ کرے جن میں تو میرے راز کو جانتا ہے اور جلدی نہ کر

بِالْعُقُوْبَةِ عَلٰى مَا عَمِلْتُهُ فِيْ خَلَوَاتِيْ

مجھے اس پر سزا دینے میں جو غلط کام کیے میں نے خلوت میں،

مِنْ سُوْءِ فِعْلِيْ وَإِسَائَتِيْ وَدَوَامِ تَفْرِيْطِيْ

بُرائی کی اور ہمیشہ کوتاہی کی اس میں میری خواہشوں

وَجَهَالَتِيْ وَكَثْرَةِ شَهَوَاتِيْ وَغَفْلَتِيْ. وَكُنْ

(نادان خواہشوں) کی کثرت اور غفلت بھی ہے اور اے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

اَللّٰهُمَّ بِعِزَّتِكَ لِيْ فِيْ كُلِّ الْاَحْوَالِ

میرے اللہ مجھے اپنی عزت کا واسطہ میرے ہر حال میں

رَءُوْفًا وَّعَلَيَّ فِيْ جَمِيْعِ الْاُمُوْرِ عَطُوْفًا

مہربان رہ اور تمام امور میں مجھ پر عنایت فرما

اِلٰهِيْ وَرَبِّيْ مَنْ لِّيْ غَيْرُكَ اَسْئَلُهٗ كَشْفَ

میرے معبود میرے رب تیرے سوا میرا کون ہے جس سے سوال کروں

ضُرِّيْ وَالنَّظَرَ فِيْ اَمْرِيْ. اِلٰهِيْ وَمَوْلَايَ

کہ میری تکلیف دور کر دے اور میرے معاملات پر نظر رکھے، میرے معبود اور میرے مولا

اَجْرَيْتَ عَلَيَّ حُكْمًا اتَّبَعْتُ فِيْهِ هَوٰى

تو نے میرے لیے حکم صادر فرمایا لیکن میں نے اس میں کہنا مانا

نَفْسِيْ وَلَمْ اَحْتَرِسْ فِيْهِ مِنْ تَزْيِيْنِ

اپنی خواہش کا اور میں فریب کاری سے بچ نہیں سکا

عَدُوِّيْ فَغَرَّنِيْ بِمَا اَهْوٰى وَاَسْعَدَهٗ عَلٰى

دشمن کی، اس نے میری خواہشوں میں دھوکا دیا اور ساتھ دیا

ذٰلِكَ الْقَضَاۤءُ فَتَجَاوَزْتُ بِمَا جَرٰى عَلَيَّ

وقت نے اس کا، پس تو نے حکم صادر کیا، اس میں تیری

مِنْ ذٰلِكَ بَعْضَ حُدُوْدِكَ وَخَالَفْتُ

بعض حدود کو توڑا اور تیرے بعض احکام کی مخالفت کی

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

بَعْضٍ اَوْ اَمْرِكَ فَلَكَ الْحَمْدُ عَلَيَّ فِي جَمِيعِ

پس حمد ہے تیرے لیے ان سب کا بار مجھ پر ہے

ذٰلِكَ وَلَا حُجَّةَ لِي فِيمَا جَرٰى عَلَيَّ فِيهِ

اور میرے پاس کوئی حجت نہیں اس میں تونے جو فیصلہ

قَضَاؤُكَ وَاَلْزَمَنِي حُكْمُكَ وَبَلَاۤؤُكَ

میرے لیے کیا اور آمادہ کیا مجھے تیرے حکم اور تیری آزمائش نے

وَقَدْ اَتَيْتُكَ يَا اِلٰهِي بَعْدَ تَقْصِيرِي وَ

کہ اے اللہ تیرے حضور آیا ہوں جبکہ میں نے کوتاہی کی اور

اِسْرَافِي عَلٰى نَفْسِي مُعْتَذِرًا نَادِمًا مُنْكَسِرًا

اپنے نفس پر زیادتی کی ہے میں عذر خواہ پشیمان

مُسْتَقِيلًا مُسْتَغْفِرًا مُنِيبًا مُقِرًّا مُذْعِنًا

ہارا ہوا معافی کا طالب بخشش کا سوالی، تائب گناہوں کا

مُعْتَرِفًا لَا اَجِدُ مَفَرًّا مِمَّا كَانَ مِنِّي

اقراری سرنگوں اقبالی ہوں جو کچھ مجھ سے ہوا نہ اس سے

وَلَا مَفْزَعًا اَتَوَجَّهُ اِلَيْهِ فِي اَمْرِي غَيْرَ

فرار کی راہ ہے نہ کوئی جائے پناہ کہ اپنے معاملات میں اس کی طرف توجہ

قَبُولِكَ عُذْرِي وَاِدْخَالِكَ اِيَّايَ فِي سَعَةٍ

کروں سوائے اس کے کہ تو میرا عذر قبول کر لے اور مجھے داخل کر دے وسیع

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

اس قوم کو کبھی بھی فلاح حاصل نہیں ہو سکتی جس نے خدا کو ناراض کر کے مخلوق کی مرضی خریدی۔ (حضرت امام حسین علیہ السلام)

مِّنْ رَّحْمَتِكَ.

تر رحمت میں اپنی۔

اَللّٰهُمَّ فَاقْبَلْ عُذْرِىْ وَارْحَمْ شِدَّةَ

اے معبود! بس میرا عذر قبول فرما میری سخت تکلیف پر رحم کر

ضُرِّىْ وَفُكَّنِىْ مِنْ شَدِّ وَثَاقِىْ. يَا رَبِّ ارْحَمْ

اور بھاری مشکل سے رہائی دے، اے پروردگار

ضَعْفَ بَدَنِىْ وَرِقَّةَ جِلْدِىْ وَدِقَّةَ

میرے بدن کی کمزوری جلد کی نازک ہڈیوں کی باریکی پر رحم فرما

عَظْمِىْ. يَا مَنْ بَدَءَ خَلْقِىْ وَذِكْرِىْ وَتَرْبِيَتِىْ

اے وہ ذات جس نے میری خلقت، ذکر، پرورش نیکی

وَبِرِّىْ وَتَغْذِيَتِىْ هَبْنِىْ لِابْتِدَاءِ كَرَمِكَ وَ

اور غذا کا آغاز کیا اپنے پہلے کرم اور نیکی (گذری ہوئی)

سَالِفِ بِرِّكَ بِىْ. يَا اِلٰهِىْ وَسَيِّدِىْ وَرَبِّىْ

کے تحت مجھے معاف فرما۔ اے میرے معبود اور میرے آقا اور میرے رب

اَتُرَاكَ مُعَذِّبِىْ بِنَارِكَ بَعْدَ تَوْحِيْدِكَ.

آیا میں یہ سمجھوں کہ تو مجھے اپنی آگ کا عذاب دے گا جبکہ تیری توحید

وَبَعْدَ مَا انْطَوٰى عَلَيْهِ قَلْبِىْ مِنْ مَّعْرِفَتِكَ

کا معترف ہوں اور اس کے ساتھ میرا دل تیری معرفت سے لبریز ہے،

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

میں موت کو سعادت اور ظالموں کے ساتھ زندگی کو اذیت سمجھتا ہوں۔

(حضرت امام حسین علیہ السلام)

وَلَهِجَ بِهِ لِسَانِي مِنْ ذِكْرِكَ وَاعْتَقَدَهُ ضَمِيرِي

اور میری زبان تیرے ذکر میں مصروف ہے اور میرا ضمیر گندھا ہوا ہے

مِنْ حُبِّكَ وَبَعْدَ صِدْقِ اعْتِرَافِي وَدُعَائِي

تیری ہی محبت میں اور اپنے گناہوں کے سچے اعتراف اور تیری

خَاضِعاً لِرُبُوبِيَّتِكَ هَيْهَاتَ أَنْتَ أَكْرَمُ

ربوبیت کے آگے میری عاجزانہ پکار کے بعد بھی تو مجھے عذاب

مِنْ أَنْ تُضَيِّعَ مَنْ رَبَّيْتَهُ أَوْ تُبَعِّدَ مَنْ

دے گا ہرگز نہیں تو بلند ہے اس سے کہ جسے پالا ہو اسے ضائع کرے

أَدْنَيْتَهُ أَوْ تُشَرِّدَ مَنْ آوَيْتَهُ أَوْ تُسَلِّمَ

یا جسے قریب کیا ہو اُسے دور کرے یا جسے پناہ دی ہو اُسے چھوڑ دے

إِلَى الْبَلَاءِ مَنْ كَفَيْتَهُ وَرَحِمْتَهُ وَلَيْتَ

یا جس کی سرپرستی کی اور اس پر مہربانی کی ہو اُسے مصیبت کے حوالے کر دے

شِعْرِي يَا سَيِّدِي وَإِلٰهِي وَمَوْلَايَ أَتُسَلِّطُ

اے کاش میں جانتا اے میرے آقا میرے معبود اور میرے مولا آیا تو ڈالے گا

النَّارَ عَلَى وُجُوهٍ خَرَّتْ لِعَظَمَتِكَ سَاجِدَةً

آگ میں ان چہروں کو جو تیری عظمت کے سامنے سجدے میں پڑے ہیں۔

وَعَلَى أَلْسُنٍ نَطَقَتْ بِتَوْحِيدِكَ صَادِقَةً

اور ان زبانوں کو جو تیری توحید کے بیان میں سچی ہیں

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

وَ بِشُكْرِكَ مَادِحَةً. وَعَلَى قُلُوبٍ اعْتَرَفَتْ

اور شکر کے ساتھ تیری تعریف کرتی ہیں اور ان دلوں کو جو تحقیق کے

بِالٰهِيَّتِكَ مُحَقِّقَةً وَعَلَى ضَمَائِرَ حَوَتْ

ساتھ تجھے معبود مانتے ہیں اور ان ضمیروں کو جو تیری

مِنَ الْعِلْمِ بِكَ حَتّٰى صَارَتْ خَاشِعَةً. وَ

معرفت سے پر ہو کر تجھ سے خائف ہیں تو انہیں آگ میں ڈالے گا، اور

عَلَى جَوَارِحَ سَعَتْ اِلٰى اَوْطَانِ تَعَبُّدِكَ

ان اعضاء کو جو فرمانبرداری سے تیری عبادت گاہوں کی طرف

طَائِعَةً وَ اَشَارَتْ بِاسْتِغْفَارِكَ مُذْعِنَةً.

دوڑتے ہیں اور یقین کے ساتھ تیری مغفرت کے طالب ہیں۔

مَا هٰكَذَا الظَّنُّ بِكَ وَلَا اُخْبِرْنَا بِفَضْلِكَ

(تو انہیں آگ میں ڈالے) تیری ذات سے ایسا گمان نہیں نہ یہ تیرے فضل

عَنْكَ يَا كَرِيْمُ يَا رَبِّ وَاَنْتَ تَعْلَمُ ضَعْفِيْ

کے مناسب ہے اے کریم اے پروردگار تو جانتا ہے میری کمزوری کو

عَنْ قَلِيْلٍ مِّنْ بَلَاءِ الدُّنْيَا وَعُقُوْبَاتِهَا

کہ دنیا کی آزمائشوں، تکلیفوں اور سختیوں کو برداشت کرنے کی طاقت نہیں

وَمَا يَجْرِيْ فِيْهَا مِنَ الْمَكَارِهِ عَلٰى اَهْلِهَا

اور اہل دنیا پر جو تنگیاں آتی ہیں (میں انہیں برداشت نہیں کر سکتا)

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

خبردار! گناہوں پر خوش نہ ہونا کیونکہ گناہوں پر خوش ہونا گناہ کرنے سے زیادہ عظیم ہے۔ (حضرت امام زین العابدین علیہ السلام)

عَلَى أَنَّ ذٰلِكَ بَلَآءٌ وَمَكْرُوهٌ قَلِيلٌ مَكْثُهُ

حالانکہ وہ آزمائشیں تکلیفیں ، سختیاں معمولی ہوتی ہیں اور

يَسِيرٌ بَقَآئُهُ قَصِيرٌ مُدَّتُهُ. فَكَيْفَ احْتِمَالِي

بقاء کا وقت تھوڑا اور مدت کوتاہ ہے۔ پھر مجھ سے کیسے برداشت ہوسکے

لِبَلَآءِ الْاٰخِرَةِ وَجَلِيلِ وُقُوعِ الْمَكَارِهِ فِيهَا

گی زبردست دکھ اور تکالیف آخرت کی جو بڑی سخت ہے

وَهُوَ بَلَآءٌ تَطُولُ مُدَّتُهُ وَيَدُومُ مَقَامُهُ وَلَا

اور وہ ایسی تکلیفیں ہیں جن کی مدت طولانی اور اقامت دائمی ہوگی اور

يُخَفَّفُ عَنْ اَهْلِهِ لِاَنَّهُ لَا يَكُونُ اِلَّا عَنْ

نہیں ہوگی کمی ان میں کسی کے اس لئے کہ وہ تیرے انتقام

غَضَبِكَ وَانْتِقَامِكَ وَسَخَطِكَ وَهٰذَا مَا

تیرے غضب اور تیری ناراضی سے آتی ہیں یہ وہ سختیاں ہیں

لَا تَقُومُ لَهُ السَّمٰوٰاتُ وَالْاَرْضُ. يَا سَيِّدِي

جن کے سامنے زمین آسمان بھی کھڑے نہیں رہ سکتے ، تو اے آقا

فَكَيْفَ لِي وَاَنَا عَبْدُكَ الضَّعِيفُ الذَّلِيلُ

مجھ پر کیا گذرے گی جبکہ میں تیرا کمزور پست

الْحَقِيرُ الْمِسْكِينُ الْمُسْتَكِينُ يَا اِلٰهِي وَ

بے حیثیت بے مایہ اور بے بس بندہ ہوں اے میرے معبود

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

کسی کو اذیت نہ دینا کمال عقل کی دلیل ہے اور دنیا و آخرت میں جسم کی راحت ہے۔ (حضرت امام زین العابدین علیہ السلام)

رَبِّي وَسَيِّدِي وَمَوْلاَيَ لِأَيِّ الْأُمُورِ إِلَيْكَ

میرے رب میرے آقا اور سیدی مولا میں کن کن باتوں کی تجھ سے

أَشْكُو وَلِمَا مِنْهَا أَضِجُّ وَأَبْكِي لِأَلِيمِ الْعَذَابِ

شکایت کروں اور کس کس کیلئے [illegible] شیون کروں؟ عذاب

وَشِدَّتِهِ أَمْ لِطُولِ الْبَلاَءِ وَمُدَّتِهِ فَلَئِنْ

دردناک کی سختی کیلئے یا مصیبت کے طول و مدت کیلئے پس اگر

صَيَّرْتَنِي لِلْعُقُوبَاتِ مَعَ أَعْدَائِكَ وَ

تو نے مجھے عذاب و عقاب میں اپنے دشمنوں کے ساتھ رکھا اور

جَمَعْتَ بَيْنِي وَبَيْنَ أَهْلِ بَلاَئِكَ وَ

مجھے اور اپنے عذابیوں کو اکٹھا کر دیا اور

فَرَّقْتَ بَيْنِي وَبَيْنَ أَحِبَّائِكَ وَأَوْلِيَائِكَ

مجھے اور اپنے دوستوں اور محبوں میں دوری ڈال دی

فَهَبْنِي يَا إِلٰهِي وَسَيِّدِي وَمَوْلاَيَ وَرَبِّي صَبَرْتُ

تو لے میرے معبود میرے آقا میرے مولا اور میرے رب میں صبر کر لوں

عَلَى عَذَابِكَ فَكَيْفَ أَصْبِرُ عَلَى فِرَاقِكَ

تیرے عذاب پر تو تجھ سے دوری پر کیسے صبر کروں گا۔

وَهَبْنِي صَبَرْتُ عَلَى حَرِّ نَارِكَ فَكَيْفَ أَصْبِرُ

اور مجھے بتا کہ میں نے صبر کر لیا تیری آگ کی تپش پر تو کیسے صبر

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

اے خدا! میں تجھ سے ایسی امیدوں کا سوال کرتا ہوں جن میں کامیابی حاصل ہو۔ (حضرت امام زین العابدین علیہ السلام)

عَنِ النَّظَرِ اِلٰی كَرَامَتِكَ اَمْ كَيْفَ اَسْكُنُ

کروں گا تیری نظر کرم سے محرومی کو۔ میں کیسے رہ سکوں گا

فِی النَّارِ وَرَجَآئِیْ عَفْوُكَ فَبِعِزَّتِكَ يَا سَيِّدِیْ

آتش جہنم میں، جبکہ میں تیرے عفو اور بخشش کا اُمیدوار ہوں میرے آقا

وَمَوْلَایَ اُقْسِمُ صَادِقًا لَئِنْ تَرَكْتَنِیْ نَاطِقًا

اور میرے مولا میں تیری ہی عزت و بزرگی کی سچی قسم کھا کر عرض کر رہا ہوں اگر تو نے

لَاَضِجَّنَّ اِلَيْكَ بَيْنَ اَهْلِهَا ضَجِيْجَ الْاٰمِلِيْنَ

میری قوت گویائی کو سلامت رکھا تو میں اہل جہنم کے درمیان تیرا نام

وَلَاَصْرُخَنَّ اِلَيْكَ صُرَاخَ الْمُسْتَصْرِخِيْنَ

لے لے کر اس طرح پکاروں گا جیسے لطف و کرم کے اُمیدوار پکارتے ہیں

وَلَاَبْكِيَنَّ عَلَيْكَ بُكَآءَ الْفَاقِدِيْنَ وَلَاُنَادِ

میں تیرے حضور اس طرح آہ و بکا، نالہ و شیون کروں گا جیسے مددگار کے متلاشی کرتے ہیں۔

يَنَّكَ اَيْنَ كُنْتَ يَا وَلِیَّ الْمُؤْمِنِيْنَ يَا غَايَةَ

یوں گریہ کروں گا ناچیزوں کی طرح کہ کہاں ہے تو اے مومنوں کے مددگار، اے مرکز

اٰمَالِ الْعَارِفِيْنَ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ

عارفوں کی اُمیدوں کے اے بے چاروں کی داد رسی کرنے والے

يَا حَبِيْبَ قُلُوْبِ الصَّادِقِيْنَ وَيَا اِلٰهَ الْعٰلَمِيْنَ

اے سچے لوگوں کے دل دوست اور عالمین کے معبود،

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

جھوٹے کی صحبت سے بچو۔ کیوں کہ وہ سراب کی طرح ہے۔ وہ دور کو تمہارے قریب کر دے گا اور قریب کو دور کر دے گا۔ (امام زین العابدینؑ)

أَفَتُرَاكَ سُبْحَانَكَ يَا إِلٰهِي وَبِحَمْدِكَ تَسْمَعُ

تیری ذات پاک و منزہ ہے اے میرے معبود تیری ہی ثناء کرتا ہوں

فِيهَا صَوْتَ عَبْدٍ مُسْلِمٍ سُجِنَ فِيهَا

میں حیران ہوں کہ یہ کیونکر ہو گا کہ تو اس (آگ) میں سے ایک بندہ مسلم کی آواز

بِمُخَالَفَتِهِ وَذَاقَ طَعْمَ عَذَابِهَا بِمَعْصِيَتِهِ

سُنے جو اپنی نافرمانی کی وجہ سے دوزخ میں ہے اور عذاب کا مزا چکھ رہا ہے

وَحُبِسَ بَيْنَ أَطْبَاقِهَا بِجُرْمِهِ وَجَرِيرَتِهِ

اور بندے اپنے جرم و گناہ کی وجہ جہنم کے طبقوں کے درمیان بیچ،

وَهُوَ يَضِجُّ إِلَيْكَ ضَجِيجَ مُؤَمِّلٍ لِرَحْمَتِكَ

اور تیرے سامنے گریہ کر رہا ہے تیری رحمت کے امیدوار کی طرح،

وَيُنَادِيكَ بِلِسَانِ أَهْلِ تَوْحِيدِكَ وَيَتَوَسَّلُ

اور تجھے پکار رہا ہے اہل توحید کی زبان میں اور وسیلہ بنا رہا ہے

إِلَيْكَ بِرُبُوبِيَّتِكَ يَا مَوْلَايَ فَكَيْفَ يَبْقَى فِي

تیرے حضور تیری ربوبیت کو، اے مولا کیسے رہے گا وہ

الْعَذَابِ وَهُوَ يَرْجُو مَا سَلَفَ مِنْ حِلْمِكَ

عذاب میں جبکہ وہ تیرے گزشتہ حلم کا امیدوار ہے۔

أَمْ كَيْفَ تُؤْلِمُهُ النَّارُ وَهُوَ يَأْمُلُ فَضْلَكَ وَ

یا پھر آگ اسے کیونکر تکلیف دے گی جب وہ تیرے فضل اور

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

خبردار! بدکردار کی صحبت میں نہ رہنا۔ کیوں کہ وہ تم کو ایک لقمہ یا اس سے کم پر بیچ دے گا۔ (امام زین العابدینؑ)

رَحْمَتَكَ. أَمْ كَيْفَ يُحْرِقُهُ لَهِيبُهَا وَأَنْتَ تَسْمَعُ

رحمت کی امید رکھتا ہے یا آگ کے شعلے کیسے اس کو جلائیں گے جب تو سنتا ہے

صَوْتَهُ وَتَرَى مَكَانَهُ. أَمْ كَيْفَ يَشْتَمِلُ عَلَيْهِ

اس کی آواز اور دیکھتا ہے اس کے مقام کو یا کیسے آگ کے شعلے اس کو گھیر لیں گے

زَفِيرُهَا وَأَنْتَ تَعْلَمُ ضَعْفَهُ. أَمْ كَيْفَ يَتَقَلْقَلُ

جب تو اس کی ناتوانی کو جانتا ہے یا کیسے وہ پریشان رہے گا

بَيْنَ أَطْبَاقِهَا وَأَنْتَ تَعْلَمُ صِدْقَهُ. أَمْ كَيْفَ

طبقوں (جہنم کے) کے درمیان جب تو اس کی سچائی سے واقف ہے یا کیسے

تَزْجُرُهُ زَبَانِيَتُهَا وَهُوَ يُنَادِيكَ يَا رَبَّهُ. أَمْ

فرشتے (جہنم کے) اس کو جھڑکیں گے جب وہ تجھے پکارتا ہے اے میرے رب یہ

كَيْفَ يَرْجُو فَضْلَكَ فِي عِتْقِهِ مِنْهَا فَتَتْرُكُهُ

کیسے ممکن ہے وہ خلاصی میں تیرے فضل کا امیدوار ہو اور تو اسے وہاں (جہنم میں)

فِيهَا هَيْهَاتَ مَا ذٰلِكَ الظَّنُّ بِكَ وَلَا الْمَعْرُوفُ

رہنے دے ہرگز نہیں تیرے بارے میں یہ گمان ہو سکتا نہ ایسا تعارف ہے

مِنْ فَضْلِكَ وَلَا مُشْبِهٌ لِمَا عَامَلْتَ بِهِ

تیرے فضل کا اور نہ مشابہ ہے تیرے اس احسان و کرم کے ساتھ

الْمُوَحِّدِينَ مِنْ بِرِّكَ وَإِحْسَانِكَ.

جو توحید پرستوں پر تیری طرف سے ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

برادر مومن کا برادر مومن کے چہرے کی طرف نظر کرنا مودت ہے اور اس سے محبت کرنا عبادت ہے۔ (امام زین العابدین)

فَبِالْيَقِيْنِ اَقْطَعُ لَوْلَا مَا حَكَمْتَ بِهٖ

پس میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر تو نے اپنے دشمنوں کو

مِنْ تَعْذِيْبِ جَاحِدِيْكَ وَقَضَيْتَ بِهٖ

آگ کا عذاب دینے کا حکم نہ دیا ہوتا اور اپنے مخالفوں کو ہمیشہ اس

مِنْ اِخْلَادِ مُعَانِدِيْكَ لَجَعَلْتَ النَّارَ

میں رکھنے کا فیصلہ نہ کیا ہوتا ضرور تو آگ کو (جہنم کی آگ)

كُلَّهَا بَرْدًا وَّسَلَامًا وَّمَا كَانَ لِاَحَدٍ فِيْهَا

ٹھنڈی اور آرام بخش بنا دیتا اور کسی کو بھی آگ میں

مَقَرًّا وَّلَا مُقَامًا. لٰكِنَّكَ تَقَدَّسَتْ اَسْمَاؤُكَ

جگہ اور ٹھکانہ نہ دیا جاتا، لیکن تو نے اپنے پاکیزہ ناموں کی

اَقْسَمْتَ اَنْ تَمْلَاَهَا مِنَ الْكَافِرِيْنَ مِنَ

قسم کھائی کہ تو بھر دے گا جہنم کو تمام کافروں سے چاہے

الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ وَاَنْ تُخَلِّدَ

وہ جنات سے ہوں یا انسانوں کے گروہوں سے اور اسی میں رہیں گے

فِيْهَا الْمُعَانِدِيْنَ. وَاَنْتَ جَلَّ ثَنَاؤُكَ

ہمیشہ ہمیشہ یہ مخالفین۔ اور تو بڑی تعریف والا ہے تو نے

قُلْتَ مُبْتَدِئًا وَّتَطَوَّلْتَ بِالْاِنْعَامِ مُتَكَرِّمًا.

فضل و کرم کرتے ہوئے بلا سابقہ یہ فرمایا کہ:

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

بار الٰہا! سزا کے ذریعہ مجھے آداب نہ سکھا اور ناگہانی عذاب میں مجھے گرفتار نہ فرما۔ (حضرت امام زین العابدین علیہ السلام)

أَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا لَا

آیا جو شخص مومن ہے وہ فاسق کے برابر ہو سکتا ہے، نہیں وہ دونوں

يَسْتَوُونَ.

برابر نہیں ہو سکتے۔

اِلٰهِي وَسَيِّدِي فَأَسْئَلُكَ بِالْقُدْرَةِ الَّتِي

میرے معبود اور میرے آقا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری قدرت کے

قَدَّرْتَهَا وَبِالْقَضِيَّةِ الَّتِي حَتَمْتَهَا وَحَكَمْتَهَا

واسطے جسے تونے توانا کیا اور تیرا فرمان جسے تونے یقینی اور محکم بنایا

وَغَلَبْتَ مَنْ عَلَيْهِ أَجْرَيْتَهَا أَنْ تَهَبَ لِي

اور تو غالب ہے اس پر جس پر اسے جاری کرے۔ اسکے واسطے سے سوال کرتا ہوں

فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَفِي هٰذِهِ السَّاعَةِ كُلَّ

کہ بخش دے اس شب میں اور اس ساعت میں تمام میرے

جُرْمٍ أَجْرَمْتُهُ وَكُلَّ ذَنْبٍ أَذْنَبْتُهُ وَكُلَّ

وہ جرم جو میں نے کیے اور وہ تمام گناہ جو مجھ سے سرزد ہوئے اور

قَبِيحٍ أَسْرَرْتُهُ وَكُلَّ جَهْلٍ عَمِلْتُهُ كَتَمْتُهُ

وہ سب برائیاں جو میں نے چھپائی ہیں جو نادانیاں کیں اور پردہ ڈالا

أَوْ أَعْلَنْتُهُ أَخْفَيْتُهُ أَوْ أَظْهَرْتُهُ وَكُلَّ سَيِّئَةٍ

اور جو اعلانیہ کیں، پوشیدہ رکھیں یا ظاہر کر دیں، اور میری برائیاں

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

لوگوں سے بہت کم ضرورتوں کو طلب کرنا، نقدا (یہی) مالداری ہے۔

(حضرت امام زین العابدین علیہ السلام)

أَمَرْتَ بِإِثْبَاتِهَا الْكِرَامَ الْكَاتِبِينَ الَّذِينَ

جن کے لکھنے کا تو نے کراماً کاتبین کو حکم دیا۔ جو مقرر کیے گئے

وَكَّلْتَهُمْ بِحِفْظِ مَا يَكُونُ مِنِّي وَجَعَلْتَهُمْ

تیری طرف سے کہ جو کچھ میں کروں اس کو محفوظ کرلیں اور ان کو

شُهُوداً عَلَيَّ مَعَ جَوَارِحِي وَكُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ

میرے اعضاء کے ساتھ ہی مجھ پر گواہ بنایا اور ان کے علاوہ خود تو

عَلَيَّ مِنْ وَرَآئِهِمْ وَالشَّاهِدَ لِمَا خَفِيَ عَنْهُمْ

بھی ناظر اور اس بات کا مجھ پر گواہ ہے جو ان سے پوشیدہ ہے

وَبِرَحْمَتِكَ أَخْفَيْتَهُ وَبِفَضْلِكَ سَتَرْتَهُ.

تو نے اپنی رحمت سے اسے چھپایا اور اپنے فضل سے پردہ ڈالا،

وَأَنْ تُوَفِّرَ حَظِّي مِنْ كُلِّ خَيْرٍ أَنْزَلْتَهُ أَوْ

اور وہ معاف فرما میرے لئے، وافر حصہ قرار دے ہر خیر میں

إِحْسَانٍ فَضَّلْتَهُ أَوْ بِرٍّ نَشَرْتَهُ أَوْ رِزْقٍ

جسے تو نے نازل کیا جس احسان کو بڑھایا جس نیکی کو پھیلایا جس رزق

بَسَطْتَهُ أَوْ ذَنْبٍ تَغْفِرُهُ أَوْ خَطَاءٍ تَسْتُرُهُ.

میں اضافہ کیا یا جو گناہ تو نے معاف فرمایا یا جس غلطی کو ڈھانپا ہے۔

يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا إِلٰهِي وَسَيِّدِي

یارب یارب یارب اے میرے معبود اور اے میرے آقا

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

اگر کوئی تم کو تمہارے داہنی طرف گالی دے پھر بائیں طرف آ کر معافی مانگ لے تو اس کو قبول کر لو۔ (حضرت امام زین العابدینؑ)

وَمَوْلَايَ وَمَالِكَ رِقِّي يَا مَنْ بِيَدِهِ نَاصِيَتِي

میرے مولا میری جان کے مالک اے وہ جس کے ہاتھ میں میری باگ ہے

يَا عَلِيمًا بِضُرِّي وَمَسْكَنَتِي يَا خَبِيرًا بِفَقْرِي

اے میری تنگی و بے چارگی سے واقف اے میری ناداری اور تنگدستی

وَفَاقَتِي ٭

سے باخبر

يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ أَسْأَلُكَ بِحَقِّكَ وَ

یارب یارب یارب میں سوال کرتا ہوں تجھ سے تیرے حق کے واسطے

قُدْسِكَ وَأَعْظَمِ صِفَاتِكَ وَأَسْمَائِكَ أَنْ

اور تیری پاکیزگی تیری عظیم صفات اور تیرے پاک ناموں کا واسطہ دیکر

تَجْعَلَ أَوْقَاتِي مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ بِذِكْرِكَ

کہ میرے رات اور دن کے اوقات اپنے ذکر سے آباد کر

مَعْمُورَةً وَبِخِدْمَتِكَ مَوْصُولَةً وَأَعْمَالِي

اور مسلسل اپنی حضوری میں رکھ اور میرے اعمال کو اپنی

عِنْدَكَ مَقْبُولَةً حَتَّى تَكُونَ أَعْمَالِي وَأَوْرَادِي

جناب میں قبولیت عطا فرما حتیٰ کہ میرے اعمال اور اذکار

كُلُّهَا وِرْدًا وَاحِدًا وَحَالِي فِي خِدْمَتِكَ سَرْمَدًا

تیرے حضور ایک ورد قرار پائے اور میرا یہ حال تیری بارگاہ میں ہمیشہ قائم رہے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

اگر تمہاری مدح (تعریف) کی جائے تو خوش نہ ہو۔ اگر تمہاری مذمت کی جائے تو ناراض نہ ہو۔ (امام محمد باقرؑ)

يَا سَيِّدِي يَا مَنْ عَلَيْهِ مُعَوَّلِي يَا مَنْ

اے میرے آقا اے وہ جس پر میرا تکیہ ہے اے وہ جس سے میں

إِلَيْهِ شَكَوْتُ أَحْوَالِي.

اپنے حالات کی تنگی بیان کرتا ہوں۔

يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ قَوِّ عَلَى خِدْمَتِكَ

یارب یارب یارب میرے ظاہری اعضاء کو اپنی حضوری میں قوی

جَوَارِحِي وَاشْدُدْ عَلَى الْعَزِيمَةِ جَوَانِحِي.

اور میرے باطنی ارادوں کو محکم و مضبوط بنا دے۔

وَهَبْ لِيَ الْجِدَّ فِي خَشْيَتِكَ وَالدَّوَامَ

اور مجھے توفیق دے کہ میں تجھ سے حقیقتاً ڈرتا ہوں اور ہمیشہ

فِي الْإِتِّصَالِ بِخِدْمَتِكَ حَتَّى أَسْرَحَ إِلَيْكَ

تیری اطاعت میں سرگرم رہوں تاکہ میں تیری طرف سبقت کرنے

فِي مَيَادِينِ السَّابِقِينَ وَأُسْرِعَ إِلَيْكَ

والوں کے ساتھ چلتا رہوں، اور تیز قدم بڑھاتا رہوں تیری

فِي الْمُبَارِزِينَ وَأَشْتَاقَ إِلَى قُرْبِكَ

سمت بڑھنے والوں کے ہمراہ۔ تیری ملاقات کا شوق رکھنے والوں

فِي الْمُشْتَاقِينَ وَأَدْنُوَ مِنْكَ دُنُوَّ الْمُخْلِصِينَ

کی طرح تیرا اشتاق رہوں تیرے مخلص بندوں کی طرح تجھ سے نزدیک ہو جاؤں

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

کوئی شخص گناہ سے اس وقت تک نہیں بچ سکتا جب تک اپنی زبان قابو میں نہ رکھے۔ (حضرت امام محمد باقر علیہ السلام)

وَاَخَافُكَ مَخَافَةَ الْمُوْقِنِيْنَ وَاَجْتَمِعَ

تجھ پر یقین رکھنے والوں کی طرح تجھ سے ڈرتا ہوں اور تیرے

فِيْ جِوَارِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ.

حضور میں جب مومنین بھی ہوں میں بھی ان کے ساتھ رہوں۔

اَللّٰهُمَّ وَمَنْ اَرَادَنِيْ بِسُوْٓءٍ فَاَرِدْهُ وَ

اے اللہ! جو شخص مجھ سے کوئی بدی کرنے کا ارادہ کرے، تو بھی اسے

مَنْ كَادَنِيْ فَكِدْهُ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ اَحْسَنِ

ویسے ہی سزا دے۔ جو شخص بھی مجھ سے کسی قسم کی فریب کاری سے

عَبِيْدِكَ نَصِيْبًا عِنْدَكَ وَاَقْرَبِهِمْ مَنْزِلَةً

کام لے تو بھی اس کو ویسی ہی پاداشں و بدلہ دے۔ مجھے اپنے ان

مِّنْكَ وَاَخَصِّهِمْ زُلْفَةً لَّدَيْكَ فَاِنَّهٗ

بندوں میں قرار دے تو تیری جناب سے سب سے اچھا حصہ پاتے ہیں

لَا يُنَالُ ذٰلِكَ اِلَّا بِفَضْلِكَ.

کیونکہ تیرے فضل کے بغیر یہ درجات نہیں مل سکتے۔

وَجُدْ لِيْ بِجُوْدِكَ وَاعْطِفْ عَلَيَّ

اپنے کرم کے واسطے سے مجھ پر کرم کر بذریعہ اپنی بزرگی مجھ پر

بِمَجْدِكَ وَاحْفَظْنِيْ بِرَحْمَتِكَ وَاجْعَلْ

توجہ فرما بوجہ اپنی رحمت کے میری حفاظت فرما اور

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

خبردار...... سستی اور کم حوصلگی سے بچو کیونکہ یہ دونوں ہر برائی کی کلید ہیں۔
(حضرت امام محمد باقر علیہ السلام)

لِسَانِیْ بِذِکْرِكَ لَهِجًا وَقَلْبِیْ بِحُبِّكَ
میری زبان کو اپنے ذکر میں گویا فرما اور میرے دل کو اپنی محبت
مُتَیَّمًا وَمُنَّ عَلَیَّ بِحُسْنِ اِجَابَتِكَ وَاَقِلْنِیْ
کا اسیر بنا دے اور میری دُعا بخوبی قبول کر کے احسان فرما
عَثْرَتِیْ وَاغْفِرْ زَلَّتِیْ. فَاِنَّكَ قَضَیْتَ عَلٰی
میرا گناہ معاف فرما دے میری خطا بخش دے کیونکہ تو نے بندوں
عِبَادِكَ بِعِبَادَتِكَ وَاَمَرْتَهُمْ بِدُعَائِكَ
پر عبادت فرض کی انہیں دُعا مانگنے کا حکم دیا
وَضَمِنْتَ لَهُمُ الْاِجَابَةَ.
اور قبولیت کی ضمانت دی۔
فَاِلَیْكَ یَارَبِّ نَصَبْتُ وَجْهِیْ وَاِلَیْكَ
پس اے پروردگار میں اپنا رُخ تیری طرف کر رہا ہوں
یَارَبِّ مَدَدْتُّ یَدِیْ. فَبِعِزَّتِكَ اسْتَجِبْ
اور تیرے آگے ہاتھ پھیلا رہا ہوں، تو اپنی عزت کے طفیل قبول
لِیْ دُعَائِیْ وَبَلِّغْنِیْ مُنَایَ وَلَا تَقْطَعْ مِنْ
فرما میری دعا۔ میری تمنائیں بر لا اور مجھے مایوس نہ کر
فَضْلِكَ رَجَائِیْ.
اپنے فضل و کرم سے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

۳ باتوں کے مالک کو اس وقت تک موت نہیں آتی جب تک ان کی سزا نہیں پالیتا۔ (۱) ظالم۔ (۲) قطع رحم۔ (۳) جھوٹی قسم۔ (امام محمد باقرؑ)

وَاكْفِنِيْ شَرَّ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ مِنْ اَعْدَآئِيْ

میری حفاظت فرما جنوں اور انسانوں میں جو بھی میرے دشمن

يَا سَرِيْعَ الرِّضَا اِغْفِرْ لِمَنْ لَّا يَمْلِكُ

ہوں اُن سے اور اُن کے شر سے بچائے رکھ۔ اے اپنے بندوں

اِلَّا الدُّعَآءَ فَاِنَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا تَشَآءُ يَا

سے جلد راضی ہو جانے والے اپنے اس بندے کو بخش دے جس کے پاس

مَنِ اسْمُهٗ دَوَآءٌ وَّ ذِكْرُهٗ شِفَآءٌ وَّ طَاعَتُهٗ

دُعا کے سوا کچھ نہیں۔ اے وہ جس کا نام دوا ذکر شفاء اور اطاعت

غِنًى اِرْحَمْ مَنْ رَّأْسُ مَالِهِ الرَّجَآءُ وَ

تونگری ہے رحم فرما اس پر جس کا سرمایہ محض اُمید اور

سِلَاحُهُ الْبُكَآءُ.

سامان گریہ ہے۔

يَا سَابِغَ النِّعَمِ يَا دَافِعَ النِّقَمِ يَا

اے نعمتیں پوری کرنے والے اے سختیاں دُور کرنے والے

نُوْرَ الْمُسْتَوْحِشِيْنَ فِي الظُّلَمِ يَا عَالِمًا

اے تاریکیوں میں ڈرنے والوں کے نُور اے وہ عالم

لَا يُعَلَّمُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ

جسے پڑھایا نہیں گیا رحمت فرما محمد اور آلِ محمد پر

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

جس کی زبان سچی اس کا عمل پاک ہوتا ہے۔ جس کی نیت اچھی اس کے رزق میں اضافہ ہوتا ہے۔ (امام محمد باقرؑ)

وَافْعَلْ بِیْ مَآ اَنْتَ اَهْلُهٗ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰی

مجھ سے وہ سلوک کر جس کا تو اہل ہے رحمت کرے خدا اپنے رسول

رَسُوْلِهٖ وَالْاَئِمَّةِ الْمَيَامِيْنِ مِنْ اٰلِهٖ

پر اور بابرکت آئمہؑ پر جو ان کی آل سے ہیں،

وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا۔

اور کثرت سے درود و سلام بھیجتا رہے۔

اَمَّنْ يُّجِيْبُ کا عمل

حسب ذیل آیت مصیبت کے دور کرنے میں زود اثر ہے ایک جلسہ میں بارہ ہزار مرتبہ پڑھی جاتی ہے۔ اگر ایک آدمی نہ پڑھ سکے تو متعدد افراد مل کر پڑھ سکتے ہیں۔ اس عمل کے پڑھنے کے بعد دو رکعت نماز ادا کرکے حدیث کساء پڑھی جائے۔

اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ

آیا کوئی ہے؟ جو بیقرار و مضطر کی دعا کو قبول کرتا ہے

وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ ۝

جبکہ اس سے دعا کی جاتی ہے اور وہ برائی کو دور کر دیتا ہے

"سُوْرَةُ النَّصْرِ" کے خواص

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ: "دشمن سے نجات پانے کے لیے سُوْرَةُ النَّصْرِ کی تلاوت اکیس ۲۱ بار کرے، اور بلاؤں کے دفعیہ کے لیے سات بار کرے تو نجات پائے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

دُعائے توسّل

علامہ مجلسیؒ نے فرمایا ہے کہ بعض معتبر کتابوں میں محمد بن بابویہ سے نقل کیا گیا ہے کہ اُنھوں نے اس دُعائے توسّل کو آئمہ علیہم السّلام سے روایت کی ہے اور اُنھوں نے کہا کہ اس کو میں نے کسی معاملہ میں نہیں پڑھا مگر اس کی قبولیت کا اثر بہت جلدی پایا اور وہ دُعا یہ ہے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ

اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تو ہی میری توجہ کا مرکز ہے

بِنَبِيِّكَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ

تیرے نبیؐ کے واسطے سے جو رحمت والا ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ يَآ اَبَا الْقَاسِمِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

(رحمتیں نازل ہوں ان پر اور ان کی آل پر بھی) اے ابوالقاسمؑ یا رسول اللہ

يَآ اِمَامَ الرَّحْمَةِ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلٰنَا

اے رحمتوں کے امام اے ہمارے سیّد و سردار! اے ہمارے آقا ہم

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ إِلَى اللهِ

آپ پر نظر رکھے ہوئے ہیں اور آپ ہی سے شفاعت چاہتے ہیں اور آپ ہی

وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا،

کو وسیلہ بناتے ہیں اللہ کے پاس اور ہم نے آپ کو اپنی حاجتوں کے پیش پیش رکھا ہوا ہے۔

يَا وَجِيهاً عِنْدَ اللهِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللهِ،

اے خدا کے نزدیک برگزیدہ آپ اللہ سے ہماری سفارش فرمایئے۔

يَا أَبَا الْحَسَنِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ يَا عَلِيَّ

اے ابوالحسن اے امیرالمومنین اے علی ابن ابوطالب!

ابْنَ أَبِي طَالِبٍ يَا حُجَّةَ اللهِ عَلَى خَلْقِهِ

اے اللہ کی حجت اس کی مخلوق پر

يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا إِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا

اے ہمارے سردار اور ہمارے آقا ہماری نظریں آپ پر ہیں اور ہم آپ کی شفاعت

وَتَوَسَّلْنَا بِكَ إِلَى اللهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ

اور وسیلہ کے طلبگار ہیں اللہ کی بارگاہ میں اور ہم نے پیش پیش رکھا

يَدَيْ حَاجَاتِنَا،

ہے آپ ہی کو اپنی حاجتوں کے!

يَا وَجِيهاً عِنْدَ اللهِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللهِ،

اے خدا کے نزدیک برگزیدہ ہمارے لیے اللہ سے سفارش کیجیے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

جس عالم کے علم سے نفع اٹھایا جائے وہ عالم ستر ہزار عابدوں سے افضل ہے۔
(حضرت امام محمد باقر علیہ السلام)

يَا فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ يَا بِنْتَ مُحَمَّدٍ يَا

اے شہزادی فاطمۃ الزہرہ اے دختر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اے

قُرَّةَ عَيْنِ الرَّسُوْلِ يَا سَيِّدَتَنَا وَمَوْلَاتَنَا

رسول کی آنکھ کی ٹھنڈک لے ہماری سردار وآقا

اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكِ

ہم آپ کی طرف متوجہ ہیں اور آپ کو اپنا شفیع اور آپ کو اپنا وسیلہ بناتے ہیں

اِلَى اللهِ وَقَدَّمْنَاكِ بَيْنَ يَدَىْ حَاجَاتِنَا،

اللہ کی بارگاہ میں اور آپ کو مقدم جانتے ہیں اپنی تمام حاجتوں میں،

يَا وَجِيْهَةً عِنْدَ اللهِ اِشْفَعِيْ لَنَا عِنْدَ

اے اللہ کے نزدیک محبوب ترین شخصیت ہمارے لیے آپ سفارش

اللهِ،

کیجیے اللہ سے۔

يَا اَبَا مُحَمَّدٍ يَا حَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ اَيُّهَا

یا ابو محمد! یا حسن مجتبیٰ ابن علی اے

الْمُجْتَبٰى يَا بْنَ رَسُوْلِ اللهِ يَا حُجَّةَ اللهِ

مجتبیٰ، اے فرزند رسول اللہ اے اللہ کی حجت

عَلٰى خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلٰنَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا

اس کی مخلوق پر اے ہمارے سردار و مولا ہم آپ کی طرف توجہ کرتے ہیں

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

شکم سیری سے بڑھ کر خدا کے نزدیک کوئی چیز قابل نفرت نہیں ہے۔
(حضرت امام محمد باقر علیہ السلام)

وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ إِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ
اور آپ سے اپنی سفارش اور اللہ کی بارگاہ میں آپ کا وسیلہ چاہتے ہیں
بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا،
اور ہم آپ ہی کو اپنی حاجتوں کے پیش پیش رکھتے ہیں۔
يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللّٰهِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ،
اے اللہ کی بارگاہ میں محترم ہماری سفارش فرمادیجئے اللہ کی بارگاہ میں،
يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ يَا حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ
اے ابو عبد اللہ اے حُسین بن علیؑ
أَيُّهَا الشَّهِيدُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ يَا حُجَّةَ
اے شہید اے فرزند رسول اللہ اے اللہ کی حجت
اللّٰهِ عَلَى خَلْقِهِ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا إِنَّا
اس کی مخلوق پر اے ہمارے سردار و آقا ہم
تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ إِلَى
آپ ہی کی طرف متوجہ ہیں اور آپ ہی سے اللہ کی بارگاہ میں شفاعت
اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا،
کے طلبگار ہیں اور ہم نے آپ ہی کو اپنی حاجتوں کے پیش پیش رکھا ہے۔
يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللّٰهِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ،
اے اللہ کے نزدیک محترم آپ اللہ سے ہماری شفاعت فرمایئے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

آج کا دن غنیمت سمجھو لیکن کل کا دن کس کے لیے ہوگا؟ یہ تم کو کیا معلوم؟
(حضرت امام محمد باقر علیہ السلام)

يَآ اَبَا الْحَسَنِ يَا عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ يَا
اے ابوالحسنؑ اے علیؑ ابن الحسینؑ اے
زَيْنَ الْعَابِدِيْنَ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَا حُجَّةَ
زین العابدینؑ اے فرزندِ رسول اللہ آپ حجت ہیں
اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلٰنَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا
اللہ کی اس کی مخلوق پر، اے ہمارے سردار اور ہمارے آقا ہم آپ کی طرف متوجہ
وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ
ہیں اور آپ ہی کی شفاعت و وسیلہ چاہتے ہیں اللہ کی بارگاہ میں، اور پیش پیش
بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا،
رکھا ہے اپنی تمام حاجتوں کے (آپ کو)۔
يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ،
اے اللہ کے نزدیک محترم آپ ہماری شفاعت کیجیے اللہ سے،
يَآ اَبَا جَعْفَرٍ يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ اَيُّهَا
اے ابوجعفرؑ اے محمدؑ ابن علیؑ
الْبَاقِرُ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى
اے باقرؑ اے فرزندِ رسول اللہ اے اللہ کی حجت
خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلٰنَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا
اس کی مخلوق پر اے ہمارے سردار اور ہمارے آقا ہم آپ کی طرف متوجہ ہیں

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

خدا کی قسم...... گناہ سے صرف وہی شخص نجات پا سکتا ہے جو اس کا اقرار کرے۔ (حضرت امام محمد باقر علیہ السلام)

وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ

ہم آپ کی شفاعت اور آپ ہی کا وسیلہ چاہتے ہیں اللہ کی بارگاہ میں

وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَىْ حَاجَاتِنَا،

اور ہم نے آپ ہی کو مقدم جانا ہے (اس کام کیلئے) کہ ہماری حاجتیں پوری ہوں۔

يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ،

اے اللہ کے نزدیک محترم ہماری شفاعت بس آپ ہی کر سکتے ہیں اللہ سے۔

يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ يَا جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ

اے ابو عبد اللہ اے جعفرؑ ابن محمدؑ

اَيُّهَا الصَّادِقُ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ

اے صادقؑ اے فرزند رسول اللہ اے اللہ کی حجت

عَلٰى خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلٰنَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا

اس کی مخلوق پر اے ہمارے سردار و آقا ہم آپ ہی کی طرف متوجہ ہیں

وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ

اور آپ ہی سے شفاعت اور وسیلے کے طلبگار ہیں اللہ کی بارگاہ میں اور مقدم

بَيْنَ يَدَىْ حَاجَاتِنَا،

جانتے ہیں آپ ہی کو اپنی حاجتوں میں۔

يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ.

اے اللہ کے نزدیک محترم ہماری شفاعت فرمائیے اللہ سے،

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

جس کا ظاہر اس کے باطن سے اچھا ہوگا۔ اس کا میزان ہلکا ہوگا۔
(حضرت امام محمد باقر علیہ السلام)

يَا اَبَا الْحَسَنِ يَا مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ اَيُّهَا
اے ابوالحسنؑ اے موسیٰؑ بن جعفرؑ اے
الْكَاظِمُ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ
کاظمؑ اے فرزند رسول اللہ اے اللہ کی حجت
عَلٰى خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلٰنَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا
اس کی مخلوق پر اے ہمارے سردار اور ہمارے آقا ہم آپ کی طرف متوجہ ہیں
وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ
آپ ہی سے شفاعت اور وسیلہ کے طلبگار ہیں اللہ کی بارگاہ میں اور مقدم
بَيْنَ يَدَیْ حَاجَاتِنَا،
جانتے ہیں آپ ہی کو اپنی حاجتوں میں
يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ،
اے اللہ کے نزدیک محترم اللہ سے ہماری شفاعت فرمایئے۔
يَا اَبَا الْحَسَنِ يَا عَلِیَّ بْنَ مُوسٰى اَيُّهَا
اے ابوالحسنؑ اے علیؑ ابن موسیٰؑ اے وہ جو
الرِّضَا يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى
رضا ہیں اے فرزند رسول اللہ اے اللہ کی حجت
خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلٰنَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا
اس کی مخلوق پر اے ہمارے سردار و ہمارے آقا ہم آپ کی طرف متوجہ ہیں

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

خدا! دنیا اپنے دوست و دشمن دونوں کو دیتا ہے مگر دین صرف دوست کو دیتا ہے۔ (حضرت امام محمد باقر علیہ السلام)

وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللهِ وَقَدَّمْنَاكَ

اور آپ سے شفاعت اور توسل کے متمنی ہیں اللہ کی بارگاہ میں اور مقدم

بَيْنَ يَدَىْ حَاجَاتِنَا،

جانتے ہیں آپ کو اپنی حاجتوں میں۔

يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللهِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللهِ،

اے اللہ کے نزدیک برگزیدہ اللہ سے ہماری شفاعت کیجیے۔

يَا اَبَا جَعْفَرٍ يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ اَيُّهَا

اے ابو جعفرؑ اے محمدؑ ابن علیؑ اے

التَّقِيُّ الْجَوَادُ يَا بْنَ رَسُولِ اللهِ يَا حُجَّةَ اللهِ

تقی الجواد اے فرزند رسول اللہ اے اللہ کی حجت

عَلَى خَلْقِهِ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا

اسکی مخلوق پر اے ہمارے سردار اور ہمارے آقا ہم آپ کی طرف متوجہ ہیں

وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللهِ وَقَدَّمْنَاكَ

اور ہم آپ ہی سے سفارش اور توسل کے طلبگار ہیں اللہ کی بارگاہ میں

بَيْنَ يَدَىْ حَاجَاتِنَا،

اور ہم نے آپ کو اپنی حاجتوں میں مقدم رکھا ہے۔

يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللهِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللهِ،

اے اللہ کے نزدیک برگزیدہ اللہ سے ہماری سفارش کیجیے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

تھوڑی روزی کو زیادہ سمجھو، زیادہ عبادات کو کم مانو اور خدا کا شکر ادا کرو۔ (حضرت امام محمد باقرؑ)

يَآ اَبَا الْحَسَنِ يَا عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ اَيُّهَا

اے ابوالحسنؑ اے علیؑ ابن محمدؑ اے وہ جو

الْهَادِيْ النَّقِيُّ يَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ

ہادیؑ نقیؑ پاک و پاکیزہ ہے اے فرزند رسول اللہ اے اللہ کی حجت

عَلٰى خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلٰنَآ اِنَّا تَوَجَّهْنَا

اس کی مخلوق پر اے ہمارے سردار اور ہمارے آقا ہم آپ کی طرف متوجہ ہیں

وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ

اور آپ سے شفاعت وسیلہ کے طلبگار ہیں اللہ کی بارگاہ میں اور مقدم

بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا،

رکھتے ہیں اپنی حاجتوں میں آپ کو،

يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ،

اے اللہ کے نزدیک برگزیدہ اللہ سے ہماری شفاعت فرمائیے۔

يَآ اَبَا مُحَمَّدٍ يَا حَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ اَيُّهَا الزَّكِيُّ

اے ابومحمدؑ اے حسنؑ ابن علیؑ اے پاک و پاکیزہ

الْعَسْكَرِيُّ يَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ

عسکریؑ اے فرزند رسول اللہ اے اللہ کی حجت اسکی

عَلٰى خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلٰنَآ اِنَّا تَوَجَّهْنَا

مخلوق پر اے ہمارے سردار و ہمارے آقا ہم آپ کی طرف متوجہ ہیں

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

جو خدا کے لیے دوستی اور دشمنی رکھے اور خدا کے لیے عطا کرے وہی کامل الایمان ہے۔ (حضرت امام محمد باقر علیہ السلام)

وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ

اور آپ ہی سے شفاعت اور وسیلہ کے خواہش مند ہیں اور مقدم

بَيْنَ يَدَىْ حَاجَاتِنَا،

رکھتے ہیں اپنی تمام حاجتوں میں آپ ہی کو۔

يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللّٰهِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ،

اے اللہ کے نزدیک برگزیدہ اللہ سے ہماری شفاعت فرما دیجیے۔

يَا وَصِيَّ الْحَسَنِ وَالْخَلَفَ الْحُجَّةَ اَيُّهَا

اے حسن العسکریؑ کے وصی اور فرزند اے حجّتِ (خدا) اور اے

الْقَائِمُ الْمُنْتَظَرُ الْمَهْدِيُّ يَا ابْنَ رَسُوْلِ

قائم (الٰے حکم خدا کے) منتظر ہدایت یافتہ (من اللہ) اے فرزند رسول اللہ

اللّٰهِ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا وَ

اے اللہ کی حجّت اس کی مخلوق پر، اے ہمارے سردار اور

مَوْلَيْنَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا

ہمارے آقا ہم آپ ہی کی طرف متوجہ ہیں اور آپ ہی سے شفاعت و وسیلہ

بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَىْ حَاجَاتِنَا،

کے متمنی ہیں اللہ کی بارگاہ میں اور ہم نے آپ کو اپنی تمام حاجتوں میں مقدم رکھا ہے۔

يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللّٰهِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ،

اے اللہ کے نزدیک برگزیدہ ہماری شفاعت فرمایئے اللہ سے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

نیکی اور صدقہ، فقر و فاقہ کو ختم کرتے ہیں، عمر کو زیادہ کرتے ہیں اور [illegible]
بیماریوں کو دور کرتے ہیں۔ (حضرت امام محمد باقر علیہ السلام)

پھر اپنی حاجتوں کو طلب کریں، ان شاء اللہ پوری ہوں گی۔ ایک اور روایت میں آیا ہے کہ اس کے بعد یہ دعا بھی پڑھیں:-

يَا سَادَتِي وَمَوَالِيَّ إِنِّي تَوَجَّهْتُ بِكُمْ

اے میرے سردارو آقاؤں آپ کے وسیلے سے توجہ کرتا ہوں (خدا کی طرف)

أَئِمَّتِي وَعُدَّتِي لِيَوْمِ فَقْرِي وَحَاجَتِي إِلَى

اے میرے ائمہ جو میرا ذخیرۂ آخرت ہیں اس دن جبکہ میرے پاس

اللهِ وَتَوَسَّلْتُ بِكُمْ إِلَى اللهِ وَاسْتَشْفَعْتُ

کچھ نہ ہوگا، اللہ کی بارگاہ میں آپ کے وسیلے کا متمنی ہوں اور شفاعت کا خواستگار

بِكُمْ إِلَى اللهِ فَاشْفَعُوا لِي عِنْدَ اللهِ

ہوں اللہ کی بارگاہ میں، پس آپ حضرات میری شفاعت اللہ سے فرما دیجئے

وَاسْتَنْقِذُونِي مِنْ ذُنُوبِي عِنْدَ اللهِ فَإِنَّكُمْ

اور مجھے بچا لیجئے میرے گناہوں سے اللہ کی بارگاہ میں وسیلے کہ آپ ہی تو

وَسِيلَتِي إِلَى اللهِ وَبِحُبِّكُمْ وَبِقُرْبِكُمْ

میرے لئے وسیلۂ نجات ہیں اللہ کی بارگاہ میں اور آپ کی محبت و تقرب سے مجھے

أَرْجُو نَجَاةً مِنَ اللهِ فَكُونُوا عِنْدَ اللهِ

امید ہے نجات کی اللہ کی بارگاہ سے پس آپ ہی اللہ کے نزدیک میری

رَجَائِي يَا سَادَتِي يَا أَوْلِيَاءَ اللهِ صَلَّى اللهُ

امید ہو جائیں۔ اے میرے سردار، اے اللہ کے اولیاء۔ اللہ کی رحمت نازل

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

جز دار (واجبات میں) تال مٹول سے کام نہ لو کیوں کہ یہ ایسا سمندر ہے جس میں ہلاک ہونے والے ڈوب جاتے ہیں۔ (امام محمد باقرؑ)

عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ وَلَعَنَ اللّٰہُ اَعْدَآءَ اللّٰہِ

ہو اُن سب پر۔ دشمنانِ خدا اور آپ (حضرات) پر،

ظَالِمِیْھِمْ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ

ظلم کرنے والوں پر اللہ کی لعنت ہو خواہ وہ اولین میں سے ہوں یا آخرین میں

اٰمِیْنَ رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ،

اے تمام عالمین کے پروردگار ایسا ہی کر اُن پر،

ظالم کی ہلاکت کے لیے:

ایک ہزار مرتبہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ، ایک ہزار مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور ایک ہزار مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ، اور ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھنے کے بعد ظالم پر نفرین (لعنت) کرے۔ انشاءاللہ یا تو وہ ظالم ہلاک ہو جائے گا، یا وہ مخذول و ذلیل ہوگا۔

حضرت امام جعفرِ صادقؑ نے فرمایا کہ جو شخص نمازِ فجر اور نمازِ مغرب کے بعد سات مرتبہ مندرجہ ذیل دُعا کو پڑھے گا اُس کی روزی خداوندِ عالم فراخ و کشادہ کرے گا اور وہ بہت خیر دیکھے گا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ، لَا حَوْلَ وَ

اللہ کے نام کی مدد سے (شروع کرتا ہوں) جو مہربان نہایت رحم والا ہے۔ نہیں ہے کوئی طاقت

لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ★

اور نہیں ہے کوئی قوت سوائے اللہ کی مدد کے جو بلند مرتبہ بزرگی والا ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

حج کی تکمیل امام کی ملاقات ہے۔ (امام محمد باقر علیہ السلام)

وہ سبب جس کی بناء پر حج افضل ہے صوم وصلوٰۃ سے

امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ حج افضل ہے، نماز اور روزہ سے، اس لیے کہ نماز پڑھنے والا ایک ساعت کے لیے اپنے اہل وعیال سے توجہ ہٹاتا ہے اور روزہ رکھنے والا، صرف دن بھر کے لیے اپنے عیال سے توجہ ہٹاتا ہے، مگر حج کرنے والا اپنے بدن کو تھکاتا ہے۔ اپنے نفس کو کڑھاتا ہے اپنے مال کو خرچ کرتا ہے اور طویل عرصے تک اپنے اہل وعیال سے دور رہتا ہے نہ اسے مال ملنے کی امید ہوتی ہے اور نہ تجارت کا ارادہ ہوتا ہے۔

وہ سبب جس کی بناء پر لوگوں میں کوئی ایک حج کرتا ہے کوئی دو یا اس سے زیادہ حج کرتا ہے اور کوئی تا ابد حج نہیں کرے گا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم و حضرت اسماعیل علیہ السلام کو خانہ کعبہ کی تعمیر کا حکم دیا اور جب تعمیر مکمل ہوگئی تو حکم دیا کہ اس کے ایک رکن پر چڑھ جاؤ اور لوگوں کو با آواز بلند پکارو کہ

"آگاہ ہوجاؤ حج آگیا آؤ حج آگیا"

اور اگر وہ اس طرح آواز دیتے کہ تم لوگ حج کے لیے آجاؤ تو اس دن جتنے انسان تھے صرف وہی حج کرتے۔ دوسرا کوئی نہ کرتا لیکن

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

اُنہوں نے اعلان کیا

"آؤ حج آ گیا"

تو جتنے لوگ ابھی صلبوں میں تھے۔ انہوں نے کہا

"لبیک داعی اللّٰہ لبیک داعی اللّٰہ"

(اے اللہ کی طرف دعوت دینے والے ہم حاضر ہیں اے اللہ کی طرف دعوت دینے والے ہم حاضر ہیں)

پس جس نے اس وقت دس مرتبہ لبیک کہا وہ دس حج کرے گا اور جس نے پانچ مرتبہ لبیک کہا وہ پانچ مرتبہ حج کرے گا جس نے اس سے زیادہ مرتبہ لبیک کہا وہ اسی تعداد کے مطابق حج کرے گا اور جس نے اس وقت ایک مرتبہ بھی لبیک نہیں کہا وہ کوئی حج نہیں کرے گا۔

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جس شخص کا نام حاجیوں کی فہرست میں اس شب نہیں لکھا جائے گا جس شب "فیھا یفرق کل امر حکیم" (اس (رات) میں ہر حکمت والے کام کا فیصلہ کیا جاتا ہے) سورہ دخان۔ آیت نمبر ۴۔

تمام دنیا کے حکمت و مصلحت کے سال بھر کے کام کے فیصلے کیے جاتے ہیں۔ تو وہ اس سال حج نہ کر سکے گا اور وہ رمضان کی تیئسویں (23) شب ہے کہ اس شب میں حاجیوں کے وفد کی فہرست لکھ دی جاتی ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

سب سے خبیث ترین داد و ستد سودی معاملہ ہے۔
(حضرت امام محمد باقر علیہ السلام)

دُعائے عہد

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص اس عہد نامے کو قربۃً الی اللہ لگاتار چالیس روز تک نماز صبح کے بعد باوضو رو بقبلہ پڑھے گا تو وہ ہمارے قائم آلِ محمدؑ کے یاور و انصار میں ہوگا اور اگر امام آخرالزمان کے ظہورِ پُرنور سے قبل وہ مر جائے گا تو خدائے بزرگ و برتر اس کو قبر سے اُٹھائے گا اور امام زمانہؑ کے انصار میں شامل کرے گا اور اسے ہر کلمہ و لفظ کے عوض میں ہزار نیکیاں اور حسنات عطا فرمائے گا اور اس کے نامۂ اعمال سے ہزار برائیاں محو فرمائے گا۔ نیز اس دعا کو ۱۵ شعبان المعظم کو بعد نماز فجر ضرور پڑھنا چاہیے جو روزِ ولادت امام العصرؑ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

اَللّٰهُمَّ رَبَّ النُّوْرِ الْعَظِيْمِ. وَرَبَّ
یا اللہ! اے پروردگار نورِ عظیم کے۔ اور پروردگار

الْكُرْسِيِّ الرَّفِيْعِ. وَرَبَّ الْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ
کرسی بلند و بالا کے۔ اور پروردگار موجیں مارتے ہوئے سمندر کے۔

وَمُنْزِلَ التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالزَّبُوْرِ
اور اے نازل کرنے والے توریت اور انجیل کے اور زبور کے

وَرَبَّ الظِّلِّ وَالْحَرُوْرِ. وَمُنْزِلَ الْقُرْاٰنِ
اور اے پروردگار سائے اور دھوپ کے۔ اور اے نازل کرنے والے قرآن کے

الْعَظِيْمِ. وَرَبَّ الْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ.
جو عظمت و بزرگی والا ہے۔ اور اے پروردگار فرشتوں کے جو (اللہ کے) مقرب ہیں۔

وَالْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ. اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اور انبیاءؑ اور رسولوں کے پروردگار: یا اللہ! بیشک میں

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

خدا کا محبوب ترین بندہ وہ ہے جو گناہ کرتے ہی توبہ کرتا ہے۔

(حضرت امام محمد باقر علیہ السلام)

أَسْئَلُكَ بِوَجْهِكَ الْكَرِيمِ وَ بِنُورِ

میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے چہرۂ کریم کے واسطے سے۔ اور اس نور کے واسطے

وَجْهِكَ الْمُنِيرِ وَ مُلْكِكَ الْقَدِيمِ يَا حَيُّ

سے جو تیرے چہرۂ روشن کا ہے اور تیری سلطنت قدیم کے واسطے سے۔ اے ہمیشہ زندہ

يَا قَيُّومُ أَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي أَشْرَقَتْ

رہنے والے، اے ہمیشہ قائم رہنے والے، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے اس اسم کے واسطے سے، روشنی بخشی ہے تو

بِهِ السَّمٰوَاتُ وَ الْأَرَضُونَ. وَ بِاسْمِكَ

نے جس کے ذریعے سے آسمانوں اور زمینوں کو۔ اور تیرے اس نام کے واسطے سے

الَّذِي يَصْلَحُ بِهِ الْأَوَّلُونَ وَ الْآخِرُونَ.

اصلاح حاصل کی جس کے ذریعے سے اولین اور آخرین نے۔

يَا حَيُّ قَبْلَ كُلِّ حَيٍّ. وَ يَا حَيُّ بَعْدَ كُلِّ

اے مالکِ حیات ہر صاحبِ حیات سے پہلے۔ اور اے مالکِ حیات رہنے والے بعد ہر

حَيٍّ. وَ يَا حَيُّ حِينَ لَا حَيَّ. يَا مُحْيِيَ الْمَوْتٰى

زندہ کے۔ اور اے وہ زندہ جب کوئی زندہ نہ تھا۔ اے زندہ کرنے والے مُردوں کے

وَ مُمِيتَ الْأَحْيَاءِ يَا حَيُّ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ.

اور موت دینے والے زندوں کو۔ اے زندہ! نہیں ہے کوئی خدا سوائے تیرے

اَللّٰهُمَّ بَلِّغْ مَوْلَانَا الْإِمَامَ الْهَادِيَ الْمَهْدِيَّ

یا اللہ! پہنچا دے ہمارے آقا، امام کو جو ہادی ہیں، مہدی ہیں

الْقَائِمَ بِأَمْرِكَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ

جو قائم ہیں تیرے حکم سے رحمتیں اللہ کی اُن حضرت پر اور

عَلٰى آبَائِهِ الطَّاهِرِينَ عَنْ جَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ

ان کے آبائے پاکیزہ پر تمام مومنوں کی طرف سے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

جو سستی کرتا ہے وہ حق ادا نہیں کر پاتا۔ جو کم حوصلہ ہوتا ہے وہ حق پر صبر نہیں کر پاتا۔ (حضرت امام محمد باقرؑ)

وَ الْمُؤْمِنَاتِ فِيْ مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَمَغَارِبِهَا

اور مومنات کی جانب سے خواہ وہ روئے زمین پر مشرقوں میں ہوں یا وہ مغربوں میں

سَهْلِهَا وَجَبَلِهَا وَ بَرِّهَا وَبَحْرِهَا وَعَنِّيْ وَعَنْ

میدانوں میں ہوں یا پہاڑوں میں اور خشکی میں ہوں یا تری میں اور میری جانب سے اور

وَالِدَيَّ مِنَ الصَّلَوَاتِ زِنَةَ عَرْشِ اللّٰهِ

میرے والدین کی جانب سے ایسے درود جو وزن میں عرش خدا کے برابر ہوں

وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ وَمَا اَحْصَاهُ عِلْمُهٗ وَ

اور مقدار میں کلمات الٰہی کے برابر ہوں اور جن کا شمار صرف اسی کے علم میں ہو اور

اَحَاطَ بِهٖ كِتَابُهٗ. اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُجَدِّدُ لَهٗ فِيْ

جس کا احاطہ اس کی کتاب ہی کے ذریعے سے ہو سکے۔ یا اللہ! میں تجدید کرتا ہوں ان کیلئے

صَبِيْحَةِ يَوْمِيْ هٰذَا وَمَا عِشْتُ مِنْ اَيَّامِيْ

آج صبح اور اپنی زندگی کے ہر دن

عَهْدًا وَعَقْدًا وَبَيْعَةً لَهٗ فِيْ عُنُقِيْ لَا

اس عہد و پیمان اور بیعت کی جو میری گردن میں ہے۔ نہیں

اَحُوْلُ عَنْهَا وَلَا اَزُوْلُ اَبَدًا. اَللّٰهُمَّ

پھروں گا میں اس سے اور نہ اسے توڑوں گا ہمیشہ۔ یا اللہ!

اجْعَلْنِيْ مِنْ اَنْصَارِهٖ وَاَعْوَانِهٖ وَ

تو مجھے قرار دے ان حضرت کے انصار اور مددگاروں میں اور

الذَّابِّيْنَ عَنْهُ وَالْمُسَارِعِيْنَ اِلَيْهِ فِيْ

ان کی حفاظت کرنے والوں میں اور ان کی طرف دوڑنے والوں میں

قَضَاءِ حَوَائِجِهٖ وَالْمُمْتَثِلِيْنَ لِاَوَامِرِهٖ

ان حضرت کی ہر خواہش کو پورا کرنے کیلئے اور ان کے ہر حکم کی تعمیل کرنے والوں میں

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

جو اپنے برادر (مومن) کو برا کام کرتے ہوئے دیکھے اور قدرت رکھتے ہوئے بھی اس کو نہ روکے تو اس نے اپنے اس بھائی کے ساتھ خیانت کی۔ (امام جعفر صادق علیہ السلام)

وَالْمُحَامِينَ عَنْهُ وَالسَّابِقِينَ إِلَى إِرَادَتِهِ وَ

اور ان کی حمایت کرنے والے اور بڑھنے والے ان کے ارادوں کی طرف اور

الْمُسْتَشْهَدِينَ بَيْنَ يَدَيْهِ. اَللّٰهُمَّ إِنْ حَالَ

شہادت پانے والے ان کے سامنے۔ یا اللہ! اگر حائل ہو جائے

بَيْنِي وَبَيْنَهُ الْمَوْتُ الَّذِي جَعَلْتَهُ عَلَى عِبَادِكَ

میرے اور اُن جناب کے درمیان موت جس کو تو نے قرار دیا ہے اپنے بندوں پر

حَتْمًا مَقْضِيًّا. فَأَخْرِجْنِي مِنْ قَبْرِي مُؤْتَزِرًا

حتمی و لازمی۔ تو مجھے اٹھا میری قبر سے کہ پہنے ہوئے ہوں

كَفَنِي شَاهِرًا سَيْفِي مُجَرِّدًا قَنَاتِي مُلَبِّيًا

اپنا کفن کھینچے ہوئے ہوں اپنی تلوار، تانے ہوئے ہوں اپنا نیزہ، لبیک کہتا ہوا

دَعْوَةَ الدَّاعِي فِي الْحَاضِرِ وَالْبَادِي. اَللّٰهُمَّ

بلانے والے کی آواز پر گاؤں، صحراؤں اور شہروں میں۔ یا اللہ!

أَرِنِي الطَّلْعَةَ الرَّشِيدَةَ وَالْغُرَّةَ الْحَمِيدَةَ

مجھے دکھا دے اُن جناب کا پُر نور جلوہ اور قابل تعریف جھلک

وَاكْحُلْ نَاظِرِي بِنَظْرَةٍ مِنِّي إِلَيْهِ وَعَجِّلْ

اور سرمہ لگا دے میری آنکھوں میں اُن کے دیدار سے اور جلدی فرما

فَرَجَهُ وَسَهِّلْ مَخْرَجَهُ وَأَوْسِعْ مَنْهَجَهُ وَ

اُن کے ظہور میں اور آسان فرما اُن کے خروج کو اور وسیع کر دے اُن کی راہ کو اور

اسْلُكْ بِي مَحَجَّتَهُ وَأَنْفِذْ أَمْرَهُ وَاشْدُدْ

چلا مجھے اُن کے راستے پر اور نافذ فرما اُن کی حکومت کو اور مضبوط کر

أَزْرَهُ وَاعْمُرِ اللّٰهُمَّ بِهِ بِلَادَكَ وَأَحْيِ

اُن کی کمر کو اور آباد فرما یا اللہ ان کے وسیلے سے اپنے شہروں کو اور حیات تازہ دے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

جب تک کسی چیز کے بارے میں نص نہ آجائے وہ صحیح ہوتی ہے۔
(حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام)

بِهٖ عِبَادَكَ فَإِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ

ان کے ذریعے سے اپنے بندوں کو۔ اس لیے کہ خود تو نے ہی فرمایا اور تیرا قول سچا ہے کہ

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي

فساد پھیلا ہوا ہے تمام خشکی و تری میں جو کمایا ہے لوگوں کے ہاتھوں نے

النَّاسِ فَأَظْهِرِ اللّٰهُمَّ لَنَا وَلِيَّكَ وَابْنَ

لوگوں نے: پس تو ظاہر فرما دے یا اللہ! ہمارے لیے اپنے ولی کو اور فرزند کو

بِنْتِ نَبِيِّكَ الْمُسَمّٰى بِاسْمِ رَسُولِكَ

اپنے نبی کی دختر کے جس کا نام بھی تیرے رسول کا نام ہے

حَتّٰى لَا يَظْفَرَ بِشَيْءٍ مِنَ الْبَاطِلِ إِلَّا مَزَّقَهٗ

تاکہ وہ جس چیز کو بھی دیکھے باطل میں سے اس کو پاش پاش کر دے

وَيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُحَقِّقَهٗ. وَاجْعَلْهُ اللّٰهُمَّ

اور حق کو حق ثابت کر دے اور اس کی تحقیق فرما دے۔ اور ان کو قرار دے اے اللہ

مَفْزَعًا لِمَظْلُومِ عِبَادِكَ وَنَاصِرًا لِمَنْ لَا

فریاد رس اپنے مظلوم بندوں کا اور مددگار ان لوگوں کے لیے

يَجِدُ لَهٗ نَاصِرًا غَيْرَكَ وَمُجَدِّدًا لِمَا

جن کا کوئی مددگار نہ ہو سوائے تیرے اور انھیں مجدد بنا دے

عُطِّلَ مِنْ أَحْكَامِ كِتَابِكَ وَمُشَيِّدًا لِمَا

اپنی کتاب کے معطل شدہ احکامات کا اور مستحکم کرنے والا بنا دے

وَرَدَ مِنْ أَعْلَامِ دِينِكَ وَسُنَنِ نَبِيِّكَ

اپنے دین کی نشانیوں کا اور ان سنتوں کا جو تیرے نبی کی ہیں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَاجْعَلْهُ اللّٰهُمَّ

درود ہو اللہ کا آنحضرتؐ اور انکی آل پر۔ اور قرار دے ان کو یا اللہ!

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

جب تک کسی چیز کے بارے میں نہی نہ آجائے وہ صحیح ہوتی ہے۔
(حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام)

مِمَّنْ حَصَّنْتَهُ مِنْ بَأْسِ الْمُعْتَدِينَ۔ اَللّٰهُمَّ
ان لوگوں میں سے جنہیں محفوظ رکھا ہے تو نے ظالموں کے ظلم سے - یا اللہ!

وَسُرَّ نَبِيَّكَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
اور مسرور و شاد کر اپنے نبی حضرت محمدؐ (درود ہو اللہ کا آنحضرت اور ان کی آل پر)

بِرُؤْيَتِهِ وَمَنْ تَبِعَهُ عَلَى دَعْوَتِهِ وَارْحَمْ
اور ان جناب کے دیدار سے اور ان لوگوں کو بھی جو انکی دعوت کی پیروی کرتے ہیں، اور رحم فرما

اسْتِكَانَتَنَا بَعْدَهُ۔ اَللّٰهُمَّ اكْشِفْ هٰذِهِ
آنحضرتؐ کے بعد ہماری عاجزی و فروتنی پر یا اللہ! دور فرما دے اس

الْغُمَّةَ عَنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ بِحُضُورِهِ وَعَجِّلْ
رنج و غم کو اس اُمت سے اُن جناب کے ظہور کے ذریعہ سے اور جلدی کر

لَنَا ظُهُورَهُ إِنَّهُمْ يَرَوْنَهُ بَعِيدًا وَنَرَاهُ
ہمارے لیے اُن حضرت کے ظہور کو۔ اس لیے کہ یہ لوگ اُن کے ظہور کو بہت دور سمجھتے ہیں مگر ہم اسے

قَرِيبًا۔ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ۔
قریب جانتے ہیں۔ تیری رحمت کا واسطہ اے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے رحم کرنے والوں میں۔

اس کے بعد تین مرتبہ اپنی دائیں ران پر ہاتھ مارے اور ہر مرتبہ ہاتھ مارتے وقت یہ پڑھے: اَلْعَجَلَ الْعَجَلَ
جلدی کریں جلدی کریں

يَا مَوْلَايَ يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ۔
اے میرے آقا اے مالک زمانہ

ہر مطلب و حاجت کے لیے اگر کوئی شخص ایک نشست میں ۷۸۶ بار بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (اول و آخر سو سو مرتبہ درود) پڑھے تو مراد مطلوبہ پوری ہوگی۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

لوگوں کو خیر کی طرف بغیر زبان (یعنی کردار و عمل) سے دعوت دو تا کہ وہ تمہاری کوشش و راستی و پرہیزگاری کو (اپنی آنکھوں سے) دیکھ سکیں۔ (امام جعفر صادق علیہ السلام)

بِسْمِهٖ سُبْحَانَهٗ

دُعائے روزِ عرفہ

۹ذی الحجہ کی تاریخ تھی، مکہ معظمہ کے قریب عرفات کا میدان تھا اور حجاج بیت اللہ بارگاہِ احدیت میں مصروف حمد و ثنا و مناجات دُعا تھے کہ ایک مرتبہ راوی کی نگاہ دامن کوہ کے اس حصہ پر پڑی جہاں سرکار سیّد الشہداء حضرت امام حسین علیہ السّلام اپنے اصحاب و انصار اور اہل خاندان کے ساتھ مصروف دُعا و مناجات تھے۔ عالم یہ تھا کہ دست دُعا بلند، رُخ طرف آسمان اور زبان مبارک پر کلمات حمد و مناجات، چشم مُبارک سے آنسو جاری تھے اور لہجہ میں ایسا انداز و آداز تھا جیسے کوئی فقیر بے نوا کسی سلطان السلاطین کی بارگاہ میں عرض مدعا کر رہا ہو۔ امّت اسلامیہ کیلئے یہ دُعا بہترین سرمایۂ نجات و مناجات ہے اور اسی سے حمد و ثنا اور عرض مدعا کے وہ اصول و انداز سامنے آتے ہیں جن کا عام انسان سے دُنیا میں تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ رب کریم صاحبانِ ایمان کو توفیق دے کہ وہ روزِ عرفہ میدانِ عرفات میں حاضر ہو کر یا کم سے کم اپنے مقام پہ مصلائے عبادت پہ بیٹھ کر اس دُعائے مبارک کی تلاوت کریں اور اس کے مضامین پر توجہ دیکر اپنے اعمال و کردار کی اصلاح کریں۔ وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

مومنین کرام آخر روز عزّ معصومینؑ کی دعاؤں کے ان دو فقرات کو ضرور دہرائیں اور یہ محسوس کریں کہ ہادیانِ اسلام نے اپنے چاہنے والوں کو توبہ و استغفار کے کیسے کیسے طریقے تعلیم فرمائے ہیں سلاطین دنیا کو ان کا تصور بھی نہیں ہے۔

(۱) پروردگار۔ میرے گناہوں سے تیرا کوئی نقصان نہیں ہے اور مجھے معاف کر دینے سے تیرے یہاں کوئی کمی نہ پیدا ہو جائے گی، لہٰذا جس چیز سے تیرے یہاں کمی کا خطرہ نہیں ہے وہ دیدے اور جس چیز سے تیرا نقصان نہیں ہے اسے معاف کر دے۔

(۲) خدایا۔ میری برائیوں کی وجہ سے مجھے اپنی نیکیوں سے محروم نہ کرنا۔ اور اگر میری زحمت و مصیبت اور میرے رنج و الم پر رحم نہیں بھی کرتا ہے تو کم از کم مجھے مصیبت زدگان اور آفت رسیدوں کا اجر ہی دیدے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنَا مِنْ اَتْبَاعِھِمْ وَ شِیْعَتِھِمْ وَ اَوْلِیَآءِھِمْ وَ مُحِبِّیْھِمْ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلًا وَّ اٰخِرًا ۝

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

[illegible]

نہ ہوگی۔ (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

رحمٰن و رحیم خدا کے نام سے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَيْسَ لِقَضَآئِهٖ دَافِعٌ

تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں، جس کے فیصلے کو کوئی رد کرنے والا نہیں

وَلَا لِعَطَآئِهٖ مَانِعٌ، وَلَا كَصُنْعِهٖ صُنْعُ

اور نہ اس کی بخشش کو روکنے والا، اور نہ ہی کوئی کاریگر اس جیسی مصنوعات

صَانِعٍ، وَهُوَ الْجَوَادُ الْوَاسِعُ فَطَرَ اَجْنَاسَ

بنا سکتا ہے۔ وہ وسعت دینے والا سخی ہے۔ اس نے عجیب غریب مخلوقات

الْبَدَآئِعِ وَاَتْقَنَ بِحِكْمَتِهِ الصَّنَآئِعَ

کی مختلف جنسوں کو پیدا کیا، اور بنائی ہوئی چیزوں کو اپنی حکمت سے محکم کیا۔

لَا تَخْفٰى عَلَيْهِ الطَّلَآئِعُ، وَلَا تَضِيْعُ عِنْدَهُ

موجودات کی کوئی شے اس سے مخفی نہیں، اور امانتیں اس کے پاس ضائع

الْوَدَآئِعُ، جَازِیْ كُلِّ صَانِعٍ، وَرَآئِشُ

نہیں ہوتیں، وہی ہر کام کرنے والے کو جزا دینے والا ہے، ہر قناعت کرنے والے

كُلِّ قَانِعٍ، وَرَاحِمُ كُلِّ ضَارِعٍ، مُنْزِلُ

کو عطیہ دینے والا، اور ہر نالہ و فریاد کرنے والے پر رحم کرنے والا ہے، (وہ) بھلائیاں

الْمَنَافِعِ، وَالْكِتَابِ الْجَامِعِ بِالنُّوْرِ

نازل کرنے والا اور چمکتے نور کے ساتھ مکمل و کامل کتاب اتارنے

السَّاطِعِ، وَهُوَ لِلدَّعَوَاتِ سَامِعٌ، وَ

والا ہے وہ لوگوں کی دعاؤں کا سننے والا ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

شادی شدہ کی دو رکعت نماز غیر شادی شدہ کی ستر رکعت نماز سے افضل ہے۔
(حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام)

لِلْكُرُبَاتِ دَافِعٌ، وَلِلدَّرَجَاتِ رَافِعٌ،
دکھ درد دُور کرنے والا، اور درجے بلند کرنے والا ہے۔

وَلِلْجَبَابِرَةِ قَامِعٌ، فَلَا اِلٰهَ غَيْرُهُ، وَلَا شَيْءَ
اور جابروں کو صفحۂ ہستی سے مٹانے والا ہے، پس اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ کوئی چیز

يَعْدِلُهُ، وَلَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ، وَهُوَ السَّمِيعُ
اس کے برابر نہیں۔ اور نہ اس کے مثل کوئی چیز ہے، وہ سننے والا،

الْبَصِيرُ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ
دیکھنے والا، باریک بین، باخبر ہے، اور ہر چیز پر

شَيْءٍ قَدِيرٌ، اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَرْغَبُ اِلَيْكَ،
قدرت رکھنے والا ہے۔ اے اللہ میں بیشک تیری طرف راغب ہوا ہوں

وَاَشْهَدُ بِالرُّبُوبِيَّةِ لَكَ، مُقِرًّا بِاَنَّكَ
اور گواہی دیتا ہوں تیرے پروردگار ہونے کی اقرار کرتا ہوں کہ تو ہی

رَبِّي، وَاِلَيْكَ مَرَدِّي، اِبْتَدَاْتَنِي بِنِعْمَتِكَ
میرا رب ہے، اور تیری ہی طرف میری بازگشت ہے، تو نے مجھ پر نعمتوں کی فراوانی کے

قَبْلَ اَنْ اَكُونَ شَيْئًا مَذْكُورًا، وَخَلَقْتَنِي
ساتھ پہل کی قبل اس کے کہ میں کوئی قابل ذکر چیز ہوتا۔ تو نے مجھے پیدا کیا

مِنَ التُّرَابِ، ثُمَّ اَسْكَنْتَنِي الْاَصْلَابَ اٰمِنًا
مٹی سے۔ پھر مجھے جگہ دی بزرگوں کی پشتوں میں تاکہ امن

لِرَيْبِ الْمَنُونِ، وَاخْتِلَافِ الدُّهُورِ وَالسِّنِينَ
میں رہوں تقدیر کی ناگہانی آفات اور زمانے کے انقلابات سے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

جس نے اپنی آمدنی کو اپنے اوپر خرچ نہیں کیا اس نے گویا دوسروں کے لیے ذخیرہ کر دیا۔ (امام جعفر صادق)

فَلَمْ أَزَلْ ظَاعِنًا مِنْ صُلْبٍ إِلَىٰ رَحِمٍ فِي

بس میں پے در پے ایک ایک پشت سے ایک ایک رحم میں آیا،

تَقَادُمٍ مِنَ الْأَيَّامِ الْمَاضِيَةِ، وَالْقُرُونِ

ان دنوں میں جو گزر رہے ہیں، اور ان صدیوں میں

الْخَالِيَةِ، لَمْ تُخْرِجْنِي لِرَأْفَتِكَ بِي وَ

جو بیت چکی ہیں، تو نے مجھے نہیں پیدا کیا اپنی مہربانی

لُطْفِكَ لِي وَإِحْسَانِكَ إِلَيَّ، فِي دَوْلَةِ أَئِمَّةِ

لطف اور احسان فرماتے ہوئے ان کافر بادشاہوں کی حمایت

الْكُفْرِ الَّذِينَ نَقَضُوا عَهْدَكَ، وَكَذَّبُوا

میں جنہوں نے اپنے عہد و پیمان کو توڑا اور تیرے

رُسُلَكَ، لَكِنَّكَ أَخْرَجْتَنِي لِلَّذِي سَبَقَ

رسولوں کو جھٹلایا، بلکہ تو نے مجھے اس زمانے میں پیدا کیا کہ پہلے ہی

لِي مِنَ الْهُدَى الَّذِي لَهُ يَسَّرْتَنِي، وَفِيهِ

سے ہدایت میرے لئے میسّر کر دی تھی، اور اسی میں

أَنْشَأْتَنِي، وَمِنْ قَبْلِ ذَلِكَ رَؤُفْتَ بِي

تو نے میری نشو و نما کی۔ اور اس سے پہلے بھی تو نے مجھ پر مہربانیاں کی ہیں

بِجَمِيلِ صُنْعِكَ، وَسَوَابِغِ نِعَمِكَ،

حسن سلوک روا رکھا ہے، اور اپنی نعمتیں میرے لئے فراواں کی ہیں،

فَابْتَدَعْتَ خَلْقِي مِنْ مَنِيٍّ يُمْنَى، وَأَسْكَنْتَنِي

پھر میری پیدائش کا آغاز ٹپکائی ہوئی منی سے کیا، اور تو نے مجھے رکھا

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

عالم کے ایک گناہ بخشے جانے سے پہلے جاہل کے ستر گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔ (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام)

فِي ظُلُمَاتٍ ثَلَاثٍ بَيْنَ لَحْمٍ وَدَمٍ وَجِلْدٍ

گوشت، خون اور جلد کے تین پردوں کے اندر

لَمْ تُشْهِدْنِي خَلْقِي، وَلَمْ تَجْعَلْ إِلَيَّ شَيْئاً

(جہاں) میں نے اپنی خلقت کا مشاہدہ نہیں کیا، اور تو نے مجھ میں نہ ڈالا میرے اوپر

مِنْ أَمْرِي، ثُمَّ أَخْرَجْتَنِي لِلَّذِي سَبَقَ

کسی معاملے میں، پھر تو نے مجھے سابقہ

لِي مِنَ الْهُدَى إِلَى الدُّنْيَا تَامّاً سَوِيّاً،

ہدایت کے ساتھ صحیح و سالم دنیا میں بھیجا،

وَحَفِظْتَنِي فِي الْمَهْدِ طِفْلاً صَبِيّاً، وَرَزَقْتَنِي

اور تو نے گہوارے میں میری حفاظت کی جب کہ میں ایک ناتواں بچہ تھا، اور

مِنَ الْغِذَاءِ لَبَناً مَرِيّاً، وَعَطَفْتَ عَلَيَّ

تو نے مجھے تازہ دودھ کی غذا بہم پہنچائی اور میرے لیے نرم کر دیے

قُلُوبَ الْحَوَاضِنِ، وَكَفَّلْتَنِي الْأُمَّهَاتِ

دودھ پلانے والیوں کے دل، اور میری کفالت کی رحمدل ماؤں

الرَّوَاحِمَ، وَكَلَأْتَنِي مِنْ طَوَارِقِ الْجَانِّ

کے ذریعے، اور تو نے مجھے جنات کے آسیب سے محفوظ رکھا،

وَسَلَّمْتَنِي مِنَ الزِّيَادَةِ وَالنُّقْصَانِ فَتَعَالَيْتَ

اور مجھے بچائے رکھا ہر قسم کی زیادتی اور کمی سے، پس تو ہی بلندیوں کا

يَا رَحِيمُ يَا رَحْمٰنُ، حَتّٰى إِذَا اسْتَهْلَلْتُ نَاطِقاً

مالک ہے اے رحم کرنے والے اے مہربان، یہاں تک کہ وہ موقع بھی آیا کہ میں بولنے کے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

بِالْكَلَامِ، أَتْمَمْتَ عَلَيَّ سَوَابِغَ الْإِنْعَامِ،

قابل ہوا۔ اور تو نے مجھ پر اپنی بہترین نعمتیں پوری کر دیں۔

وَرَبَّيْتَنِي زَائِدًا فِي كُلِّ عَامٍ، حَتَّى إِذَا

اور ہر سال تیرے فیض تربیت سے زیادہ بہرہ مند ہوتا رہا، یہاں تک کہ

اكْتَمَلَتْ فِطْرَتِي، وَاعْتَدَلَتْ مِرَّتِي، أَوْجَبْتَ

میری فطرت مکمل ہوئی، اور میری قوت متوازن ہوئی، تو نے

عَلَيَّ حُجَّتَكَ بِأَنْ أَلْهَمْتَنِي مَعْرِفَتَكَ،

اپنی معرفت کا الہام کر کے مجھ پر اپنی حجت لازم کر دی۔

وَرَوَّعْتَنِي بِعَجَائِبِ حِكْمَتِكَ، وَأَيْقَظْتَنِي

اور اپنی عجیب حکمتوں سے مجھے حیران کر دیا، اور مجھے بیدار کیا

لِمَا ذَرَأْتَ فِي سَمَائِكَ وَأَرْضِكَ مِنْ بَدَائِعِ

زمین و آسمان میں اپنی مختلف مخلوقات سے باخبر

خَلْقِكَ، وَنَبَّهْتَنِي لِشُكْرِكَ وَذِكْرِكَ، وَأَوْجَبْتَ

کر کے۔ اور مجھے اپنے شکر اور ذکر سے آگاہ کیا اور مجھ پر واجب

عَلَيَّ طَاعَتَكَ وَعِبَادَتَكَ، وَفَهَّمْتَنِي مَا جَاءَتْ

کر دی اپنی اطاعت اور عبادت۔ اور تو نے مجھے سمجھا دیا جو کچھ

بِهِ رُسُلُكَ، وَيَسَّرْتَ لِي تَقَبُّلَ مَرْضَاتِكَ،

تیرے رسول لے کر آئے تھے، اور میرے لئے آسان بنا دیا اپنی رضا کی قبولیت کو۔

وَمَنَنْتَ عَلَيَّ فِي جَمِيعِ ذَلِكَ بِعَوْنِكَ وَ

اور تو نے اپنے لطف و کرم سے ان تمام امور میں مجھ پر

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

جو شخص بھی تکبر یا خود سری کرتا ہے وہ صرف اس ذلت و رسوائی کی وجہ سے کرتا ہے جو وہ اپنے اندر پاتا ہے۔ (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام)

لُطْفَكَ، ثُمَّ إِذْ خَلَقْتَنِي مِنْ خَيْرِ الثَّرَى،

احسان کیا، پھر جب تو نے مجھے پیدا کیا بہترین خاک سے،

لَمْ تَرْضَ لِي يَا إِلٰهِي نِعْمَةً دُونَ أُخْرَى، وَ

تو اے اللہ! تو نے ایک ہی نعمت پر بس نہیں کی بلکہ

رَزَقْتَنِي مِنْ أَنْوَاعِ الْمَعَاشِ، وَصُنُوفِ

مجھے عطا کئے معاش کے کئی طریقے اور فائدے

الرِّيَاشِ، بِمَنِّكَ الْعَظِيمِ الْأَعْظَمِ عَلَيَّ وَ

کے کئی راستے، مجھ پر آپنے بڑے احسان و کرم سے اور

إِحْسَانِكَ الْقَدِيمِ إِلَيَّ، حَتَّى إِذَا أَتْمَمْتَ

مجھ پر اپنی سابقہ مہربانیوں سے یہاں تک کہ جب تو نے تمام کر دیں

عَلَيَّ جَمِيعَ النِّعَمِ، وَصَرَفْتَ عَنِّي كُلَّ

مجھ پر یہ تمام نعمتیں، اور مجھ سے دور کیں تمام

النِّقَمِ، لَمْ يَمْنَعْكَ جَهْلِي وَجُرْأَتِي عَلَيْكَ،

تکلیفیں۔ تیرے بارے میں میری نادانی اور دیدہ دلیری نے تجھے نہیں روکا

أَنْ دَلَلْتَنِي إِلَى مَا يُقَرِّبُنِي إِلَيْكَ، وَوَفَّقْتَنِي

میری رہنمائی کرنے سے جو مجھے تیرے قریب کرتی ہے اور تو نے مجھے ایسی توفیق دی

لِمَا يُزْلِفُنِي لَدَيْكَ، فَإِنْ دَعَوْتُكَ أَجَبْتَنِي

جس کی وجہ سے تیرے حضور میری قدر و منزلت میں اضافہ ہوتا ہے۔ پس اگر میں نے تجھے پکارا تو تو نے جواب دیا۔

وَإِنْ سَأَلْتُكَ أَعْطَيْتَنِي، وَإِنْ أَطَعْتُكَ

اور اگر میں نے تجھ سے مانگا ہے تو تو نے عطا کیا ہے، اور اگر میں نے تیری اطاعت کی ہے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

جو شخص صرف بے عیب انسان کو دوست بنائے گا اس کے دوست بہت کم ہوں گے۔ (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام)

شَكَرْتَنِي وَإِنْ شَكَرْتُكَ زِدْتَنِي كُلُّ

تو تونے قدردانی کی ہے، اور اگر میں نے شکر کیا ہے تو تونے نعمتوں میں اضافہ کیا ہے، یہ سب

ذٰلِكَ إِكْمَالٌ لِأَنْعُمِكَ عَلَيَّ وَإِحْسَانِكَ إِلَيَّ

مجھ پر تیری نعمتوں اور احسان کا اتمام ہے

فَسُبْحَانَكَ سُبْحَانَكَ مِنْ مُبْدِئٍ مُعِيدٍ

پس تیری ہی ذات پاک و منزہ ہے کہ تو آغاز کرنے والا لوٹانے والا

حَمِيدٍ مَجِيدٍ، وَتَقَدَّسَتْ أَسْمَاؤُكَ

تعریف والا، بزرگی والا ہے، تیرے نام پاک ہیں،

وَعَظُمَتْ آلَاؤُكَ، فَأَيُّ نِعَمِكَ يَا إِلٰهِي أُحْصِي

تیری نعمتیں عظیم ہیں، اے میرے پروردگار میں تیری کن کن نعمتوں

عَدَدًا وَذِكْرًا، أَمْ أَيُّ عَطَايَاكَ أَقُومُ بِهَا

کی گنتی کروں اور ان کو یاد کروں، یا میں تیری کن کن نعمتوں کے شکر کا حق

شُكْرًا، وَهِيَ يَا رَبِّ أَكْثَرُ مِنْ أَنْ يُحْصِيَهَا

ادا کر سکتا ہوں۔ اے میرے پروردگار یہ تو اتنی زیادہ ہیں کہ ان کو شمار کرنے والے

الْعَادُّونَ، أَوْ يَبْلُغَ عِلْمًا بِهَا الْحَافِظُونَ

شمار نہیں کر سکتے یا یاد کرنے والے ان کو یاد نہیں رکھ سکتے۔

ثُمَّ مَا صَرَفْتَ وَدَرَأْتَ عَنِّي اَللّٰهُمَّ

پھر اے میرے پروردگار تو نے جو بلائیں اور سختیاں مجھ سے دور کی

مِنَ الضُّرِّ وَالضَّرَّاءِ، أَكْثَرُ مِمَّا ظَهَرَ لِي

ہیں وہ اس سے کہیں زیادہ ہیں جو

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

جاہل کی عادت یہ ہے کہ سننے سے پہلے جواب دینے لگتا ہے۔ سمجھنے سے پہلے جھگڑنے لگتا ہے۔ (امام جعفر صادقؑ)

مِنَ الْعَافِيَةِ وَالسَّرَّآءِ، وَأَنَا أَشْهَدُ يَا إِلٰهِي

بھلائی اور خوشی مجھ پر ظاہر و آشکار ہوئی ، میں گواہی دیتا ہوں اے اللہ!

بِحَقِيقَةِ إِيمَانِي، وَعَقْدِ عَزَمَاتِ يَقِينِي،

اپنے ایمان کی حقیقت ، اور اپنے اٹل ارادوں کی مضبوطی

وَخَالِصِ صَرِيحِ تَوْحِيدِي، وَبَاطِنِ مَكْنُونِ

اور خالص اور واضح توحید ، اپنے باطن میں پوشیدہ

ضَمِيرِي، وَعَلَائِقِ مَجَارِي نُورِ بَصَرِي، وَ

ضمیر ، میری آنکھوں کی روشنی کی گذرگاہوں کی وابستگی

أَسَارِيرِ صَفْحَةِ جَبِينِي، وَخُرَقِ مَسَارِبِ

میری پیشانی کی سطح کی لکیروں ، میرے سانس لینے کی نالیوں کے

نَفْسِي، وَخَذَارِيفِ مَارِنِ عِرْنِينِي، وَمَسَارِبِ

شگافوں ، ناک کے آخری نرم حصے کے خزانوں آواز

سِمَاخِ سَمْعِي، وَمَا ضُمَّتْ وَأَطْبَقَتْ عَلَيْهِ

کھینچنے والے کانوں کے پردوں ، اپنے چپکنے اور ٹھیک بند ہونے والے

شَفَتَايَ، وَحَرَكَاتِ لَفْظِ لِسَانِي، وَمَغْرَزِ

ہونٹوں ، اپنی زبان کی حرکات سے نکلنے والے لفظوں، اپنے منھ کے

حَنَكِ فَمِي وَفَكِّي، وَمَنَابِتِ أَضْرَاسِي، وَ

اوپر اور نیچے کے حصوں کے ہلنے ، دانتوں کے اُگنے کی جگہوں

مَسَاغِ مَطْعَمِي وَمَشْرَبِي، وَحِمَالَةِ أُمِّ

اپنے کھانے پینے کے ذائقہ دار ہونے ، اپنے سر میں دماغ

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

رَأْسِي وَ بُلُوغِ فَارِغِ حَبَائِلِ عُنُقِي، وَمَا اشْتَمَلَ

کی قرارگاہ، گردن کے رگ پٹھوں کا ایک دوسرے سے ربط کی وسعتوں، سینے کے

عَلَيْهِ تَامُورُ صَدْرِي، وَحَمَائِلِ حَبْلِ

اندرونی حصے کے تمام مشمولات، میری گردن کے رگ اور پٹھوں کو سنبھالنے

وَتِينِي، وَنِيَاطِ حِجَابِ قَلْبِي، وَأَفْلاَذِ حَوَاشِي

والے حصوں، میرے قلب کے پردے کو ڈھکنے والے حاشوں، اور میرے جگر کو یکجا کرنے

كَبِدِي، وَمَا حَوَتْهُ شَرَاسِيفُ أَضْلاَعِي وَ

والے اجزاء جنہیں پسلیوں کی ہڈیوں نے روک رکھا ہے،

حِقَاقِ مَفَاصِلِي، وَقَبْضِ عَوَامِلِي وَ

اور جوڑوں کے بلند حصوں، اور اعضاء کے بندھنوں

أَطْرَافِ أَنَامِلِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَشَعْرِي

اور انگلیوں کے سروں، اور اپنے گوشت اور اپنے خون، اپنے بالوں

وَبَشَرِي وَعَصَبِي وَقَصَبِي وَعِظَامِي وَ

اپنی جلد اور اپنے پٹھوں اور نلیوں اور ہڈیوں اور

مُخِّي وَعُرُوقِي، وَجَمِيعِ جَوَارِحِي وَمَا

اپنے مغز اور اپنی رگوں غرض میرے تمام اعضاء اور جو

انْتَسَجَ عَلَى ذٰلِكَ أَيَّامَ رِضَاعِي وَمَا أَقَلَّتِ

کچھ زمانہ شیرخوارگی میں میری جسمانی وضع ہوئی اور جو میرا بار اٹھا!

الْأَرْضُ مِنِّي وَنَوْمِي وَيَقْظَتِي وَسُكُونِي،

زمین نے میری نیند میری بیداری اور میرے سکون میں

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

میرے نزدیک میرا سب سے زیادہ دوست وہ ہے جو میرے عیوب مجھے بتائے۔ (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام)

وَحَرَكَاتِ رُكُوعِي وَسُجُودِي أَنْ لَوْ حَاوَلْتُ

اور اپنے رکوع و سجود کی حرکات ان سب چیزوں پر اگر تیرا شکر ادا کرنا چاہوں

وَاجْتَهَدْتُ مَدَى الْأَعْصَارِ وَالْأَحْقَابِ

اور کوشاں رہوں تمام زمانوں اور صدیوں میں

لَوْ عُمِّرْتُهَا أَنْ أُؤَدِّيَ شُكْرَ وَاحِدَةٍ مِنْ

اور اگر عمر وفا کرے تو بھی میں تیری ان نعمتوں میں ایک بھی نعمت کا

أَنْعُمِكَ مَا اسْتَطَعْتُ ذَلِكَ، إِلَّا بِمَنِّكَ

شکر ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ مگر یہ کہ تیرا فضل

الْمُوجَبِ عَلَيَّ بِهِ شُكْرُكَ أَبَدًا جَدِيدًا

واحسان شامل حال رہے جو ہمیشہ تیرا شکر بجالانے کا نیا موجب

وَثَنَاءً طَارِفًا عَتِيدًا أَجَلْ، وَلَوْ حَرَصْتُ

اور تیری جدید ثنا کا باعث بنے گا۔ اور اگر میں

أَنَا وَالْعَادُّونَ مِنْ أَنَامِكَ أَنْ نُحْصِيَ مَدَى

دوسرے شمار کرنے والوں کے ساتھ مل کر تیرے گزشتہ اور آئندہ

إِنْعَامِكَ سَالِفِهِ وَآنِفِهِ، مَا حَصَرْنَاهُ

انعامات کو شمار کرنے کی کوشش کروں تو بھی تیرے انعامات کو

عَدَدًا، وَلَا أَحْصَيْنَاهُ أَمَدًا هَيْهَاتَ

شمار نہیں کر سکیں گے اور نہ ان کی انتہا کو پہنچ سکیں گے، یہ ممکن ہی نہیں

أَنَّى ذَلِكَ، وَأَنْتَ الْمُخْبِرُ فِي كِتَابِكَ النَّاطِقِ

کیونکہ تو نے اپنی اظہار کرنے والی کتاب میں

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

وَالنَّبَأُ الصَّادِقُ، وَاِنْ تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا

سچی خبر دے کر بتایا ہے کہ اگر تم خدا کی نعمتوں کو گنو تو ان کا

تُحْصُوهَا، صَدَقَ كِتَابُكَ اَللّٰهُمَّ وَاَنْبَاؤُكَ

حساب نہ لگا سکوگے، تیری کتاب سچی ہے اے اللہ اور تیری خبریں بھی

وَبَلَّغَتْ اَنْبِيَاؤُكَ وَرُسُلُكَ مَا اَنْزَلْتَ عَلَيْهِمْ

اور جو کچھ تو نے اپنے انبیاء اور رسولوں پر نازل کیا

مِنْ وَحْيِكَ، وَشَرَعْتَ لَهُمْ وَبِهِمْ مِنْ دِينِكَ

وحی کے ذریعے، اور جاری کیا ان کے ذریعے اپنے دین کو

غَيْرَ اَنِّي يَا اِلٰهِي اَشْهَدُ بِجُهْدِي وَجِدِّي

مگر یہ کہ اے اللہ میں گواہی دیتا ہوں اپنی محنت و کوشش

وَمَبْلَغِ طَاعَتِي وَوُسْعِي، وَاَقُولُ مُؤْمِنًا

اور اپنی فرمانبرداری اور ہمت کے ساتھ اور کہتا ہوں اپنے ایمان

مُوقِنًا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا

اور یقین کے ساتھ کہ تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے اپنا کوئی بیٹا نہیں

فَيَكُونَ مَوْرُوثًا، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي

بنایا جو اس کا وارث ہو، اور نہ کوئی اس کا ساجھی ہے

مُلْكِهِ فَيُضَادَّهُ فِيمَا ابْتَدَعَ، وَلَا وَلِيٌّ مِنَ

ملک و حکومت میں، جو تخلیق و ایجاد میں مدمقابل ٹھہرے، اور نہ وہ کمزور ہے

الذُّلِّ فَيُرْفِدَهُ فِيمَا صَنَعَ، فَسُبْحَانَهُ سُبْحَانَهُ

کہ کوئی چیزوں کے بنانے میں اس کی مدد کرے۔ پس پاک ہے پاک ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ خدا آپ کی عمر بڑھا دے تو آپ کو چاہیے کہ والدین کو خوش رکھیں۔ (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام)

لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا وَتَفَطَّرَتَا،

اگر ان دونوں (زمین و آسمان) میں خدا کے سوا کوئی معبود ہوتا تو یہ تباہ و برباد ہو جاتے

سُبْحَانَ اللّٰهِ الْوَاحِدِ الْأَحَدِ الصَّمَدِ الَّذِي

اللہ تعالیٰ پاک اور منزہ ہے، جو واحد، یکتا اور بے نیاز ہے جس کے

لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ،

نہ کوئی بیٹا ہے نہ وہ کسی کا بیٹا ہے، اور نہ اس کا کوئی ہمسر ہے،

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا يُعَادِلُ حَمْدَ مَلَائِكَتِهِ

تمام تعریف اللہ کے لئے ہے ایسی حمد جو اس کے مقرب فرشتوں اور

الْمُقَرَّبِينَ، وَأَنْبِيَائِهِ الْمُرْسَلِينَ، وَصَلَّى

انبیائے مرسلین کی حمد کے برابر قرار پائے، اور اللہ کی

اللّٰهُ عَلَى خِيَرَتِهِ مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ، وَ

رحمت ہو اس کے پسند کئے ہوئے محمدؐ پر جو نبیوں کے خاتم ہیں اور

آلِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ الْمُخْلَصِينَ، وَسَلَّمَ،

ان کی پاک و پاکیزہ اور صاحب اخلاص آل پر، اور سلام

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي أَخْشَاكَ كَأَنِّي أَرَاكَ وَ

اے اللہ! مجھے ایسا خوف عطا فرما جیسے میں تجھے دیکھ رہا ہوں، اور

أَسْعِدْنِي بِتَقْوَاكَ، وَلَا تُشْقِنِي بِمَعْصِيَتِكَ

مجھے سعادت عطا فرما اپنے تقوے کے ذریعے، اور معصیت کی بدبختی سے دوچار نہ فرما،

وَخِرْ لِي فِي قَضَائِكَ، وَبَارِكْ لِي فِي قَدَرِكَ

اور اپنے فیصلے کو میرے لئے بہتر بنا، اور اپنی تقدیر میں مجھے برکت عطا فرما

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

لوگوں کے دین کے بارے میں تجسس نہ کرو، ورنہ بغیر دوست کے رہ جاؤ گے۔ (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام)

حَتّٰى لَا اُحِبَّ تَعْجِيْلَ مَا اَخَّرْتَ وَلَا تَاْخِيْرَ

یہاں تک کہ جن امور میں تو تاخیر چاہتا ہے میں عجلت نہ چاہوں اور نہ ایسے امور میں تاخیر

مَا عَجَّلْتَ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ غِنَايَ فِيْ نَفْسِيْ

چاہوں جس میں تو عجلت چاہتا ہے، بارالٰہا! میرے نفس میں میری،

وَالْيَقِيْنَ فِيْ قَلْبِيْ، وَالْاِخْلَاصَ فِيْ عَمَلِيْ

میرے دل میں یقین میرے عمل میں اخلاص،

وَالنُّوْرَ فِيْ بَصَرِيْ، وَالْبَصِيْرَةَ فِيْ دِيْنِيْ، وَ

میری نگاہ میں نور، میرے دین میں سمجھ، اور

مَتِّعْنِيْ بِجَوَارِحِيْ، وَاجْعَلْ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ

میرے اعضاء سے مجھے بہرہ مند قرار دے، اور میرے کانوں اور آنکھوں کو میرا

الْوَارِثَيْنِ مِنِّيْ، وَانْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ ظَلَمَنِيْ

مطیع قرار دے جو مجھ پر ظلم کرے اس کے خلاف میری مدد فرما۔

وَاَرِنِيْ فِيْهِ ثَارِيْ وَمَآرِبِيْ، وَاَقِرَّ بِذٰلِكَ

اور ظالم سے میری خواہش کے مطابق انتقام لے کر ٹھنڈک عطا فرما

عَيْنِيْ، اَللّٰهُمَّ اكْشِفْ كُرْبَتِيْ، وَاسْتُرْ عَوْرَتِيْ، وَ

میری آنکھوں کو۔ اے میرے معبود! میرے رنج والم کو دور فرما، میرے عیوب کی پردہ پوشی فرما۔

اغْفِرْ لِيْ خَطِيْٓئَتِيْ، وَاخْسَاْ شَيْطَانِيْ، وَفُكَّ

میری لغزشوں کو معاف کر دے، میرے شیطان کو بھگا دے۔ اور مجھ پر عائد

رِهَانِيْ، وَاجْعَلْ لِيْ يَآ اِلٰهِيْ، الدَّرَجَةَ الْعُلْيَا

کو آزاد کر دے۔ اے میرے معبود! میرے درجات کو بلند فرما

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

بغیر شناخت و بصیرت کے عمل کرنے والا، غیر راستہ پر چلنے والا ہے۔ لہذا جتنا تیز چلے گا منزل سے اتنا ہی دور ہوگا۔ (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام)

فِي الْآخِرَةِ وَالْأُولَى، اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا

دنیا اور آخرت میں ۔ میرے معبود! حمد تیرے لئے ہی ہے کہ تو نے مجھے

خَلَقْتَنِي فَجَعَلْتَنِي سَمِيعاً بَصِيراً، وَلَكَ

پیدا کیا تو نے مجھے بنایا! دیکھنے والا، سننے والا۔ اور تیرے ہی

الْحَمْدُ كَمَا خَلَقْتَنِي، فَجَعَلْتَنِي خَلْقاً

لئے حمد ہے کہ تو نے مجھے پیدا کیا تو اپنی رحمت سے بہترین تربیت

سَوِيّاً رَحْمَةً بِي وَقَدْ كُنْتَ عَنْ خَلْقِي

عطا کی حالانکہ تو مجھے خلق کرنے سے

غَنِيّاً، رَبِّ بِمَا بَرَأْتَنِي فَعَدَّلْتَ فِطْرَتِي،

بے نیاز تھا، اے پالنے والے! تو نے میری تخلیق و فطرت میں عدل سے کام لیا،

رَبِّ بِمَا أَنْشَأْتَنِي فَأَحْسَنْتَ صُورَتِي، رَبِّ

اے پروردگار! جن چیزوں سے تو نے میری نشو و نما فرمائی اُن سے میری صورت میں حسن و جمال پیدا کیا،

بِمَا أَحْسَنْتَ إِلَيَّ وَفِي نَفْسِي عَافَيْتَنِي، رَبِّ

میرے پروردگار تو نے مجھ پر احسان کیا اور میرے نفس کو خیر و عافیت بخشی، پروردگار

بِمَا كَلَأْتَنِي وَوَفَّقْتَنِي، رَبِّ بِمَا أَنْعَمْتَ

تو نے میری حفاظت کی اور توفیق عطا کی۔ پروردگار تو نے مجھے نعمت دی

عَلَيَّ فَهَدَيْتَنِي، رَبِّ بِمَا أَوْلَيْتَنِي وَمِنْ

تو ہدایت بھی عطا کی پروردگار تو نے مجھے اپنی پناہ میں لیا ہے اور

كُلِّ خَيْرٍ أَعْطَيْتَنِي، رَبِّ بِمَا أَطْعَمْتَنِي وَ

ہر بھلائی مجھے عطا فرمائی ہے، پروردگار تو نے مجھے کھلایا اور

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

بلاؤں میں اضافہ بلاؤں سے چھٹکارے کا باعث بنتا ہے۔
(حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام)

سَقَيْتَنِيْ، رَبِّ بِمَا اَغْنَيْتَنِيْ وَاَقْنَيْتَنِيْ،
پلایا ، پروردگار تونے مجھے مال دیا اور میری نگہبانی کی ،

رَبِّ بِمَا اَعَنْتَنِيْ وَاَعْزَزْتَنِيْ رَبِّ بِمَا
پروردگار تونے میری مدد کی اور عزت بخشی ، پروردگار تونے

اَلْبَسْتَنِيْ مِنْ سِتْرِكَ الصَّافِيْ، وَيَسَّرْتَ لِيْ
مجھے صاف و پاک لباس دیا ، اور اپنی چیزیں

مِنْ صُنْعِكَ الْكَافِيْ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ
میری دسترس میں دی ہیں ، تو محمد و آلِ محمد پر رحمت کاملہ نازل فرما۔

مُحَمَّدٍ، وَّاَعِنِّيْ عَلٰى بَوَائِقِ الدُّهُوْرِ، وَصُرُوْفِ
اور میری مدد فرما زمانے کی سختیوں اور

اللَّيَالِيْ وَالْاَيَّامِ، وَنَجِّنِيْ مِنْ اَهْوَالِ الدُّنْيَا
روز و شب کی گردشوں میں ، اور مجھے نجات دے دُنیا کی قوتوں

وَكُرُبَاتِ الْاٰخِرَةِ وَاكْفِنِيْ شَرَّ مَا يَعْمَلُ
اور آخرت کی سختیوں سے ، اور اس زمین پر ظالموں کے پھیلائے

الظَّالِمُوْنَ فِي الْاَرْضِ، اَللّٰهُمَّ مَا اَخَافُ
فساد سے محفوظ رکھ ۔ پروردگار میں جس چیز سے خوف کھاتا

فَاكْفِنِيْ وَمَا اَحْذَرُ فَقِنِيْ، وَفِيْ نَفْسِيْ وَ
ہوں پس تو میری کفایت کر جس چیز سے میں پرہیز کرتا ہوں اس سے بچا اور میرے نفس اور

دِيْنِيْ فَاحْرُسْنِيْ، وَفِيْ سَفَرِيْ فَاحْفَظْنِيْ وَ
دین کی حفاظت فرما ، اور سفر میں میری حفاظت فرما اور

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

اپنے والدین کے ساتھ نیکی کرو تو تمہاری اولاد تم سے نیکی کرے گی۔
(حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام)

فِیْ اَهْلِیْ وَ مَالِیْ فَاخْلُفْنِیْ، وَفِیْمَا رَزَقْتَنِیْ
میرے اہل و عیال اور مال میں میرا جانشین بن جائے، اور جو کچھ مجھے رزق دیا ہے
فَبَارِكْ لِیْ وَ فِیْ نَفْسِیْ فَذَلِّلْنِیْ، وَ فِیْ
اس میں برکت دے، اور مجھے اپنی نظر میں ذلیل و پست کر دے، اور
اَعْیُنِ النَّاسِ فَعَظِّمْنِیْ وَ مِنْ شَرِّ الْجِنِّ
لوگوں کی نظروں میں مجھے عزت دار بنا اور جنوں
وَالْاِنْسِ فَسَلِّمْنِیْ وَ بِذُنُوْبِیْ فَلَا تَفْضَحْنِیْ
اور انسانوں کے شر سے مجھے محفوظ فرما اور میرے گناہوں کی وجہ سے مجھے رسوا نہ کر۔
وَ بِسَرِیْرَتِیْ فَلَا تُخْزِنِیْ، وَ بِعَمَلِیْ فَلَا
اور میرے رازوں کو آشکار کر کے مجھے شرمندہ نہ کر۔ اور میرے اعمال کی پاداش میں
تَبْتَلِنِیْ، وَ نِعَمَكَ فَلَا تَسْلُبْنِیْ وَ اِلٰی غَیْرِكَ
مجھے گرفتار نہ کر۔ اور اپنی نعمتیں مجھ سے نہ چھین لینا، اور اپنے
فَلَا تَكِلْنِیْ اِلٰهِیْ اِلٰی مَنْ تَكِلُنِیْ، اِلٰی قَرِیْبٍ
علاوہ کسی دوسرے کے حوالے نہ کرنا۔ بارالہا! اگر تو مجھے کسی قریبی عزیز کے حوالے
فَیَقْطَعُنِیْ اَمْ اِلٰی بَعِیْدٍ فَیَتَجَهَّمُنِیْ، اَمْ
کر دے تو مجھ سے نظریں پھیرے یا کسی غیر کے سپرد کرے گا کہ وہ ترش روئی کرے، یا
اِلَی الْمُسْتَضْعِفِیْنَ لِیْ وَ اَنْتَ رَبِّیْ وَ مَلِیْكُ اَمْرِیْ، اَشْكُوْ
ان کے حوالے کرے گا جو مجھے پست سمجھیں جبکہ تو میرا پروردگار اور مالک ہے، میں اپنی
اِلَیْكَ غُرْبَتِیْ وَبُعْدَ دَارِیْ وَ هَوَانِیْ عَلٰی مَنْ مَلَّكْتَهُ اَمْرِیْ،
غربت، گھر سے دوری اور اپنی کمزوری اور اس سے جس کو تو نے میرے کام پر مسلط کیا ہے فقط تجھ سے بیان کرتا ہوں

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

اِلٰهِي فَلَا تُحْلِلْ عَلَيَّ غَضَبَكَ، فَاِنْ لَمْ تَكُنْ غَضِبْتَ عَلَيَّ

تو اے میرے اللہ! تو اپنے غضب کو مجھ پر روا نہ رکھ۔ پس جب تیرا غضب مجھ پر نہ ہو تو پھر

فَلَا اُبَالِي سِوَاكَ، سُبْحَانَكَ غَيْرَ اَنَّ عَافِيَتَكَ اَوْسَعُ لِي،

کسی اور کی مجھے پرواہ نہیں، تیری ذات پاک ہے تیری مہربانی مجھ پر بہت زیادہ ہے۔

فَاَسْئَلُكَ يَا رَبِّ بِنُوْرِ وَجْهِكَ الَّذِي اَشْرَقَتْ

پس میں سوال کرتا ہوں اے میرے پالنے والے! تیرے نور ذات کے واسطے سے کہ جس سے تو نے

لَهُ الْاَرْضُ وَالسَّمٰوَاتُ، وَكُشِفَتْ بِهِ الظُّلُمَاتُ،

زمین اور سب آسمانوں کو روشن کیا ہے اور تاریکیاں اس کے ذریعے دور کی ہیں،

وَصَلَحَ بِهِ اَمْرُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ، اَنْ لَا

اور اولین اور آخرین کے امور کی اصلاح کی ہے (اسی نور کا واسطہ دیتا ہوں) کہ

تُمِيْتَنِي عَلٰى غَضَبِكَ وَلَا تُنْزِلَ بِي سَخَطَكَ

اپنے غضب کے ساتھ مجھے موت نہ دینا اور نہ ہی مجھ پر اپنی سختی نازل کرنا۔

لَكَ الْعُتْبٰى لَكَ الْعُتْبٰى حَتّٰى تَرْضٰى قَبْلَ

تجھ ہی سے عذر خواہی اور معذرت کرتا ہوں یہاں تک کہ تو راضی ہو جائے اس سے پہلے

ذٰلِكَ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، رَبَّ الْبَلَدِ الْحَرَامِ، وَالْمَشْعَرِ

بھی تیرے سوا کوئی معبود نہیں تھا، تو محترم شہر مکہ مشعر

الْحَرَامِ وَالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ الَّذِي اَحْلَلْتَهُ الْبَرَكَةَ

الحرام اور قدیم گھر کا پروردگار ہے جسے تو نے برکت دی۔

وَجَعَلْتَهُ لِلنَّاسِ اَمْنًا، يَا مَنْ عَفَا عَنْ عَظِيْمِ

اور لوگوں کے لئے جائے امن قرار دیا۔ اے وہ جو اپنی نرمی کی وجہ سے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

الذُّنُوبَ بِحِلْمِهِ، يَا مَنْ أَسْبَغَ النَّعْمَاءَ

بڑے بڑے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے، اے وہ جو اپنے فضل سے نعمتیں

بِفَضْلِهِ، يَا مَنْ أَعْطَى الْجَزِيلَ بِكَرَمِهِ،

فراواں کرتا ہے، اے وہ جو اپنے کرم کی بناء پر کثرت سے بخشش کرتا ہے،

يَا عُدَّتِي فِي شِدَّتِي، يَا صَاحِبِي فِي وَحْدَتِي

اے میری تکلیفوں کو دور کرنے والے، اے میری تنہائی کے ساتھی

يَا غِيَاثِي فِي كُرْبَتِي، يَا وَلِيِّي فِي نِعْمَتِي، يَا إِلٰهِي

اے مشکل میں میرے فریادرس، اے مجھے نعمت دینے والے مالک، اے میرے معبود

وَ إِلٰهَ آبَائِي إِبْرَاهِيمَ وَ إِسْمٰعِيلَ وَ إِسْحٰقَ وَ

اور میرے آباء و اجداد ابراھیمؑ، اسمٰعیلؑ، اسحٰقؑ اور

يَعْقُوبَ، وَ رَبَّ جَبْرَئِيلَ وَ مِيكَائِيلَ وَ إِسْرَافِيلَ

یعقوبؑ کے معبود اور جبرئیلؑ و میکائیلؑ و اسرافیلؑ کے پروردگار

وَ رَبَّ مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ، وَ آلِهِ الْمُنْتَجَبِينَ

اور محمدؐ خاتم النبیین، اور ان کی منتخب آلؑ کے پروردگار

مُنْزِلَ التَّوْرٰيةِ وَ الْإِنْجِيلِ وَ الزَّبُورِ وَ الْفُرْقَانِ وَ

توراۃ، انجیل، زبور اور قرآن کے نازل کرنے والے اور

مُنَزِّلَ كٓهٰيٰعٓصٓ وَ طٰهٰ وَ يٰسٓ وَ الْقُرْاٰنِ

کھیعص اور طٰہٰ و یٰسٓ اور قرآن

الْحَكِيمِ، أَنْتَ كَهْفِي حِينَ تُعْيِينِي الْمَذَاهِبُ

حکیم کے نازل کرنے والے تو ہی میری جائے پناہ ہے جب زندگی کے وسیع راستے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

فِي سَعَتِهَا، وَتَضِيقُ بِيَ الْأَرْضُ بِرُحْبِهَا، وَلَوْلَا
مجھ پر تنگ ہو جائیں، اور زمین باوجود کشادگی کے میرے لئے تنگ ہو جائے۔ اگر

رَحْمَتُكَ لَكُنْتُ مِنَ الْهَالِكِينَ، وَأَنْتَ
تیری رحمت نہ ہوتی تو میں ہلاک ہو جاتا۔ تو ہی

مُقِيلُ عَثْرَتِي، وَلَوْلَا سَتْرُكَ إِيَّايَ لَكُنْتُ
میرے گناہ معاف کرنے والا ہے، اگر تو میری پردہ پوشی نہ کرتا تو میں

مِنَ الْمَفْضُوحِينَ، وَأَنْتَ مُؤَيِّدِي بِالنَّصْرِ
رسوا ہو کر رہ جاتا۔ تو اپنی مدد کے ساتھ دشمنوں کے مقابل

عَلَى أَعْدَائِي، وَلَوْلَا نَصْرُكَ إِيَّايَ لَكُنْتُ مِنَ
مجھے قوت دینے والا ہے، اور اگر تیری مدد نہ ہوتی تو میں

الْمَغْلُوبِينَ، يَا مَنْ خَصَّ نَفْسَهُ بِالسُّمُوِّ
مغلوب ہو جاتا، اے وہ ذات جس نے بلندی اور برتری کو اپنی

وَالرِّفْعَةِ، فَأَوْلِيَاؤُهُ بِعِزِّهِ يَعْتَزُّونَ، يَا مَنْ
ذات سے مخصوص کیا، پس اللہ کے دوست بھی اسی عزت سے عزت پاتے ہیں، اے وہ ذات

جَعَلَتْ لَهُ الْمُلُوكُ نِيرَ الْمَذَلَّةِ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ
جس کے لئے بادشاہوں نے اپنی گردنوں پر عاجزی کا طوق پہنا،

فَهُمْ مِنْ سَطَوَاتِهِ خَائِفُونَ، يَعْلَمُ خَائِنَةَ
اور اس کے دبدبے سے ڈرتے ہیں، وہ جانتا ہے آنکھوں کی

الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ، وَغَيْبَ مَا تَأْتِي
خیانت اور جو کچھ سینوں میں چھپا ہے، اور ان غیب کی باتوں کو

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

بِهِ الْأَزْمِنَةُ وَالدُّهُورُ يَا مَنْ لَا يَعْلَمُ

جانتا ہے جو آئندہ زمانے میں ظاہر ہوں گی۔ اے وہ جس کے سوا اور کوئی اس

كَيْفَ هُوَ إِلَّا هُوَ، يَا مَنْ لَا يَعْلَمُ مَا هُوَ إِلَّا

کی کیفیت نہیں جانتا۔ اے وہ جس کی حقیقت کوئی نہیں جانتا مگر وہ

هُوَ، يَا مَنْ لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا هُوَ، يَا مَنْ كَبَسَ

خود۔ اے وہ جس کے علاوہ کوئی اسے نہیں جانتا۔ اے وہ جس نے

الْأَرْضَ عَلَى الْمَاءِ، وَسَدَّ الْهَوَاءَ بِالسَّمَاءِ

پانی پر زمین کا فرش بچھایا، اور ہوا کو فضائے آسمانی میں باندھا،

يَا مَنْ لَهُ أَكْرَمُ الْأَسْمَاءِ، يَا ذَا الْمَعْرُوفِ

اے وہ ذات جس کے بہترین نام ہیں، اے احسان کے مالک

الَّذِي لَا يَنْقَطِعُ أَبَدًا، يَا مُقَيِّضَ الرَّكْبِ

جو کبھی منقطع نہیں ہوگا، اے یوسفؑ کے لئے بے آب

لِيُوسُفَ فِي الْبَلَدِ الْقَفْرِ، وَمُخْرِجَهُ مِنَ الْجُبِّ

بیابان میں کارواں کو روکنے والے، اور انہیں کنویں سے نکالنے والے

وَجَاعِلَهُ بَعْدَ الْعُبُودِيَّةِ مَلِكًا، يَا رَادَّهُ عَلَى

اور غلامی کے بعد انہیں بادشاہ بنانے والے، اے یوسفؑ کو

يَعْقُوبَ بَعْدَ أَنِ ابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ مِنَ الْحُزْنِ

یعقوبؑ سے ملانے والے جبکہ ان کی آنکھیں روتے روتے سفید ہو چکی تھیں

وَهُوَ كَظِيمٌ، يَا كَاشِفَ الضُّرِّ وَالْبَلْوَى عَنْ

اور وہ ضبط کرنے والے تھے، اے ایوبؑ کو نقصان اور مصیبت سے دور

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

سب سے برا وہ شخص ہے جس کے دو چہرے اور دو زبان ہوں۔ یعنی منافق ہو۔
اپنے سامنے برادر مومن کی تعریف کرے اور پیٹھ پیچھے غیبت کرے۔ اگر برادر

اَیُّوْبَ، وَمُمْسِكُ یَدَیْ اِبْرٰهِیْمَ عَنْ ذَبْحِ

کرنے والے، اے اپنے بیٹے کو ذبح کرنے سے ابراہیمؑ کے ہاتھوں کو روکنے والے

ابْنِهٖ بَعْدَ كِبَرِ سِنِّهٖ وَفَنَآءِ عُمْرِهٖ، یَا مَنِ اسْتَجَابَ

جب وہ بہت بوڑھے اور زندگی کی آخری منزل میں تھے۔ اے وہ ذات جس نے

لِزَكَرِیَّا فَوَهَبَ لَهٗ یَحْیٰى وَلَمْ یَدَعْهُ فَرْدًا

زکریاؑ کی دعا قبول کی اور انہیں یحییٰؑ جیسا فرزند عطا کیا۔ اور انہیں اکیلا نہیں

وَّحِیْدًا، یَا مَنْ اَخْرَجَ یُوْنُسَ مِنْ بَطْنِ

چھوڑا، اے وہ جس نے یونسؑ کو مچھلی کے پیٹ

الْحُوْتِ، یَا مَنْ فَلَقَ الْبَحْرَ لِبَنِیْۤ اِسْرَآئِیْلَ

سے نکالا۔ اے وہ جس نے بنی اسرائیل کے لئے دریا میں راستے

فَاَنْجَاهُمْ وَجَعَلَ فِرْعَوْنَ وَجُنُوْدَهٗ مِنَ

بنائے اور انہیں نجات دی، اور فرعون اور اس کے لشکروں کو

الْمُغْرَقِیْنَ، یَا مَنْ اَرْسَلَ الرِّیَاحَ مُبَشِّرَاتٍ

غرق کر دیا۔ اے وہ جس نے رحمت کی بارش سے پہلے بشارت دینے والی

بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِهٖ، یَا مَنْ لَّمْ یَعْجَلْ عَلٰى

ہواؤں کو بھیجا، اے وہ کہ اپنی مخلوق میں

مَنْ عَصَاهُ مِنْ خَلْقِهٖ، یَا مَنِ اسْتَنْقَذَ

نافرمانی کرنے والے کی گرفت میں جلدی نہیں کرتا، اے وہ جس نے

السَّحَرَةَ مِنْ بَعْدِ طُوْلِ الْجُحُوْدِ، وَقَدْ

جادوگروں کو مدتوں کے کفر سے نجات عطا فرمائی، حالانکہ وہ

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

مومن کو کچھ (فائدہ) مل جائے تو اس سے حسد کرنے لگے اور اگر مصیبت میں گرفتار ہو جائے تو اکیلا چھوڑ دے۔ (امام موسیٰ کاظمؑ)

غَدَوْا فِي نِعْمَتِهِ يَأْكُلُونَ رِزْقَهُ وَيَعْبُدُونَ

اس کی نعمتوں سے مالا مال تھے اس کا رزق کھاتے تھے، لیکن عبادت

غَيْرَهُ، وَقَدْ حَادُّوهُ وَنَادُّوهُ وَكَذَّبُوا رُسُلَهُ

دوسروں کی کرتے تھے وہ اس کے مقابل کھڑے ہو گئے اور اس کا شریک ٹھہرایا اور اس کے رسولوں کی تکذیب کرتے تھے

يَا اَللهُ يَا اَللهُ، يَا بَدِيُّ يَا بَدِيعُ، لَا نِدَّ لَكَ،

اے اللہ، اے اللہ، اے آغاز کرنے والے اے پیدا کرنے والے تیرا کوئی ثانی نہیں،

يَا دَائِمًا لَا نَفَادَ لَكَ، يَا حَيًّا حِينَ لَا حَيَّ

اے ہمیشہ رہنے والے تجھے فنا نہیں۔ اے وہ جو اس وقت بھی زندہ تھا جب کوئی زندہ نہ تھا

يَا مُحْيِيَ الْمَوْتَى، يَا مَنْ هُوَ قَائِمٌ عَلَى كُلِّ

اے مردوں کو زندہ کرنے والے، اے ہر نفس کے اعمال پر نگہبان

نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ، يَا مَنْ قَلَّ لَهُ شُكْرِي

کہ جو اس نے انجام دیئے، اے وہ جس کے لئے میرا شکر قلیل ہے

فَلَمْ يَحْرِمْنِي، وَعَظُمَتْ خَطِيئَتِي فَلَمْ

مگر اس نے مجھے محروم نہیں رکھا۔ میری خطائیں عظیم ہیں لیکن

يَفْضَحْنِي وَرَآنِي عَلَى الْمَعَاصِي فَلَمْ

اس نے مجھے رسوا نہیں کیا، اس نے مجھے گناہ کرتے دیکھا مگر مجھے گناہ گار

يَشْهَرْنِي، يَا مَنْ حَفِظَنِي فِي صِغَرِي، يَا

مشہور نہیں کیا، اے وہ جس نے طفلی میں میری حفاظت کی، اور

مَنْ رَزَقَنِي فِي كِبَرِي، يَا مَنْ أَيَادِيهِ عِنْدِي

وہ جس نے میرے بڑھاپے میں مجھے رزق دیا، اے وہ جس کے مجھ پر اتنے احسانات ہیں

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

لَا تُحْصٰى وَ نِعَمُهُ لَا تُجَازٰى يَا مَنْ عَارَضَنِيْ

جنہیں شمار نہیں کیا جا سکتا اور ایسی نعمتیں دیں جن کا کوئی بدل قرار نہیں پا سکتا، اے وہ جس نے

بِالْخَيْرِ وَ الْاِحْسَانِ، وَ عَارَضْتُهُ بِالْاِسَائَةِ

میرے ساتھ نیکی اور بھلائی کے ساتھ سلوک کیا، مگر میں نے اس کے ساتھ نافرمانی

وَ الْعِصْيَانِ، يَا مَنْ هَدَانِيْ لِلْاِيْمَانِ مِنْ

اور برائی کا سلوک کیا، اے وہ جس نے مجھے ایمان کی ہدایت کی

قَبْلِ اَنْ اَعْرِفَ شُكْرَ الْاِمْتِنَانِ، يَا مَنْ دَعَوْتُهُ

قبل اس کے کہ میں اس کے احسانات کے شکر کی معرفت حاصل کرتا، اے وہ جسے میں نے اپنی

مَرِيْضًا فَشَفَانِيْ وَ عُرْيَانًا فَكَسَانِيْ وَ

بیماری میں پکارا تو اس نے مجھے شفا دی، جب میں عریاں تھا تو مجھے لباس پہنایا،

جَائِعًا فَاَشْبَعَنِيْ، وَ عَطْشَانَ فَاَرْوَانِيْ،

بھوکا تھا تو مجھے شکم سیر کیا، پیاسا تھا تو مجھے سیراب کیا،

وَ ذَلِيْلًا فَاَعَزَّنِيْ، وَ جَاهِلًا فَعَرَّفَنِيْ، وَ وَحِيْدًا

ذلیل تھا تو اس نے مجھے عزت دی، جاہل تھا تو اس نے مجھے معرفت عطا کی، اکیلا تھا

فَكَثَّرَنِيْ وَ غَائِبًا فَرَدَّنِيْ وَ مُقِلًّا فَاَغْنَانِيْ وَ

مجھے کثرت عطا کی، سفر سے وطن پہنچایا، تنگ دست تھا تو تونگر کر دیا،

مُنْتَصِرًا فَنَصَرَنِيْ، وَ غَنِيًّا فَلَمْ يَسْلُبْنِيْ وَ

مدد مانگی تو میری مدد فرمائی، اور جب تونگر تھا تو میرا مال نہیں چھینا،

اَمْسَكْتُ عَنْ جَمِيْعِ ذٰلِكَ فَابْتَدَاَنِيْ، فَلَكَ الْحَمْدُ

ان تمام اشیاء سے میں رکا تو اس نے ابتدا کی، تمام تعریفیں

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

اے ہشام! عقلمند آدمی دانش و معرفت کے ساتھ تھوڑی سی دنیا پر راضی ہو سکتا ہے لیکن بغیر حکمت و دانش پوری دنیا کے ساتھ بھی راضی نہ ہوگا۔ (امام موسیٰ کاظم علیہ السلام)

وَالشُّكْرُ، يَا مَنْ أَقَالَ عَثْرَتِي، وَنَفَّسَ كُرْبَتِي،

اور شکر تیرے لئے ہیں، اے وہ جس نے میری لغزش معاف کی، میری تکلیف دور کی،

وَأَجَابَ دَعْوَتِي، وَسَتَرَ عَوْرَتِي، وَغَفَرَ ذُنُوبِي،

میری دعا کو قبول کیا، میرے عیبوں کی پردہ پوشی کی۔ میرے گناہوں کو معاف کیا

وَبَلَّغَنِي طَلِبَتِي، وَنَصَرَنِي عَلَى عَدُوِّي، وَإِنْ أَعُدَّ

مجھے میرے مقصد تک پہنچایا، میرے دشمن کے مقابلے میں میری مدد کی، اگر میں تیری

نِعَمَكَ وَمِنَنَكَ وَكَرَائِمَ مِنَحِكَ لَا أُحْصِيهَا،

نعمتیں اور احسانات اور مہربانیاں شمار کرنا چاہوں تو شمار نہیں کر سکتا،

يَا مَوْلَايَ أَنْتَ الَّذِي مَنَنْتَ أَنْتَ الَّذِي أَنْعَمْتَ

اے میرے مولا تو وہی ہے جس نے احسان کیا تو وہی ہے جس نے نعمتیں دیں،

أَنْتَ الَّذِي أَحْسَنْتَ، أَنْتَ الَّذِي أَجْمَلْتَ،

تو وہی ہے جس نے احسان کیا تو وہی ہے جس نے حسن بخشا،

أَنْتَ الَّذِي أَفْضَلْتَ، أَنْتَ الَّذِي أَكْمَلْتَ،

تو وہی ہے جس نے فضیلت دی، تو وہی ہے جس نے توفیق دی،

أَنْتَ الَّذِي رَزَقْتَ، أَنْتَ الَّذِي وَفَّقْتَ،

تو وہی ہے جس نے رزق دیا، تو وہی ہے جس نے توفیق دی،

أَنْتَ الَّذِي أَعْطَيْتَ، أَنْتَ الَّذِي أَغْنَيْتَ،

تو وہی ہے جس نے عطا کیا، تو وہی ہے جس نے بے نیاز کر دیا

أَنْتَ الَّذِي أَقْنَيْتَ، أَنْتَ الَّذِي آوَيْتَ، أَنْتَ

تو وہی ہے جس نے میری حفاظت کی تو وہی ہے جس نے پناہ دی، تو وہی

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

تمہاری آنکھیں جن چیزوں کو بھی دیکھتی ہیں ان میں موعظہ ہے۔

(حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام)

الَّذِیْ کَفَیْتَ، اَنْتَ الَّذِیْ هَدَیْتَ، اَنْتَ

ہے جس نے کفایت کی، تو وہی ہے جس نے ہدایت کی تو وہی

الَّذِیْ عَصَمْتَ، اَنْتَ الَّذِیْ سَتَرْتَ، اَنْتَ

ہے جس نے گناہ سے بچایا، تو وہی ہے جس نے پردہ پوشی کی، تو وہی ہے

الَّذِیْ غَفَرْتَ، اَنْتَ الَّذِیْ اَقَلْتَ، اَنْتَ الَّذِیْ

جس نے بخش دیا تو وہی ہے جس نے درگزر کیا، تو وہی ہے جس نے

مَکَّنْتَ اَنْتَ الَّذِیْ اَعْزَزْتَ، اَنْتَ الَّذِیْ

غلبہ دیا تو وہی ہے جس نے عزت دی تو وہی ہے جس نے

اَعَنْتَ، اَنْتَ الَّذِیْ عَضَدْتَ، اَنْتَ الَّذِیْ

مدد کی، تو وہی ہے جس نے دستگیری کی، تو وہی ہے جس نے

اَیَّدْتَ، اَنْتَ الَّذِیْ نَصَرْتَ، اَنْتَ الَّذِیْ

تائید کی۔ تو وہی ہے جس نے مدد کی، تو وہی ہے جس نے

شَفَیْتَ، اَنْتَ الَّذِیْ عَافَیْتَ، اَنْتَ الَّذِیْ

شفا بخشی، تو وہی ہے جس نے عافیت دی، تو وہی ہے جس نے

اَکْرَمْتَ، تَبَارَکْتَ وَتَعَالَیْتَ، فَلَکَ الْحَمْدُ

کرامت بخشی، تو بابرکت اور بلند ہے، پس تمام تعریفیں تیرے ہی لئے

دَآئِمًا، وَلَکَ الشُّکْرُ وَاصِبًا اَبَدًا، ثُمَّ اَنَا

ہیں ہمیشہ ہمیشہ، تیرے ہی لئے ہمیشہ کے لئے شکر ثابت ہے، پھر میں ہوں

یَا اِلٰهِیْ، الْمُعْتَرِفُ بِذُنُوْبِیْ، فَاغْفِرْهَا لِیْ،

اے میرے معبود اپنے گناہوں کا اقراری پس مجھے ان سے معافی دے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

جو شخص ریاست طلب ہوگا وہ ہلاک ہوگا، اور جو شخص خود بین ہوگا وہ ہلاک ہوگا۔ (امام موسیٰ کاظم علیہ السلام)

أَنَا الَّذِي أَسَأْتُ، أَنَا الَّذِي أَخْطَأْتُ أَنَا الَّذِي

میں وہ ہوں جس نے برائیاں کیں، میں وہ ہوں جس نے خطائیں کیں میں وہ ہوں جس

هَمَمْتُ، أَنَا الَّذِي جَهِلْتُ أَنَا الَّذِي غَفَلْتُ،

نے برا ارادہ کیا، میں وہ ہوں جس نے نادانی کی، میں وہ ہوں جس نے غفلت کی،

أَنَا الَّذِي سَهَوْتُ، أَنَا الَّذِي اعْتَمَدْتُ،

میں وہ ہوں جو چوک گیا میں وہ ہوں جس نے خود پر اعتماد کیا،

أَنَا الَّذِي تَعَمَّدْتُ، أَنَا الَّذِي وَعَدْتُ أَنَا

میں وہ ہوں جس نے دانستہ گناہ کیا، میں وہ ہوں جس نے وعدہ کیا اور میں وہی (وہ

الَّذِي أَخْلَفْتُ، أَنَا الَّذِي نَكَثْتُ، أَنَا الَّذِي

ہوں جس نے وعدہ خلافی کی، میں وہ ہوں جس نے عہد و پیمان توڑے، میں وہ ہوں

أَقْرَرْتُ، أَنَا الَّذِي اعْتَرَفْتُ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ

جس نے اقرار کیا میں وہ ہوں جس نے اپنے اوپر تیری نعمتوں کے نزول کا اعتراف کیا

وَعِنْدِي، وَأَبُوءُ بِذُنُوبِي فَاغْفِرْهَا لِي

اور وہ باتیں کہ میرے پاس ہیں (لیکن) میں گناہوں کے ساتھ پلٹتا ہوں پس انہیں مجھے معاف کر دے،

يَا مَنْ تَضُرُّهُ ذُنُوبُ عِبَادِهِ، وَهُوَ الْغَنِيُّ

اے وہ جس کو بندوں کے گناہ نقصان نہیں پہنچاتے، اور جو ان کی بندگی

عَنْ طَاعَتِهِمْ، وَالْمُوَفِّقُ مَنْ عَمِلَ

سے بے نیاز ہے، اور جو نیک کام کرے لیے تو اپنی

صَالِحًا مِنْهُمْ بِمَعُونَتِهِ وَرَحْمَتِهِ فَلَكَ

رحمت اور نصرت کے ساتھ توفیق دینے والا ہے، پس تمام

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

اے ہشام...... ہر شے کے لیے دلیل ہے اور عقلمند کی دلیل غور و فکر کرتا ہے اور غور و فکر کی دلیل خاموشی ہے۔ (حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام)

اَلْحَمْدُ لِاِلٰهِیْ وَسَیِّدِیْ، اِلٰهِیْ اَمَرْتَنِیْ

تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں اے میرے معبود، میرے آقا۔ میرے معبود تو نے مجھے حکم دیا

فَعَصَیْتُكَ وَنَهَیْتَنِیْ فَارْتَكَبْتُ نَهْیَكَ،

مگر میں نے نافرمانی کی، اور تو نے مجھے منع کیا مگر میں نے اس کا ارتکاب کیا۔

فَاَصْبَحْتُ لَاذَا بَرَآئَةٍ لِیْ فَاَعْتَذِرَ، وَلَاذَا

پس میں اس حالت میں آگیا ہوں کہ بری الذمہ نہیں کہ معذرت کر سکوں، اور نہ طاقت

قُوَّةٍ فَاَنْتَصِرَ فَبِاَیِّ شَیْءٍ اَسْتَقْبِلُكَ یَا مَوْلَایَ

ہے کہ کامیاب ہو جاؤں، پس میں تیرے سامنے کیا لے کر آؤں اے میرے مولا!

اَبِسَمْعِیْ اَمْ بِبَصَرِیْ اَمْ بِلِسَانِیْ اَمْ بِیَدِیْ اَمْ

کیا میں اپنے کان، آنکھ، زبان، ہاتھ، یا

بِرِجْلِیْ، اَلَیْسَ كُلُّهَا نِعَمَكَ عِنْدِیْ وَبِكُلِّهَا

پاؤں کے ساتھ تیرے سامنے آسکتا ہوں؟ کیا یہ سب میرے پاس تیری نعمتیں نہیں ہیں؟ مگر ان ہی کے

عَصَیْتُكَ یَا مَوْلَایَ، فَلَكَ الْحُجَّةُ وَالسَّبِیْلُ

ذریعے تیری نافرمانی کی، اے میرے مولا! پس تیرے پاس میرے خلاف دلیل اور

عَلَیَّ، یَا مَنْ سَتَرَنِیْ مِنَ الْاٰبَآءِ وَالْاُمَّهَاتِ

حجت ہے۔ اے وہ جس نے میرے ماں باپ سے میری برائیوں کو پوشیدہ رکھا۔ کہ

اَنْ یَزْجُرُوْنِیْ، وَمِنَ الْعَشَآئِرِ وَالْاِخْوَانِ

کہیں وہ مجھ سے ناراض نہ ہو جائیں اور تو نے میری برائیوں کو خاندان والوں اور بھائیوں سے

اَنْ یُعَیِّرُوْنِیْ، وَمِنَ السَّلَاطِیْنِ اَنْ یُعَاقِبُوْنِیْ،

چھپایا کہ کہیں وہ سرزنش نہ کریں اور بادشاہوں اور حاکموں کی نظروں سے بچایا کہ کہیں وہ مجھ پر عتاب نہ کریں

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

خدا کے بندوں میں سب سے برا وہ ہے جس کے ساتھ نشست و برخواست کو اس کے فحشیات کی وجہ سے مکروہ سمجھا جائے۔ (امام موسیٰ کاظم علیہ السلام)

وَلَوِاطَّلَعُوا يَا مَوْلَايَ عَلَى مَا اطَّلَعْتَ عَلَيْهِ

اور اگر یہ لوگ بھی آگاہ ہو جائیں اے میرے مولا اس چیز پر جس پر تو آگاہ ہے

مِنِّي إِذًا مَا أَنْظَرُونِي، وَلَرَفَضُونِي وَقَطَعُونِي

تو مجھے ذرا بھی مہلت نہیں دیں گے، مجھے چھوڑ دیں گے اور مجھ سے قطع تعلق کر لیں گے،

فَهَا أَنَاذَا يَا إِلٰهِي بَيْنَ يَدَيْكَ، يَا سَيِّدِي

پس اے میرے معبود میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں، اے میرے سردار!

خَاضِعٌ ذَلِيلٌ حَصِيرٌ حَقِيرٌ لَاذُو بَرَاءَةٍ

میں کمترین، پست، قیدی اور بے مایہ ہوں۔ نہ گناہ سے بری

فَأَعْتَذِرَ، وَلَاذُو قُوَّةٍ فَأَنْتَصِرَ، وَلَا حُجَّةٍ

ہوں کہ عذر کروں، نہ طاقت ہے کہ کامیاب ہو جاؤں، نہ کوئی دلیل ہے

فَأَحْتَجَّ بِهَا وَلَا قَائِلٌ لَمْ أَجْتَرِحْ، وَلَمْ

کہ پیش کروں نہ یہ کہہ سکتا ہوں کہ کوئی گناہ نہیں کیا اور نہ

أَعْمَلْ سُوءًا وَمَا عَسَى الْجُحُودُ، وَلَوْ

برائی نہیں کی تاکہ اس سے انکار کر سکوں اور نہ ہی بداعمال سے انکار کر سکتا ہوں، اور اگر میں

جَحَدْتُ يَا مَوْلَايَ يَنْفَعُنِي، كَيْفَ وَأَنَّى

انکار بھی کروں اے میرے مولا! تو مجھے اس کا فائدہ نہیں ہوگا، اور ایسا کیونکر ہو سکتا ہے کہ

ذٰلِكَ وَجَوَارِحِي كُلُّهَا شَاهِدَةٌ عَلَيَّ بِمَا

جب میرے تمام اعضاء بدن میرے خلاف گواہ ہیں، کہ میں نے کیا

قَدْ عَمِلْتُ، وَعَلِمْتُ يَقِينًا غَيْرَ ذِي شَكٍّ

کیا اعمال کئے ہیں، میں یقین کے ساتھ جانتا ہوں اس میں کچھ شک نہیں

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

أَنَّكَ سَائِلِي مِنْ عَظَائِمِ الْأُمُورِ، وَأَنَّكَ الْحَكَمُ

کہ تو مجھ سے عظیم کاموں کے بارے میں ضرور باز پرس کرے گا، تو حاکم

الْعَدْلُ الَّذِي لَا تَجُورُ، وَعَدْلُكَ مُهْلِكِي،

عادل ہے جو ظلم و جور نہیں کرتا، تیرا عدل مجھے ہلاک کر دے گا،

وَمِنْ كُلِّ عَدْلِكَ مَهْرَبِي، فَإِنْ تُعَذِّبْنِي

میں تیرے ہر عدل سے پناہ چاہتا ہوں۔ پس اگر تو مجھے عذاب میں

يَا إِلٰهِي فَبِذُنُوبِي بَعْدَ حُجَّتِكَ عَلَيَّ، وَإِنْ

مبتلا کرے گا اے میرے معبود! تو میرے ہی گناہوں کی وجہ سے جبکہ مجھ پر تیری حجت تمام ہو چکی ہے اور اگر

تَعْفُ عَنِّي فَبِحِلْمِكَ وَجُودِكَ وَكَرَمِكَ،

تو مجھے معاف کر دے گا تو تیرے حلم و جود و کرم کا نتیجہ ہوگا،

لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ

تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک و منزہ ہے بیشک میں

مِنَ الظَّالِمِينَ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ

ظالموں میں سے ہوں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک و منزہ ہے

إِنِّي كُنْتُ مِنَ الْمُسْتَغْفِرِينَ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ،

بیشک میں مغفرت طلب کرنے والوں میں ہوں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں

سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الْمُوَحِّدِينَ،

تو پاک و منزہ ہے بیشک میں توحید کے ماننے والوں میں سے ہوں،

لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ

تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک و منزہ ہے بیشک میں ڈرنے والوں

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

خدا کی طرف سے لوگوں کے لیے دو حجتیں ہیں۔ ۱۔ ظاہری۔ ۲۔ باطنی، ظاہری حجتیں انبیاءؑ، رسلؑ، آئمہؑ ہیں اور باطنی عقول ہیں۔ (امام موسیٰ کاظم علیہ السلام)

الْخَائِفِينَ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، سُبْحَانَكَ إِنِّي

میں سے ہوں ، تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ومنزہ ہے بیشک میں

كُنْتُ مِنَ الْوَجِلِينَ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ

تجھ سے خوف رکھنے والوں میں ہوں ، تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ومنزہ ہے

إِنِّي كُنْتُ مِنَ الرَّاجِينَ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ،

بیشک میں اُمید رکھنے والوں میں ہوں ، تیرے سوا کوئی معبود نہیں

سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الرَّاغِبِينَ، لَا إِلٰهَ

تو پاک ومنزہ ہے بیشک میں تیری طرف رغبت رکھنے والوں میں ہوں تیرے سوا کوئی

إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الْمُهَلِّلِينَ،

معبود نہیں تو پاک ومنزہ ہے بیشک میں تہلیل کرنے والوں میں ہوں

لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ

تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو پاک ومنزہ ہے بیشک میں

السَّائِلِينَ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، سُبْحَانَكَ إِنِّي

مانگنے والوں میں ہوں ، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو پاک ومنزہ ہے بیشک میں

كُنْتُ مِنَ الْمُسَبِّحِينَ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ

تسبیح کرنے والوں میں ہوں ، تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ومنزہ ہے

إِنِّي كُنْتُ مِنَ الْمُكَبِّرِينَ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ،

بیشک میں تکبیر کہنے والوں میں ہوں۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں

سُبْحَانَكَ رَبِّي وَرَبُّ آبَائِيَ الْأَوَّلِينَ، اَللّٰهُمَّ

تو پاک ومنزہ ہے میرا پالنے والا اور میرے پہلے بزرگوں کا پالنے والا ہے، اے معبود!

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

یہ جان لو کہ حکمت کا کلمہ مومن کی گمشدہ چیز ہے لہٰذا تمہارے اوپر علم و دانش کا سیکھنا واجب ہے۔ (حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام)

هٰذَا ثَنَائِي عَلَيْكَ مُمَجِّدًا، وَإِخْلَاصِي

یہ میری طرف سے تیری عظمت کی ثنا ہے، اور میرا اخلاص

لِذِكْرِكَ مُوَحِّدًا، وَإِقْرَارِي بِآلَائِكَ مُعَدِّدًا،

تیری توحید کا ذکر کرتے ہوئے اور تیری مہربانیوں کا اقرار ان کو شمار کرتے ہوئے،

وَإِنْ كُنْتُ مُقِرًّا أَنِّي لَمْ أُحْصِهَا لِكَثْرَتِهَا

اگرچہ میں اقرار کرتا ہوں کہ بیشک میں ان کا شمار ان کی کثرت کی وجہ سے نہیں

وَسُبُوغِهَا وَتَظَاهُرِهَا، وَتَقَادُمِهَا إِلَىٰ

کر سکتا کہ وہ بہت سی ہیں اور عیاں ہیں، اور پہلے سے اب تک

حَادِثٍ، مَا لَمْ تَزَلْ تَتَعَهَّدُنِي بِهِ مَعَهَا

چل رہی ہیں۔ تو نے مجھے یہ نعمتیں دینے میں ہمیشہ یاد رکھا

مُنْذُ خَلَقْتَنِي وَبَرَأْتَنِي مِنْ أَوَّلِ الْعُمُرِ

جب سے تو نے مجھے پیدا کیا اور اول عمر میں مجھے بے مائگی میں

مِنَ الْإِغْنَاءِ مِنَ الْفَقْرِ، وَكَشْفِ الضُّرِّ، وَ

تونگری کا حصہ عنایت فرمایا اور نقصان (اور سختی) سے بچایا،

تَسْبِيبِ الْيُسْرِ، وَدَفْعِ الْعُسْرِ، وَتَفْرِيجِ

اور سہولت کے اسباب مہیا کئے، دشواریوں کو دور کیا، درد و کرب کو

الْكَرْبِ، وَالْعَافِيَةِ فِي الْبَدَنِ، وَالسَّلَامَةِ

دور کیا جسمانی صحت عطا فرمائی، اور دینی سلامتی

فِي الدِّينِ، وَلَوْ رَفَدَنِي عَلَىٰ قَدْرِ ذِكْرِ

سے نوازا۔ اور اگر اندازہ کرنا چاہیں

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

ضرورت سے زیادہ پرہیز کرنے سے بڑھ کر کوئی چیز بدن کے لیے مفید نہیں۔
(امام موسیٰ کاظمؑ)

نِعْمَتِكَ جَمِيعُ الْعَالَمِينَ مِنَ الْأَوَّلِينَ

تیری نعمتوں کا تمام جہانوں کے اوّلین

وَالْآخِرِينَ، مَاقَدَرْتَ وَلَاهُمْ عَلَى ذٰلِكَ،

اور آخرین تو بھیجے اور انہیں اس کی طاقت نہیں ہے،

تَقَدَّسْتَ وَتَعَالَيْتَ مِنْ رَبٍّ كَرِيمٍ عَظِيمٍ

تو پاک اور بلند پروردگار ہے عظمتوں کا مالک

رَحِيمٍ، لَاتُحْصٰى اٰلَاؤُكَ، وَلَا يُبْلَغُ ثَنَاؤُكَ،

اور رحم کرنے والا ہے تیری نعمتوں کا شمار نہیں، تیری حمد و ثنا کا حق ادا نہیں کیا جا سکتا،

وَلَا تُكَافٰى نَعْمَاؤُكَ، صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ

نہ تیری نعمتوں کا بدلہ دیا جا سکتا ہے، پروردگار تو حضرت محمدؐ اور آلِ

مُحَمَّدٍ، وَاَتْمِمْ عَلَيْنَا نِعَمَكَ، وَاَسْعِدْنَا

محمدؐ پر رحمت نازل فرما اور ہم پر اپنی نعمتیں پوری کر دے اور ہمیں سعادت عطا فرما

بِطَاعَتِكَ، سُبْحَانَكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، اَللّٰهُمَّ

اپنی اطاعت کی، تو پاک ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، اے اللہ!

اِنَّكَ تُجِيبُ الْمُضْطَرَّ، وَتَكْشِفُ السُّوْٓءَ، وَ

بیشک تو ہی بے چین لوگوں کی دعا قبول کرتا ہے، اور برائی کو دور کرتا ہے اور

تُغِيثُ الْمَكْرُوبَ، وَتَشْفِي السَّقِيمَ، وَ

تو ہی مصیبت زدہ کی فریاد کو پہنچتا ہے، بیمار کو صحت دیتا ہے،

تُغْنِي الْفَقِيرَ، وَتَجْبُرُ الْكَسِيرَ، وَتَرْحَمُ

مفلس کو مالدار کر دیتا ہے، ٹوٹے ہوئے کو جوڑتا ہے، چھوٹوں پر رحم

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

خبردار!...... مزاح نہ کرنا کیونکہ اس سے تمہارے چہرے کا نور چلا جاتا ہے۔
(حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام)

الصَّغِيرَ، وَتُعِينُ الْكَبِيرَ، وَلَيْسَ دُونَكَ ظَهِيرٌ
کرتا ہے، بڑوں کی مدد کرتا ہے، اور نہیں ہے تیرے سوا کوئی سہارا،
وَلَا فَوْقَكَ قَدِيرٌ، وَأَنْتَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ، يَا
اور نہیں ہے کوئی تجھ پر بالادست تو برتر بزرگی والا ہے، اے
مُطْلِقَ الْمُكَبَّلِ الْأَسِيرِ، يَا رَازِقَ الطِّفْلِ
زنجیر میں جکڑے ہوئے کو آزادی دلانے والے اے ننھے بچے کو روزی
الصَّغِيرِ، يَا عِصْمَةَ الْخَائِفِ الْمُسْتَجِيرِ،
دینے والے، اے خوف زدہ پناہ چاہنے والوں کو بچانے والے۔
يَا مَنْ لَا شَرِيكَ لَهُ وَلَا وَزِيرَ، صَلِّ عَلَى
اے وہ جس کا کوئی شریک نہیں، اور نہ کوئی اس کا بوجھ اٹھانے والا ہے رحمت نازل فرما
مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَعْطِنِي فِي هٰذِهِ
محمد اور آلِ محمد پر، اور مجھے عطا کر آج کی
الْعَشِيَّةِ أَفْضَلَ مَا أَعْطَيْتَ وَأَنَلْتَ أَحَدًا
شب اس سے بہتر جو تو نے کبھی ایک کو عطا کیا ہے
مِنْ عِبَادِكَ مِنْ نِعْمَةٍ تُولِيهَا، وَآلَاءٍ
اپنے بندوں میں سے وہ نعمتیں جو ظاہری طور پر مسلسل ہوں، اور
تُجَدِّدُهَا، وَبَلِيَّةٍ تَصْرِفُهَا، وَكُرْبَةٍ
جن کی تو تجدید کرتا رہتا ہے، اور اس بلا سے جو تو دور کرتا ہے، اور اس رنج و غم سے
تَكْشِفُهَا، وَدَعْوَةٍ تَسْمَعُهَا، وَحَسَنَةٍ
جسے تو برطرف کرتا ہے، اور اس دعا کو جسے تو سنتا ہے، اور وہ نیکی جسے تو

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

مخلوقات سے اپنی طمع کو ختم کردو کیونکہ یہی طمع ذلت کی کلید ہے۔
(حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام)

تَتَقَبَّلُهَا وَسَيِّئَةٍ تَتَغَمَّدُهَا، اِنَّكَ لَطِيفٌ

قبول کرتا ہے اور جن برائیوں کو تو چھپاتا ہے، بے شک تو لطیف ہے

بِمَا تَشَاءُ خَبِيرٌ، وَعَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

اور ہر شے سے آگاہ ہے، اور ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے،

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اَقْرَبُ مَنْ دُعِيَ، وَاَسْرَعُ مَنْ

اے معبود! تو ہر پکارے جانے والوں میں سے قریب تر ہے، تو تیز تر ہے جو

اَجَابَ، وَاَكْرَمُ مَنْ عَفٰى، وَاَوْسَعُ مَنْ اَعْطٰى،

قبول کرتا ہے، معاف کرنے والوں میں بہترین، ہر دینے والے سے زیادہ عطا کرنے والا

وَاَسْمَعُ مَنْ سُئِلَ، يَا رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

ہر سوال کئے جانے والے سے زیادہ سننے والا اے دنیا اور آخرت میں رحم کرنے والے

وَرَحِيمَهُمَا، لَيْسَ كَمِثْلِكَ مَسْئُولٌ،

اور دونوں جگہ مہربان، کوئی تیرا جیسا نہیں ہے جس سے سوال کیا جائے،

وَلَا سِوَاكَ مَاْمُولٌ، دَعَوْتُكَ فَاَجَبْتَنِي،

اور کوئی نہیں سوائے تیرے جس سے امید رکھی جائے، میں نے دعا کی پس تو نے قبول کی،

وَسَئَلْتُكَ فَاَعْطَيْتَنِي، وَرَغِبْتُ اِلَيْكَ

میں نے مانگا پس تو نے عطا کیا، میں نے تیری طرف توجہ کی پس

فَرَحِمْتَنِي، وَوَثِقْتُ بِكَ فَنَجَّيْتَنِي، وَفَزِعْتُ

تو نے مجھ پر رحم فرمایا، اور میں نے تجھ پر اعتماد کیا تو تو نے مجھے نجات دی، جب میں نے تیری

اِلَيْكَ فَكَفَيْتَنِي، اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ

پناہ لی تو تو نے میری کفایت کی۔ اے اللہ رحمت فرما حضرت محمد پر

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

جب بھی لوگ نئے نئے قسم کے گناہ کرتے ہیں تو خدا ان کو نئے نئے عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے۔ (حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام)

عَبْدِكَ، وَرَسُوْلِكَ وَنَبِيِّكَ، وَعَلَىٰ اٰلِهٖ

جو تیرے بندے، تیرے رسول اور تیرے نبی ہیں ، اور ان کی آلؑ پر جو

الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ اَجْمَعِيْنَ، وَتَمِّمْ لَنَا

سب کے سب طیب و طاہر ہیں ، اور ہم پر تمام کر دے

نَعْمَآئَكَ، وَهَنِّئْنَا عَطَآئَكَ، وَاكْتُبْنَا لَكَ

اپنی نعمتیں ، اور اپنی عطاؤں کو ہم پر خوشگوار کر دے ، اور ہمیں لکھ لے اپنے

شَاكِرِيْنَ وَلِاٰلَآئِكَ ذَاكِرِيْنَ، اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ

شکر گزاروں میں اور اپنے احسان کا ذکر کرنے والوں میں ، ایسا ہی ہو ایسا ہی ہو،

رَبَّ الْعَالَمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ يَا مَنْ مَلَكَ فَقَدَرَ

اے جہانوں کے پروردگار! اے اللہ! اے وہ مالک جو با قدرت ہے ،

وَقَدَرَ فَقَهَرَ، وَعُصِيَ فَسَتَرَ، وَاسْتُغْفِرَ

با قدرت جو غالب ہے ، اے وہ کہ نافرمانی کو ڈھانپ لیے ، اور بخشش چاہنے پر

فَغَفَرَ، يَا غَايَةَ الطَّالِبِيْنَ الرَّاغِبِيْنَ وَمُنْتَهٰى

بخشتا ہے ، اے توجہ کرنے والوں کی امید گاہ اور آرزو

اَمَلِ الرَّاجِيْنَ، يَا مَنْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ

مندوں کے معتام آرزو ۔ اے وہ جس کا علم ہر شے کو گھیرے

عِلْمًا، وَوَسِعَ الْمُسْتَقِيْلِيْنَ رَاْفَةً وَرَحْمَةً

ہوئے ہے ، اور جس نے معذرت چاہنے والوں کو اپنی مہربانی ، رحمت اور

وَحِلْمًا، اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ فِيْ هٰذِهٖ

حلم سے گھیرا ہوا ہے ، اے اللہ ہم نے توجہ کی ہے تیری طرف آج کی

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

جو شخص اپنے غصّے کو لوگوں سے روک لے، خدا قیامت کے دن اس سے اپنا عذاب روک لے گا۔ (امام موسیٰ کاظم علیہ السلام)

الْعَشِيَّةِ الَّتِي شَرَّفْتَهَا وَعَظَّمْتَهَا بِمُحَمَّدٍ

رات میں جسے تونے بزرگی اور بڑائی دی ہے حضرت محمد کے ذریعے

نَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ، وَخِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ،

جو تیرے نبی، تیرے رسول اور تیری مخلوق میں بہترین

وَأَمِينِكَ عَلَىٰ وَحْيِكَ، الْبَشِيرِ النَّذِيرِ،

تیری وحی کے امانت دار، بشارت دینے والے، ڈرانے والے،

السِّرَاجِ الْمُنِيرِ الَّذِي أَنْعَمْتَ بِهِ عَلَى

روشن چراغ ہیں۔ جن کے وجود کو تونے نعمت بنایا

الْمُسْلِمِينَ، وَجَعَلْتَهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ

مسلمانوں کے لئے اور انہیں رحمت قرار دیا سارے عالمین کے لئے،

اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا

اے معبود رحمت نازل فرما محمد اور آلِ محمد پر، جیسا کہ

مُحَمَّدٌ أَهْلُ لِذٰلِكَ مِنْكَ، يَا عَظِيمُ فَصَلِّ

حضرت محمد تیری طرف سے اس کے اہل ہیں، اے بزرگ تر اپس رحمت نازل

عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ الْمُنْتَجَبِينَ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ

فرما ان پر اور ان کی آلؑ پر جو بلند تر، نیک نہاد اور پاک ہیں،

أَجْمَعِينَ وَتَغَمَّدْنَا بِعَفْوِكَ عَنَّا، فَإِلَيْكَ

سب کے سب۔ اور ہمیں معافی دے کر ہماری پردہ پوشی کر۔ پس تیری طرف

عَجَّتِ الْأَصْوَاتُ بِصُنُوفِ اللُّغَاتِ، فَاجْعَلْ

فریادیں بلند ہو رہی ہیں، مختلف زبانوں میں، پس قرار دے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

سب سے برا وہ شخص ہے جس کے دو چہرے اور دو زبان ہوں۔ یعنی منافق ہو۔ (امام موسیٰ کاظمؑ)

لَنَا اَللّٰهُمَّ فِي هٰذِهِ الْعَشِيَّةِ نَصِيبًا مِنْ

ہمارے لئے اے اللہ! آج کی رات میں ہر نیکی میں

كُلِّ خَيْرٍ تَقْسِمُهُ بَيْنَ عِبَادِكَ، وَنُورٍ تَهْدِي

سے حصہ جو تو نے اپنے بندوں کے درمیان تقسیم کی۔ اور نور جس سے

بِهِ وَرَحْمَةٍ تَنْشُرُهَا وَبَرَكَةٍ تُنْزِلُهَا،

ہدایت فرمائی، اور رحمت میں جو عام کی اور برکت میں جو نازل کی،

وَعَافِيَةٍ تُجَلِّلُهَا، وَرِزْقٍ تَبْسُطُهُ، يَا أَرْحَمَ

اور عافیت کے لباس میں جو تو نے پہنایا! اور رزق میں جو وسیع کیا، اے سب سے

الرَّاحِمِينَ، اَللّٰهُمَّ أَقْلِبْنَا فِي هٰذَا الْوَقْتِ

زیادہ رحم کرنے والے، اے معبود! ہمیں تبدیل کردے اس وقت

مُنْجِحِينَ مُفْلِحِينَ مَبْرُورِينَ غَانِمِينَ،

کامیاب ہونے والوں، فلاح پانے والوں، پسندیدہ عمل کرنے والوں، اور نفع اٹھانے والوں میں

وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، وَلَا تُخْلِنَا مِنْ

اور ہمیں نہ قرار دے مایوس ہوجانے والوں میں، اور نہ ہمیں اپنی رحمت سے

رَحْمَتِكَ، وَلَا تَحْرِمْنَا مَا نُؤَمِّلُهُ مِنْ فَضْلِكَ،

خالی رکھنا، اور ہمیں محروم نہ رکھنا اس فضل و کرم سے جس کی ہم آس لگائے بیٹھے ہیں

وَلَا تَجْعَلْنَا مِنْ رَحْمَتِكَ مَحْرُومِينَ،

اور ہمیں اپنی رحمت سے محروم نہ رکھنا۔

وَلَا لِفَضْلِ مَا نُؤَمِّلُهُ مِنْ عَطَائِكَ قَانِطِينَ

اس فضل و کرم سے ہمیں مایوس نہ کرنا جس کے ہم امیدوار ہیں

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

اے ہشام...... جس کی زبان سچ بولتی ہو اسکا عمل پاکیزہ ہے۔
(حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام)

وَلَا تَرُدَّنَا خَائِبِيْنَ، وَلَا مِنْ بَابِكَ مَطْرُوْدِيْنَ
ہمیں نامراد واپس نہ کرنا ، اور نہ اپنے دروازے سے ہٹانا،
يَا أَجْوَدَ الْأَجْوَدِيْنَ، وَأَكْرَمَ الْأَكْرَمِيْنَ
اے بہت عطا کرنے والوں میں بڑی عطا والے، اے عزت داروں میں بڑی عزت والے
إِلَيْكَ أَقْبَلْنَا مُوْقِنِيْنَ، وَلِبَيْتِكَ الْحَرَامِ آمِّيْنَ
ہم یقین کے ساتھ حاضر ہوئے ہیں ، اور تیرے محترم گھر میں پکارتے
قَاصِدِيْنَ، فَأَعِنَّا عَلَى مَنَاسِكِنَا، وَأَكْمِلْ لَنَا
ہوئے آئے ہیں۔ پس مناسکِ حج کی بجاآوری میں ہماری مدد فرما۔ اور ہمارا حج
حَجَّنَا، وَاعْفُ عَنَّا وَعَافِنَا، فَقَدْ مَدَدْنَا
مکمل فرمائے، ہماری غلطیوں سے درگزر فرما، ہمیں پناہ دے کہ ہم نے
إِلَيْكَ أَيْدِيَنَا، فَهِيَ بِذِلَّةِ الْاِعْتِرَافِ مَوْسُوْمَةٌ
اپنے ہاتھ تیرے آگے پھیلائے ہیں کہ جن پر گناہوں کے اقرار و اعتراف کے نشان ہیں
اَللّٰهُمَّ فَأَعْطِنَا فِيْ هٰذِهِ الْعَشِيَّةِ مَا سَأَلْنَاكَ
اے اللہ! پس عطا فرما آج کی رات میں جو کچھ ہم نے مانگا،
وَاكْفِنَا مَا اسْتَكْفَيْنَاكَ، فَلَا كَافِيَ لَنَا سِوَاكَ،
ہم نے تجھ سے جیسی کفایت چاہی ایسی ہی کفایت کر تیرے سوا کوئی ہماری کفایت کرنے والا نہیں
وَلَا رَبَّ لَنَا غَيْرُكَ، نَافِذٌ فِيْنَا حُكْمُكَ،
اور تیرے سوا ہمارا کوئی پالنے والا نہیں، تیرا حکم ہم پر جاری ہے،
مُحِيْطٌ بِنَا عِلْمُكَ، عَدْلٌ فِيْنَا قَضَاؤُكَ
تیرا علم ہمیں گھیرے ہوئے ہے، ہمارے لئے تیرا فیصلہ درست ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

اِقْضِ لَنَا الْخَيْرَ، وَاجْعَلْنَا مِنْ اَهْلِ الْخَيْرِ،
ہمارے لئے بھلائی کا حکم فرما، اور ہمیں اہل خیر میں سے قرار دے،
اَللّٰهُمَّ اَوْجِبْ لَنَا بِجُوْدِكَ عَظِيْمَ الْاَجْرِ،
اے معبود! واجب کر دے ہمارے لئے اپنی عطا سے بہت بڑا اجر،
كَرِيْمَ الذُّخْرِ، وَدَوَامَ الْيُسْرِ، وَاغْفِرْ لَنَا
اور بہترین ذخیرہ، اور ہمیشہ کی آسائش، اور ہمارے تمام گناہوں
ذُنُوْبَنَا اَجْمَعِيْنَ، وَلَا تُهْلِكْنَا مَعَ الْهَالِكِيْنَ،
کی مغفرت فرما، اور ہلاک ہونے والوں کے ساتھ ہمیں ہلاک نہ فرما،
وَلَا تَصْرِفْ عَنَّا رَاْفَتَكَ وَرَحْمَتَكَ يَا اَرْحَمَ
اور ہم سے اپنی مہربانی اور رحمت کا رخ نہ موڑنا اے سب سے
الرَّاحِمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا فِيْ هٰذَا الْوَقْتِ
زیادہ رحم کرنے والے، اے معبود ہمیں قرار دے اس وقت
مِمَّنْ سَئَلَكَ فَاَعْطَيْتَهُ، وَشَكَرَكَ فَزِدْتَهُ،
ان لوگوں میں جنہوں نے تجھ سے سوال کیا تو تو نے عطا کیا اور تیرا شکر کرتے ہیں تو تو نے ان پر اضافہ کر دیا ہے،
وَتَابَ اِلَيْكَ فَقَبِلْتَهُ، وَتَنَصَّلَ اِلَيْكَ مِنْ
اور جنہوں نے توبہ کی تو تو نے قبول کی، اور جنہوں نے تمام
ذُنُوْبِهِ كُلِّهَا فَغَفَرْتَهَا لَهُ، يَا ذَا الْجَلَالِ
گناہوں سے بیزاری اور برائت کا اظہار کیا تو تو نے ان کی مغفرت فرمائی اے جلالت
وَالْاِكْرَامِ، اَللّٰهُمَّ وَنَقِّنَا وَسَدِّدْنَا وَاقْبَلْ
اور عزت کے مالک، اے معبود! ہمیں پاک کر، رہنمائی فرما اور قبول کرلے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

جس نے رنج و تکلیف کا مزا نہ چکھا ہو، اس کے نزدیک نیکی کی کوئی اہمیت نہیں ہوگی۔ (حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام)

تَضَرُّعَنَا، يَا خَيْرَ مَنْ سُئِلَ، وَيَا اَرْحَمَ مَنِ

ہماری گریہ و زاری کو، اے سوال کیے جانے والوں میں افضل و بہتر۔ اے وہ جس سے زیادہ

اسْتُرْحِمَ، يَا مَنْ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ اِغْمَاضُ

رحم کی بھیک مانگی جاتی ہے، اے وہ جس پر مخفی نہیں پلک کا

الْجُفُوْنِ، وَلَا لَحْظُ الْعُيُوْنِ، وَلَا مَا اسْتَقَرَّ

جھپکنا، اور آنکھوں کا اشارہ، اور نہ پردے میں

فِي الْمَكْنُوْنِ، وَلَا مَا انْطَوَتْ عَلَيْهِ مُضْمَرَاتُ

پوشیدہ چیزیں، اور نہ وہ بات جو دلوں کے پردوں میں لپٹی ہوئی

الْقُلُوْبِ، اَلَا كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ اَحْصَاهُ عِلْمُكَ

ہو، یقینا تمام چیزیں تیرے علم کے احاطے میں ہیں

وَوَسِعَهٗ حِلْمُكَ، سُبْحَانَكَ وَتَعَالَيْتَ عَمَّا

تیری نرم روی ان پر چھائی ہوئی ہے، تو پاک ہے اور بلند ہے اس بات سے

يَقُوْلُ الظَّالِمُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا، تُسَبِّحُ لَكَ السَّمٰوٰتُ

جو ظالم کہتے ہیں تو بہت بلند تر اور برتر ہے، تیری پاکی بیان کرتے ہیں ساتوں آسمان

السَّبْعُ وَالْاَرَضُوْنَ وَمَنْ فِيْهِنَّ، وَاِنْ مِّنْ

اور ساتوں زمینیں اور جو کچھ ان میں ہے، اور نہیں کوئی

شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ، فَلَكَ الْحَمْدُ

چیز مگر تیری تسبیح کر رہی ہے، پس حمد ہے تیرے لئے

وَالْمَجْدُ وَعُلُوُّ الْجَدِّ، يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

اور بلند شان بزرگی، اے جلالت و عزت کے مالک

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

وَالْفَضْلِ وَالْاِنْعَامِ، وَالْاَيَادِي الْجِسَامِ، وَ

فضل کرنے والے نعمت دینے والے بڑی بڑی عطائیں کرنے والے،

اَنْتَ الْجَوَادُ الْكَرِيمُ الرَّؤُوفُ الرَّحِيمُ، اَللّٰهُمَّ

تو سخی کرم کرنے والا نرمی کرنے والا مہربان ہے، اے اللہ!

اَوْسِعْ عَلَيَّ مِنْ رِزْقِكَ الْحَلَالِ، وَعَافِنِي

میرے لئے رزق حلال وسیع کردے، حفاظت فرما

فِي بَدَنِي وَدِينِي وَاٰمِنْ خَوْفِي، وَاَعْتِقْ رَقَبَتِي

میرے بدن اور دین میں، مجھے خوف سے بچا، اور میری گردن کو آزاد

مِنَ النَّارِ، اَللّٰهُمَّ لَا تَمْكُرْ بِي وَلَا تَسْتَدْرِجْنِي

کردے جہنم کی آگ سے۔ اے معبود! تو مجھے اپنی تدبیروں کا ہدف اور نشانہ نہ بنانا اور اپنے

وَلَا تَخْدَعْنِي، وَادْرَأْ عَنِّي شَرَّ فَسَقَةِ الْجِنِّ

عذاب کے شکنجہ میں رفتہ رفتہ کھینچ نہ لینا، مجھے فریب کھانے نہ دینا اور مجھے فاسق و بدکار جنوں اور

وَالْاِنْسِ، — انسانوں کے شر سے محفوظ رکھنا

اس کے بعد امامؑ نے اپنے سر کو آسمان کی طرف بلند کیا اور آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور بلند آواز سے

يَا اَسْمَعَ السَّامِعِينَ، يَا اَبْصَرَ النَّاظِرِينَ

فرمایا: اے تمام سننے والوں سے زیادہ سننے والے، اے تمام دیکھنے والوں میں سب سے زیادہ دیکھنے والے

وَيَا اَسْرَعَ الْحَاسِبِينَ وَيَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

اے حساب میں سب سے زیادہ جلدی کرنے والے اے تمام رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے

صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ السَّادَةِ

رحمت نازل فرما محمدؐ و آل محمدؐ پر جو برکت والے سردار

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

الْمَیَامِیْنَ، وَاَسْئَلُکَ اللّٰھُمَّ حَاجَتِیَ الَّتِیْ

ہیں، اور سوال کرتا ہوں تجھ سے اے اللہ! اپنی اس حاجت کا کہ

اِنْ اَعْطَیْتَنِیْھَا لَمْ یَضُرَّنِیْ مَا مَنَعْتَنِیْ وَاِنْ

اگر تو وہ عطا کردے تو جو کچھ تو نے مجھے نہیں دیا اس سے مجھے نقصان نہیں اور اگر

مَنَعْتَنِیْھَا لَمْ یَنْفَعْنِیْ مَا اَعْطَیْتَنِیْ، اَسْئَلُکَ

تو وہ عطا نہ کرے تو جو تو نے دیا اس سے مجھے کوئی نفع نہیں، سوال کرتا ہوں

فَکَاکَ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ،

کہ میری گردن جہنم سے آزاد کردے، نہیں ہے کوئی معبود سوائے تیرے،

وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ، لَکَ الْمُلْکُ وَلَکَ الْحَمْدُ

تو یکتا ہے تیرا کوئی ساجھی نہیں، تیرے لئے حکومت اور تیرے لئے حمد ہے

وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ، یَا رَبِّ یَا رَبِّ،

اور تو ہر ایک چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ اے میرے پالنے والے، اے میرے پالنے والے۔

امام حسین علیہ السلام بار بار یا ربّ یا ربّ کہتے رہے اور آپ کے اطراف میں کھڑے ہوئے لوگ آپ کی دعا پر آمین کہتے رہے یہاں تک کہ آپ کے ساتھ ان سب کے رونے کی آوازیں بلند ہونے لگیں، غروب آفتاب تک یہی کیفیت رہی پھر سب لوگ مشعر الحرام روانہ ہو گئے۔

مؤلف کہتے ہیں کہ بلد الامین میں کفعمی نے امام حسینؑ کی دعائے عرفہ اسی قدر نقل کی ہے جو اوپر ذکر ہوئی ہے اور زاد المعاد میں علامہ مجلسیؒ نے بھی کفعمی کی روایت کے مطابق یہ دعا یہیں تک ذکر کی ہے لیکن ابن طاؤس نے یا ربّ یا ربّ کے بعد یہ اضافی کلمات بھی تحریر فرمائے ہیں:

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

خبردار تکبر نہ کرنا۔ کیونکہ جس کے دل میں دانہ برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں نہ جائے گا۔ (حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام)

إِلٰهِي أَنَا الْفَقِيرُ فِي غِنَايَ فَكَيْفَ لَا أَكُونُ

اے معبود! میں تیرے سامنے اپنی تونگری میں بھی محتاج ہوں تو پھر اپنے فقر کی حالت

فَقِيرًا فِي فَقْرِي، إِلٰهِي أَنَا الْجَاهِلُ فِي عِلْمِي

میں کیوں نہ تیرا محتاج ہوں گا۔ میرے معبود! میں علم کے باوجود تیرے سامنے جاہل ہوں

فَكَيْفَ لَا أَكُونُ جَهُولًا فِي جَهْلِي، إِلٰهِي إِنَّ

تو پھر اپنی جہالت اور لاعلمی کی حالت میں کس طرح بہت زیادہ جاہل نہ ہوں گا۔ اے اللہ! بیشک

اخْتِلَافَ تَدْبِيرِكَ وَسُرْعَةَ طَوَاءِ مَقَادِيرِكَ

تیری تدبیر کے تغیر و تبدل اور تیری جلد وارد ہونے والی تدبیر نے تیری

مَنَعَا عِبَادَكَ الْعَارِفِينَ بِكَ عَنِ السُّكُونِ

معرفت رکھنے والے بندوں کو روکا ہوا ہے تیری عطا کی امید نہ

إِلَى عَطَاءٍ وَالْيَأْسِ مِنْكَ فِي بَلَاءٍ، إِلٰهِي مِنِّي

رکھنے اور مشکل وقت میں تجھ سے مایوس ہو جانے سے۔ اے اللہ! میں نے

مَا يَلِيقُ بِلُؤْمِي وَمِنْكَ مَا يَلِيقُ بِكَرَمِكَ،

وہ کیا جو میری پستی کا تقاضا ہے اور تو وہ کرے گا جو تیرے کرم کا تقاضا ہے،

إِلٰهِي وَصَفْتَ نَفْسَكَ بِاللُّطْفِ وَالرَّأْفَةِ لِي

اے معبود! میری کمزوری سے پہلے ہی تیری ذات لطف و کرم کے اوصاف رکھتی ہے

قَبْلَ وُجُودِ ضَعْفِي، أَفَتَمْنَعُنِي مِنْهُمَا بَعْدَ وُجُودِ

تو کیا میری کمزوری کے بعد تو مجھ سے یہ مہربانیاں

ضَعْفِي، إِلٰهِي إِنْ ظَهَرَتِ الْمَحَاسِنُ مِنِّي

روک دے گا۔ اے معبود! اگر مجھ سے نیکیاں ظاہر ہوئی ہیں تو یہ

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہے گویا اس نے کوئی گناہ کیا ہی نہیں۔
(امام علی رضا علیہ السلام)

فَبِفَضْلِكَ، وَلَكَ الْمِنَّةُ عَلَيَّ، وَإِنْ ظَهَرَتِ
تیرا فضل ہے۔ اور مجھ پر یہ تیرا احسان ہے، اور اگر مجھ سے برائیوں
الْمَسَاوِيْ مِنِّيْ فَبِعَدْلِكَ وَلَكَ الْحُجَّةُ عَلَيَّ
کا ظہور ہوا ہے تو یہ تیرے عدل کے سبب سے ہے اور مجھ پر تیری حجت قائم ہو چکی ہے
اِلٰهِيْ كَيْفَ تَكِلُنِيْ وَقَدْ تَكَفَّلْتَ لِيْ، وَكَيْفَ
میرے معبود! تو مجھے دوسرے کے حوالے کیسے کرے گا حالانکہ تو ہی میرا کفیل ہے، اور کیسے میں
اُضَامُ وَاَنْتَ النَّاصِرُ لِيْ، اَمْ كَيْفَ اَخِيْبُ وَ
روند ڈالا جاؤں گا حالانکہ تو میرا مددگار ہے، میں کیسے ناامید ہو سکتا ہوں حالانکہ
اَنْتَ الْحَفِيُّ بِيْ، هَا اَنَا اَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِفَقْرِيْ
تو مجھ پر مہربان ہے، اب میں تیرے حضور اپنے فقر و احتیاج
اِلَيْكَ، وَكَيْفَ اَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِمَا هُوَ مُحَالٌ
کو وسیلہ بناتا ہوں، اور کیسے وسیلہ بناؤں تجھ تک پہنچنے کے لئے اس فقر کو کہ محال
اَنْ يَّصِلَ اِلَيْكَ، اَمْ كَيْفَ اَشْكُوْ اِلَيْكَ حَالِيْ
ہے تجھ تک اس کے ذریعے پہنچنا، یا میں اپنی حالت کی شکایت تجھ سے کیسے کروں
وَهُوَ لَا يَخْفٰى عَلَيْكَ، اَمْ كَيْفَ اُتَرْجِمُ
حالانکہ وہ تجھ سے پوشیدہ نہیں ہے، یا میں کس طرح ان کی تشریح
بِمَقَالِيْ وَهُوَ مِنْكَ بَرَزَ اِلَيْكَ، اَمْ كَيْفَ
اپنی زبان سے کروں کہ وہ تیری طرف سے ہیں اور عیاں ہیں، یا کیونکر میری
تُخَيِّبُ اٰمَالِيْ وَهِيَ قَدْ وَفَدَتْ اِلَيْكَ، اَمْ
آرزوئیں ناکام رہیں گی کہ وہ تیری بارگاہ میں پہنچ چکی ہیں، یا

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

كَيْفَ لَا تُحْسِنُ اَحْوَالِي وَبِكَ قَامَتْ، اِلٰهِي

میرے احوال کو تو کیسے درست نہیں کرے گا حالانکہ ان کا قیام تیری ہی وجہ سے ہے، اے معبود!

مَا اَلْطَفَكَ بِي مَعَ عَظِيمِ جَهْلِي وَمَا اَرْحَمَكَ

تیرا کتنا لطف ہے مجھ پر حالانکہ میں بڑا ہی نادان ہوں، اور تو کس قدر مہربان ہے

بِي مَعَ قَبِيحِ فِعْلِي، اِلٰهِي مَا اَقْرَبَكَ مِنِّي

مجھ پر حالانکہ میں خطا کار ہوں، اے معبود! تو کس قدر میرے قریب ہے

وَاَبْعَدَنِي عَنْكَ، وَمَا اَرْاَفَكَ بِي فَمَا الَّذِي

اور میں کس قدر تجھ سے دور ہوں، اور کتنا مہربان ہے مجھ پر تو پھر کس نے

يَحْجُبُنِي عَنْكَ، اِلٰهِي عَلِمْتُ بِاخْتِلَافِ

مجھے تجھ سے ہٹا دیا ہے، اے اللہ! میں جان گیا ہوں دنیا کی حالات کی تبدیلیوں

الْاٰثَارِ وَتَنَقُّلَاتِ الْاَطْوَارِ اَنَّ مُرَادَكَ مِنِّي

اور طور طریقوں کے تغیرات کے ذریعے کہ تیری مراد یہ ہے کہ تو ہر چیز

اَنْ تَتَعَرَّفَ اِلَيَّ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى لَا

سے میری شناسائی کرائے، تاکہ میں کسی چیز کے

اَجْهَلَكَ فِي شَيْءٍ، اِلٰهِي كُلَّمَا اَخْرَسَنِي لُؤْمِي

ضمن میں تیری قدرت سے ناواقف رہوں، میرے اللہ! جب میری پستی مجھے گنگ کر دیتی

اَنْطَقَنِي كَرَمُكَ، وَكُلَّمَا اَيْاَسَتْنِي اَوْصَافِي

ہے تو تیرا کرم مجھے گویا کر دیتا ہے، جب بھی میرے برے اوصاف مجھے مایوس کرتے ہیں تو

اَطْمَعَتْنِي مِنَنُكَ، اِلٰهِي مَنْ كَانَتْ مَحَاسِنُهُ

تیرے احسان مجھے حوصلہ دیتے ہیں، میرے اللہ! جس شخص کی خوبیاں بھی

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

آلِ محمدؑ کے ذریعہ لوگوں (کے مال) کو نہ کھاؤ۔ کیونکہ انھیں ذریعہ معاش بنانا کفر ہے۔ (امام علی رضا علیہ السلام)

مَسَاوِیَ فَكَيْفَ لَا تَكُوْنُ مَسَاوِيْهِ مَسَاوِيَ

برائیوں میں شمار ہوتی ہوں تو اس کی برائیاں کیوں نہ برائیاں کہلائیں گی۔

وَمَنْ كَانَتْ حَقَائِقُهُ دَعَاوِيَ، فَكَيْفَ لَا تَكُوْنُ

جس کے حقائق باطل دعووں میں شمار ہوں، اس کے بے بنیاد دعوے

دَعَاوِيْهِ دَعَاوِيَ، اِلٰهِيْ حُكْمُكَ النَّافِذُ، وَ

کس قدر باطل ہوں گے۔ اے میرے معبود تیرا نافذ ہونے والا حکم، اور

مَشِيَّتُكَ الْقَاهِرَةُ، لَمْ يَتْرُكَا لِذِيْ مَقَالٍ مَقَالًا

غالب آنے والی مشیت، کسی بولنے والے کو کچھ کہنے کا موقع نہیں دیتے ہیں،

وَلَا لِذِيْ حَالٍ حَالًا، اِلٰهِيْ كَمْ مِنْ طَاعَةٍ

اور نہ کسی حالت والے کو اس کے حال پر باقی رہنے دیتے ہیں، میرے معبود کتنی ہی بار میں نے

بَنَيْتُهَا، وَحَالَةٍ شَيَّدْتُهَا هَدَمَ اعْتِمَادِيْ

اطاعت کرتے ہوئے عبادت کی شکل بنائی ہے مگر تیرے عدل کے خوف نے مجھے اس پر بھروسہ

عَلَيْهَا عَدْلُكَ بَلْ اَقَالَنِيْ مِنْهَا فَضْلُكَ، اِلٰهِيْ

نہ رہا بلکہ وہ تیرے فضل سے میری بخشش کا ذریعہ بنی۔ میرے معبود!

اِنَّكَ تَعْلَمُ اَنِّيْ وَاِنْ لَمْ تَدُمِ الطَّاعَةُ مِنِّيْ فِعْلًا

بے شک تو جانتا ہے اگرچہ میں عبادت میں مستقلاً مشغول نہیں ہوں تو بھی

جَزْمًا، فَقَدْ دَامَتْ مَحَبَّةً وَّعَزْمًا، اِلٰهِيْ كَيْفَ

تجھ سے میری محبت ہمیشہ راسخ ہے، میرے معبود کس طرح

اَعْزِمُ وَاَنْتَ الْقَاهِرُ، وَكَيْفَ لَا اَعْزِمُ وَاَنْتَ

بندگی کا ارادہ کروں جبکہ تو قاہر ہے اور کیسے ارادہ نہ کروں جبکہ تو نے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

صلۂ رحم کرو چاہے ایک گھونٹ پانی سے، اور سب سے افضل صلۂ رحم رشتہ داروں سے اذیت دور کرنا ہے۔ (امام علی رضا علیہ السلام)

الْاٰمِرُ اِلٰهِي تَرَدُّدِي فِي الْاٰثَارِ يُوجِبُ بُعْدَ

حکم دیا ہے، اے میرے معبود! تیری قدرت کے آثار میں غور کرنا تیرے دیدار سے دوری

الْمَزَارِ فَاجْمَعْنِي عَلَيْكَ بِخِدْمَةٍ تُوصِلُنِي

کا سبب ہے پس مجھے اپنے حضور حاضر رکھ کر تیری سرکار میں پہنچ پاؤں

اِلَيْكَ، كَيْفَ يُسْتَدَلُّ عَلَيْكَ بِمَا هُوَ فِي

کیونکر وہ چیز تیری طرف رہنمائی کرسکتی ہے، جو

وُجُودِهِ مُفْتَقِرٌ اِلَيْكَ، اَيَكُونُ لِغَيْرِكَ

اپنے وجود میں تیری محتاج ہے، آیا تیرے غیر کے لئے ایسا

مِنَ الظُّهُورِ مَا لَيْسَ لَكَ حَتّٰى يَكُونَ هُوَ

ظہور ہے جو تیرے لئے نہیں ہے یہاں تک کہ وہ تجھے

الْمُظْهِرَ لَكَ، مَتٰى غِبْتَ حَتّٰى تَحْتَاجَ اِلٰى

ظاہر کرنے والا بن جائے، تو کب غائب تھا کہ کسی ایسے نشان کی ضرورت پڑے

دَلِيلٍ يَدُلُّ عَلَيْكَ، وَمَتٰى بَعُدْتَ حَتّٰى

جو تیری دلیل ٹھہرے، اور تو کب دور تھا کہ

تَكُونَ الْاٰثَارُ هِيَ الَّتِي تُوصِلُ اِلَيْكَ، عَمِيَتْ

آثار و نشان تجھ تک پہنچانے کا ذریعہ اور وسیلہ بنیں، اندھی ہے

عَيْنٌ لَا تَرَاكَ عَلَيْهَا رَقِيبًا، وَخَسِرَتْ صَفْقَةُ

وہ آنکھ جو تجھے اپنا نگہبان نہیں پاتی، اس بندے کا سودا

عَبْدٍ لَمْ تَجْعَلْ لَهُ مِنْ حُبِّكَ نَصِيبًا، اِلٰهِي

خسارے والا ہے جسے تو نے اپنی محبت کا حصہ نہیں دیا۔ اے معبود!

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

خاموشی حکمت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔ خاموشی محبت کو کھینچتی ہے اور ہر خیر کی دلیل ہے۔ (امام علی رضا علیہ السلام)

أَمَرْتَ بِالرُّجُوعِ إِلَى الْآثَارِ فَأَرْجِعْنِي إِلَيْكَ

تو نے اپنی قدرت کے آثار پر توجہ کا حکم دیا ہے، پس تو مجھے

بِكِسْوَةِ الْأَنْوَارِ وَهِدَايَةِ الْاِسْتِبْصَارِ حَتَّى

اپنے نور کے پردوں اور بابصیرت ہدایت کے ذریعے اپنی بارگاہ میں واپس بلالے تاکہ

أَرْجِعَ إِلَيْكَ مِنْهَا، كَمَا دَخَلْتُ إِلَيْكَ مِنْهَا،

میں تیرے حضور اس طرح پہنچوں، جس طرح انہی کے ذریعے تیری طرف ہدایت پائی

مَصُونَ السِّرِّ عَنِ النَّظَرِ إِلَيْهَا، وَمَرْفُوعَ الْهِمَّةِ

انہیں دیکھ کر راز حقیقت کی خبر پاؤں، اور ان کے سہارے اپنی

عَنِ الْاِعْتِمَادِ عَلَيْهَا، إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ

ہمت کو بلند کروں، بے شک تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے

قَدِيرٌ. إِلٰهِي هٰذَا ذُلِّي ظَاهِرٌ بَيْنَ يَدَيْكَ،

اے معبود! یہ ہے میری پستی جو تیرے آگے عیاں ہے،

وَهٰذَا حَالِي لَا يَخْفَى عَلَيْكَ، مِنْكَ أَطْلُبُ

یہ ہے میری حالت جو تجھ سے چھپی نہیں، میں تیرے ذریعے

الْوُصُولَ إِلَيْكَ، وَبِكَ أَسْتَدِلُّ عَلَيْكَ فَاهْدِنِي

تجھ تک پہنچنا چاہتا ہوں، اور تجھ کو تجھی پر دلیل ٹھہراتا ہوں پس میری رہنمائی کر

بِنُورِكَ إِلَيْكَ، وَأَقِمْنِي بِصِدْقِ الْعُبُودِيَّةِ

اپنے نور سے اپنی طرف اور مجھے اپنے حضور سچی بندگی پر

بَيْنَ يَدَيْكَ. إِلٰهِي عَلِّمْنِي مِنْ عِلْمِكَ

برقرار کردے۔ اے معبود! سکھا مجھے آپنے پوشیدہ

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

الْمَخْزُونِ، وَصُنِّي بِسِتْرِكَ الْمَصُونِ، إِلٰهِي

علوم میں سے ، اور اپنے محکم پردے کے ساتھ میری حفاظت فرما، اے اللہ!

حَقِّقْنِي بِحَقَائِقِ أَهْلِ الْقُرْبِ، وَاسْلُكْ

مجھے اہل قرب کے حقائق سے بہرہ ور فرما، اور ان کی راہ پر

بِي مَسْلَكَ أَهْلِ الْجَذْبِ، إِلٰهِي أَغْنِنِي

ڈال جو تیری طرف کھینچے چلے آتے ہیں، اے اللہ! اپنی تدبیر کے

بِتَدْبِيرِكَ لِي عَنْ تَدْبِيرِي، وَبِاخْتِيَارِكَ

ذریعے مجھے میری تدبیر سے بے نیاز کر دے، اور اپنے اختیار

عَنِ اخْتِيَارِي، وَأَوْقِفْنِي عَلَى مَرَاكِزِ

کے ذریعے مجھے میرے اختیار سے بے نیاز کر دے، اور مجھے ثابت قدم رکھ

اضْطِرَارِي، إِلٰهِي أَخْرِجْنِي مِنْ ذُلِّ نَفْسِي، وَ

پریشانی کے موقعوں پر، اے معبود! مجھے میرے نفس کی پستی سے نکال،

طَهِّرْنِي مِنْ شَكِّي وَشِرْكِي، قَبْلَ حُلُولِ رَمْسِي

اور مجھے شک اور شرک سے پاک کر دے، قبل اس کے کہ موت آئے۔

بِكَ أَنْتَصِرُ فَانْصُرْنِي، وَعَلَيْكَ أَتَوَكَّلُ فَلَا

میں تجھ سے مدد چاہتا ہوں میری مدد فرما۔ اور تجھ پر بھروسہ کرتا ہوں پس مجھے

تَكِلْنِي، وَإِيَّاكَ أَسْأَلُ فَلَا تُخَيِّبْنِي، وَفِي فَضْلِكَ

چھوڑ نہ دے۔ تجھ سے مانگتا ہوں پس ناامید نہ فرما۔ اور تیرے فضل کی

أَرْغَبُ فَلَا تَحْرِمْنِي، وَبِجَنَابِكَ أَنْتَسِبُ فَلَا

آس لگائی ہے پس مجھے محروم نہ کر، تیری بارگاہ سے تعلق جوڑا ہے پس مجھ

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

جو شخص چاہتا ہے کہ وہ تندرست اور ہلکا پھلکا رہے تو اسے رات کا کھانا کم کھانا چاہیے۔ (امام علی رضا علیہ السلام)

تُبْعِدُنِي، وَبِبَابِكَ اَقِفُ فَلَا تَطْرُدْنِي، اِلٰهِي تَقَدَّسَ

کو دور نہ فرما، تیرے دروازے پر کھڑا ہوں پس مجھے مت دھتکارنا، اے معبود تیری

رِضَاكَ اَنْ يَكُوْنَ لَهُ عِلَّةٌ مِنْكَ، فَكَيْفَ يَكُوْنُ

خوشنودی اس سے زیادہ پاک منزہ ہے کہ اس میں کوئی عیب و نقص پایا جائے، پس یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ

لَهُ عِلَّةٌ مِنِّي، اِلٰهِي اَنْتَ الْغَنِيُّ بِذَاتِكَ اَنْ يَصِلَ

میں کسی عیب و نقص کو دریافت کر سکوں اے معبود! تو اپنی ذات میں بے نیاز ہے اس سے کہ تجھے

اِلَيْكَ النَّفْعُ مِنْكَ، فَكَيْفَ لَا تَكُوْنُ غَنِيًّا عَنِّي

اپنی ذات سے نفع پہنچے، پس پھر کیوں نہ تو مجھ سے بے نیاز ہو گا۔

اِلٰهِي اِنَّ الْقَضَاءَ وَالْقَدَرَ يُمَنِّيْنِي وَاِنَّ الْهَوٰى

اے معبود! قضا و قدر مجھے آرزومند بناتی ہے اور خواہش نفس

بِوَثَائِقِ الشَّهْوَةِ اَسَرَنِي فَكُنْ اَنْتَ النَّصِيْرَ

مجھے آرزوؤں کا قیدی بنا لیتی ہے، پس تو میرا مددگار بن جا

لِي حَتّٰى تَنْصُرَنِي وَتُبَصِّرَنِي وَاَغْنِنِي بِفَضْلِكَ

تاکہ کامیاب ہو جاؤں اور بینا ہو جاؤں اپنے فضل سے مجھے بے نیاز کر دے

حَتّٰى اَسْتَغْنِيَ بِكَ عَنْ طَلَبِي اَنْتَ الَّذِي

تاکہ تیرے ذریعے حاجت سے بے نیاز ہو جاؤں، تو وہ ہے جس نے

اَشْرَقْتَ الْاَنْوَارَ فِي قُلُوْبِ اَوْلِيَائِكَ حَتّٰى

اپنے دوستوں کے دلوں کو نور کی شعاعوں سے روشن کر دیا، تو

عَرَفُوْكَ وَوَحَّدُوْكَ وَاَنْتَ الَّذِي اَزَلْتَ

انہوں نے تجھے پہچانا اور ایک مانا۔ تو وہ ہے جس نے اپنے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

الْاَغْيَارَ عَنْ قُلُوْبِ اَحِبَّآئِكَ حَتّٰى لَمْ يُحِبُّوْا

دوستوں کے دلوں سے غیروں کی محبت کو زائل کیا جس کی وجہ سے وہ

سِوَاكَ وَلَمْ يَلْجَئُوْا اِلٰى غَيْرِكَ اَنْتَ الْمُوْنِسُ

تیرے سوا کسی سے محبت نہیں کرتے اور نہ تیرے غیر سے پناہ مانگتے ہیں تو ان کا مونس ہے

لَهُمْ حَيْثُ اَوْحَشَتْهُمُ الْعَوَالِمُ وَاَنْتَ الَّذِيْ

جب زمانہ ان کو ہراساں کرے، تو وہ ہے جس نے

هَدَيْتَهُمْ حَيْثُ اسْتَبَانَتْ لَهُمُ الْمَعَالِمُ مَاذَا

ان کی ہدایت کی جب وہ تیرے نشان و برہان سے دور ہوئے، اس نے کیا

وَجَدَ مَنْ فَقَدَكَ، وَمَا الَّذِيْ فَقَدَ مَنْ وَجَدَكَ

پایا جس نے تجھے کھو دیا، اور اس نے کیا کھویا جس نے تجھے پالیا۔

لَقَدْ خَابَ مَنْ رَضِيَ دُوْنَكَ بَدَلًا، وَلَقَدْ خَسِرَ

وہ یقیناً ناکام ہوا جو تیرے بجائے کسی اور کو پسند کرنے لگا، اور وہ گھاٹے میں پڑا

مَنْ بَغٰى عَنْكَ مُتَحَوِّلًا، كَيْفَ يُرْجٰى سِوَاكَ وَ

جو سرکشی کے ساتھ تجھ سے پھر گیا، تیرے غیر سے کیسے امید کی جا سکتی ہے حالانکہ

اَنْتَ مَا قَطَعْتَ الْاِحْسَانَ، وَكَيْفَ يُطْلَبُ مِنْ

تو نے اپنا احسان منقطع نہیں کیا، اور کیسے تیرے غیر سے مانگا جا سکتا

غَيْرِكَ وَاَنْتَ مَا بَدَّلْتَ عَادَةَ الْاِمْتِنَانِ، يَا

ہے حالانکہ تو نے اپنے فضل و کرم کی عادت میں کوئی تبدیلی نہیں کی، اے

مَنْ اَذَاقَ اَحِبَّآئَهٗ حَلَاوَةَ الْمُؤَانَسَةِ، فَقَا

وہ جو اپنے دوستوں کو اُلفت کی مٹھاس چکھاتا ہے، پس وہ

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

آلِ محمدؑ کی محبت پر اعتماد کر کے عملِ صالح، اور عبادت میں کمی و کوشش کو نہ چھوڑو۔ (امام علی رضا علیہ السلام)

مُوابَيْنَ يَدَيْهِ مُتَمَلِّقِينَ، وَيا مَنْ أَلْبَسَ

اس کے حضور تعریفیں کرتے ہوئے کھڑے ہو جاتے ہیں، اے وہ جو اپنے

أَوْلِيائَهُ مَلابِسَ هَيْبَتِهِ، فَقامُوا بَيْنَ

دوستوں کو ہیبت کا لباس پہناتا ہے، تو وہ اس کے سامنے کھڑے ہوتے ہیں

يَدَيْهِ مُسْتَغْفِرِينَ، أَنْتَ الذّاكِرُ قَبْلَ

بخشش مانگتے ہوئے، تو یاد کرنے والوں سے پہلے

الذّاكِرِينَ، وَأَنْتَ الْبادِي بِالْإِحْسانِ قَبْلَ

ان کو یاد کرنے والا ہے، تو احسان میں ابتداء کرنے والا ہے

تَوَجُّهِ الْعابِدِينَ، وَأَنْتَ الْجَوادُ بِالْعَطاءِ قَبْلَ

عبادت گزاروں کے توجہ کرنے سے پہلے، تو عطا میں اضافہ کرنے والا ہے مانگنے

طَلَبِ الطّالِبِينَ، وَأَنْتَ الْوَهّابُ ثُمَّ لِما

والوں کے مانگنے سے پہلے، تو بہت دینے والا ہے، پھر اس

وَهَبْتَ لَنا مِنَ الْمُسْتَقْرِضِينَ، إِلٰهِي اطْلُبْنِي

میں سے بطور قرض مانگتا ہے، اے معبود! اپنی رحمت

بِرَحْمَتِكَ حَتّى أَصِلَ إِلَيْكَ، وَاجْذِبْنِي بِمَنِّكَ

سے مجھے بلا لے تاکہ میں تیرے حضور پہنچ سکوں، مجھے اپنی طرف کھینچ لے

حَتّى أُقْبِلَ عَلَيْكَ، إِلٰهِي إِنَّ رَجائِي لا يَنْقَطِعُ

تاکہ تیری بارگاہ میں آ سکوں، اے معبود! بے شک میری آس تجھ سے نہ ٹوٹے گی

عَنْكَ وَإِنْ عَصَيْتُكَ، كَما أَنَّ خَوْفِي لا يُزايِلُنِي

اگرچہ میں تیری نافرمانی کروں، جیسا کہ میرا خوف دور نہ ہوگا اگرچہ

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

دوستوں سے انکساری کے ساتھ، دشمنوں سے ہوشیاری کے ساتھ اور عام لوگوں سے کشادہ روئی سے ملو۔ (امام علی رضا علیہ السلام)

وَاِنْ اَطَعْتُكَ فَقَدْ دَفَعَتْنِي الْعَوَالِمُ اِلَيْكَ،

میں تیری اطاعت بھی کروں، پس زمانے کی گتھیوں نے مجھے تیری طرف دھکیل دیا ہے،

وَقَدْ اَوْقَعَنِي عِلْمِي بِكَرَمِكَ عَلَيْكَ، اِلٰهِي

اور مجھے تیرے کرم کے علم نے تیری بارگاہ تک پہنچا دیا ہے، اے اللہ!

كَيْفَ اَخِيبُ وَاَنْتَ اَمَلِي، اَمْ كَيْفَ اُهَانُ وَ

میں کیسے ناامید ہو جاؤں حالانکہ تو میری اُمید ہے، کیسے میری توہین ہو سکتی ہے حالانکہ

عَلَيْكَ مُتَّكَلِي، اِلٰهِي كَيْفَ اَسْتَعِزُّ وَفِي الذِّلَّةِ

میرا بھروسہ تجھ پر ہے، اے معبود! میں کیسے عزت کا دعویدار بنوں حالانکہ

اَرْكَزْتَنِي، اَمْ كَيْفَ لَا اَسْتَعِزُّ وَاِلَيْكَ نَسَبْتَنِي،

تو نے مجھے ذلت کے گڑھے میں ڈال رکھا ہے، یا کیسے طالب عزت نہ ہوں کہ تو نے اپنی طرف مجھے نسبت دی ہے،

اِلٰهِي كَيْفَ لَا اَفْتَقِرُ وَاَنْتَ الَّذِي فِي الْفُقَرَاۤءِ

اے معبود! میں کیسے فقیر نہ کہلاؤں حالانکہ تو نے مجھے فقیروں کی صف

اَقَمْتَنِي، اَمْ كَيْفَ اَفْتَقِرُ وَاَنْتَ الَّذِي بِجُودِكَ

میں رکھا ہے، یا میں کیسے فقیر کہلاؤں حالانکہ تو نے اپنے فضل و کرم سے

اَغْنَيْتَنِي، وَاَنْتَ الَّذِي لَا اِلٰهَ غَيْرُكَ تَعَرَّفْتَ

مجھے تونگر کیا ہے، تو وہ ہے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو نے

لِكُلِّ شَيْءٍ، فَمَا جَهِلَكَ شَيْءٌ، وَاَنْتَ الَّذِي

ہر شے کو اپنی معرفت کرا دی ہے، پس کوئی چیز نہیں جو تجھے نہ پہچانتی ہو۔ تو وہ ہے جس نے

تَعَرَّفْتَ اِلَيَّ فِي كُلِّ شَيْءٍ، فَرَاَيْتُكَ ظَاهِرًا فِي كُلِّ

ہر چیز کے ذریعے اپنی معرفت کرائی، پس میں نے ہر چیز میں تجھے عیاں اور نمایاں دیکھا۔ تو ہر

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

غم وغیرہ، فقر اور گناہوں کو ایسے دور کرتے ہیں جیسے آگ کی بھٹی لوہے کے زنگ کو برطرف کرتی ہے۔ (امام علی رضا علیہ السلام)

شَيْءٍ وَأَنْتَ الظَّاهِرُ لِكُلِّ شَيْءٍ يَا مَنِ اسْتَوَى بِرَحْمَانِيَّتِهِ،

چیز پر ظاہر اور آشکار ہے۔ اے وہ جو اپنی رحمت عامہ کے ساتھ قائم ہے

فَصَارَ الْعَرْشُ غَيْباً فِي ذَاتِهِ، مَحَقْتَ الْآثَارَ

کہ عرش اس کی ذات میں خیال ہو گیا ہے، تو نے اپنے آثار کے ذریعے دیگر

بِالْآثَارِ وَمَحَوْتَ الْأَغْيَارَ بِمُحِيطَاتِ

آثار کو فنا کر دیا اور اپنے اغیار کو انوار تجلیات کے آسمانوں

أَفْلَاكِ الْأَنْوَارِ، يَا مَنِ احْتَجَبَ فِي سُرَادِقَاتِ

سے محو کر دیا ہے۔ اے وہ جو عرش کے نورانی پردوں میں

عَرْشِهِ عَنْ أَنْ تُدْرِكَهُ الْأَبْصَارُ

آنکھوں سے اوجھل ہو گیا۔

يَا مَنْ تَجَلَّى بِكَمَالِ بَهَائِهِ، فَتَحَقَّقَتْ

اے وہ جس نے اپنے نور کامل کا جلوہ دکھایا، پس اس کی

عَظَمَتُهُ الْاِسْتِوَاءَ، كَيْفَ تَخْفَى وَأَنْتَ

عظمت قائم اور برقرار ہو گئی، تو کیسے پوشیدہ رہ سکتا ہے حالانکہ تو

الظَّاهِرُ، أَمْ كَيْفَ تَغِيبُ وَأَنْتَ الرَّقِيبُ

ظاہر ہے، یا تو کیسے غائب ہو سکتا ہے حالانکہ تو نگہبان اور

الْحَاضِرُ، إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

موجود ہے، بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهُ،

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو اکیلا ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

نادِ علیؑ صغیر نقوشِ معظم نادِ علیؑ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَادِ عَلِیًّا مَظْھَرَ الْعَجَائِبِ تَجِدْہُ عَوْنًا
لَّکَ فِی النَّوَائِبِ کُلُّ ھَمٍّ وَّ غَمٍّ سَیَنْجَلِیْ
بِنُبُوَّتِکَ یَا مُحَمَّدُ بِوَلَایَتِکَ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ

۷۸۶

۱۱۲۸	۱۱۳۴	۱۱۳۵	۱۱۲۱
۱۱۳۳	۱۱۲۲	۱۱۲۷	۱۱۳۳
۱۱۲۳	۱۱۳۷	۱۱۳۰	۱۱۲۶
۱۱۳۱	۱۱۲۵	۱۱۳۳	۱۱۳۶

اس نقش معظم کو باوضو لوہے کے کڑے و موم جامہ کرکے بازو سے باندھے یا گلے میں ڈالے اس کی برکت سے فیض ملے گا۔ نادِ علی شہور اور مقبول وظیفہ ہے ہر مصیبت و پریشانی اس کی تلاوت سے دور ہوجاتی ہے سینکڑوں برس سے عالم اور عامل اس سے فیض پاتے ہیں۔

شوگر کے مریضوں کیلئے

رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ اَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّ اجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا ۝ (آیت نمبر ۸۰، پارہ نمبر ۱۵، سورہ بنی اسرائیل)

(ترجمہ) اے میرے پروردگار (مجھے جہاں (پہنچا) اچھی طرح پہنچا اور مجھے (جہاں سے) نکال تو اچھی طرح سے نکال اور مجھے خاص اپنی بارگاہ سے ایک حکومت عطا فرما جس سے (ہر قسم کی) مدد پہنچے۔

۲ ماہ تک بلاناغہ ۳ مرتبہ صبح اور ۳ مرتبہ شام یہ آیت پڑھ کر پانی پر دم کرکے پیجئے۔ انشاء اللہ شوگر جاتی رہے گی۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

یہ سمجھ لو کہ خدا کی نظروں سے تم باہر نہیں ہو اس لیے یہ دیکھو کہ تم کس حال میں ہو۔ (حضرت امام محمد تقی علیہ السلام)

نمازِ جماعت کی فضیلت

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ (سورۃ البقرہ آیت ۴۳)

"اور نماز پڑھتے رہو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور باجماعت نماز ادا کرو"۔

اس آیت سے خداوند کریم نے نماز جماعت کی ترغیب دلائی ہے کیونکہ فرادا نماز کی بہ نسبت نماز جماعت کا ثواب بہت زیادہ ہے۔ باجماعت نماز ادا کرنا سنت مؤکدہ ہے احادیث میں نماز جماعت ادا کرنے کی بہت سی فضیلتیں بیان کی گئی ہیں اور نماز جماعت ترک کرنے کی سخت تاکید کی گئی ہے۔

۱۔ محمد بن عمار سے روایت ہے کہ حضرت امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ مسجد کوفہ میں فرادا نماز ادا کرنا اور دوسری جگہ نماز جماعت ادا کرنا ان دونوں میں سے کون سا عمل بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا نماز جماعت پڑھنا بہتر ہے اس روایت سے نماز جماعت کی عظیم فضیلت کا آسانی سے خیال آسکتا ہے یاد رہے کہ مسجد کوفہ میں فرادا نماز ادا کرنے سے ایک ہزار بلکہ دو ہزار نمازوں کا ثواب ملتا ہے اس کے باوجود امام علیہ السلام کے مندرجہ بالا جواب سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس سے بھی نماز جماعت افضل ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

اگر جاہل و نا آگاہ شخص خاموش رہے تو لوگوں میں اختلاف نہ رہے۔
(حضرت امام محمد تقی علیہ السلام)

۲۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ ایک بار ظہر کی نماز کے بعد جبرئیل امینؑ ستر ہزار فرشتوں کے ہمراہ میرے پاس آئے اور فرمایا کہ خداوند کریم نے درود و سلام کے تحفوں کے بعد آپ کے لیے دو تحفے بھیجے ہیں، میں نے دریافت کیا کہ وہ کیا ہیں؟ جبرئیلؑ نے جواب دیا کہ پہلا تحفہ نماز شفع کی تین رکعتیں (دو رکعت نماز شفع اور ایک رکعت نماز وتر) اور دوسرا تحفہ روز کی پانچ نمازیں جماعت کے ساتھ ادا کرنا ہے۔ میں نے پوچھا کہ میری امت کیلئے نماز جماعت کی کیا فضیلت ہے؟ جبرئیلؑ نے فرمایا اگر امام کے ساتھ صرف ایک ماموم ہو تو ایک رکعت کے بدلے ہر ایک کو ۱۵۰ نمازوں کا ثواب ملتا ہے اور اگر دو ماموم ہوں تو ہر ایک کو ہر ایک رکعت کے بدلے ۶۰۰ نمازوں کا ثواب ملتا ہے یوں ایک کے بعد ایک ماموم کے بڑھنے سے جس قدر ثواب میں اضافہ ہوتا ہے جبرئیلؑ اسے بیان کرتے گئے یہاں تک کہ جب دس ماموم ہو جائیں تو ہر رکعت کے بدلے ہر ایک کو اتنا ثواب ملتا ہے کہ اگر تمام آسمان کاغذ بن جائیں تمام دریا روشنائی بن جائیں تمام اشجار قلم بن جائیں اور تمام جن و انس اور ملائکہ لکھنے والے بن جائیں پھر بھی اس کے ثواب کو نہیں لکھا جا سکتا۔ پھر جبرئیلؑ نے عرض کی یا محمدؐ! امام کے ہمراہ ایک تکبیر کہنا ساٹھ ہزار حج اور عمرہ سے بہتر ہے اسی طرح دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے اس کا ثواب ستر ہزار گنا زیادہ ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

جماعت کے ساتھ ایک رکعت پڑھنا فقیروں کو ایک لاکھ دینار دینے سے زیادہ بہتر ہے اور ایک سجدہ کرنا ایک سو غلاموں کو آزاد کرنے سے زیادہ ثواب کا درجہ رکھتا ہے۔

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ عالم کے پیچھے ایک رکعت نماز پڑھنا ایک ہزار رکعت نماز پڑھنے کے برابر ہے اور اگر صرف سیّد ہو اور عالم نہ ہو تو ایک رکعت ایک سو رکعت کے برابر ہے اور جس قدر امام میں نیک صفتیں زیادہ ہوں گی اسی قدر ثواب بھی زیادہ ہوتا ہے۔ نماز جماعت نہ پڑھنے والوں کی مذمت میں بھی روایتیں وارد ہوئی ہے نماز جماعت سے لاپرواہ رہنا اور اسے نظر انداز کرنا جائز نہیں ہے۔

نماز جماعت ترک کرنیوالوں کی مذمت

ایک حدیث میں ہے کہ جناب امیر علیہ السّلام نے سنا بعض لوگ انکے ہمراہ نماز جماعت میں شریک نہیں ہوتے۔ آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور ایک خطبہ پڑھا اور فرمایا جو لوگ ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھتے وہ لوگ ہمارے ساتھ کھائیں پئیں نہیں ہمارے ساتھ مشورہ نہ کریں اور ہماری لڑکیوں کو نکاح میں نہ لیں۔ اور قریب ہی تھا کہ ان کے گھروں کو آگ لگانے کا حکم دیا جاتا! راوی بیان کرتا ہے کہ آپ نے مسلمانوں کو ان کے ہمراہ کھانے پینے اور نکاح کرنے کی

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

ظالم اس کے مددگار، اور اس پر راضی رہنے والے سب ہی (ظلم میں) شریک ہیں۔ (حضرت امام محمد تقی علیہ السلام)

ممانعت کی یہاں تک کہ وہ (نماز جماعت نہ پڑھنے والے) نماز جماعت میں شریک ہونے لگے۔

نماز جماعت کا انتہائی ثواب ہونے کی وجہ سے شیطان ملعون مومنین کو اس ثواب کے حاصل کرنے سے دور رکھنے کی کوشش کرتا ہے اور ان کے دلوں میں جھوٹے شبہات مثلاً امام عادل نہیں وغیرہ پیدا کرتا ہے لہذا مومنین کو چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو شیطان کے اس فریب سے محفوظ رکھنے کی کوشش کرے، اور جہاں تک ممکن ہو نماز جماعت ترک نہ کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

(عروۃ الوثقی)

طریقہ سجدۂ سہو

اوّل نیت کرے کہ "سجدہ سہو کرتا ہوں بوجہ فلاں شک یا سہو کے قربۃً الی اللہ" پھر "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" کہے اور دو سجدے نماز کی طرح بجالائے مگر سجدوں میں ذکر کرے: "بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ" دونوں سجدے کر کے بیٹھے اور تشہد پڑھے، اور سلام میں صرف آخری سلام یعنی: "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ" پڑھے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

نمازِ میت

حج یا عمرہ کے فریضے کو ادا کرنے کے لیئے جانے والے مومنین اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ اکثر حرم شریف میں کسی نہ کسی مومن مسلمان کی نمازِ جنازہ پڑھائی جاتی ہے۔

مومنین کی سہولت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے یہاں نمازِ جنازہ پڑھنے کا مختصر اور آسان طریقہ بیان کیا جاتا ہے تاکہ مومنین اس ثواب سے محروم نہ رہ جائیں۔

ثوابِ نمازِ جنازہ:

جنابِ رسولِ خدا سے مروی ہے کہ جو شخص میت پر نماز پڑھے تو اس پر ہزار فرشتے نماز پڑھیں گے اور سب گناہ اس کے بخشے جاتے ہیں اگر اس وقت تک موجود رہے کہ میت کو قبر میں رکھیں اور مٹی ڈالیں پس جو قدم اٹھاوے گا لکھا جاوے گا ثواب مثل کوہ احد کے اور حق تعالیٰ بہشت کو اس پر واجب کرتا ہے بشرطیکہ منافق اور عاق الوالدین نہ ہو۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

بیت کے لوگوں سے دوستی کے بغیر خدا کی محبت حاصل نہیں کی جا سکتی۔

(حضرت امام محمد تقی علیہ السلام)

نمازِ میّت

کھڑے ہو کر صرف پانچ تکبیریں بطریقِ ذیل پڑھے اگر جنازہ مرد کا ہے تو میّت کے کمر کے مقابل کھڑا ہو اور اگر عورت کی میّت ہے تو اس کے سینہ کے مقابل کھڑا ہے اور نیت کرے کہ اس[1] میّت کی نماز جنازہ پڑھتا ہوں واجب قربۃً الی اللہ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ. اسکے بعد پڑھے،

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا

میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں، جو واحد ہے کوئی اس

شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ

کا شریک نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کا بندہ اور اس کا

وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا

رسول ہے اس کو حق کے ساتھ بھیجا ہے خوشخبری دینے والا اور

بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ۔ پھر دوسری تکبیر کہے،

ڈرانے والا ہے روزِ قیامت سے۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

اللہ بزرگ تر ہے۔ اے خدا رحمت بھیج محمد اور آلِ محمد پر

[1] اگر میّت شیعہ اثنا عشری اور بالغ کی ہو۔۱۲

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

عافیت بہترین عطیہ خداوندی ہے۔ (حضرت امام محمد تقی علیہ السلام)

وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ بَارِكْ

اور سلامتی بھیج محمد اور آلِ محمد پر اور برکت دے

عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ ارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّ

محمد اور آلِ محمد کو اور رحم فرما محمد اور آل

اٰلَ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَ سَلَّمْتَ وَ بَارَكْتَ

محمد پر جیسا کہ تو نے رحمت بھیجی اور سلامتی بھیجی اور برکت دی

وَ تَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ

اور رحم کیا ابراہیم اور آلِ ابراہیم پر اس لیے کہ تو

حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ پھر تیسری تکبیر کہے: اَللّٰهُ اَكْبَرُ

قابلِ حمد اور بزرگوار ہے۔ اللہ بزرگ تر ہے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَ الْمُسْلِمِيْنَ

اے خدا مغفرت کر تمام مومن مردوں اور مومن عورتوں کی اور مسلمان

وَ الْمُسْلِمَاتِ اَلْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَ الْاَمْوَاتِ

مردوں اور مسلمان عورتوں کی جو زندہ ہیں ان میں سے اور جو مر چکے ہیں

تَابِعْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَهُمْ بِالْخَيْرَاتِ اِنَّكَ

اے خدا ہم میں اور ان میں نیکیوں کے ساتھ متابعت ظاہر کر اس لیے کہ تو

مُجِيْبُ الدَّعَوَاتِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

تمام دعاؤں کا قبول کرنے والا ہے اور بیشک سب چیزوں پر قادر

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

وَبِالْاِجَابَةِ حَقٌّ جَدِيْرٌ۔ چوتھی تکبیر کہے: اَللّٰهُمَّ اِنَّ

اور بے شک تو ہی قبول کرنے والا ہے۔ اے خدا یہ تیرا

هٰذَا / هٰذِهٖ عَبْدُكَ / اَمَتُكَ وَابْنُ / وَابْنَةُ عَبْدِكَ وَابْنُ / وَابْنَةُ اَمَتِكَ

بندہ ہے اور تیرے بندے کا بیٹا ہے اور تیری کنیز کا بیٹا ہے اس نے

نَزَلَ / نَزَلَتْ بِكَ وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْزُوْلٍ بِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنَّا

تیرے پاس ٹھکانا کیا ہے اور تو ان سب سے بہتر ہے جنکے پاس ٹھکانا کیا جاتا ہے اے اللہ

لَا نَعْلَمُ مِنْهُ / مِنْهَا اِلَّا خَيْرًا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ / بِهَا مِنَّا

بیشک ہم اس میں نیکی کے سوا کچھ نہیں جانتے اور تو ہم سے بڑھ کر اسکے حالات کا عالم ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا / كَانَتْ مُحْسِنَةً فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهٖ / اِحْسَانِهَا وَاِنْ كَانَ / وَاِنْ كَانَتْ

اے خدا اگر وہ نیکی کرنے والا تھا تو اس کی نیکی میں زیادتی کر اور اگر گنہگار اور خطا کار تھا

مُسِيْئًا مُذْنِبًا / مُسِيْئَةً مُذْنِبَةً فَتَجَاوَزْ عَنْ سَيِّئَاتِهٖ وَاحْشُرْهُ / سَيِّئَاتِهَا وَاحْشُرْهَا

تو اس کے گناہوں سے درگذر کر اور اس کو (قیامت میں)

مَعَ النَّبِيِّ وَالْاَئِمَّةِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ۔

نبیؐ اور آئمہ طاہرین و طیبین علیہم السلام کے ساتھ محشور فرما۔

اس کے بعد پانچویں تکبیر کہہ کر نماز کو ختم کرے۔

نوٹ: اگر میت عورت کی ہو تو خط کشیدہ الفاظ کے نچلے الفاظ پڑھیں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

ثابت قدم رہو تاکہ مقصد تک یا اس کے قریب تک پہنچ جاؤ۔
(حضرت امام محمد تقی علیہ السلام)

نمازِ میّت پڑھنے کا مختصر طریقہ

میّت کی نماز میں پانچ تکبیریں ہیں اور اگر نماز پڑھنے والا پانچ تکبیریں اِس مندرجہ ذیل ترتیب سے کہے تو کافی ہے کہ نیّت کے بعد پہلی تکبیر کے بعد یہ کہے:۔

"اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ"

دوسری تکبیر کے بعد کہے:۔

"اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ"

تیسری تکبیر کے بعد کہے:۔

"اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ"

چوتھی تکبیر کے بعد کہے:۔ (اگر میّت مرد کی ہے تو کہے)

"اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِهٰذَا الْمَیِّتِ"

(اگر عورت کی میّت ہو تو چوتھی تکبیر کے بعد یہ کہے):

"اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِهٰذِهِ الْمَیِّتِ"

اور پھر پانچویں تکبیر کہہ کر نماز تمام کرے اور دُعا کرے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

جو لوگوں کے ساتھ خوش رفتاری چھوڑ دے گا رنج و ناگواری اس کے قریب آئے گی۔ (حضرت امام محمد تقی علیہ السلام)

نمازِ ہدیۂ میّت (نمازِ وحشت)

شبِ دفنِ میت، مغرب و عشاء کے درمیان ورنہ آخر شب تک جس وقت بھی ممکن ہو سکے دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے۔

پہلی رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد ایک مرتبہ آیۃ الکرسی (ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ تک) اور دوسری رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد دس مرتبہ سورۃ قدر (یعنی اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ) پڑھے اور باقی تمام امور صبح کی طرح بجالائے۔ نماز ختم کرنے کے بعد کہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّابْعَثْ ثَوَابَ

یا اللہ رحمت نازل فرما محمد وآلِ محمد پر اور پہنچا دے

ھَاتَیْنِ الرَّکْعَتَیْنِ اِلٰی قَبْرِ فُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ ؕ

ثواب اِن دو رکعتوں کا طرف قبر کے (نام میت کا اور اس کے والد کا نام)

اِس نماز کے پڑھنے سے مُردے کے لیے قبر کی وحشت اور سختیوں میں بہت زیادہ تخفیف ہو جاتی ہے فشارِ قبر سے بچ جاتا ہے۔

آنکھوں میں درد کی دُعاء

سورۃ الاخلاص کو باون (۵۲) مرتبہ پڑھیں، ہاتھوں پر دم کریں، پھر آنکھوں پر ملیں۔ شفا یاب ہوں گے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

گھوڑوں (کے گھوڑے) پر سوار نفس کی گھوڑیں قابلِ علاج نہیں ہوتیں۔

(حضرت امام محمد تقی علیہ السلام)

عظمتِ والدین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عظمتِ والدین میں ماں باپ کی محبت اور شفقت اور اسلام نے ماں باپ کی عزت کرنے، اُن کی بات ماننے ان سے اچھا سلوک کرنے اور ان کے حقوق ادا کرتے رہنے کی خداوندِ عالم نے بہت زیادہ تاکید کی ہے۔ قرآن مجید میں اللہ سُبحانہٗ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَ قَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ؕ یعنی تمہارے رب کا حکم ہے کہ اس کے سوا کسی اور کی بندگی نہ کرو اور اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ (سورۃ بنی اسرائیل، آیت ۲۳)

والدین کی عظمت کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ خداوندِ عالم نے مقامِ شکر پر اپنے ذکر کے ساتھ ساتھ والدین کا ذکر بھی کیا ہے۔ فرمایا:

اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ ؕ میرا شکریہ ادا کرو اور اپنے والدین کا بھی شکر ادا کرو۔ (سورۃ لقمان، آیت: ۱۴)

پس اولاد کو چاہیئے کہ ماں اور باپ کی زندگی میں ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرتا رہے اور اگر ان میں سے ایک مر جائے تو بھی ان کے احسانات کو یاد رکھے اور ان کے لیے نیکیاں کرتا رہے کیونکہ رسولِ خدا محمد مصطفٰےؐ کا ارشاد ہے:

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

سَیِّدُ الْاَبْرَارِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ رَجُلٌ بَرَّ وَالِدَیْهِ بَعْدَ مَوْتِهِمَا۔

یعنی قیامت کے روز وہ شخص نیک لوگوں کا سردار ہوگا جو والدین کی وفات کے بعد ان کے لئے نیکیاں کرتا رہا ہے۔ (بحار الانوار)

پس اولاد کو چاہیئے کہ ماں باپ کے اوپر کوئی قرضہ ہو تو مرنے کے بعد وہ ادا کرے۔ اللہ سے دُعا کرے کہ اگر ان کی طرف سے والدین کو کوئی تکلیف پہنچی ہے تو اُس کی معافی۔ اُن کے لیے ان کی نماز قضائے عُمری پڑھے روزے رکھے اور دوسرے واجبات ادا کروائے جس کا ثواب ان کو پہنچے۔ قرآن شریف پڑھ کر بخشے۔ ان کے نام کا صدقہ دے۔ ان کے نام سے خیرات کرتا ہے۔ غریبوں کو اُن کے نام پر کھانا کپڑا دیتا رہے۔

نمازِ مغفرت

جناب صادق آلِ محمد علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص دو رکعت نماز اس ترکیب سے بجا لائے کہ ہر رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد ساٹھ مرتبہ سورۃ توحید پڑھے تو خداوندعالم اُس کے گناہوں کو عفو فرمائیگا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

نمازِ ہدیہ والدین

فرزند کیلئے مستحب ہے کہ ماں باپ کے لیئے نمازِ مغفرت پڑھے۔
"نمازِ ہدیۂ والدین" دو رکعت ہے۔ اس کی پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دس مرتبہ یہ کہے:

"رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ"۔

اور پھر رکوع و سجود بجالائے، اور اس کی دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دس مرتبہ یہ کہے: "رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ"۔

اور پھر رکوع و سجود بجالائے۔ جب سلام سے فارغ ہو تو دس دفعہ یہ کہے:

"رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيْرًا"۔

قولِ معصوم ہے کہ میّت کو دفن کرنے کے بعد مُردے کے ایصالِ ثواب کیلئے حسبِ توفیق صدقہ دیا کریں۔ اس نیّت کے ساتھ کہ:

"پروردگار اُس کی مغفرت فرمائے"۔

اور جو شخص مرنے والے سے سب سے زیادہ نزدیک ہے اُس پر اسکی زیادہ ذمّہ داری ہے۔ چنانچہ والدین کی قضا نمازیں انکی وفات کے بعد ولی پر واجب کے برابر ہیں لیکن بڑے بیٹے پر واجب ہیں۔ ضروری ہے کہ وہ اُنکی قضا نمازوں کو بجالائے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

[illegible]
عاجز ہو جائے گا۔ (حضرت امام محمد تقی علیہ السلام)

نمازِ شکرانہ

اس محسن حقیقی کی احسان فراموشی جس کے احسانات و نوازشات کی کوئی حد و انتہا نہیں یقیناً انسان کے لیے سخت تر عذاب کا موجب ہے خداوند عالم قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے: "لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ". یعنی اگر تم میرا شکر ادا کرو گے تو میں یقیناً تم پر نعمت کی زیادتی کروں گا، اور اگر تم نے کفرانِ نعمت کیا، اور ناشکری کی تو یاد رکھنا کہ میرا عذاب سخت ہے۔

جناب امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب خدا تمہیں کوئی نعمت عطا فرمائے یا کوئی مصیبت تم سے دفع کرے تو دو رکعت نماز شکر بجا لاؤ، پہلی رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد ایک مرتبہ سورہ توحید اور دوسری رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد ایک مرتبہ سورۃ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ پڑھے اور پہلی رکعت کے رکوع و سجود میں اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ شُكْرًا وَحَمْدًا (از روئے شکر و حمد اللہ ہی سزاوارِ حمد و ثنا ہے) اور دوسری رکعت کے رکوع و سجود میں اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اسْتَجَابَ دُعَائِي وَاَعْطَانِي مَسْئَلَتِي. (ہر قسم کی حمد ہے اللہ کے لیے جس نے میری دعا قبول فرمائی، اور میرا مطلب مجھے عطا کیا) پڑھے۔ اور تشہد و سلام پڑھ کے نماز ختم کریں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

نمازِ شب

نمازِ شب کے فضائل بیشمار ہیں۔ خداوندِ حکیم نے سورۃ "بنی اسرائیل" میں حضرت رسولِ خدا کو نمازِ تہجد کا حکم دے کر اُس کی جزا میں مقامِ محمود کا وعدہ فرمایا ہے۔ نیز سورۃ "الذّاریات" میں اور سورۃ "المزمّل" میں بھی اللہ تعالیٰ نے اسی نماز کا تذکرہ فرمایا ہے یعنی یہ وہ نمازِ نافلہ ہے جس کا تذکرہ قرآن پاک میں صراحت کے ساتھ پایا جاتا ہے۔

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؑ سے چند ایک خصلتوں کی وصیت کرتے ہوئے تین بار ارشاد فرمایا:
عَلَيْكَ بِصَلٰوةِ اللَّيْلِ : یعنی تم نمازِ شب ضرور ادا کرو۔
"تم نمازِ شب ضرور ادا کرو" تم نمازِ شب ضرور ادا کرو"

وقتِ نمازِ شب

نمازِ شب کا وقت نصف شب کے بعد شروع ہو کر طلوعِ صبحِ صادق تک رہتا ہے اور یہ نماز جس قدر صبحِ صادق کے قریب پڑھی جائے افضل ہے۔ مومنین بخوبی سمجھتے ہیں کہ ماہِ مبارک رمضان میں یہ موقع آسانی سے میسر ہو سکتا ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

مخلص و قابل اطمینان دوست ایک دوسرے کے لیے ذخیرہ ہیں۔
(حضرت امام محمد تقی علیہ السلام)

حجاج و زائرین سے گزارش

اللہ نے اپنے فضل سے اور معصومینؑ کے صدقہ میں اس عظیم نعمت سے آپ کو نوازا ہے آپ کی مقدس مقامات تک رسائی ہوئی ہے، ان مقامات پر آپ نمازِ شب ضرور پڑھا کریں۔ بہت ممکن ہے کہ آپ کی عادت بن جائے اور آپ اپنی بعد کی زندگی میں بھی اِسی نمازِ شب کے ذریعہ دنیا اور آخرت کی نعمتیں حاصل کرسکیں۔ اللہ آپ حضرات کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

فوائدِ نمازِ شب

جناب مولانا محمد مصطفیٰ صاحب جوہر اعلی اللہ مقامہٗ سے توثیق شدہ یہ فوائد سید رعایت حسین نقوی کے شائع کردہ پمفلٹ سے درج کیے جاتے ہیں۔

۱۔ مال و زر بے شان و گمان بہت ہاتھ آتا ہے۔

۲۔ ذہن بہت تیز اور حافظہ بہت اچھا ہو جاتا ہے۔

۳۔ طالب علموں کے لیے یہ عبادت اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔

۴۔ تجارت کاروبار اور ملازمت میں ترقی ہوتی ہے۔

۵۔ دشوار سے دشوار کام سہل ہو جاتا ہے۔

۶۔ مال اور اولاد کی زینت ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

گھوڑے (اور بے حرکت) جانور پر سوار شخص اپنا قیدی ہے اور جاہل اپنی زبان کا قیدی ہے۔ (حضرت امام علی نقی علیہ السلام)

۷۔ صحت اور روزی کی قدرتی ضمانت نصیب ہوتی ہے۔

۸۔ عمر لمبی ہوتی ہے اور زندگی کی غرض پوری ہوتی ہے۔

۹۔ آفات سے نجات ملتی ہے اور دشمن کے شر سے محفوظ رہتا ہے۔

نمازِ شب کا مختصر طریقہ

پہلی آٹھ رکعات نمازِ شب کی نیت سے دو دو رکعات کر کے چار نمازیں نمازِ صبح کی طرح پڑھی جائیں گی۔ البتہ اتنی کمی کی اجازت ہے کہ ہر رکعت میں سورۂ حمد کے بعد دوسرا سورہ چاہے تو پڑھیں چاہے تو نہ پڑھیں اور اسی طرح قنوت بھی چاہے تو پڑھیں یا نہ پڑھیں۔ آٹھ رکعات کے بعد دو رکعات نماز، نمازِ شفع کی نیت سے پڑھیں جس میں ہر رکعت میں سورۂ الحمد کے بعد کوئی سورہ پڑھیں۔ البتہ اس نماز میں قنوت نہیں ہے۔ آخری ایک رکعت نماز وتر کی نیت سے پڑھیں جس میں سورۂ حمد کے بعد تین بار سورۂ اخلاص، تین بار سورۂ فلق، اور ایک بار سورۂ ناس اگر یاد ہوں تو پڑھیں ورنہ نہ پڑھیں۔ پھر ہاتھ اٹھا کر جو قنوت یاد ہو پڑھیں۔ پھر ستر بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ پڑھ کر تین سو مرتبہ اَلْعَفْوُ پڑھے اور آخر میں چالیس مومنین زندہ یا مردہ عالم، سادات، رشتہ دار و دیگر مومنین کے نام لیکر اس طرح کہے: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِمُحْسِنِ الْحَکِیْمِ وَلِحُسَیْنِیْ وَلِحُوْثِیْ وَلِغُلَامِ عَلِیْ وغیرہ۔ اس کے بعد رکوع و سجود، تشہد و سلام پڑھ کر نماز ختم کر کے تسبیح فاطمہ زہرا پڑھے اور اللہ سے اپنی حاجت طلب کرے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

تعقیبات نمازِ پنجگانہ

حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب سیّدہ فاطمہ زہراؑ سے فرمایا کہ "جب تم بستر پر جاؤ تو یہ تسبیح پڑھ کر سویا کرو۔"

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: "جس نے فرض نماز کے بعد "تسبیح فاطمہ زہراؑ" پڑھی اُس کی بخشش ہو گئی۔"

تسبیح یہ ہے: ۳۴ مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ۔

ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھنے کی بہت فضیلت ہے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو رحمٰن و رحیم ہے۔

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ مِنْ عِنْدِكَ وَاَفِضْ عَلَيَّ

خداوندا! مجھے اپنی جانب سے ہدایت سے سرفراز فرما۔ اپنے فضل

مِنْ فَضْلِكَ وَانْشُرْ عَلَيَّ مِنْ رَحْمَتِكَ

(بے پایاں) سے مجھے فیض یاب فرما۔ مجھ پر اپنی رحمتوں کی بارش

وَاَنْزِلْ عَلَيَّ مِنْ بَرَكَاتِكَ،

فرما اور اپنی برکتوں کا مجھ پر نزول فرما۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

بے ہودہ گوئی بیوقوفوں کے لیے لذت بخش اور نادانوں کا کام ہے۔
(حضرت امام علی نقی علیہ السلام)

تعقیبِ نمازِ صبح

یہ دُعا بعد از نمازِ صبح دُنیا و آخرت کے لیے متعدد فوائد کی حامل ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے جو رحمان و رحیم ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّ

پروردگارا! میں محمّد و آلِ محمّد کے وسیلہ

اٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْكَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ

سے درخواست کرتا ہوں کہ محمّد و آلِ محمّد پر درود

اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلِ النُّوْرَ فِيْ بَصَرِيْ

نازل فرما (ان کے طفیل) میری آنکھوں میں

وَالْبَصِيْرَةَ فِيْ دِيْنِيْ وَالْيَقِيْنَ فِيْ قَلْبِيْ

نور، مجھے بصیرتِ دین، یقین بالقلب، اخلاص

وَالْاِخْلَاصَ فِيْ عَمَلِيْ وَالسَّلَامَةَ فِيْ نَفْسِيْ

عمل، سلامتیِ نفس اور وسعتِ رزق عطا فرما۔ نیز جب

وَالسَّعَةَ فِيْ رِزْقِيْ وَالشُّكْرَ لَكَ اَبَدًا مَّا اَبْقَيْتَنِيْ.

تک میں زندہ ہوں مجھے اپنے ادائے شکر کی توفیق مرحمت فرما۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

جو شخص اپنی قدر و منزلت نہ جانتا ہو اس کے شر سے بچو۔
(حضرت امام علی نقی علیہ السلام)

تعقیبِ نمازِ ظہر

یہ دُعا بعد از نماز ظہر پڑھنا بے انتہا فوائد پر مشتمل ہے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے جو رحمٰن و رحیم ہے۔

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا اِيْمَانًا صَادِقًا وَّ

بار الٰہا! ہمیں ایمانِ صادق، ذکر کرنے والی زبان

لِسَانًا ذَاكِرًا وَّ قَلْبًا خَاشِعًا وَّ بَدَنًا

(تیرے قہر سے) ڈرنے والا قلب، صبر کرنے والا جسم،

صَابِرًا وَّ عِلْمًا نَّافِعًا وَّ رِزْقًا وَّاسِعًا

نفع بخش علم، رزق واسع، قبول ہونے والا عمل اور خلوص دل سے توبہ

وَّ عَمَلًا مُّتَقَبَّلًا وَّ تَوْبَةً نَّصُوْحًا وَّ

کرنے کی توفیق مرحمت فرما۔ خداوندا! حضرت محمد مصطفےٰ اور ان کی تمام آل پر اپنی

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ

رحمت سے درود نازل فرما، اے سب رحم کرنے والوں

بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

سے زیادہ رحم کرنے والے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

تعقیب نماز عصر

بعد از نماز عصر اس دعا کا پڑھنا باعث صد ثواب ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدائے رحمٰن و رحیم کے نام سے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الطَّيِّبَاتِ

پروردگارا! میں استدعا کرتا ہوں کہ ہمیں پاک و

وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَفِعْلَ الْخَيْرَاتِ

پاکیزہ چیزیں عطا فرما، ترکِ منکرات اور اعمالِ نیک کی

وَاَنْ تَغْفِرَ لَنَا وَتَرْحَمَنَا وَتَتُوْبَ

توفیق دے۔ ہماری مغفرت فرما، ہم پر رحم فرما، ہماری توبہ کو قبول فرما اور اپنی رحمت

عَلَيْنَا وَتَوَفَّنَا غَيْرَ مَفْتُوْنِيْنَ بِرَحْمَتِكَ

سے ہماری موت کو فتنوں سے محفوظ فرما، اے سب رحم

يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

تعقیبِ نمازِ مغرب

بعد از نمازِ مغرب اِس دُعا کا پڑھنا موجبِ مغفرت ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خُدائے رحمٰن و رحیم کے نام سے۔

اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ سَالِمِيْنَ

خدایا! ہمیں سلامتی کے ساتھ نارِ جہنم سے محفوظ فرما

وَ اَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ اٰمِنِيْنَ

اور جنّت میں داخل فرما، ہمیں حالتِ اسلام میں

وَ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ وَ اَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِيْنَ

دُنیا سے اُٹھا، ہمیں صالحین کے ساتھ ملحق فرما

وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ

اور اپنے فضل و رحمت سے حضرت محمد مصطفیٰ اور ان کی

اَجْمَعِيْنَ بِفَضْلِكَ وَ رَحْمَتِكَ

تمام آلؑ پر دُرود کا نزول فرما، اے سب رحم

يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ،

کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

تعقیبِ نمازِ عشاء

یہ دُعا بعد از نمازِ عشاء پڑھنا بے حد مفید ہے۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے جو رحمٰن و رحیم ہے۔

اَللّٰهُمَّ عَافِنَا مِنْ كُلِّ بَلَاءِ

خداوندا! دُنیا کی تمام بلاؤں سے ہماری

الدُّنْيَا وَاصْرِفْ عَنَّا شَرَّ الدُّنْيَا

حفاظت فرما۔ دُنیا اور آخرت کے شر

وَشَرَّ الْاٰخِرَةِ وَارْزُقْنَا خَيْرَ الدُّنْيَا

کو ہم سے دُور فرما، دُنیا و آخرت میں

وَخَيْرَ الْاٰخِرَةِ بِفَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ

ہمیں اپنے فضل و رحمت سے بہتری مرحمت

يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ،

فرما، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

دُعا حفظِ ایمان

ہر واجب نماز کے بعد اس دُعائے شریفہ کا پڑھنا مستحب ہے۔

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○

میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

میں اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، بڑا رحم والا ہے۔

رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ

میں اس بات پر راضی ہوں کہ اللہ میرا رب ہے اور حضرت محمدؐ

عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ نَبِيًّا وَ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا

میرے نبی ہیں اور اسلام میرا دین ہے

وَ بِالْقُرْاٰنِ كِتَابًا وَ بِالْكَعْبَةِ قِبْلَةً

قرآن میری کتاب ہے اور کعبہ میرا قبلہ ہے

وَ بِعَلِيٍّ وَلِيًّا وَ اِمَامًا وَ بِالْحَسَنِ

حضرت علیؑ میرے ولی اور امام ہیں اور حسنؑ

وَ الْحُسَيْنِ وَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَ

حسینؑ سے راضی ہوں علیؑ بن حسینؑ اور

مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ

محمدؑ بن علیؑ جعفرؑ بن محمدؑ اور

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

دور اندیشی کے ذریعے پہلے تفریط کے نقصانات کو یاد کر کے ان کا تدارک کرو۔ (حضرت امام علی نقی علیہ السلام)

مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى

موسیٰؑ بن جعفرؑ اور علیؑ بن موسیٰؑ

وَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ

اور محمدؑ بن علیؑ، علیؑ بن محمدؑ

وَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَ الْحُجَّةِ بْنِ

حسنؑ بن علیؑ اور حجتؑ ابن

الْحَسَنِ صَلَوٰتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَئِمَّةً

الحسنؑ، رحمتیں نازل ہوں اللہ کی ان سب پر جو امام

وَّ سَادَةً وَّ قَادَةً بِهِمْ اَتَوَلّٰى وَ مِنْ

ہیں میرے اور میرے سردار ہیں میں ان کی امامت اور ولایت سے راضی ہوں

اَعْدَائِهِمْ اَتَبَرَّءُ اَللّٰهُمَّ اِنِّي

اور ان کے دشمنوں سے نفرت (تبرا) کرتا ہوں یا الٰہی تو بھی انہیں

رَضِيْتُ بِهِمْ اَئِمَّةً فَارْضِنِيْ لَهُمْ

مجھ سے راضی کر دے۔ بے شک تو

اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

والدین کی نافرمانی قلتِ روزی اور ذلت و رسوائی کا سبب ہوتا ہے۔
(حضرت امام علی نقی علیہ السلام)

بیانِ صدقات

حسب حال و گنجائش صدقہ دینا سنتِ مؤکدہ ہے۔ مستحب صدقہ کو چھپا کر دینا افضل ہے لیکن صدقہ واجب میں مخفی نہ رکھنا افضل ہے۔ اور سوال سے پہلے کسی چیز کے دینے کی ابتدا کرنا سنت ہے اور ضروریات کے وقت زیادہ صدقہ دینا سنت ہے۔ ماہ رمضان میں اپنے رشتہ داروں پر خصوصاً یتیموں پر اور بنی ہاشم پر خاص کر علویوں پر تصدق کرنا سنت ہے۔ اور یہ بھی سنت ہے کہ محبوب ترین اشیاء کی خیرات کرے اور صدقہ کے لئے بہترین مال اختیار کرے۔ احتیاج و فقر کا اظہار کرنا مکروہ ہے۔ اور مجالس میں سوال کرنے میں کراہت شدید ہے۔ سائل کا رد کرنا مکروہ ہے۔ بنی ہاشم کو زکوٰۃ لینی حرام ہے مگر بوقتِ ضرورت یا یہ کہ زکوٰۃ دینے والا بھی ہاشمی ہی ہو۔ اور بنی ہاشم پر سوائے زکوٰۃ کے دیگر واجب صدقے (جیسے نذر و کفارہ) کے حرام نہیں ہیں۔ اگرچہ نہ لینا احوط ہے لیکن سنتی صدقہ کا لینا دینا بے اشکال جائز ہے۔

نوافلِ یومیہ

سنتی نمازوں میں سب سے زیادہ نوافلِ یومیہ کی شرع میں تاکید آئی ہے۔ ان کو رواتب بھی کہتے ہیں۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ فرض نمازوں کے ادا کرتے وقت کوئی نہ کوئی کوتاہی ہو جاتی ہے۔ مثلاً رکوع و سجود و قیام وغیرہ

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

میں خلل یا نقص کا پیدا ہوجانا۔ یا رجوعِ قلب میں کمی آجانا وغیرہ۔ ان تمام نقائص کی تلافی نوافل سے ہوجاتی ہے اور سُنتی نمازیں واجب نمازوں کے قائم مقام ہوجاتی ہیں۔

نوافل یومیہ تعداد میں چونتیس رکعت ہیں۔ حضرت امام حسن عسکری علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ مومن کی پانچ علامتیں ہیں (۱) اکیاون[۵۱] رکعات فریضہ و نافلہ دن رات پڑھنا (۲) زیارت اربعین پڑھنا (۳) سجدہ شکر میں پیشانی خاک پر رکھنا (۴) داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہننا اور (۵) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو بالجہر (تیز آواز) کے ساتھ پڑھنا۔ سُنتی نمازیں بیٹھ کر پڑھنی جائز ہیں خواہ کوئی مجبوری نہ ہو لیکن بہتر یہ ہے کہ کھڑے ہو کر پڑھے۔ اور تمام سُنتی نمازیں سوائے بعض نمازوں (مثلاً نماز اعرابی) کے دو، دو رکعت کر کے مثل نماز صبح کے پڑھی جاتی ہیں۔ جن کی ہر رکعت میں صرف سورۃ الحمد پر بھی اکتفا ہو سکتا ہے۔ بھول کر رکن کی زیادتی یا رکعتوں میں شک ہونے سے یہ نمازیں باطل نہیں ہوتیں۔ ان میں نہ سجدہ سہو نہ نماز احتیاط اور نہ بھولے ہوئے سجدہ یا تشہد کی قضا ہے۔ ان نمازوں کا بہ نسبت مسجد کے گھر میں پڑھنا افضل ہے۔ نوافلِ یومیہ کے اوقات یہ ہیں :

دو رکعت نماز نافلہ صبح کی ادائیگی کا وقت صبح کاذب سے لیکر

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

جب تک سُرخیِ مشرق کی جانب شروع ہو، باقی رہتا ہے۔ آٹھ رکعت نماز نافلۂ ظہر کا وقت زوالِ آفتاب سے لے کر اُس وقت تک ہے کہ شاخص کا سایہ دو قدم تک پہنچ جائے۔ "شاخص" اس چیز کو کہتے ہیں جس کو سایہ دیکھنے کے لیے دھوپ میں کھڑا کرتے ہیں، اور اس کے ساتویں حصّہ کو قدم کہتے ہیں۔ آٹھ رکعت نماز نافلۂ عصر کا وقت نمازِ ظہر کی ادائیگی کے بعد اُس وقت تک ہے کہ مغرب کی جانب سُرخی زائل ہو جائے اور ایک رکعت نماز نافلۂ عشاء (جسے نماز نافلۂ عشاء (جسے نمازِ وتیرہ کہتے ہیں) کا وقت نماز فریضۂ عشاء کے بعد اس وقت تک ہے کہ جب تک خود نمازِ عشاء کا وقت باقی رہتا ہے۔ اقویٰ یہ ہے کہ نافلۂ عشاء[1] دو رکعت بیٹھ کر پڑھے جو ایک رکعت شمار کی جاتی ہے۔

واضح رہے کہ نافلۂ مغرب و عشاء و فجر مؤکّدہ ہیں۔ ائمہ معصومین علیہم السلام نے نافلۂ مغرب کے بارے میں بیحد تاکید فرمائی ہے۔ فریضۂ مغرب اور نافلۂ مغرب کے درمیان بولنا مکروہ ہے۔ اسی طرح چار رکعت نماز نافلۂ مغرب (دو دو رکعت کر کے ادا کرتے وقت) درمیان میں کلام کرنا مکروہ ہے۔ اور جو نمازیں سفر میں قصر پڑھے جیسے ظہر و عصر و عشاء[2] ان کا نافلہ ساقط ہو گا لیکن دوسرے نوافل (یعنی صبح و مغرب) ساقط نہ ہوں گے۔

---

[1] احوط وجوبی یہ ہے کہ کھڑے ہو کر نہ پڑھے ۱۲ آقائے بروجردی، کھڑے ہو کر بھی جائز ہے (آقائے محسن مدظلہ)

[2] عشاء کا نافلہ بقصد رجائے مطلوبیت پڑھ سکتا ہے۔ (آقائے محسن حکیم)

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

استخارہ تسبیح

استخارے کے بارے میں یہ جاننا ضروری ہے کہ جو کام واجب یا حرام ہو اُس کیلئے استخارہ نہیں ہو سکتا۔

جب کسی مباح کام کے کرنے یا نہ کرنے میں تردّد ہو اور اس کا نتیجہ سمجھ میں نہ آئے تب استخارہ کرنا چاہیئے۔

استخارے کا جو حکم نکلے اسی پر مطمئن ہو جائے اور یہ یقین رکھے کہ اسی میں اس کے لیئے بھلائی ہے۔ جب کسی کام کے لیئے مطلقاً استخارہ ہو جائے تو پھر دُوسری یا تیسری مرتبہ استخارہ بے موقع ہے۔

یہ استخارہ بسند حدیث حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے۔ اس استخارہ کے دیکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے باوضو ہوں پھر ایک مرتبہ سورۃ الحمد اور تین مرتبہ سورۃ توحید کی تلاوت کریں اور پندرہ (۱۵) مرتبہ محمّد و آلِ محمّد پر دُرود بھیج کر اس دُعا کی تلاوت کریں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

[illegible]

(حضرت امام علی نقی علیہ السلام)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ الْحُسَيْنِ وَجَدِّهٖ

اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں بوسیلہ حق حسینؑ اور سوال کرتا ہوں بحق جد حسینؑ

وَاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ وَاَخِيْهِ وَالْاَئِمَّةِ مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ

و پدر حسینؑ و مادر حسینؑ و برادر حسینؑ اور تمام ائمہ جو آنجنابؑ کی اولاد میں سے

اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

ہیں کہ تو محمدؐ اور ان کی پاک آلؑ پر صلوات بھیج اور میرے لیے اس تسبیح میں خیر

وَاَنْ تَجْعَلَ الْخِيَرَةَ فِیْ هٰذِهِ السُّبْحَةِ

قرار دے اور مجھے وہ چیز دکھا جو میرے دین اور دنیا میں

وَاَنْ تُرِيَنِیْ مَا هُوَ الْاَصْلَحُ لِیْ فِی الدِّيْنِ

بہتر ہو۔ اے اللہ اگر یہ امر میرے دین اور دنیا میں

وَالدُّنْيَا. اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ الْاَصْلَحُ فِیْ دِيْنِیْ وَ

بہتر ہو اور اس میں تعجیل ہو، اور جس چیز کا میں نے ارادہ کیا ہے اس میں مقصد اور

دُنْيَایَ وَعَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ فِعْلُ مَا اَنَا عَازِمٌ

ہدف ہو تو مجھے اس کا حکم فرما اور اگر یہ میرے لیے بہتر نہ ہو تو مجھے اس

عَلَيْهِ فَاْمُرْنِیْ وَاِلَّا فَانْهَنِیْ فَاِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ

چیز سے منع فرما، بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

اس کے بعد تسبیح کو درمیان سے پکڑیں اور ہر دانہ پر بالترتیب سُبْحَانَ اللهِ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ پڑھتے جائیں اگر آخری دانہ پر سُبْحَانَ اللهِ آئے تو (یہ) استخارہ مساوی ہے یعنی چاہے تو اس کام کو انجام دے چاہے اس کام کو انجام نہ دے۔

اور اگر آخری دانہ پر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ آئے تو استخارہ بہت اچھا ہے یعنی اس کام (کے کرنے) میں خیر ہے۔ اور اگر آخری دانہ پر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ آئے تو اس (استخارہ) میں منع ہے یعنی ہرگز اس کام کو انجام نہ دیں۔

اوقاتِ استخارہ در ایامِ هفتہ

هفتہ	اذان فجر سے نہار تک، اور اذان ظہر سے عصر تک۔
اتوار	اذان فجر سے ظہر تک اور عصر کے وقت سے مغرب تک (عشاء تک)۔
پیر	اذان فجر سے سورج نکلنے تک (اور نہار سے لیکر ظہر تک اور عصر سے لیکر عشاء تک)۔
منگل	نہار سے لیکر ظہر تک اور عصر سے لیکر عشاء تک۔
بدھ	طلوع فجر سے ظہر تک اور عصر سے لیکر عشاء تک۔
جمعرات	اذان فجر سے سورج نکلنے تک، اور ظہر سے لیکر عشاء تک۔
جمعہ	اذان فجر سے سورج نکلنے تک اور ظہر سے لیکر عشاء تک۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

حسد سے پرہیز کرو کیونکہ اس کا برا اثر تم ہی میں ظاہر ہوگا اور تمہارے دشمن میں بے اثر ہوگا۔ (حضرت امام علی نقی علیہ السلام)

زیارت حضرت امام حسین علیہ السلام

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ

سلام ہو آپ پر اے ابو عبد اللہ (الحسین) سلام ہو

عَلَیْكَ یَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَ

آپ پر اے فرزند رسول اللہ سلام ہو آپ سب پر اور

رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

زیارتِ مبسوطہ

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَارِثَ اٰدَمَ صَفْوَةِ اللّٰهِ

سلام ہو آپ پر اے وارثِ آدم صفی اللہ

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَارِثَ نُوْحٍ نَبِیِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ

سلام ہو آپ پر اے وارثِ نوح نبی اللہ سلام ہو آپ پر

یَا وَارِثَ اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَارِثَ

اے وارثِ ابراہیم خلیل اللہ سلام ہو آپ پر اے وارثِ

مُوْسٰی كَلِیْمِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَارِثَ عِیْسٰی

موسیٰ کلیم اللہ سلام ہو آپ پر اے وارثِ عیسیٰ

رُوْحِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَارِثَ مُحَمَّدٍ

روح اللہ سلام ہو آپ پر اے وارثِ محمدؐ

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

حَبِيبِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ

حبیب اللہ سلام ہو آپ پر اے وارث امیرالمومنین

وَلِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفٰى

ولی اللہ سلام ہو آپ پر اے فرزند محمد مصطفیٰ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ عَلِيٍّ الْمُرْتَضٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

سلام ہو آپ پر اے فرزند علی مرتضیٰ سلام ہو آپ پر

يَا بْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ

اے فرزند فاطمہ زہراء سلام ہو آپ پر اے فرزند

خَدِيجَةَ الْكُبْرٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَارَ اللّٰهِ

خدیجۃ الکبریٰ سلام ہو آپ پر اے وہ شہید جس کے

وَابْنَ ثَارِهِ وَالْوِتْرَ الْمَوْتُورَ اَشْهَدُ اَنَّكَ

خونبہا کا طالب اللہ ہے اور اس شہید کے فرزند جن کے خونبہا کا طالب اللہ ہے اور وہ قتیل جس کے مقتول

قَدْ اَقَمْتَ الصَّلٰوةَ وَآتَيْتَ الزَّكٰوةَ وَاَمَرْتَ

اعزاء و اصحاب کا بدلہ نہ لیا جا سکا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے نماز کو قائم کیا اور زکوٰۃ ادا

بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاَطَعْتَ

کی اور نیکیوں کا حکم دیا اور برائیوں سے منع کیا اور اطاعت کی آپ نے

اللّٰهَ وَرَسُولَهُ حَتّٰى اَتَاكَ الْيَقِينُ فَلَعَنَ

اللہ اور اس کے رسول کی یہاں تک کہ آپ شہید ہو گئے پس لعنت ہو

اللّٰهُ اُمَّةً قَتَلَتْكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً ظَلَمَتْكَ

اللہ کی اس گروہ پر جس نے آپ کو قتل کیا اور لعنت ہو اللہ کی اس گروہ پر جس نے آپ پر

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً سَمِعَتْ بِذٰلِكَ فَرَضِيَتْ

ظلم روا رکھا اور لعنت ہو اللہ کی اس گروہ پر جس نے آپ کے قتل اور ظلم کو سنا اور اس پر راضی

بِهٖ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّكَ

ہوا اے میرے آقا اے ابو عبداللہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ

كُنْتَ نُوْرًا فِي الْاَصْلَابِ الشَّامِخَةِ وَالْاَرْحَامِ

نور تھے بزرگ اصلاب میں اور ارحام

الْمُطَهَّرَةِ لَمْ تُنَجِّسْكَ الْجَاهِلِيَّةُ بِاَنْجَاسِهَا

پاکیزہ میں جہالت کی نجاست نے آپ کو مس بھی تو نہیں کیا۔

وَلَمْ تُلْبِسْكَ مِنْ مُدْلَهِمَّاتِ ثِيَابِهَا وَ

اور نہ اس کا تاریک لباس آپ پر سایہ ڈال سکا اور

اَشْهَدُ اَنَّكَ مِنْ دَعَائِمِ الدِّيْنِ وَاَرْكَانِ

میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ دین کے ستون ہیں

الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ الْاِمَامُ الْبَرُّ التَّقِيُّ

اور مومنین کے سردار ہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ امام مقدس، منتخب زمانہ

الرَّضِيُّ الزَّكِيُّ الْهَادِي الْمَهْدِيُّ وَاَشْهَدُ

پاک و صاف ہدایت کا سرچشمہ ہدایت یافتہ (صاحب الہام) ہیں۔ اور میں گواہی

اَنَّ الْاَئِمَّةَ مِنْ وُلْدِكَ كَلِمَةُ التَّقْوٰى

دیتا ہوں کہ آپ کی نسل سے ائمہ، متقی، روح تقویٰ

وَاَعْلَامُ الْهُدٰى وَالْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى وَالْحُجَّةُ

اور نشانہائے ہدایت اور دین کی مضبوط رسی، اور حجت خدا ہیں

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

جس عزت دار نے حق کو چھوڑا وہ ذلیل ہوا۔ اور جس ذلیل نے حق پر عمل کیا وہ صاحب عزت ہوگیا۔ (حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام)

عَلٰی اَهْلِ الدُّنْیَا وَاُشْهِدُ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ

اہل دنیا پر اور میں گواہ کرتا ہوں اللہ اور اس کے ملائکہ

وَاَنْبِیَآئَهٗ وَرُسُلَهٗ اَنِّیْ بِكُمْ مُؤْمِنٌ وَ

اور اس کے انبیاء اور اس کے رسولوں کو کہ میں آپ پر اور آپ کی رجعت پر

بِاِیَابِكُمْ مُوْقِنٌ بِشَرَائِعِ دِیْنِیْ وَخَوَاتِیْمِ

ایمان رکھتا ہوں اور اپنے دین کے احکام اور اپنے اعمال کے انجام کا یقین رکھتا

عَمَلِیْ وَقَلْبِیْ بِقَلْبِكُمْ سِلْمٌ وَّاَمْرِیْ لِاَمْرِكُمْ

ہوں اور میں اپنے دل سے آپ کا بھی خواہ (بھلائی چاہنے والا) ہوں اور آپ کے

مُتَّبِعٌ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ وَعَلٰی اَرْوَاحِكُمْ

تابع ہوں اور آپ پر اللہ کی رحمتیں ہوں اور آپ کے ارواح پر بھی اور

وَعَلٰی اَجْسَادِكُمْ وَعَلٰی اَجْسَامِكُمْ وَعَلٰی

آپ کے اجساد پر اور آپ کے اجسام پر اور آپ کے

شَاهِدِكُمْ وَعَلٰی غَآئِبِكُمْ وَعَلٰی ظَاهِرِكُمْ

شاہد (حاضر) پر اور آپ سب کے غائب پر اور آپ سب کے ظاہر پر

وَعَلٰی بَاطِنِكُمْ

اور آپ سب کے پوشیدہ پر

زیارت حضرت علی اکبرؑ

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ

سلام ہو آپ پر اے فرزند رسول اللہ سلام ہو آپ پر

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

يَابْنَ نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ

اے فرزند نبی اللہ سلام ہو آپ پر اے فرزند امیر المومنین

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ الْحُسَيْنِ الشَّهِيْدِ اَلسَّلَامُ

سلام ہو آپ پر اے فرزند حسین شہید سلام ہو

عَلَيْكَ اَيُّهَا الشَّهِيْدُ وَابْنُ الشَّهِيْدِ اَلسَّلَامُ

آپ پر اے شہید اور اے شہید کے فرزند سلام ہو

عَلَيْكَ اَيُّهَا الْمَظْلُوْمُ وَابْنُ الْمَظْلُوْمِ لَعَنَ

آپ پر اے مظلوم اور بیٹے مظلوم کے۔ اللہ کی لعنت ہو

اللّٰهُ اُمَّةً قَتَلَتْكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً

اس گروہ پر کہ جس نے آپ کو قتل کیا اور لعنت ہو اللہ کی اس گروہ پر کہ

ظَلَمَتْكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً سَمِعَتْ

جس نے آپ پر ظلم کیا اور اللہ لعنت کرے اس قوم پر کہ جس نے آپ کے تمام

بِذٰلِكَ فَرَضِيَتْ بِهٖ ●

مصائب ظلم و ستم کو سنا اور اس پر وہ راضی ہوا۔

زیارت جملہ شہدائے کربلا علیہم السلام

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ وَاَحِبَّائَهٗ

سلام ہو آپ سب پر اے اللہ کے دوستو! اور اس کے چاہنے والو!

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَصْفِيَاءَ اللّٰهِ وَاَوِدَّائَهٗ

(اللہ کے پیارو!) سلام ہو آپ سب پر اے اللہ کے منتخب اور خاص بندو!

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

مومن کے لیے کتنی بری بات ہے کہ ایسی چیز کی طرف رغبت رکھے جو اس کی ذلت و رسوائی کا سبب ہو۔ (حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام)

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَنْصَارَ دِيْنِ اللّٰهِ

سلام ہو آپ پر اے دینِ خدا کی مدد کرنے والو!

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَنْصَارَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ

سلام ہو آپ سب پر اے رسول اللہ کی مدد کرنیوالو! سلام ہو

عَلَيْكُمْ يَا اَنْصَارَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ

آپ سب پر اے امیر المومنین کی مدد کرنے والو! سلام ہو

عَلَيْكُمْ يَا اَنْصَارَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاۤءِ سَيِّدَةِ

آپ سب پر اے مدد کرنیوالو! فاطمۃ الزہرا دونوں جہان کی عورتوں

نِسَاۤءِ الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَنْصَارَ

کی سردار کی۔ سلام ہو آپ سب پر اے خیر خواہانِ ابی محمد

اَبِيْ مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الزَّكِيِّ

حسن بن علی زکی، ناصح اور امین۔

النَّاصِحِ الْاَمِيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَنْصَارَ

سلام ہو آپ سب پر اے انصارِ

اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتُمْ وَاُمِّيْ طِبْتُمْ وَ

ابی عبداللہ (حسینؑ) میرے باپ اور ماں تم سب پر

طَابَتِ الْاَرْضُ الَّتِيْ فِيْهَا دُفِنْتُمْ وَ

فدا ہوں آپ سب پاکیزہ ہو گئے اور جس زمین میں تم سب دفن

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

[illegible] لیے حجت ہے

(حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام)

فُزْتُمْ فَوْزاً عَظِيماً فَيَا لَيْتَنِي كُنْتُ

ہوئے وہ بھی پاکیزہ ہو گئی اور آپ سب بلند درجات پر پہونچ گئے اے کاش

مَعَكُمْ فَأَفُوزَ مَعَكُمْ

میں بھی آپ حضرات کے ساتھ ہوتا اور بلند درجات پر فائز ہوتا۔

زیارت حضرت عباس علمدارؑ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

سلام ہو آپ پر اے فرزندِ امیرالمومنینؑ سلام ہو آپ پر

أَيُّهَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ الْمُطِيعُ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ أَشْهَدُ

اے بندہ صالح و نہایت ہی نیک جس نے خدا اور رسول کیلئے اطاعت کی میں گواہ ہوں،

أَنَّكَ قَدْ جَاهَدْتَ وَنَصَحْتَ وَصَبَرْتَ حَتّٰى

بیشک آپ نے دشمنانِ خدا سے جنگ کی اور خیر خواہی کی اور صبر کیا مصائب پر، تا اینکہ

أَتَاكَ الْيَقِينُ لَعَنَ اللّٰهُ الظَّالِمِينَ لَكُمْ مِنَ

آپ درجۂ شہادت پر فائز ہوئے۔ لعنت ہو اللہ کی ظالموں پر جنہوں نے آپ سب پر ظلم کیا

الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ وَأَلْحَقَهُمْ بِدَرْكِ الْجَحِيمِ.

خواہ وہ اولین امت میں سے ہوں یا آخرین سے۔ اے اللہ ان ظالموں کو جہنم کے نچلے درجے میں پھینک دے۔

دُعائے وُسعتِ رزق

اِس حاجت کے لیے کھانا باوضو کھائیں کیونکہ حدیث میں وارد ہے کہ یہ عمل کرنے والا ہرگز روزی کی خاطر غمگین و پریشان نہیں رہتا۔ اور جب کھانا کھا چکیں تو دسترخوان پر سے اٹھنے سے پہلے بہتر مرتبہ یَا بَاسِطُ (اے وُسعت دینے والے) پڑھ لیا کریں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

انکساری ایک ایسی نعمت ہے جس پر حسد نہیں کیا جا سکتا۔
(حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام)

زیارت حضرت امام علی رضا علیہ السلام

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا غَرِيْبَ الْغُرَبَآءِ اَلسَّلَامُ
سلام ہو آپ پر اے سب سے زیادہ غریب الوطن سلام ہو
عَلَيْكَ يَا مُعِيْنَ الضُّعَفَآءِ وَالْفُقَرَآءِ اَلسَّلَامُ
آپ پر اے کمزوروں اور فقراء کے مددگار۔ سلام ہو آپ
عَلَيْكَ يَا مُغِيْثَ الشِّيْعَةِ وَالزُّوَّارِ فِيْ يَوْمِ
پر اے شیعوں اور زائرین کے پشت پناہ قیامت
الْجَزَآءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَنِيْسَ النُّفُوْسِ
کے دن سلام ہو آپ پر اے مددگار لوگوں کے۔
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْمَدْفُوْنُ بِاَرْضِ طُوْسِ
سلام ہو آپ پر اے سرزمین طوس میں دفن کیے جانے والے۔
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَلِيَّ ابْنَ مُوْسَى الرِّضَا
سلام ہو آپ پر اے علی ابن موسیٰ رضا اور
وَالتَّحِيَّةُ وَ الثَّنَآءُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى
سلام ہو آپ کے **سات** آباء تک اور چار اولاد تک،
اٰبَآئِكَ السَّبْعَةِ وَاَبْنَآئِكَ الْاَرْبَعَةِ اَلسَّلَامُ
اور سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت
عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ
نازل ہو اور اس کی برکتیں بھی۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

یقین رکھنے والے لوگ سب سے زیادہ ثابت قدم ہیں۔

(حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام)

زیارت حضرت امام مہدی قائم آلِ محمد علیہ السلام

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَاحِبَ الْعَصْرِ وَالزَّمَانِ

سلام ہو آپ پر اے والیِ عہد و زمانہ پناہ

اَلْاَمَانَ اَلْاَمَانَ اَلْاَمَانَ مِنْ فِتَنِ الزَّمَانِ،

میں رکھیں، پناہ میں رکھیں، پناہ میں رکھیں، اس دور کی بلاؤں سے،

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَلِیْفَةَ الرَّحْمٰنِ اَلسَّلَامُ

سلام ہو آپ پر اے خلیفۂ خدائے مہربان، سلام

عَلَیْکَ یَا اِمَامَ الْاِنْسِ وَالْجَانِّ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ

ہو آپ پر اے امام انسانوں کے اور جنات کے، سلام ہو آپ

یَا مُظْهِرَ الْاِیْمَانِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا شَرِیْکَ

پر اے مجسمۂ ایمان، سلام ہو آپ پر اے شریک

الْقُرْاٰنِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا قَاطِعَ الْبُرْهَانِ

قرآن، سلام ہو آپ پر اے دلیلوں کو قطع کرنے والے،

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اِمَامَ زَمَانِنَا هٰذَا عَجَّلَ

سلام ہو آپ پر اے ہمارے اس زمانے کے امام،

اللّٰهُ فَرَجَکَ وَ سَهَّلَ اللّٰهُ مَخْرَجَکَ وَ

اللہ آپ کی جلد کشائش فرمائے، اور اللہ آسانی فرمائے آپ

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

ظُهُوْرِكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ

کے خروج، اور آپ کے ظہور میں سلام ہو آپ پر اور اللہ کی رحمتیں نازل ہوں اور اس کی برکتیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ،

اے اللہ رحمتیں نازل فرما محمدؐ پر اور ان کی آلؑ پر۔

زیارت کے بعد قضائے حاجات کے لیے
تصور کربلاء معلٰے کے ساتھ یہ دعا پڑھیں۔

يَا اَبَا عَبْدِاللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّكَ تَشْهَدُ مَقَامِيْ

اے ابوعبداللہ (الحسینؑ) میں گواہ ہوں کہ آپ ملاحظہ

وَتَسْمَعُ كَلَامِيْ وَاَنَّكَ حَيٌّ عِنْدَ رَبِّكَ تُرْزَقُ

فرما رہے ہیں جہاں میں ہوں اور میری عرض سن رہے ہیں اور یہ کہ بیشک

فَاسْئَلْ رَبَّكَ وَرَبِّيْ فِيْ قَضَاءِ حَوَائِجِيْ ٥

آپ زندہ ہیں اور اپنے رب سے روزی پاتے ہیں پس آپ میری مرادوں کے پورا ہونے کیلئے اللہ سے دعا فرمائیے

(۲): اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ شَفَاعَةَ الْحُسَيْنِ يَوْمَ

اے اللہ مجھے حسینؑ کی شفاعت نصیب ہو قیامت کے دن

الْوُرُوْدِ وَثَبِّتْ لِيْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَكَ مَعَ الْحُسَيْنِ

اور ثابت قدم رکھ مجھے اپنے بارے میں امام حسینؑ کے ساتھ اور

وَاَصْحَابِ الْحُسَيْنِ الَّذِيْنَ بَذَلُوْا مُهَجَهُمْ دُوْنَ

اصحاب حسینؑ کے ہمراہ جنھوں نے حسینؑ کے سامنے ان کی نصرت

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

حریص آدمی اپنے مقدر سے زیادہ نہیں حاصل کرسکتا۔
(حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام)

الحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ۔ (۳)۔ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ۔

میں اپنی جانیں قربان کریں۔ اے ہمارے پالنے والے مجھے معاف فرما اور میرے والدین کو اور مومنین کو بھی معاف فرما قیامت کے روز (جس دن حساب کتاب ہو)۔

قرض وصول ہونے کی دعا

صرف حجاج کے لیے

از رئیس بن حسنی

تمام کتب دعا اول سے آخر تک دیکھے جانے کے بعد بھی کوئی دعا ایسی نظر نہیں آتی کہ دعا پڑھنے والے کا جو روپیہ دوسرے لوگوں پر پھیلا ہوا ہے وصول ہو جائے۔ الحمد للہ کہ علامہ مجلسی علیہ الرحمۃ المتوفی ۱۱۱۰ھ نے جو بیان داؤد رقی (مضافات بغداد کے رہنے والے) کا بذریعہ قرطاس فرمایا ہے اس سے اس مشکل کا حل دستیاب ہوتا ہے۔ اس محترم صحابی نے عرض کیا کہ ایک شخص پر میرا مال باقی ہے اور ڈرتا ہوں کہ میرے ہاتھ نہ آئے۔ فرمایا جب مکہ جانا تو ایک طواف اور دو رکعت نماز جناب عبد المطلبؑ کی نیابت سے اور اسی طرح ایک ایک طواف اور نماز جناب آمنہؑ اور فاطمہ بنت اسد کی طرف سے پڑھ کر دعا کرنا۔ داؤد کہتے ہیں میں نے ایسا ہی کیا اسی دن وہ روپیہ مجھے وصول ہو گیا۔ (حیات القلوب ص۱۸ جلد ۲ تقطیع کلاں نول کشور)

جو لوگ حج کی استطاعت نہیں رکھتے وہ اس عمل کا اجیر قرار دیکر دوسرے حاجیوں سے پڑھوا سکتے ہیں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

تمہارے باادب ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ دوسروں کی جن باتوں کو ناپسند کرتے ہو خود اس سے اجتناب کرو۔ (حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام)

روزی میں خیر و برکت کے لیے

سورۂ طلاق کی مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت روزانہ نمازِ فجر کے بعد کرنا چاہیے:- (سورۃ الطلاق آیت ۲-۳ پ ۲۸)

وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۙ وَّ

اور جو اللہ سے ڈرتا ہے تو وہ اس کے لیے بچاؤ کی راہ پیدا کر دیتا ہے اور

يَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۭ وَمَنْ

اُسے ایسی جگہ سے رزق عطا فرماتا ہے جس کا اُسے گمان بھی نہیں ہوتا۔ اور جو

يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ

اللہ پر توکل و بھروسہ کرتا ہے تو وہ اس کیلئے کافی ہو جاتا ہے۔ بیشک اللہ

بَالِغُ اَمْرِهٖ ۭ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۝

اپنا کام پورا کرنے والا ہے۔ یقیناً اللہ نے ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر کیا ہے۔

پورے جسم میں یا جوڑوں میں درد ہو تو:

سورۂ تبّت یدا کی تلاوت کریں، جسم پر ہاتھ پھیریں اور دم کریں، فائدہ ہوگا، درد جاتا رہے گا۔ یہ حدیث حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے۔

آپؑ ہی نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ دشمن کی ہلاکت کیلئے سورۂ تبّت یدا کو سات مرتبہ پڑھیں دشمن ہلاک ہوگا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

زیارتِ جامعہ جو سب آئمہؑ کی زیارت کیلئے کافی ہے

زیارتِ جامعۂ صغیرہ

شیخ کلینیؒ نے امام رضا علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: کسی نے میرے والد سے امام حسین علیہ السّلام کے مزار کی زیارت کے بارے میں پوچھا تو آپ نے کہا: ان کے مزار کے آس پاس کی مسجدوں میں نماز پڑھو اور ان میں سے ہر جگہ یہ زیارت پڑھنا کافی ہے:۔

اَلسَّلَامُ عَلٰی اَوْلِیَاءِ اللّٰهِ وَ اَصْفِیَاۤئِهٖ

سلام ہو اولیائے خدا اور برگزیدان خدا پر

اَلسَّلَامُ عَلٰی اُمَنَاءِ اللّٰهِ وَ اَحِبَّاۤئِهٖ

سلام ہو خدا کے امینوں اور حبیبوں پر

اَلسَّلَامُ عَلٰی اَنْصَارِ اللّٰهِ وَ خُلَفَاۤئِهٖ

سلام ہو ناصران خدا اور خلفائے خدا پر

اَلسَّلَامُ عَلٰی مَحَالِّ مَعْرِفَةِ اللّٰهِ

سلام ہو ان آئمہ پر جو محل معرفتِ خدا ہیں

اَلسَّلَامُ عَلٰی مَسَاكِنِ ذِكْرِ اللّٰهِ

سلام ہو ان آئمہ پر جو ذکرِ خدا کے مسکن ہیں

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

تقوائے الٰہی اختیار کرو اور (ہمارے لیے) باعث زینت بنو، باعث ذلت نہ بنو۔ (حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام)

اَلسَّلَامُ عَلٰی مُظْهِرِیْ اَمْرِ اللّٰهِ وَنَهْیِهٖ
سلام ہو ان آئمہ پر جو ظاہر کرنے والے ہیں امر و نہی خدا کے

اَلسَّلَامُ عَلَی الدُّعَاةِ اِلَی اللّٰهِ
سلام ہو ان آئمہ پر جو دعوت دینے والے ہیں خدا کی طرف

اَلسَّلَامُ عَلَی الْمُسْتَقِرِّیْنَ فِیْ مَرْضَاتِ اللّٰهِ
سلام ہو ان آئمہ پر جو ثابت ہیں خوشنودی خدا میں

اَلسَّلَامُ عَلَی الْمُخْلِصِیْنَ فِیْ طَاعَةِ اللّٰهِ
سلام ہو ان آئمہ پر جو مخلص ہیں اطاعتِ خدا میں

اَلسَّلَامُ عَلَی الْاَدِلَّآءِ عَلَی اللّٰهِ
سلام ہو ان آئمہ پر جو رہنمائی کرنے والے ہیں خدا کی طرف

اَلسَّلَامُ عَلَی الَّذِیْنَ مَنْ وَّالَاهُمْ فَقَدْ
سلام ہو ان آئمہ پر جس نے ان کو دوست رکھا تحقیق کہ

وَالَی اللّٰهَ وَ مَنْ عَادَاهُمْ فَقَدْ عَادَی
اس نے خدا کو دوست رکھا اور جس نے ان سے دشمنی کی اس نے خدا

اللّٰهَ وَ مَنْ عَرَفَهُمْ فَقَدْ عَرَفَ اللّٰهَ وَ
سے دشمنی کی اور جس نے ان کو پہچان لیا تحقیق کہ اس نے

مَنْ جَهِلَهُمْ فَقَدْ جَهِلَ اللّٰهَ وَ مَنْ
خدا کو پہچان لیا اور جس نے ان کو نہ پہچانا تحقیق کہ اس نے خدا

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

تمام برائیوں کو ایک گھر کے اندر بند کر دیا گیا ہے اور اس کی کنجی جھوٹ کو قرار دیا ہے۔ (حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام)

اعْتَصَمَ بِهِمْ فَقَدِ اعْتَصَمَ بِاللّٰهِ وَمَنْ

کو نہ پہچانا اور جو ان سے وابستہ رہا تحقیق کہ وہ جو ان سے جدا

تَخَلّٰى مِنْهُمْ فَقَدْ تَخَلّٰى مِنَ اللّٰهِ اُشْهِدُ

ہوا تحقیق کہ وہ خدا سے جدا ہوا گواہ کرتا ہوں خدا کو کہ صلح

اللّٰهَ اَنِّیْ سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَكُمْ وَ

کرنے والا ہوں میں ہر اس شخص سے جو آپ حضرات سے صلح کرے

حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ مُؤْمِنٌ بِسِرِّكُمْ

اور جنگ کرنے والا ہوں ہر اس شخص سے جو آپ سے جنگ کرے

وَعَلَانِيَتِكُمْ مُفَوِّضٌ فِیْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ اِلَيْكُمْ

ایمان لانے والا ہوں آپ کے باطن پر اور آپ کے ظاہر پر اور سپرد کرنے

لَعَنَ اللّٰهُ عَدُوَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ مِنَ الْجِنِّ

والا ہوں تمام باتوں کو آپ حضرات کے لعنت کرے خدا دشمن آل محمد پر وہ قوم جن سے

وَالْاِنْسِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ

سے ہو یا انسان سے اولین سے ہو یا آخرین سے اور برأت

وَاَبْرَاُ اِلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ وَصَلَّى اللّٰهُ

کرتا ہوں میں ان سب سے خدا کی طرف اور صلوات خدا ہو حضرت

عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ

محمد مصطفےٰ اور ان کی آل پاک پر۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

چند ضروری باتیں

مومنوں کی قبروں کو سلام کرنا

بسند صحیح منقول ہے کہ عبداللہ بن سنانؓ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی کہ مومنین کی قبروں کو سلام کس طرح کرنا چاہیے، تو آپ نے فرمایا کہ یوں کرو:

اَلسَّلَامُ عَلٰۤی اَهْلِ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ اَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَّنَحْنُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ ۝

"دیار آخرت کی طرف جانے والے مومنو اور مسلمانو تم پر ہمارا سلام ہو۔ گو کہ تم وہاں ہم سے پہلے پہنچ گئے ہو مگر ہم بھی اللہ نے چاہا تو (جلدی) تم سے آملیں گے۔"

قبرستان میں داخل ہوتے وقت یہ کہیں

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص قبرستان میں داخل ہو اور یہ کہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اَلسَّلَامُ عَلٰۤی اَهْلِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِنْ اَهْلِ لَاۤ اِلٰهَ

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

خداوند عالم نے روزہ اس لیے واجب قرار دیا تاکہ مالدار بھوک و پیاس کا مزہ چکھے اور
اس کی وجہ سے فقیر پر مہربانی کرے۔ (حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام)

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَاۤ اَهْلَ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ بِحَقِّ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
كَيْفَ وَجَدْ تُّمْ قَوْلَ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِنْ اَهْلِ لَاۤ اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ يَا لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ بِحَقِّ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِغْفِرْ
لِمَنْ قَالَ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاحْشُرْنَا فِيْ زُمْرَةِ مَنْ قَالَ
لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ عَلِيٌّ وَّلِيُّ اللّٰهِ ؕ

تو خداوند عالم اس کے لیے پچاس سال کی عبادت کا ثواب لکھے گا اور
پچاس کے گناہ اس کے اور اس کے والدین کے مٹا دے گا۔

مُردوں کی زیارت کے وقت یہ کہیں

قبور کی زیارت میں محمد بن مسلم سے روایت ہوئی ہے کہ انھوں
نے کہا کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی کہ
ہم مُردوں کی زیارت کریں، آپ نے فرمایا ہاں۔ میں نے کہا کیا انھیں خبر
ہوتی ہے کہ ہم ان کی زیارت کو آئے ہیں تو آپ نے فرمایا قسم بخدا انھیں
خبر ہوتی ہے اور وہ خوش ہوتے ہیں اور آپ لوگوں سے مانوس ہوتے
ہیں۔ میں نے کہا کہ ان کی زیارت کے وقت کیا کہیں، تو آپ نے
فرمایا کہ یہ کہو:۔

اَللّٰهُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جُنُوْبِهِمْ وَصَاعِدْ اِلَيْكَ

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

أَرْوَاحَهُمْ وَلَقِّهِمْ مِنْكَ رِضْوَانًا وَأَسْكِنْ إِلَيْهِمْ مِنْ رَحْمَتِكَ مَا تَصِلُ بِهِ وَحْدَتَهُمْ وَتُونِسُ بِهِ وَحْشَتَهُمْ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔

خداوندا! زمین کو ان کے پہلوؤں سے دور رکھ (کہ انھیں تکلیف نہ پہنچائے) اور ان کی رُوحوں کو بلندی عطا فرما اور ان کو اپنی خوشنودی سے بہرہ مند فرما اور ان کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرما، ان کو تنہائی قبر کی وحشت سے بچا کر زندگانی قبر سے مانوس کر دے کہ تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

قبروں کی زیارت کو کس وقت جانا چاہیے

کامل الزیارۃ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت ہوئی ہے کہ سُورج کے نکلنے سے پہلے جب مُردوں کی زیارت کی جائے تو وہ سُنتے ہیں اور جواب دیتے ہیں اور اگر سُورج نکلنے کے بعد زیارت کی جائے تو وہ سُنتے ہیں لیکن جواب نہیں دیتے۔

بسندِ صحیح محمد بن احمد بن یحییٰ الاشعری سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں مکہ معظمہ میں فید نامی مکان سے علی بن بلال کے ساتھ محمد بن اسمٰعیل بن بزیع کی قبر کی طرف گیا مجھ سے علی بن بلال نے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

کہا کہ اسی قبر والے نے امام رضاؑ سے یہ روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا تھا کہ:

" جو شخص برادرِ مومن کی قبر پر آئے اور اپنا ہاتھ اس کی قبر پر رکھ کر سات دفعہ سورۂ اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ پڑھے تو وہ فزعِ اکبر یعنی قیامت کے دن بہت بڑے خوف سے محفوظ رہے گا۔"

مُردوں کیلئے ھدیہ بھیجنا

جامع الاخبار میں رسولؐ مقبول کے صحابہ میں سے بعض سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا:

" اپنے مُردوں کے لیے ھدیہ دیا کرو۔"

ہم نے عرض کی کہ اُن کے لیے کونسا ہدیہ ہے؟

آپؐ نے فرمایا: "صدقہ اور دُعا ہے۔ مومنین کی روحیں ہر جمعہ کو آسمانِ دنیا پر اپنے گھروں کے مقابل آتی ہیں اور حزن و ملال سے روتے ہوئے کہتی ہیں کہ اے میرے اہل و اولاد' اے میرے ماں باپ اور عزیز و رشتہ دارو! ہم پر اِس مال اور دیگر دُنیاوی چیزوں کی وجہ سے جو ہمارے ہاتھ میں تھا مہربانی کیجیے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

جس رزق کی خدا نے ضمانت دی ہے (اس کی طلب) تم کو واجب عمل سے نہ روک دے۔ (حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام)

اس مالِ دُنیا کا حساب اور عذاب تو ہم پر ہے اور اس کا فائدہ ہمارے غیر کے لیے ہے۔"

ہر ایک روح اپنے خویش وغیرہ سے فریاد کرتی ہے اور کہتی ہے کہ:

"ہم پر ایک درہم یا ایک روٹی یا ایک جامہ وغیرہ اللہ کی راہ میں دیکر مہربانی کیجیے۔"

اس کے بعد رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے بھی گریہ فرمایا اور ہم بھی روئے اور آنحضرتؐ زیادہ گریہ فرمانے کی وجہ سے بات نہیں کر سکتے تھے۔ پھر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ "یہ تمھارے دینی بھائی ہیں کہ جنھیں مٹی نے ڈھانپ رکھا ہے بعد اس کے کہ وہ نعمت و سرور میں تھے۔ وہ اپنی جان پر جو عذاب اور ہلاکت وارد ہو رہی ہے اس کی وجہ سے آوازیں بلند کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وائے ہو ہم پر، کاش اس چیز کو جو ہمارے ہاتھ میں تھی اللہ کی اطاعت اور رضامندی میں خرچ کرتے، تو آج تمھاری طرف محتاج نہ ہوتے۔"

بالآخر اُن کی رُوحیں حسرت و پشیمانی کے ساتھ واپس پلٹ جاتی ہیں۔

پھر آپ نے فرمایا: "مُردوں کے لیے صدقہ جلدی دیا کرو۔" نیز فرمایا آنحضرتؐ نے کہ: "جو صدقہ کسی میت کیلئے دیا جاتا ہے اُس کو

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

ایک فرشتہ نوری طشت میں رکھ کر، کہ جس کی شعاعیں چمک رہی ہوتی ہیں ساتویں آسمان تک لے جاتا ہے۔ پھر قبر کے کنارے کھڑے ہو کر آواز دیتا ہے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ تمہارے اہل و عیال نے یہ ہدیہ تمہارے لیے بھیجا ہے۔ پس وہ اسے لیکر قبر کے اندر داخل ہو جاتا ہے اور اس کے سونے کی جگہ وسیع اور فراخ ہو جاتی ہے۔ پھر فرمایا، جو شخص کسی میت پر صدقہ دیکر مہربانی کرتا ہے اس کیلئے خود اللہ کی طرف سے کوہِ اُحد کے برابر ثواب ہوگا اور قیامت کے دن اللہ کے عرش کے سایہ میں ہوگا حالانکہ اُس دن عرش کے سایہ کے علاوہ کہیں سایہ نہ ہوگا اس صدقہ کی وجہ سے زندہ اور مُردہ سب ہی نجات حاصل کرتے ہیں۔"

دُعائے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام

• برائے مغفرتِ والدین •

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ الْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ وَتَابِعْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَهُمْ بِالْخَيْرَاتِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَ غَائِبِنَا ذَكَرِنَا وَ اُنْثَانَا صَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا حُرِّنَا وَ مَمْلُوْكِنَا۔

اے میرے معبود! مومنین و مومنات میں زندوں اور مُردوں سب ہی کو بخش دے اور ہمارے اور ان کے درمیان بھلائیوں کے ذریعے رابطہ استوار فرمادے۔ اے میرے معبود! ہمارے زندوں اور مُردوں، ہمارے حاضرین و غائبین، ہمارے مَردوں اور عورتوں، ہمارے چھوٹوں اور بڑوں نیز ہمارے آزاد افراد اور غلاموں سب ہی کو بخش دے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

تعجیل ظہور کی دُعا بکثرت کیا کرو کیونکہ یہی دعا تمہارے لیے فرج ہے۔
(امام زمانہ عج اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف)

روزانہ کے نقوش برائے دیدن

ازحضرت امام علی ابن الحسین علیہ السّلام

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ

پاک و منزہ ہے اللہ اور میں اسی کی حمد کرتا ہوں پاک ہے اللہ عظمت والا اور اسی کی حمد کرتا ہوں

تین مرتبہ مذکورہ تسبیح پڑھے پھر اس نقش کو دیکھے

۷۱۱۸	۳۱۱	۳۱۱ع۱	۲۲۱	۱۸۱۱۳
ع۱۸	۵ع۷۱	۱۱۵	۱۲۲۲	۲۱۲۱ع۸
۱۷۱۱	۹۱۱	۴۳۱	۷۲ع۱۱	۱۹ع
۹۱۹	۵۱۱۹	۱۱ی۹	صا۸	۱۱۱۹
۴۲۱۵۶	۱۱۱ ۱۱۱	و۱۲	۱۱۳۹	۱۷۱
۱۱ع۱	۱۲۰	۱۱۹۹	۱۱۶	۱۷

یَا بَاعِثُ (یعنی - اے مُسَبِّب)

سونے سے قبل سو مرتبہ اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر پڑھے اور ہتھیلی کو پورے سینے اور قلب پر پھیرتا رہے تو اس اسم پاک کی برکت سے خداوند عالم اس کے قلب کو قوی بنائے گا اور ایمانی و روحانی طاقت کو برداشت کرنے کے قابل ہوجائیگا

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

زمانہ غیبت میں میرے وجود سے فائدہ ایسا ہی ہے جیسے سورج سے ہوتا ہے
جب وہ بادلوں میں چھپ جائے۔ (امام زمانہ عج اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف)

بروز یکشنبہ (اتوار)

جو شخص بروز اتوار اس نقش کو دیکھے، اُسکے اُمورِ دنیا و آخرت میں آسانی پیدا ہوگی، دشمن زیرِ دست ہوگا، جہنم سے نجات پائے گا لوگوں میں محترم رہے گا

إِنَّا فَتَحْنَا	لَكَ فَتْحًا	مُبِينًا	يَا سُبُّوحُ	يَا قُدُّوسُ
١	١١٦١	٩٧	١٨١	٣٥٨
٨٧	٧	٣	٥٩٥	٦و
ع	١٨ع	١٩٣	١٦٥	٥٥ع٥
١٩٣	٦و	عج	١ع	١٨
لَا	إِلٰهَ	إِلَّا اللّٰهُ	مُحَمَّدٌ رَّسُولُ	اللّٰهِ

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ

میں توبہ کرتا ہوں اس اللہ کی جناب میں جسکے سوا کوئی معبود نہیں جو ہمیشہ سے زندہ ہے

الْقَيُّوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ ●

ہمیشہ قائم رہنے والا ہے، اور میں اسی کی طرف توبہ کرتا ہوں۔

حضرت رسولِ خدا نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص روزانہ ۵ مرتبہ اس استغفار کو پڑھے گا خداوند تعالیٰ اس کے تمام گناہ خواہ مثل دریا کے ہوں بخش دے گا۔

يَا فَتَّاحُ (یعنی اے ابتدا یا کھولنے والے)

بعد نمازِ فجر اس اسمِ الٰہی کو ۴۸۸ مرتبہ پڑھنے والے کی ہر مشکل آسان ہوتی چلی جائے گی۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

ہمارے قلوب مشیتِ الٰہی کے ظرف ہیں جب وہ چاہتا ہے ہم بھی چاہتے ہیں۔ (امام زمانہ عج اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف)

بروز دوشنبہ (پیر)

جو شخص بروز پیر اس نقش کو دیکھے اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے لوگوں میں پسندیدہ ہوگا۔ ارضی و سماوی بلاؤں سے مامون و محفوظ رہے گا، دعائیں قبول ہونگی

نَصْرٌ مِّنَ اللهِ	فَتْحٌ قَرِيْبٌ	وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ	فَاللهُ خَيْرٌ حَافِظًا	وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ
۱	۱۸۱	۸	۷	۱۵
۸	ع	۷	۱۷۳	۵ عہ
۶	ع ۱	۲۷۳	۷	۸ ۶
۶۲	۱۸	ع ۳	۷	ع ۷۱
لَآ اِلٰہَ	اِلَّا اللهُ	مُحَمَّدٌ	رَسُوْلُ	اللهِ

سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ وَلَا حَوْلَ

پاک و منزہ ہے اللہ (ہر عیب سے) جو عظمت والا اور قابلِ حمد و ثنا ہے اور نہیں ہے طاقت

وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ٭

اور نہیں ہے قوت سوائے اللہ کی مدد کے جو بلند و برتر عظمت والا ہے

جناب رسول خدا صلعم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص بعد نماز فجر اس دعا کو دس بار پڑھے خداوند عالم اس کو کوڑھ، دیوانگی اور پریشانی سے بچائے گا۔

يَا لَطِيْفُ (یعنی بہت مہربان کرنے والا)

اللہ تعالیٰ کے اس اسم کو بعد نماز فجر ۱۲۹ مرتبہ پڑھے گا تو اس کا پڑھنے والا اللہ کے بے حد لطف و کرم میں رہے گا۔ اور ہر دلعزیز ہوگا

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

بروز سہ شنبہ ۔ (منگل)

بروز منگل اس نقش کو دیکھنے والا جملہ آفتوں سے، ہر قسم کے چھوٹے یا بڑے گناہوں سے محفوظ رہے گا، اور دلی مرادیں پوری ہوں گی۔

یَا نُوْرَ النُّوْرِ	یَا مُنَوِّرُ	النُّوْرِ	یَا خَالِقَ	النُّوْرِ
اور	۱۸	۱۷۱و	۸	وع
۵۶۳	۷	۳۶	۷	۷۳
۲۳	۲۴	۲	۲	۳ع۵
۳و	عہ۵	۱ع	۷۶	عہ۴۴
لَآ اِلٰہَ	اِلَّا اللّٰہُ	مُحَمَّدٌ	رَسُوْلُ	اللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

یا اللہ! تو بخشدے مومنین اور مومنات کو

وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ •

اور مسلمین اور مسلمات کو۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص ہر روز ۲۵ مرتبہ اس دعا کو پڑھے گا، خداوند عالم ملائکہ کو حکم دے گا کہ اس کے اعمال نامے میں بیشمار نیکیاں لکھ دو اور برائیاں اس کے نامۂ عمل سے محو کر دو۔

یَا قَابِضُ (یعنی۔ اے ہر شے پر قبضہ رکھنے والے)

بعد نماز فجر ۹۰۳ مرتبہ "یَا قَابِضُ" پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسکی خواہشات پوری ہونگی اور اللہ کے رحم و کرم میں ہوگا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

جب بھی خدا ہم کو بولنے کی اجازت دے گا حق واضح اور باطل نابود ہوگا۔
(امام زمانہ عج اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف)

بروز چہارشنبہ (بدھ)

جو شخص اِس نقش کو بروز بدھ دیکھے تو خداوندِ عالم اُسکو جملہ آفات سے محفوظ فرمائے گا، شرعی وجائز حاجات کو پورا کریگا، لوگوں کی نظر میں محترم بنائے گا

پہلے یہ دُعا پڑھے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَزِيْزًا جَلِيْلًا ـ يَا عَزِيْزُ يَا جَلِيْلُ

(نہیں ہے کوئی معبود سوا اللہ غالب و بزرگ کے۔ اے غالب اے بزرگی والے)

(پھر اس نقش کو دیکھے)

یَا اَللّٰہُ	یَا فَتَّاحُ	یَا اَللّٰہُ	یَا قُدُّوْسُ	یَا رَزَّاقُ
۱	۱۸۱	۸۱۸۸	۱۱۸	۹۸
۹	۱۸	۷	۳	۳
۴	۴	۲۱	۲۸۲	۳
۱۴	۴۵	۴	۴۵	۵۲۵
۱	۸۱	۱۱	۲۸	۳

یَا مُتَعَالِیْ (یعنی۔ اے بلند مرتبے والے)

بعد نمازِ فجر ۱۰۵ مرتبہ "یا متعالِی" پڑھے گا تو اللہ بلند و بالا اسکی حاجات کو پورا فرمائے گا۔ اور اُسکے مرتبے میں بلندی عطا کریگا

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

بروز پنجشنبہ (جمعرات)

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

(نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے جو ہر شے کا خالق ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔

(مذکورہ دُعا پڑھنے کے بعد مندرجہ ذیل نقش دیکھیے)

جو شخص اس نقش کو بروز جمعرات دیکھے اس کو دولت و مال ملے اور عزت ملے۔ کارہائے آخرت بہتر ہوں، مصائب سے نجات حاصل ہو۔

یا بدّوح	یا ودود	یا اللہ	یا فتّاح	یا سبّوح
۱	۲۱	۱۰۰	۷	۲۰۲
۱۲	۲	۱۳	۳	۲
عـہ	ع	و	و	وا
۲	و	۱۲و	ع	ووا
۶۹	۸	۳۱	۳	۳۳

یَا رَزَّاقُ (یعنی ۔ بے حساب روزی عطا کرنیوالا)

بروز جمعرات بعد نماز فجر ۳۰۸ مرتبہ یا رَزَّاقُ کا وِرد کرے تو اللہ تعالٰی اس اسم کی برکت سے روزی عطا فرماتا اور اسمیں اضافہ کرتا ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

رہا ظہور کا مسئلہ تو وہ خدا سے متعلق ہے۔ (امام زمانہ عج اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف)

بروز جمعہ

بروز جمعہ اس نقش کو دیکھنے سے خلائق میں محترم ہوگا دشمن دوست ہوں گے ہر طرح محفوظ رہیگا

ملبقا	ملبقا	انت تعلم	مافی قلوبکم	ملبقا
١	١ع	٣	ع	١٨
ع	۵۱۵۵	۵۵۷۸	١٣	١٢
٧٢	ع	١٣	ع۵	١٣
۵٢۵	ع	١٣١	ع١١	٣ ی
لَاۤ اِلٰهَ	اِلَّا اللّٰهُ	مُحَمَّدٌ	رَّسُوْلُ	اللّٰهِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو رحمٰن ہے رحیم ہے

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۝

نہیں ہے کوئی طاقت اور نہ کوئی قوت سوائے اللہ بلند و برتر اور بزرگ کی مدد کے

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص بعد نماز فجر یا نماز مغرب کے بعد کسی سے کلام کرنے سے قبل سات مرتبہ یہ دعا پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس سے ستر آفات کو دفع فرماتا ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ اگر دس مرتبہ پڑھے تو اس کے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

یَا نُوْرُ (یعنی اے نور)

بروز جمعہ بعد نماز فجر ۲۵۶ مرتبہ اسم الٰہی یا نُوْرُ کو پڑھے تو اللہ تعالیٰ اپنے اس اسم کی برکت سے اس کے پڑھنے والے کو لوگوں کی نظر میں محترم و بزرگ بنا دے گا لوگ اس کی بڑی عزت کرنے لگیں گے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

بروز شنبہ (ہفتہ)

بروز ہفتہ (شنبہ) اس نقش کو دیکھنے سے اللہ تعالیٰ اس کو سلاطین اور افسروں کے خوف سے محفوظ رکھے گا اور پورے ہفتے بلاؤں سے مامون رہیگا

وَاُفَوِّضُ	اَمْرِیْ	اِلَی اللّٰهِ	اِنَّ اللّٰهَ	بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ
محمد علی	۵۳	۷۶	۱۳۲	۷
۱۷۳	ے	۱۲	ع	۱۷
۶	۷۰و	۸۱۷۵	۱و	۱۷
۱۸	۱۷	۶و	ع	۱۰۷۱
لَا	اِلٰهَ	اِلَّا اللّٰهُ	مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ	اللّٰهِ

سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ

پاک و منزہ ہے اللہ (ہر برائی سے) جو صاحب عظمت اور قابل ستائش ہے میں توبہ کرتا ہوں

اللّٰهَ وَاَسْئَلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ •

اللہ سے اور اُسی سے اُس کے فضل و کرم کا طالب ہوں

یہ دُعا حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے آپ نے فرمایا کہ جس شخص کا کاروبار نہ چلتا ہو بعد نماز صبح تین مرتبہ یہ دعا روزانہ پڑھے تو برکت ہوگی انشاء اللہ

یَا غَنِیُّ (یعنی۔ اے ہر شے بے پرواہ یا آزاد)

اس اسم الٰہی کو بعد نماز فجر ۱۰۶۰ مرتبہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ انکو اس کی برکت سے ہر شخص سے محفوظ اور بے پرواہ کر دیگا کسی کا اُس پر زور نہ ہوگا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

جو شخص مکہ سے واپس ہو اور یہ نیت کرے کہ آئندہ سال بھی حج کو آئے گی تو اس کی عمر زیادہ کر دی جائے گی۔ (رسول خداؐ)

مناسکِ حج

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

عازمین حج کے لیے چند اہم ہدایات اور حج ادا کرنے کا طریقہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حج اسلام کا ایک اہم رکن، ایک عظیم الشان عبادت اور اہم ترین فریضہ ہے اور ہر اس آدمی پر واجب ہے جس میں استطاعت ہو اس میں کوئی فرق نہیں چاہے مرد ہو یا عورت، جوان ہو یا بوڑھا۔ اگر واجب ہونے کے بعد حج نہ کیا تو روایات میں ہے کہ جب وہ مرے گا تو یہودی کی موت مرے گا یا عیسائی کی اور قیامت کے دن بھی وہ یہودی اور عیسائی کی صورت میں اٹھایا جائے گا۔ جب کہ دوسری طرف حج کرنے والے کے لیے یہ خوش خبری ہے کہ اس کے سارے گناہ معاف ہوجاتے ہیں اور وہ اتنا پاک و پاکیزہ ہو جاتا ہے جتنا اس دن تھا جب وہ پیدا ہوا تھا۔

اب ہر مومن کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس اہم ترین فریضہ کو ادا کرے اور غفلت نہ برتے۔ چونکہ حج قبول ہونے کی صورت یہی ہے کہ اسے صحیح طریقے سے شریعت کے بتائے ہوئے احکام کے مطابق ادا کیا جائے۔ اس لیے اس مختصر سے مضمون کو مرتب کیا گیا ہے۔ یہاں نقل کیے گئے مسائل حج کا صرف تعارف ہے اس کے بعد اپنے مرجع کی مناسک حج کا مطالعہ ضرور کریں۔

طالب دعا رضا مرچنٹ

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

زکوٰۃ اس لیے فرض کی گئی ہے کہ اس سے دولتمندوں کے اموال کی حفاظت ہو جائے اور فقرا کے رزق و روزی میں اضافہ ہو۔ (حضرت امام جعفر صادقؑ)

حج کس پر واجب ہے

جس شخص میں مندرجہ ذیل شرائط پائی جاتی ہیں اس پر حج واجب ہے۔

۱: بالغ ہو۔ ۲: عاقل ہو۔ ۳: آزاد ہو۔

۴: اتنا وقت ہو کہ مکہ جا کر تمام اعمال حج بجالا سکے۔

۵: آنے جانے کے لیے سواری اور سفر کے اخراجات (مثلاً مکہ میں قیام و طعام اور قربانی) موجود ہوں۔

۶: جن لوگوں کا نان و نفقہ اس پر واجب ہے انھیں اپنی واپسی تک کے اخراجات دینے کے پیسے ہوں۔

۷: راستہ محفوظ ہو یعنی راستے میں جان، مال اور عزت کو کوئی خطرہ نہ ہو۔

۸: صحت کے اعتبار سے سفر کے قابل ہو یعنی ایسا مرض یا کمزوری نہ ہو کہ راستے کی مشکلات برداشت نہ کر سکے۔

۹: حج سے واپسی پر اپنے اور گھر والوں کے لیے روزگار کا بندوبست رکھتا ہو۔

اہم نوٹ:

۱: اگر ماں یا باپ نے حج نہیں کیا تو اولاد پر سے حج ساقط نہیں ہے کیونکہ ماں باپ یا بیوی کو حج کرانا واجب نہیں ہے جب کہ خود حج کرنا واجب ہے۔ اس لیے اگر کسی شخص کے پاس صرف اپنے حج کے پیسے ہیں تو خود اسی کو حج کرنا ہے، دوسرے کو یہ پیسے نہیں دے سکتا۔

۲: اگر بیٹے یا بیٹیوں کی شادی نہ ہوئی ہو تو حج معاف نہیں ہوتا ہے اس لیے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

دنیا والے کسی بھی خشک و تر حصے میں جب بھی کوئی مال ضائع ہوا ہے تو وہ زکوٰۃ کے ترک کرنے کی وجہ سے۔ (حضرت امام جعفر صادقؑ)

اگر کسی کی بیٹیاں ہوں تو چاہے وہ غیر شادی شدہ ہوں، باپ پر حج واجب ہے۔ یہاں تک کہ خود کی شادی بھی نہ ہوئی ہو تب بھی حج واجب ہے۔

۳: عورت اگر صاحب حیثیت ہے تو اس پر بھی حج واجب ہے چاہے اس کے شوہر پر واجب نہ ہو۔ عورت کے حج میں محرم کی شرط نہیں ہے۔ عورت بغیر محرم کے بھی حج پر جاسکتی ہے بس شرط یہ ہے کہ سفر میں عزت و آبرو محفوظ ہو۔

۴: اگر کسی آدمی نے قرض لیا ہے لیکن قرض ادا کرنے کا وقت ابھی نہیں آیا اور حج کے خرچ کے برابر رقم آگئی تو پہلے حج کرے گا بعد میں قرض ادا کرے گا۔ صرف مقروض ہونے کی وجہ سے حج معاف نہیں ہے۔

۵: انسان کے پاس اس کی حیثیت سے زائد جو چیز ہے۔ مثلاً مکان، زمین یا کوئی اور چیز تو اس پر واجب ہے کہ اسے فروخت کر کے حج پر جائے۔

۶: اگر عورت کے پاس اس کی حیثیت سے زائد زیورات ہیں یا عورت اب اتنی بوڑھی ہو چکی ہے کہ اسے زیورات کی ضرورت نہیں رہی تو اسے فروخت کر کے حج پر جائے۔ اسی طرح اگر عورت کے مہر کی رقم اتنی ہے کہ حج کا خرچ پورا ہو سکتا ہے اور یہ مہر اسے مل بھی سکتا ہے تو اسے طلب کر کے حج پر جائے۔

۷: اگر کسی پر زکوٰۃ یا خمس واجب ہے اور اس کے پاس صرف اتنے پیسے ہوں کہ اگر زکوٰۃ یا خمس نکالے گا تو حج کا خرچ پورا نہ ہو سکے گا اس صورت میں پہلے زکوٰۃ و خمس نکالے اور اس پر حج واجب نہیں رہے گا۔

۸: اگر کوئی اتنا بوڑھا یا کمزور ہو کہ حج کے سفر کی مشکلات برداشت نہ کر سکتا

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

اللہ تعالیٰ نے ہر ایک ہزار انسانوں میں ۲۵ عدد مسکین پیدا کیے ہیں اور زکوۃ بھی ہر ایک ہزار درہم پر ۲۵ درہم مقرر کی ہے۔ (حضرت امام جعفر صادقؑ)

ہو تو اس پر حج واجب نہیں ہے لیکن اگر پہلے حج واجب تھا اور کر سکتا تھا اس وقت انجام نہ دیا اب بوڑھا یا کمزور ہو گیا تو جس طرح بھی ممکن ہو حج پر جائے اور اگر بالکل مجبور ہے تو اپنی زندگی میں دوسرے کو بھیجے۔ یہ بھی ممکن نہ ہو تو وصیت کرے۔

:۹ جس شخص پر حج واجب ہے اگر وہ مر گیا تو اس کے ترکہ سے پہلے حج کی رقم نکالی جائے۔ یہ رقم نکالے بغیر ترکہ تقسیم کرنا حرام و گناہ ہے۔

:۱۰ جب حج واجب ہو جائے تو فوراً ادا کرنا (یعنی اسی سال) واجب ہے۔ تاخیر کرنا جائز نہیں ہے۔ مرنے والے کی طرف سے بھی حج پہلے ہی سال ہونا چاہیے۔

:۱۱ اگر حج واجب ہو تو عمرہ و زیارات سے پہلے اس کو انجام دینا ہوگا عموماً ایک خاندان کے دو یا تین افراد کا عمرہ و زیارات کا خرچ ایک واجب حج کے برابر ہوتا ہے۔ اگر سب اپنے اپنے مال سے حج کر رہے ہوں تو امکان ہے کہ حج واجب نہ ہو لیکن اگر کوئی ایک شخص (مثلاً سربراہ خاندان) سب کا خرچ برداشت کر رہا ہو تو زیادہ امکان ہے کہ اس پر خود حج واجب ہو۔ ایسی صورت میں بہتر ہے کہ کسی عالم دین یا مسائل سے واقف شخص سے رجوع کر لیں۔

:۱۲ جب کسی میں مذکورہ شرائط پائی جائیں تو اس پر حج واجب ہو جائے گا۔ اس واجب حج کو حجۃ الاسلام کہتے ہیں۔ اس کی تین قسمیں ہیں۔ مگر دو قسمیں جن کو حج افراد و حج قِران کہا جاتا ہے فقط ان لوگوں پر واجب ہیں جو مکہ کے اردگرد ۹۰ کلومیٹر (تقریباً ۵۲ میل) کے اندر رہتے ہیں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

جو شخص بھی اپنے مال میں سے زکوٰۃ دینے کو منع کرے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس پر انتہائی پر انا زہریلا سانپ مسلط کر دے گا۔ (حضرت امام جعفر صادقؑ)

اس لیے ان کے ذکر کی ضرورت نہیں ہے۔ مکہ سے ۹۰ کلومیٹر سے زیادہ فاصلے پر رہنے والے دنیا بھر کے تمام مسلمانوں پر حج کی تیسری قسم جسے حج تمتع کہتے ہیں واجب ہے اور اسی کا طریقہ بیان کیا جائے گا مگر اس سے قبل تین باتوں کا جان لینا اشد ضروری ہے۔

(الف) تقلید　　(ب) زکوٰۃ یا خمس　　(ج) قرأت

الف) تقلید:۔ دین کے احکام پر عمل کرنے کے لیے تقلید بھی لازم ہے۔ تقلید سے مراد ہے کہ امور دین میں اپنے دور کے بلحاظ علم سب سے بڑے عالم (مجتہد اعلم) کے فتاویٰ کی پیروی کی جائے اور تمام مسائل شرعیہ صرف اور صرف اسی کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق انجام دیے جائیں۔ اس کے بغیر سارے اعمال خصوصاً حج صحیح نہیں ہوسکتا ہے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ تقلید زندہ مجتہد کی ہو۔ مردہ مجتہد خواہ علم و تقویٰ کے اعتبار سے کتنا ہی بلند کیوں نہ ہو اس کی تقلید نہیں ہوسکتی[1]۔ تقلید مرد کے لیے بھی ضروری ہے اور عورت کے لیے بھی۔ پس حج کرنے والا اگر تقلید میں نہیں ہے تو اپنے حج کو صحیح کرنے کے لیے فوراً تقلید کرے اور پھر پورے عمل کے دوران صرف اس مسئلے یا اس کتاب پر عمل کرے جو اس مجتہد کے فتاویٰ کی روشنی میں لکھی گئی ہو۔

نوٹ: جس مجتہد کی ہم تقلید کرتے ہیں اگر کسی مقام پر حتمی رائے نہ دے بلکہ احتیاط واجب کا لفظ استعمال کرے تو اس مسئلہ میں (اور صرف اسی مسئلہ میں) ہم اس کے بعد دوسرے بڑے مجتہد کی رائے پر بھی عمل کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہمیں صرف اور صرف اپنے ہی مجتہد کے فتویٰ کی پابندی کرنا ہے خواہ آسان ہو یا

[1] اگر مجتہد کی زندگی میں اس کی تقلید پر تھے تو اس کی تقلید پر باقی رہ سکتے ہیں۔ وضاحت کے لیے توضیح المسائل یا علماء سے رجوع کیا جائے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

جس نے نماز پڑھی اور زکوٰۃ نہیں دی تو گویا اس نے نماز بھی نہیں پڑھی۔
(حضرت امام محمد باقرؑ)

مشکل۔ واضح رہے کہ ایسی کتاب پر بھی عمل نہیں کر سکتے جس کے بارے میں معلوم نہ ہو کہ یہ ہمارے مجتہد کے فتاویٰ کے مطابق لکھی گئی ہے یا نہیں خواہ کتاب کسی معتبر شخص یا ادارہ کی ہو۔

ب) زکوٰۃ یا خمس:۔ اگر کسی پر زکوٰۃ یا خمس واجب ہے تو پہلے ان کو ادا کرنا ہوگا ورنہ حج حرام ہو جائے گا اور اگر اسی مال سے احرام خریدا جائے تو حج غلط بھی ہو جائے گا۔ جو حضرات باقاعدگی سے زکوٰۃ یا خمس ادا کرتے ہوں ان کے لیے تو حج پر جانے سے قبل زکوٰۃ یا خمس کا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ البتہ جنھوں نے اب تک زکوٰۃ یا خمس ادا نہیں کیا وہ حج پر جانے سے پہلے جس مجتہد کی تقلید میں ہوں۔ ان کی مسائل کی کتاب سے رجوع کریں۔ تاکہ حج صحیح ہو سکے۔ اس مسئلہ میں خواتین خصوصی طور پر متوجہ ہوں۔

ج) قرأت:۔ حج کا ایک واجب جز نماز طواف ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ حج پر جانے والے کی نماز بھی صحیح ہونا چاہیے۔ اگر یقین یا اطمینان ہو کہ نماز صحیح ہے تب تو خیر، ورنہ کسی عالم یا قابل اعتبار دیندار قرأت سے واقف شخص سے اپنی نماز کی تصدیق کروالی جائے۔ خصوصاً الفاظ عربی کے صحیح انداز سے ادائیگی۔

اسی طرح تلبیہ (لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ) بھی درست طریقہ سے ادا کرنے کی مشق کرلی جائے۔

نوٹ: واضح رہے کہ پورے حج میں زبان سے پڑھی جانے والی صرف دو چیزیں واجب ہیں:۔ ۱: تلبیہ ۲: طواف کی نماز
باقی حج کے کسی عمل کے دوران پڑھنے کی کوئی چیز واجب نہیں ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

ملعون ہے ملعون ہے وہ شخص جو اپنے مال کی زکوٰۃ نہ دے۔
(امام جعفر صادقؑ)

حج کا طریقہ

حج تمتع جو ہندستان، پاکستان، ایران، افریقہ، یورپ اور امریکہ سے جانے والے صاحبان ایمان پر واجب ہے دو حصوں پر مشتمل ہے۔ یہ دونوں حصے مل کر ایک پورا حج قرار پاتے ہیں اور واجب فریضہ ادا ہوتا ہے۔

اس کے پہلے حصہ میں ایک عمرہ ادا کرنا ہوتا ہے جس کو عمرہ تمتع کہتے ہیں اور پھر دوسرے حصے میں حج ہوتا ہے جسے حج تمتع کہتے ہیں۔ جب یہ دونوں حصے انجام دے لیے جائیں تو حج مکمل ہوتا ہے۔ واضح رہے کہ اس کے پہلے حصے میں جو عمرہ ہے اور جسے عمرہ تمتع کہتے ہیں یہ اس عمرہ سے بالکل الگ ہے جسے عام طور پر سال کے عام دنوں میں لوگ مکہ جا کر انجام دیتے ہیں۔ یہ عام دنوں میں انجام دیا ہوا بھی عمرہ کہلاتا ہے مگر یہ عمرہ مفردہ ہے جب کہ حج میں پہلے جو عمرہ ہوتا ہے وہ عمرہ تمتع ہے اور وہ علیحدہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا بلکہ حج ہی کا ایک حصہ ہے۔ اس بات کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ پورے حج یعنی دونوں حصوں کے مجموعہ کا نام بھی حج تمتع ہے اور فقط اس کے دوسرے حصے کا نام بھی حج تمتع ہے۔ غلط فہمی سے بچنے کے لیے یہاں پورے حج کو حج تمتع کے بجائے حجۃ الاسلام لکھا جائے گا اور صرف دوسرے حصے کو حج تمتع لکھا جائے گا۔

حج کا وقت: واجب حج میں سب سے پہلے حصے میں عمرہ تمتع کرنا ہوتا ہے۔ اس کا ایک خاص وقت ہے یعنی پہلی شوال سے ذی الحجہ کی ۹ تاریخ کو دوپہر سے پہلے پہلے کر لینا ہے (جب کہ عام دنوں کا عمرہ یعنی عمرہ مفردہ، سال میں کسی وقت بھی ہو سکتا ہے) جب پہلا حصہ انجام دے لیں تو پھر دوسرے حصے کے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

شروع ہونے کا انتظار کریں۔ دوسرا حصہ یعنی حج تمتع ۹ ذی الحجہ سے شروع ہوکر ۱۲ یا ۱۳ ذی الحجہ کو ختم ہوتا ہے۔

مختصر طریقہ: ماہ شوال سے ۸ ذی الحجہ کے دوران کسی بھی وقت حج کے پہلے حصہ عمرہ تمتع کی نیت کرکے مقررہ مقامات سے احرام باندھ کر مکہ آئیں مکہ میں پہلے خانہ کعبہ کا طواف کریں۔ پھر مقام ابراہیمؑ کے پیچھے دو رکعت نماز طواف بجالائیں جس کے بعد صفا و مروہ کے درمیان سعی کریں یعنی سات چکر لگائیں۔ پھر تقصیر (یعنی تھوڑے سے بال کاٹا) کرکے احرام سے فارغ ہوجائیں۔ یہ حج کا پہلا حصہ عمرہ تمتع مکمل ہوگیا۔ اب ۸ ذی الحجہ تک مکہ میں قیام کریں۔ ۸ ذی الحجہ سے حج کا دوسرا حصہ حج تمتع شروع ہوگا۔ پس مکہ میں کسی بھی مقام سے حج تمتع کی نیت سے احرام باندھ کر ۱۴ میل دور عرفات کے میدان جائیں۔ ۹ ذی الحجہ کو زوال سے غروب تک وہاں قیام کریں، غروب کے بعد عرفات سے متصل دوسرے میدان "مزدلفہ" میں آئیں۔ یہ رات اور پھر صبح سورج نکلنے تک وہاں قیام کریں (بیمار، ضعیف اور خواتین کے لیے صبح تک ٹھہرنا ضروری نہیں ہے) طلوع آفتاب کے بعد ایک تیسرے میدان "منٰی" میں آئیں جہاں پہلے بڑے شیطان کو سات کنکر ماریں، پھر قربانی کریں اور پھر سر منڈوائیں یا تقصیر کریں۔ اس کے بعد دو راتیں (گیارھویں و بارھویں ذی الحجہ کی) اسی میدان میں بسر کریں اور ان ہی دو دنوں (گیارہ اور بارہ) کو پہلے چھوٹے پھر درمیانی اور پھر بڑے شیطان کو کنکریاں ماریں۔ اسی دوران یا اگر چاہیں تو اس کے بعد (یعنی تیرہ ذی الحجہ یا اس کے بعد) مکہ آکر پہلے کعبہ کا طواف کریں۔ پھر مقام ابراہیمؑ کے پیچھے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

وہ شخص فلاح نہیں پائے گا جو ۲۰ عدد سونے کے بجائے صرف ۲۵ درہم کی وجہ سے ضائع کر دے یعنی زکوٰۃ نہ دے۔ (حضرت امام جعفر صادقؑ)

طواف کی نماز پڑھیں پھر صفا و مروہ کے درمیان سات چکر لگائیں، پھر کعبہ کا ایک اور طواف کریں جو طواف النساء کہلاتا ہے اور اس کے بعد اسی طواف کی دو رکعت نماز ادا کریں۔ اس طرح حج مکمل ہو گیا یہ تو حج کا مختصر طریقہ یا ایک خاکہ ہے۔ اس کے بعد ان مسائل کی تفصیل بیان کی جاتی ہے۔

عمرہ تمتع کا طریقہ: اب ہم حج کے پہلے حصہ عمرہ تمتع کے متعلق نسبتاً تفصیلی گفتگو کرتے ہیں۔ عمرہ تمتع میں پانچ چیزوں کا انجام دینا واجب ہے:

۱: ایک خاص مقام یعنی میقات سے احرام باندھنا

۲: خانہ کعبہ کا طواف

۳: دو رکعت نماز طواف

۴: صفا و مروہ کے درمیان سعی یعنی سات چکر لگانا

۵: تقصیر یعنی تھوڑے سے بال کاٹ کر احرام اتار لینا

بظاہر یہ اعمال بہت زیادہ محسوس ہوتے ہیں مگر پہلے عمل کے بعد بقیہ اعمال دو سے ڈھائی گھنٹوں میں آرام سے انجام دیے جا سکتے ہیں۔

(۱) میقات سے احرام باندھنا: آج کل کے اعتبار سے یہ مسئلہ انتہائی اہم ہے۔ کیونکہ مکہ شہر میں داخل ہونے والا (خواہ وہ عمرہ کی نیت سے آئے یا حج کی) احرام باندھے بغیر شہر میں داخل نہیں ہو سکتا اور احرام بھی ہر جگہ سے نہیں باندھا جا سکتا ہے۔ اس کے لیے چند خاص مقامات مخصوص ہیں جنہیں میقات کہا جاتا ہے۔ خشکی کے راستے سے جانے والے کو تو راستے میں یہ میقات آتے ہیں لیکن موجودہ زمانے میں چونکہ اکثریت ہوائی جہاز کے ذریعہ براہِ راست جدہ پہنچ جاتی ہے جو میقات نہیں ہے (اور نہ ہی جدہ سے مکہ کے درمیان کوئی

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

جو شخص خانہ کعبہ کی طرف دیکھے گا تو جب تک دیکھتا رہے گا مسلسل ہر لمحہ اس کے نامۂ اعمال میں ایک نیکی لکھی جاتی رہے گی اور ایک گناہ مٹایا جاتا رہے گا۔ (رسول خداؐ)

میقات آتا ہے) اسی لیے وہاں سے بغیر مجبوری کے احرام باندھنا جائز نہیں ہے۔ اس لیے حج کا عمرہ کرنے والے کے لیے تین راستے ہیں۔

پہلا طریقہ:۔ جدہ پہنچنے سے تقریباً گھنٹہ یا پون گھنٹہ قبل جہاز ہی میں نذر کر کے احرام باندھ لیں یا اپنے شہر ہی سے نذر کر کے احرام باندھ سکتے ہیں۔

دوسرا طریقہ:۔ یا پھر جدہ اتر کر قریب ترین میقات جائیں جو جحفہ (ج ح ف ہ) ہے۔ یہ جدہ سے تقریباً ۲۲۰ کلومیٹر ہے۔ وہاں سے احرام باندھ کر مکہ جائیں لیکن اس سفر میں وقت اور فاصلہ اتنا ہی طے کرنا ہوگا جتنی دیر میں مدینہ پہنچا جا سکتا ہے۔ علاوہ ازیں ان مومنین کے لیے تو یہ مناسب ہے جن کا کوئی جاننے والا جدہ میں ہے یا وہ کئی مرتبہ تشریف لا چکے ہیں۔ ایک نئے آدمی کے لیے جحفہ (ج ح ف ہ) کو ڈھونڈنا خاصا مشکل کام ہے۔

تیسرا طریقہ:۔ پہلے مدینہ جائیں اور وہاں کے اعمال و زیارات سے فارغ ہو کر مکہ کی طرف آئیں۔ مدینہ سے نکلتے ہی راستہ میں مسجد شجرہ ہے جو خود ایک میقات ہے۔ وہاں سے احرام پہن لیں اور مکہ آ جائیں۔ اس صورت میں نذر کی ضرورت نہیں ہے۔

نذر:۔ نذر کے معنی فاتحہ دلانے یا مٹھائی پر کچھ پڑھ کر تقسیم کرنے کے نہیں ہیں۔ بلکہ نذر کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنے دل میں ارادہ کر کے ایک منت مانے اور اس کے لیے یہ الفاظ ادا کرے "میں اللہ تعالیٰ کے لیے اپنے آپ پر لازم قرار دیتا ہوں کہ اپنے حج اسلام کے عمرہ تمتع یا عمرہ مفردہ کا احرام .... سے باندھوں گا۔"

(خالی جگہ پر اس مقام کا نام لے جہاں سے احرام باندھنا ہے)

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

کعبہ کے اندر داخل ہونا اللہ کی رحمت میں داخل ہونا ہے اور اس میں سے نکلنا گناہوں سے نکلنا ہے اور وہ بقایا عمر بھی گناہوں سے محفوظ رہے گا۔ (حضرت امام جعفر صادقؑ)

اگر عمرہ مفردہ کرنا چاہیں تو نذر میں حجۃ الاسلام کا عمرہ تمتع نہ کہیں۔ اس صورت میں جہاز کے سفر کی وجہ سے ایک کفارہ واجب ہوسکتا ہے جس کی تفصیل آگے بیان کی گئی ہے۔ بہرحال پھر جدہ ایرپورٹ سے براہ راست مکہ آسکتے ہیں اور کسی میقات پر جانے کی ضرورت نہیں ہے۔

تینوں میں سب سے بہتر صورت پہلی ہے۔ اب جو صورت بھی اختیار کی جائے اس کے مطابق احرام باندھنا ہوگا جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

اہم نوٹ:۔

(۱) عام طور سے حج پر آنے والے تین طرح کے پروگرام بناتے ہیں اور تینوں کا مسئلہ الگ ہے۔

(۲) کچھ عازم پہلے مدینہ جاکر پھر حج کے لیے مکہ آتے ہیں۔ وہ مدینہ سے احرام باندھ کر آجائیں۔ (طریقہ ۳)

(ب) کچھ عازم حج پہلے مکہ آکر حج کے بعد مدینہ جانا چاہتے ہیں۔ وہ حج کے عمرہ کی نیت سے احرام باندھ کر آئیں۔ (طریقہ ۱ یا ۲)

(ج) زیادہ تر پہلے مکہ آکر پھر حج سے پہلے ہی مدینہ جانا چاہتے ہیں۔ وہ طریقہ ۱ یا ۲ کے مطابق پہلے عام عمرہ یعنی عمرہ مفردہ کا احرام باندھ کر مکہ آئیں۔ پھر حسب خواہش حج سے پہلے مدینہ جائیں اور پھر حج کے عمرہ کی نیت سے طریقہ ۳ کے مطابق احرام باندھ کر مکہ آجائیں۔

(۳) اگر کسی شخص نے جدہ سے عمرہ تمتع کا احرام باندھ لیا ہے، چاہے وہیں نذر کرکے باندھا تو غلط کام کیا ہے۔ اسے واپس میقات جاکر احرام باندھ کر آنا ہوگا۔ یہ ممکن نہ ہو تو جہاں تک جاسکے وہاں جاکر احرام

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

جو شخص حج کے لیے آیا تو خدا تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں ۷۰ ہزار نیکیاں لکھ دے گا۔ ۷۰ ہزار گناہ معاف کر دے گا۔ ۷۰ ہزار درجات بلند کر دے گا اور ۷۰ ہزار حاجتیں بر لائے گا۔

باندھے۔ یہ بھی ممکن نہ ہو تو مکہ ہی سے دوبارہ احرام باندھے۔ پہلا جدہ والا احرام غلط ہے۔

(۳) بحری راستے سے آنے والوں کا میقات یلملم نہیں ہے جہاں جہاز روکا جاتا ہے اور احرام باندھنے کا اعلان ہوتا ہے۔ بحری راستے سے آنے والے اگر جدہ سے مدینہ جا رہے ہوں تو احرام باندھے بغیر جدہ پہنچیں اور اگر مکہ جا رہے ہوں تو یلملم آنے سے پہلے ہی جہاز میں نذر کر کے احرام باندھ لیں اور سایہ کے نیچے سفر کرنے کا کفارہ وطن جا کر دیں۔

(۴) اگر کوئی ایسی مجبوری پیش آ جائے کہ نہ تو میقات تک جا سکتا ہے اور نہ ہی جدہ آنے سے پہلے نذر کر کے احرام باندھا تھا، مثلاً بیمار پڑ جائے، وقت کی کمی ہو تو اس مجبوری میں پھر جدہ سے نذر کر کے احرام باندھ لے جس کا طریقہ یہ ہے: "میں اللہ کے لیے اپنے آپ پر لازم کرتا ہوں کہ اپنے عمرہ تمتع کا احرام جدہ سے باندھوں گا۔"

اور پھر احرام باندھ لے۔ ایسے لوگ جب جدہ سے مکہ جائیں تو جہاں سے حدود حرم شروع ہوں وہاں سے دوبارہ نیت کر لیں۔

احرام: احرام کے وقت تین چیزیں واجب ہیں:

۱: دو چادریں پہننا ۲: نیت کرنا ۳: تلبیہ کہنا

البتہ جو اشخاص جہاز ہی سے یا اپنے شہر سے احرام باندھ کر آنا چاہتے ہیں ان کے لیے ایک چوتھی بات یعنی نذر کرنا بھی ضروری ہے۔ جو ان تینوں سے پہلے واقع ہوئی ہے۔ جس کا طریقہ تحریر کیا جا چکا ہے۔ پھر یہ تین عمل ہوں گے۔ طریقہ درج ذیل ہے:

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

خانہ کعبہ کے گرد اللہ کی ۱۲۰ رحمتیں ہیں۔ جن میں سے ۶۰ طواف کرنے والوں کے لیے ۴۰ نماز پڑھنے والوں کے لیے اور ۲۰ خانہ کعبہ پر نظر رکھنے والوں کے لیے ہے۔

(۱) احرام کی دو چادریں پہننا: احرام میں دو چادریں پہننا واجب ہے۔ ایک ایسی چادر جو کمر سے گھٹنوں کو چھپالے، دوسرے ایک ایسی چادر جس سے دونوں شانے چھپے رہیں۔ کپڑا اس سے کم نہیں ہونا چاہیے، زیادہ ہوسکتا ہے یہ مردوں کے لیے واجب ہے۔ عورت کے لیے یہ چادریں پہننا واجب نہیں ہے۔ وہ چاہے تو اپنے عام لباس کو بھی احرام قرار دے سکتی ہے لیکن بہتر ہے کہ وہ بھی دو چادروں کا احرام باندھے۔ ان چادروں میں مندرجہ ذیل باتوں کا لحاظ رکھنا ضروری ہے:

(الف) یہ چادریں بغیر سلی ہوں (عورت اگر چاہے تو سلے ہوئے کپڑے پہن سکتی ہے)

(ب) پاک ہوں

(ج) خالص ریشم نہ ہو (عورت بھی خالص ریشم نہیں پہن سکتی)

(د) ایسے جانور کی کھال یا بال کا بنا ہوا نہ ہو جس کا گوشت کھانا حرام ہے۔

(ر) اتنے باریک نہ ہوں کہ اندر سے جسم نظر آئے۔

نوٹ: اگر احرام باندھنے کے بعد کسی وقت یہ کپڑے نجس ہوجائیں تو فوراً پاک کرلیں یا بدل دیں، البتہ وہ خون جو حالت نماز میں معاف ہے لگ جائے تو کوئی حرج نہیں۔

(۲) نیت کرنا: احرام کے کپڑے پہننے کے بعد نیت کریں۔

"میں حجۃ الاسلام کے عمرہ تمتع کے لیے احرام باندھتا ہوں۔ قُرْبَةً إِلَى اللّٰهِ۔"

(۳) تلبیہ کہنا: نیت کے بعد تلبیہ (لبیک) کہنا واجب ہے جو یہ ہے:

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

رکن یمانی ہم لوگوں کا دروازہ ہے جس سے ہم لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔
(حضرت امام جعفر صادقؑ)

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ. لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ
لَكَ لَبَّيْكَ. اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ
لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ.

جن جملوں کے نیچے لائن کھینچی گئی ہے وہ واجب ہے۔ بقیہ حصہ مستحب ہے مگر بہتر ہے کہ حتی الامکان اسے بھی ادا کریں۔

ان الفاظ کو صحیح عربی تلفظ کے ساتھ ادا کریں۔ اگر خود ادا نہ کر سکیں تو کسی سے مدد لیں جو ان الفاظ کو ادا کروا دے۔ اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو جس طرح ممکن ہو ان کلمات کو ادا کرنے کی کوشش کریں۔

نوٹ: (الف) ان کلمات کو صرف ایک دفعہ کہنا واجب ہے۔ البتہ مستحب ہے کہ مکہ پہنچنے تک تلبیہ کو سوتے جاگتے بلندی پر چڑھتے اترتے دہراتے رہیں۔

(ب) احرام باندھنے کے لیے وضو یا غسل ضروری نہیں البتہ غسل کرنا سنت ہے۔

(ج) وقتِ احرام کوئی نماز پڑھنا بھی ضروری نہیں البتہ ۶ رکعت یا ۲ رکعت نماز بجالانا سنت ہے اور اگر ادا یا قضا نماز کے بعد احرام باندھیں تو زیادہ بہتر ہے۔ پھر سنت نماز کی بھی ضرورت نہیں۔

(د) احرام کی چادروں کا ہر وقت پہننا ضروری نہیں، انھیں اتارا بھی جا سکتا ہے، بدلا بھی جا سکتا ہے۔ نجس ہو جائیں تو پاک بھی کیا جا سکتا ہے۔

(ر) احرام کی حالت میں اگر کسی پر غسل واجب ہو جائے تو احرام پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ صرف غسل کر کے چادریں بدل لیں یا پاک کر کے ان ہی کو دوبارہ پہن لیں۔

(س) احرام کی حالت میں غیر مسلم ممالک سے آنے والی چمڑے کی ان

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے والے کی ملائکہ سفارش کرتے ہیں اور ان کی سفارش اس کے حق میں قبول ہوتی ہے۔ (حضرت امام زین العابدینؑ)

پیٹیوں کے استعمال سے بچیں جو کمر میں باندھی جاتی ہیں۔

(ش) کسی دوسرے کا استعمال شدہ احرام خواہ عمرہ میں استعمال ہوا ہو یا حج میں اس کی اجازت سے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

(ص) جس مقام سے احرام پہننا ہے ضروری نہیں کہ احرام کی چادریں وہیں پہنی جائیں بلکہ سہولت اور آسانی کی خاطر اس سے پہلے کے کسی مقام سے بھی پہنی جا سکتی ہیں۔ البتہ نیت و تلبیہ وہیں پہنچ کر ادا کیا جائے گا۔ پس اگر مدینہ سے واپسی میں مسجد شجرہ سے احرام باندھنا ہے تو مدینہ ہی سے احرام کی چادریں باندھ کر چل سکتے ہیں تاکہ مسجد شجرہ میں صرف نیت و تلبیہ کہنے کی ضرورت رہ جائے اور سامان کھول کر کپڑے تبدیل کرنے وغیرہ کی زحمت نہ ہو۔ اسی طرح اگر جہاز میں احرام باندھنا ہے تو سامان وغیرہ کھولنے کی زحمت سے بچنے کی خاطر جہاز میں سوار ہونے سے پہلے احرام کی چادریں پہنی جا سکتی ہیں۔ تاکہ دوران سفر جہاں سے احرام باندھنا ہو وہاں صرف نیت و تلبیہ پڑھا جائے۔ واضح رہے کہ احرام کی پابندی احرام کی چادریں پہننے سے شروع نہیں ہوتی بلکہ نیت و تلبیہ کے بعد شروع ہوتی ہیں۔

محرمات

احرام پہننے کے بعد چند چیزیں حرام ہو جاتی ہیں۔ ان میں سے بعض ویسے ہی حرام ہیں۔ احرام کی وجہ سے ان کی تاکید بڑھ جاتی ہے اور ان میں ۲۱ چیزیں مرد و عورت دونوں پر حرام ہیں۔ چار چیزیں صرف مردوں پر حرام ہیں

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

تم لوگ قربانی کے لیے عمدہ جانور منتخب کرو اس لیے کہ یہ پل صراط پر تمہاری سواریاں ہوں گیں۔ (حضرت رسول خدا)

اور ایک چیز صرف عورت پر حرام ہے۔ وہ ۲۱ چیزیں جو احرام کی حالت میں مرد و عورت دونوں پر حرام ہیں وہ درج ذیل ہیں:

(۱) خشکی کے جانور کا شکار کرنا (۲) اسلحہ ساتھ رکھنا (۳) عورتوں کے ساتھ ہم بستری (۴) عورتوں کے ساتھ بوس و کنار۔ (۵) عورتوں کے جسم کو لذت کے ارادہ سے مس کرنا (۶) اجنبی عورت پر شہوت سے نگاہ کرنا (۷) استمنا کرنا (یعنی خود کسی طریقے سے منی نکالنا) (۸) نکاح کرنا یا پڑھنا (۹) خوشبو استعمال کرنا۔ (۱۰) سرمہ لگانا۔ (۱۱) آئینہ دیکھنا۔ (۱۲) تیل ملنا۔ (۱۳) بدن سے بال اکھاڑنا۔ (۱۴) ناخن کاٹنا۔ (۱۵) جسم سے خون نکالنا۔ (۱۶) کسی چیز کو زینت کے ارادہ سے استعمال کرنا خواہ وہ گھڑی یا انگوٹھی ہی کیوں نہ ہو۔ (۱۷) جسم پر پائے جانے والے کیڑے یا جوں وغیرہ مارنا۔ (۱۸) جھوٹ بولنا، گالیاں دینا وغیرہ۔ (۱۹) جدال۔ یعنی واللہ باللہ یا اسی طرح کے دوسرے الفاظ سے قسم کھانا۔ (۲۰) دانت اکھاڑنا۔ (۲۱) حرم سے گھاس وغیرہ اکھاڑنا۔

وہ چار چیزیں جو حالت احرام میں صرف مرد پر حرام ہیں عورت کے لیے جائز ہیں۔ ۱۔ سر چھپانا۔ ۲۔ بند چھت والی سواری میں سفر کرنا۔

۳۔ ایسی چیز پہننا جو پاؤں کے اوپر کے حصے کو مکمل چھپا لے مثلاً جراب، موزہ وغیرہ۔ ۴۔ سلا ہوا کپڑا پہننا۔

اسی طرح ایک چیز ایسی ہے جو حالت احرام میں صرف عورت پر حرام ہے مرد کے لیے جائز ہے۔ یعنی اپنے چہرے کو کپڑے سے چھپانا۔

نوٹ: (الف) یہ تمام چیزیں حالت احرام میں حرام ہیں ان میں سے کچھ کے انجام دینے سے گناہ اور کفارہ دونوں واجب ہوجاتے ہیں اور کچھ کے انجام

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

جو شخص مسجد حرام میں ایک نماز پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی تمام نمازوں کو قبول کرے گا جو اس نے اب تک پڑھی ہیں یا مرتے دم تک پڑھتا رہے گا اور وہ ایک نماز ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔

دینے سے کفارہ تو واجب نہیں ہوتا ہے البتہ صرف گناہ ہوتا ہے۔ جس کے لیے استغفار واجب ہے۔

(ب) جب کفارہ واجب ہو جائے تو اسے مکہ میں دینا چاہیے۔ مگر چونکہ آج کل وہاں یہ عمل بہت مشکل ہے اس لیے وطن واپس پہنچ کر بھی دیا جا سکتا ہے۔

(ج) کفاروں کی تفصیلات یہاں لکھنے کی گنجائش نہیں، اس لیے علمائے دین یا مفصل کتابوں کی طرف رجوع کیا جائے۔ البتہ ایک چیز کا ذکر اہم ہونے کی وجہ سے ضروری ہے۔ وہ یہ کہ مردوں کے لیے احرام باندھنے کے بعد ایسی سواری میں سفر کرنا جائز نہیں جس پر چھپر ہو۔ جیسا کہ حرام چیزوں میں ۲۳ میں ذکر ہوا۔ اگر ایسی گاڑی میں سفر کیا تو اس کا کفارہ دینا ہوگا لیکن اس کی وجہ سے عمرہ یا حج پر کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ واضح رہے کہ یہ مسئلہ مردوں کے لیے ہے عورتیں یا بچے تمام علماء کے نزدیک بند گاڑی میں سفر کر سکتے ہیں۔

اگر کبھی ایک احرام کے دوران خواہ احرام حج کا ہو یا عمرہ تمتع کا یا عمرہ مفردہ کا ایک سے زائد مرتبہ بند گاڑی میں سفر کرنا پڑے۔ مثلاً جو لوگ جہاز میں احرام باندھ لیتے ہیں انھیں جدہ ایرپورٹ پر اتر کر مکہ آنے کے لیے پھر بند بس یا ٹیکسی میں سفر کرنا ہوگا تو کفارہ صرف ایک ہی دینا ہوگا۔

اس مجبوری کا کفارہ ایک دنبہ یا بکرا ہے جس کا گوشت ایسے مستحقین میں تقسیم کرنا ہوگا جو غریب بھی ہوں اور شیعہ بھی۔ ایسے اداروں مثلاً دینی مدارس اور یتیم خانوں کو بھی یہ گوشت یا بکرا دیا جا سکتا ہے جس میں سارے مستحقین ہوں۔ واضح رہے کہ جانور کا گوشت ہی تقسیم کرنا ہوگا۔ رقم تقسیم کرنے سے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس بندے کو میں نے خوشحال اور صاحب استطاعت بنایا ہے اگر وہ ہر ۵ سال پر اس جگہ نہ آیا تو سمجھ لو کہ وہ میری عنایت سے محروم ہے۔ (حضرت امام جعفر صادقؑ)

ذمہ داری پوری نہ ہوگی۔ البتہ کسی ایسے قابل بھروسہ شخص کو روپے دیے جاسکتے ہیں جس پر مکمل یقین ہو کہ وہ اس سے جانور ذبح کرا کر اس کا گوشت مستحقین کو پہنچا دے گا۔ کفارہ دینے کی کوئی مدت نہیں ہے۔ البتہ جتنا جلد دے دیں بہتر ہے۔

(۲) خانہ کعبہ کا طواف: احرام کے مرحلے سے فارغ ہونے کے بعد اب مکہ آکر باقی اعمال انجام دینا واجب ہے۔ مکہ میں داخل ہونے کے بعد چاہیں تو سب سے پہلے عمرہ مکمل کرلیں اور چاہیں تو پہلے آرام کرلیں۔ بہتر یہ ہے کہ پہلے رہائش کا انتظام کر کے کچھ دیر آرام کرلیا جائے۔ اس کے بعد عمرہ کے باقی چھ اعمال انجام دینا ہیں جو دو سے ڈھائی گھنٹہ میں آرام سے مکمل ہوجائیں گے۔ ان میں سب سے پہلے طواف کو انجام دینا ہے۔ مسجد الحرام کے کسی بھی دروازے سے داخل ہو کر خانہ کعبہ کے قریب پہنچیں اور طواف (یعنی خانہ کعبہ کے گرد سات چکر لگانا) انجام دیں۔ طواف شروع کرنے سے قبل پانچ باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

(۱) نیت: اس کی کیفیت یہ ہے کہ: "میں حجۃ الاسلام کے عمرہ تمتع کے لیے طواف بجالاتا ہوں۔ قربۃ الی اللہ" (۲) وضو یا غسل انجام دے کر طواف کیا جائے۔ (۳) جسم ولباس کو ہر نجاست سے پاک ہونا چاہیے۔

(۴) حالت طواف میں مردوں کے لیے شرمگاہ کا چھپا رہنا واجب ہے۔ عورتوں کے لیے اتنا لباس پہننا ضروری ہے جتنا نماز میں پہنا جاتا ہے خصوصاً ہاتھ پہنچیوں تک چھپے رہیں۔

(۵) اگر مرد طواف کرے تو واجب ہے کہ اس کا ختنہ ہو چکا ہو۔ طواف شروع کرنے سے پہلے اوپر ذکر کی گئی پانچوں باتوں کا خیال کرلیں۔ اس کے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

جب لوگوں کا بہت اژدھام ہو اور ایسا ہو کہ نہ لوگ آگے بڑھ سکیں اور نہ پیچھے پلٹ سکیں تو تکبیر کہو۔ یہ تکبیر اس تنگی اور دباؤ کو دور کر دے گی۔ (حضرت امام جعفر صادقؑ)

بعد طواف شروع کریں۔ اور طواف کے دوران آٹھ باتوں پر عمل کرنا واجب ہے۔

(۱) خانہ کعبہ کے گرد سات مکمل چکر لگائیں نہ سات سے کم ہوں نہ زیادہ۔

(۲) پورے سات چکر پے در پے لگائے جائیں یعنی ان چکروں کے درمیان اتنا وقفہ نہ ہو کہ وہ ایک طواف نہ کہلائے۔

(۳) ہر چکر حجر اسود کے پاس سے اس طرح شروع ہو کہ پورا حجر اسود شامل ہو جائے۔

(۴) ہر چکر حجر اسود کے پاس ختم ہو۔ آخری چکر میں حجر اسود سے احتیاطاً تھوڑا آگے بڑھ جائیں مگر اس کو طواف کا جزو نہ سمجھیں۔

(۵) پورے طواف کے دوران خانہ کعبہ بائیں ہاتھ کی جانب ہو۔ اگر کسی وقت بھیڑ کی وجہ سے یا ارکان کو بوسہ دینے کی وجہ سے رُخ پھر گیا اور خانہ کعبہ سامنے یا پشت یا سیدھے ہاتھ کی جانب ہو گیا تو اتنا حصہ طواف میں شمار نہیں کیا جائے گا بلکہ واجب ہے کہ جہاں سے رُخ پھرا تھا واپس وہاں جا کر پھر اس مقام سے چکر پورا کریں۔ البتہ دائیں بائیں یا پشت کی طرف دیکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۶) خانہ کعبہ اور مقامِ ابراہیمؑ کے درمیان (۲۶½) ساڑھے چھبیس ہاتھ کا فاصلہ ہے پس حالتِ اختیار میں جب طواف کیا جائے تو خانہ کعبہ سے (۲۶½) ساڑھے چھبیس ہاتھ کے فاصلے کے اندر اندر کیا جائے۔ اس سے زیادہ فاصلے سے طواف نہ کیا جائے اور یہ فاصلہ بھی اس طرف جہاں حجر اسماعیل موجود ہے صرف (۶½) ساڑھے چھ ہاتھ ہے۔ پس وہاں

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

جو شخص مکہ سے واپس ہو اور یہ نیت کرے کہ آئندہ سال بھی حج کو آئے گی تو اس کی عمر زیادہ کر دی جائے گی۔ (رسول خداؐ)

طواف صرف (۲۶½) ساڑھے چھ ہاتھ کے فاصلہ میں انجام دیا جائے۔

(۷) طواف کرتے وقت جب حجر اسماعیل (جسے ایک چھوٹی گول نصف قطر کی دیوار سے ظاہر کیا گیا ہے) کے پاس سے گزریں تو اس کو بھی طواف میں شامل کر لیں یعنی اس کے اور خانہ کعبہ کے درمیان سے نہ گزریں بلکہ اس طرح طواف کریں کہ حجر اسماعیل بھی بائیں جانب رہے اور اس کے گرد بھی طواف ہو جائے۔

(۸) طواف کی حالت میں کعبہ کے اندر جانا یا شاذروان کے اوپر چلنا یا کعبہ کی دیوار کی بنیاد پر چلنا جائز نہیں ہے۔ جب ان باتوں کی پابندی کرتے ہوئے کعبہ کے گرد سات چکر لگا لیے تو طواف مکمل ہو گیا۔

نوٹ: (الف) طواف کے دوران کچھ پڑھنا ضروری نہیں ہے۔ بالکل خاموشی سے بھی طواف ہو سکتا ہے بلکہ گفتگو بھی کی جا سکتی ہے۔ اگر پڑھنا چاہیں تو کوئی بھی دعا یا درود پڑھا جا سکتا ہے۔

(ب) ہر چکر کے بعد حجر اسود کے قریب آ کر رکنا یا اس کی طرف رخ کر کے ہاتھ اٹھا کر بسم اللہ واللہ اکبر کہنا ضروری نہیں ہے۔ اگر کہنا چاہیں تو خیال رہے کہ بایاں کندھا خانہ کعبہ کی طرف سے ہٹنے نہ پائے ورنہ طواف غلط ہو سکتا ہے۔ یعنی بجائے پورا رخ پھیر کر سینہ کعبہ کی طرف کرنے کے صرف چہرہ موڑ کر بسم اللہ یا اللہ اکبر کہہ دیا جائے۔

(۳) نمازِ طواف: طواف کے فوراً بعد ۲ رکعت طواف کی نماز پڑھنا ہے۔ اس میں مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

الف: یہ نماز بالکل صبح کی نماز کے طریقے سے پڑھی جائے گی اور صبح ہی کی

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

جو شخص ایام تشریق (۱۱، ۱۲، ۱۳ ذی الحجہ) میں اپنی آنکھ، زبان اور اپنے ہاتھ کو اپنے قابو میں رکھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے نامۂ اعمال میں جس حج میں آیا ہے اسی کے مثل ایک اور حج لکھ دے گا۔

طرح اس میں دو رکعتیں ہوں گی۔

ب: اس کی نیت یہ ہوگی "میں حجۃ الاسلام کے عمرہ تمتع کی ۲ رکعت نماز طواف پڑھتا ہوں۔ قربۃً الی اللہ۔"

ج: یہ نماز مقام ابراہیمؑ کے بالکل پیچھے پڑھنا واجب ہے اگر وہاں ممکن نہ ہو تو اس کے دائیں یا بائیں جانب۔ وہاں ممکن نہ ہو تو پیچھے ہٹ کر پڑھی جائے۔ مگر جس حد تک ممکن ہو مقام ابراہیمؑ کے جتنے قریب پڑھ سکتے ہوں پڑھیں۔

د: اس نماز سے پہلے اذان و اقامت نہیں ہے۔

ر: جو پتھر مسجد الحرام کے صحن میں لگا ہے اس پر سجدہ درست ہے اس لیے اس نماز کے دوران سجدہ گاہ یا مہر رکھنے کی ضرورت نہیں بلکہ مسجد الحرام کے فرش پر ہی سجدہ کیا جائے۔

س: باقی اس کی وہی تمام شرائط ہیں جو عام واجب نمازوں کی ہیں۔

(۴) سعی: طواف کی نماز کے بعد اب عمرہ تمتع میں چوتھا واجب کام سعی انجام دینا ہے یعنی صفا و مروہ کے درمیان سات چکر لگانا۔ اس میں مندرجہ ذیل باتوں کا خیال کریں۔

الف۔ نیت: جو یوں کی جائے گی "میں حجۃ الاسلام کے عمرہ تمتع کے لیے سعی کرتا ہوں۔ قربۃً الی اللہ۔"

ب۔ صفا سے چکر لگانا شروع کریں اور مروہ پر ختم کریں۔

ج۔ سات چکر لگائیں جس کی کیفیت یہ ہوگی کہ پہلے صفا سے مروہ گئے یہ ایک چکر ہو گیا۔ پھر مروہ سے صفا کی جانب واپس آئے یہ دوسرا چکر ہو گیا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

حج کرنے والا جب جمرہ کو کنکریاں مارتا ہے تو اپنے گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔
جس شخص نے ۳ حج کر لیے وہ تا ابد فقیر و تنگدست نہ ہوگا۔ (حضرت امام جعفر صادقؑ)

پھر صفا سے مروہ کی جانب چلے یہ تیسرا چکر ہو گیا۔ اس طرح جب سات چکر لگائیں گے تو اختتام مروہ پر ہوگا۔ گویا جانا اور آنا دو چکر شمار ہوں گے۔

د۔ چکر لگاتے وقت رخ سامنے کی جانب ہو یعنی جب صفا سے مروہ کی جانب چلیں تو رخ مروہ کی جانب ہو اور جب مروہ سے صفا کی جانب آئیں تو رخ صفا کی جانب ہو پس الٹا چلنا صحیح نہیں ہے۔ البتہ دائیں بائیں یا پیچھے کی طرف صرف مڑ کر دیکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے، بشرطیکہ سینہ سامنے کی طرف ہو۔ (یعنی جس طرف جا رہے ہیں)۔

نوٹ: • سعی پیدل بھی ہو سکتی ہے سواری پر بھی، دوڑ کر بھی ہو سکتی ہے اور آہستہ آہستہ چل کر بھی۔ • ہر چکر کے اختتام پر مروہ یا صفا پر تھوڑی دیر بیٹھ کر آرام کر سکتے ہیں۔ اسی طرح دوران چکر درمیان میں بھی مختصر وقت کے لیے بیٹھا جا سکتا ہے۔ لیکن رخ اس طرف رہے جدھر جا رہے ہوں۔ • اس میں وضو ہونا یا جسم و لباس کا پاک ہونا ضروری نہیں البتہ ان امور کا خیال رکھنا بہتر ہے پس اگر کسی کا وضو ٹوٹ گیا۔ تب بھی وہ سعی انجام دے سکتا ہے۔

حلق یا تقصیر: اب عمرہ تمتع کا پانچواں عمل انجام دینا ہے۔ جب صفا و مروہ کے درمیان سات چکر لگا لیے تو سعی ہو گئی۔ اس وقت انسان مروہ پر ہوتا ہے۔ اب اسے تقصیر کروانا ہے یعنی سر یا داڑھی یا مونچھ کے تھوڑے سے بال یا کچھ ناخن کٹوالیں یا خود کاٹ لیں۔ اس کی نیت یہ ہے:

"حجۃ الاسلام کے عمرہ تمتع کے احرام سے فارغ ہونے کے لیے تقصیر کرتا ہوں۔ قربۃً الی اللہ۔"

اس میں خیال رہے کہ حلق یا تقصیر یا تو خود انجام دیں یا کسی ایسے شخص

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

جس شخص نے ۳ مومنین کو ساتھ لے کر حج کیا گویا اس نے اللہ تعالیٰ کو اپنے نفس کی قیمت دے کر خرید لیا اور اس سے یہ نہیں پوچھا جائے گا کہ یہ مال اس نے کہاں سے حاصل کیا۔

سے مدد لیں جو بغیر احرام کے ہو یا اس کا احرام اتر گیا ہو۔ جو خود حالت احرام میں ہو اور اس نے تقصیر نہیں کی وہ دوسروں کی تقصیر یا حلق نہیں کرسکتا۔ البتہ اگر یہ غلطی ہوگئی تو حلق یا تقصیر صحیح رہے گی اور احرام اتر جائے گا۔

تقصیر کے بعد اب احرام اتار دیا جائے اور وہ تمام چیزیں جو احرام کی وجہ سے حرام ہوگئی تھیں پھر حلال ہو جاتی ہیں البتہ تین باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

الف۔ جب تک حج مکمل نہ ہو جائے سر منڈوانا جائز نہیں ہے۔

ب۔ بغیر ضرورت کے حج کا احرام پہننے تک مکہ سے باہر نہ جائیں۔

ج۔ یہاں تک کہ جدہ یا عرفات و منیٰ کی زیارت کے لیے بھی نہ جائیں۔

د۔ اب حج مکمل ہونے تک کوئی عمرہ مفردہ نہیں کرسکتے۔

مکہ میں کیا کریں؟

اس کے ساتھ ہی عمرہ تمتع مکمل ہوگیا یعنی آپ نے حج کے پہلے حصے کو انجام دے دیا اور اب ۸ ذی الحجہ سے حج کا دوسرا حصہ شروع ہوگا۔ اسی دوران آپ کو مکہ میں ہی قیام کرنا ہوگا۔ کوشش کریں کہ جتنا عرصہ مکہ میں قیام رہے زیادہ سے زیادہ وقت مسجد الحرام میں گزارا جائے اور حتی الامکان عبادات انجام دی جائیں۔ درج ذیل امور کا زیادہ خیال رکھیں۔

(۱) زیادہ سے زیادہ طواف کریں۔ طواف کا مطلب ہے اپنے عام لباس میں کعبہ کے سات چکر لگانا۔ اس کا طریقہ وہی ہوگا جو عمرے کے طواف میں گزرا ہے۔ اس کے بعد سعی اور سر کے بال نہیں کاٹے جاتے۔ یہ طواف عزیز و اقارب، دوست، رشتہ دار زندہ ہوں یا مردہ سب کی طرف سے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

جو شخص ۴۰ حج کرے وہ فشار قبر سے تا ابد محفوظ رہے گا اور جب وہ مرے گا تو فرشتے قبر کے اندر اس کی آنکھوں کے سامنے نماز پڑھتے رہیں گے اور ان نمازوں کی ایک رکعت

ہو سکتے ہیں۔ پس جس کی طرف سے طواف ہے، نیت میں اس کا نام یا رشتہ لیں مثلاً: میں اپنے والدین کا طواف کرتا ہوں۔" قربۃ الی اللہ۔" مکہ میں طواف سب سے افضل عبادت ہے۔

(۲) اعتکاف: اگر آپ کے لیے ممکن ہو تو ان دو مساجد میں سے ایک میں اعتکاف ضرور کریں کیونکہ ان مساجد میں حضرت رسول خداؐ نے نماز جمعہ پڑھائی ہے اور وہ مساجد یہ ہیں۔ (۱) مسجد الحرام، (۲) مسجد نبویؐ۔

(۳) ساری ادا نمازیں مسجد الحرام میں پڑھیں۔ قضا بھی۔ جتنی ممکن ہو سکے اسی مسجد میں پڑھیں کیونکہ یہاں کی ایک نماز کا ثواب دس لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔

(۴) جتنا ممکن ہو تلاوت قرآن کریں۔ ایک قرآن ختم کر سکیں تو بہت بہتر ہے۔

(۵) کعبہ کی صرف زیارت کرنا بھی ثواب رکھتا ہے۔ اس لیے جب تھکن زیادہ ہو اور نماز و طواف کی ہمت نہ ہو تو فرش پر بیٹھ کر صرف خانہ کعبہ کو دیکھتے رہیں۔

مکہ میں جو مقدس مقامات ہیں ان کی زیارت کریں خصوصاً رسول اکرمؐ کی ولادت گاہ، بیت خدیجہؑ، غار حرا، غار ثور اور جنت المعلیٰ کا قبرستان۔

جنت المعلیٰ میں حضرت خدیجہؑ، حضرت ابو طالبؑ، حضرت آمنہؑ، حضرت عبد مناف اور رسول اکرمؐ کے فرزند حضرت قاسمؑ کی قبریں ہیں۔ اس قبرستان کی زیارت کریں۔ اپنے ساتھ زیارت کی کتاب لے جائیں اور زیارت پڑھیں۔ نیز بے شمار مومنین بھی یہاں دفن ہیں۔ ان کی زیارت پڑھیں اور ایصال ثواب کے لیے سورۃ فاتحہ کی تلاوت کریں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

حج تمتع

اب آپ کے واجب حج کا دوسرا حصہ شروع ہوتا ہے جو حج تمتع کہلاتا ہے۔ اس میں ۱۳ چیزیں واجب ہیں:

۱: احرام باندھنا۔ ۲: عرفات میں ۹ ذی الحجہ کو ظہر سے غروب تک ٹھہرنا۔

۳: مشعر الحرام (مزدلفہ) میں شب عید ٹھہرنا۔

۴: عید کے دن منیٰ آ کر بڑے شیطان کو کنکریاں مارنا۔

۵: عید کے دن منیٰ میں قربانی کرنا۔

۶: اس کے بعد سر منڈوانا یا تقصیر کروانا۔ ۷: حج کا طواف کرنا۔

۸: طواف کی نماز پڑھنا۔ ۹: سعی۔ ۱۰: طواف النساء کرنا۔

۱۱: طواف النساء کی ۲ رکعت نماز۔ ۱۲: گیارھویں اور بارھویں رات منیٰ میں ٹھہرنا۔

۱۳: گیارھویں اور بارھویں کے دن تینوں شیطانوں کو کنکریاں مارنا۔

ان چیزوں کو مکمل طور پر انجام دینے کے بعد آپ کا حج مکمل ہو گیا۔ ان کی تفصیلات علمائے دین سے دریافت کریں یا حج کے احکام کے بارے میں تفصیلی کتابوں کی جانب رجوع کریں۔ البتہ مختصر تذکرہ درج ذیل ہے۔

(۱) احرام باندھنا: حج تمتع کے لیے اب جو احرام باندھا جائے گا یہ مکہ معظمہ میں کسی بھی مقام سے باندھا جا سکتا ہے۔ یہاں تک کہ اپنی رہائش گاہ سے بھی باندھا جا سکتا ہے۔ اس میں بھی وہی تین باتیں ضروری ہیں جن کا تذکرہ عمرہ کے احکام میں کیا گیا یعنی ۱: دو چادریں ہونا چاہئیں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

۲: نیت "حج تمتع کے لیے احرام باندھتا ہوں قربة الی اللہ۔

۳: تلبیہ۔ صحیح عربی میں یہ جملہ کہنا:

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ. لَبَّيْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ. اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ،

اس کے بعد وہی ۲۵ باتیں حرام ہوجائیں گی جن کا تذکرہ کیا جاچکا ہے

یہ احرام ۸ ذی الحجہ کو باندھنا بہتر ہے۔

(۲) عرفات میں ٹھہرنا: مکہ سے تقریباً ۱۴ میل کے فاصلے پر واقع ایک وادی ہے جو عرفات کہلاتی ہے۔ اگرچہ اس میں ۹ ذی الحجہ کو ظہر سے غروب تک ٹھہرنا واجب اور حج کا دوسرا رکن ہے لیکن عام طور پر حاجی حضرات ۸ ذی الحجہ کو مکہ سے احرام باندھ کو اسی تاریخ کو عرفات چلے آتے ہیں اور رات وہیں گذارتے ہیں اور ۹ تاریخ کو صبح ہی سے اس میدان میں موجود ہوتے ہیں۔

عرفات میں ٹھہرنے کی دو شرائط ہیں۔

الف: زوال آفتاب کے وقت نیت کریں: " میں حج تمتع کے لیے ظہر سے غروب تک عرفات میں ٹھہرتا ہوں۔ قربة الی اللہ۔"

ب: زوال آفتاب سے غروب آفتاب تک میدان عرفات میں ہی رہیں۔

نوٹ: صرف رہنا واجب ہے باقی اور کوئی کام واجب نہیں۔ یعنی چاہے اپنے خیمہ میں بیٹھیں یا لیٹیں کہیں کھڑے رہیں یا پیدل میدان عرفات ہی میں ٹہلیں۔ پوراوقت خاموشی میں گزاریں یا باتیں کریں سب جائز ہے البتہ

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

دے گا۔ جس میں بہت سے بالا خانے ہوں گے اور ہر بالا خانے میں حور العین میں سے ایک حور ہوگی اور ہر حور کے ساتھ ۳ سو حسین و جمیل کنیزیں ہوں گیں۔ (حضرت امام رضاؑ)

مستحب ہے کہ سارا وقت دعاؤں میں صرف کریں۔

(۳) مشعر الحرام میں ٹھہرنا: عرفات میں ۹ تاریخ کو غروب تک ٹھہرنے کے بعد اب وہاں سے مشعر الحرام (مزدلفہ) میں پہنچنا ہے۔ یہاں اصل میں صبح صادق سے طلوع آفتاب تک ٹھہرنا واجب ہے۔ لیکن احتیاط یہ ہے کہ عرفات سے مشعر پہنچنے کے بعد پوری رات (جو عید کی رات ہوگی) وہیں گزار دیں یہاں ٹھہرنے میں بھی دو شرائط ہیں:

الف: صبح صادق سے پہلے نیت کریں: "میں حج تمتع کے لیے مشعر الحرام میں صبح صادق سے طلوع آفتاب تک ٹھہرتا ہوں۔ قربۃ الی اللّٰہ"

ب: صبح صادق سے سورج نکلنے تک مزدلفہ کے میدان میں رہیں۔

نوٹ: الف: سورج نکلنے سے پہلے یہاں سے نکلنا حرام ہے البتہ عرفات کی طرح آپ کی مرضی ہے کہ مشعر الحرام میں یہ وقت جس طرح بھی چاہیں گزاریں۔

ب: یہاں قیام کے دوران رمی الجمرات (شیطانوں پر کنکریاں مارنا) کے لیے اسی میدان سے کنکر چننا مستحب ہے۔

ج: عورتیں بوڑھے اور بیمار اگر ان کے لیے ٹھہرنے میں سختی ہو تو سورج نکلنے سے پہلے بھی یہ مشعر الحرام سے نکل سکتے ہیں۔

مشعر الحرام میں طلوع آفتاب تک ٹھہرنے کے بعد سورج نکلتے ہی اب منیٰ کے میدان کی جانب روانہ ہو جائیں جہاں جا کر اسی دن (جو عید قربان کا دن ہوگا) تین واجبات انجام دینا ہیں۔

(۴) کنکریاں مارنا: عید کی صبح منیٰ پہنچ کر سب سے پہلے جمرہ عقبہ (بڑے

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

حج کا ثواب جنت ہے اور عمرہ ہر گناہ کا کفارہ ہے اور سب سے افضل عمرہ ماہ رجب کا عمرہ ہے۔ (رسول خداؐ)

شیطان) کو سات کنکریاں مارتا ہیں۔ اس میں درج ذیل باتوں کا خیال رکھیں:

الف: نیت: "حج تمتع کے لیے جمرہ عقبہ کو سات کنکریاں مارتا ہوں قربۃً الی اللہ"

ب: یہ کنکریاں حرم سے اٹھائی گئی ہوں لیکن بہتر ہے کہ مشعر الحرام سے لی گئی ہو۔ جو حرم ہی کا ایک حصہ ہے۔

ج: ہر کنکری نئی ہو یعنی اس سے پہلے کسی نے اس کو شیطان کو مارنے میں استعمال نہ کیا ہو۔ (یعنی جمرات کے قریب سے انھیں نہ اٹھایا جائے)۔

د: غصبی نہ ہو یعنی کسی دوسرے کی کنکری بغیر اس کی اجازت کے استعمال نہیں کی جا سکتی۔

ر: ۱۰ تاریخ کو طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک کسی بھی وقت شیطان کو مار سکتے ہیں۔

س: کنکریاں ماری جائیں پس اگر کسی نے لے جا کر شیطان پر رکھ دیں تو کافی نہیں۔

ص: کنکری شیطان تک پہنچ جائے اگر ماری اور نہیں پہنچی تو وہ گنتی میں نہ آئے گی۔

ط: سات کنکریاں ماری جائیں اس سے کم نہ ہوں۔

ع: کنکریاں ایک ایک کرکے ماری جائیں ایک ساتھ کئی کنکریاں نہ پھینکی جائیں۔

ف: ماری ہوئی کنکری جمرہ (شیطان) تک پہنچ جائے اور بغیر کسی چیز سے ٹکرائے پہنچے۔

نوٹ: الف: جس کے لیے کسی مجبوری سے کنکریاں پھینکنا ناممکن یا بہت مشکل ہو وہ اپنی جگہ کسی دوسرے کو اپنا نائب بنا کر اس سے اپنی جانب سے کنکریاں پھینکوا سکتا ہے۔

ب: ۱۰ تاریخ کو صرف بڑے شیطان کو کنکریاں مارتا ہیں دوسرے دو شیطانوں کو نہیں۔

ج: عورتوں کو اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیے کہ وہ اپنے کنکر خود ماریں۔ ۱۰

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

نماز ایک ایسا فریضہ ہے جو ۲۰ حجوں سے بہتر ہے اور ایک حج اس گھر سے بہتر ہے جو سونے سے بھرا ہوا ہو اور وہ سب کا سب تصدق کر دیا جائے۔ (امام جعفر صادقؑ)

ذی الحجہ کو بھی اور ۱۱، ۱۲ کو بھی۔ شوہر، بیٹے، بھائی یا کسی دوسرے کو نائب بنا کر بھیج دینا غلط ہے۔ البتہ اگر ہجوم کی وجہ سے دن کو کنکر مارنا ممکن نہ ہو تو رات کو ماریں لیکن حتیٰ الامکان یہ فریضہ خود ادا کرنا ہے۔

(۵) قربانی: منیٰ میں عید کے دن کنکریاں مارنے کے بعد اب دوسری ذمہ داری یہ ہے کہ قربانی کریں۔ جس جانور کی قربانی کریں اس میں درج ذیل شرائط ہوں۔

الف: قربانی اونٹ، گائے یا بھیڑ بکری میں سے کسی کی بھی کی جاسکتی ہے اس کے علاوہ دوسرے جانور کی قربانی جائز نہیں ہے البتہ نر و مادہ دونوں کی قربانی جائز ہے۔

ب: اونٹ ہو تو چھٹے سال میں داخل ہو چکا ہو۔ گائے اور بکری دو سال مکمل کر کے تیسرے میں داخل ہو چکی ہو۔ بھیڑ ہو تو سات ماہ مکمل کر کے آٹھویں میں داخل ہو چکی ہو مگر احتیاط یہ ہے کہ ایک سال مکمل کر کے دوسرے سال میں داخل ہو چکی ہو۔

ج: جانور بہت بوڑھا نہ ہو۔

د: صحیح و سالم ہو یعنی بیمار، خصی، کانا، لنگڑا ایسا نہ ہو جس میں کوئی اور نقص ہو۔

قربانی کرتے وقت درج ذیل باتوں کا خیال رکھیں:

۱: شیطان کو کنکر مارنے کے بعد قربانی کی جائے۔

۲: نیت: "حج تمتع کے لیے قربانی کرتا ہوں قربۃً الی اللہ۔"

۳: قربانی ہر شخص کی طرف سے الگ الگ ہونا چاہیے یعنی یہ جائز نہیں کہ ایک قربانی میں کئی آدمی شریک ہوں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

۴ چیزوں میں جھگڑا نہ کرنا چاہیے۔ کفن کی قیمت میں، غلام کی قیمت میں قربانی کا جانور خریدنے میں اور مکہ کے کرایہ میں (امام جعفر صادقؑ)

نوٹ: الف: ضروری نہیں کہ قربانی کو اپنے ہاتھوں سے ذبح کرے بلکہ کسی اور سے بھی کرائی جا سکتی ہے اس صورت میں احتیاط یہ ہے کہ خود بھی نیت کرے اور جس کو نائب بنایا ہے وہ بھی نیت کرے۔

ب: قربانی حتی الامکان منیٰ میں ہو۔ حکومت نے نئی قربان گاہ منیٰ سے باہر بنوائی ہے۔ اگر منیٰ کی حدود میں کوئی قربان گاہ مل جائے یا کسی اور طریقے سے منیٰ میں قربانی کر سکیں تو اسی میں قربانی واجب ہے اور باہر والی قربان گاہ میں غلط ہے۔ اگر منیٰ میں قربانی ممکن نہ ہو تو باہر والی قربان گاہ میں قربانی صحیح ہے یا اگر کوئی معتبر شخص گواہی دے دے کہ موجودہ قربان گاہ منیٰ میں ہے تو اسی میں قربانی صحیح ہے۔

ج: بینک کے ذریعہ قربانی غلط ہے۔

(۲) سر منڈوانا یا تقصیر: اب منیٰ میں بقرعید کے دن موجود حاجی کا تیسرا فریضہ یہ ہے کہ قربانی کے بعد سر منڈوائیں یا تقصیر کروائیں (یعنی سر یا داڑھی یا مونچھ کے چند بال یا کچھ ناخن کٹوائیں) اس میں ہر حاجی کو اختیار ہے۔ البتہ دو گروہوں کو یہ اختیار نہیں ہے۔

عورتیں: ان کے لیے سر منڈوانا جائز نہیں ہے بلکہ یہ تقصیر ہی کروائیں گی۔

جو پہلی دفعہ حج کر رہا ہے اس کے لیے احتیاط کے قریب یہی ہے کہ سر منڈوائے۔ بہرحال چاہے سر منڈوائے یا تقصیر کروائیں اس میں نیت ضروری ہے جو یہ ہے:

جو سر منڈوائے: ''حج تمتع کے احرام سے فارغ ہونے کے لیے حلق بجا لاتا ہوں، قربۃً الی اللہ۔''

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

حج کرنے والا اور عمرہ کرنے والا جب واپس ہوتے ہیں تو ایسے ہوتے ہیں کہ جیسے وہ دونوں ابھی پیدا ہوئے ہیں اور اگر مر گئے تو ایسے جس کے ذمہ کوئی گناہ نہ ہو۔ (حضرت امام جعفر صادقؑ)

جو تقصیر کروائے: ''حج تمتع کے احرام سے فارغ ہونے کے لیے تقصیر بجا لاتا ہوں۔ قربۃً الی اللہ۔''

نوٹ: یہاں ایک بڑی غلطی کی جاتی ہے۔ تفصیل آخر میں دیکھیں۔

حلق (سر منڈوانا) یا تقصیر کے بعد اب منیٰ کے جو تین واجبات ہیں ختم ہو گئے اور اب حاجی احرام سے فارغ ہو گئے یعنی واپس خیمہ میں آکر احرام اتار دیں اور وہ تمام پابندیاں جو احرام کی وجہ سے تھیں ختم ہو گئیں اور احرام کی وجہ سے جو چیزیں حرام تھیں دوبارہ حلال ہو گئیں سوائے تین کے یعنی خوشبو، بیوی اور شکار کے۔ یہ تینوں ابھی حرام ہی رہیں گی۔

اب جو پانچ اعمال بیان کیے جا رہے ہیں یعنی:

۷: طواف کعبہ۔ ۸: نماز طواف۔ ۹: سعی۔ ۱۰: طواف النساء۔ ۱۱: نماز طواف النساء۔

یہ پانچوں اعمال ۱۰ تاریخ کو منیٰ کے تینوں واجبات کے بعد انجام دیے جائیں گے۔ چاہے تو اسی دن مکہ واپس جا کر (کیونکہ یہ پانچوں اعمال مکہ ہی میں انجام دیے جا سکتے ہیں) ان کو انجام دے دیں۔ مگر شام کو غروب آفتاب سے پہلے پہلے منیٰ واپس پہنچنا ہے۔ کیونکہ گیارہویں شب اور بارہویں شب کو غروب آفتاب سے منیٰ میں رہ کر رات گزارنا واجب ہے۔ پس اگر منیٰ کے تینوں واجبات کے بعد اتنا وقت ہو کہ مکہ جا کر ان پانچوں اعمال کو انجام دے کر غروب آفتاب تک منیٰ پہنچ جائیں تو بہتر ہے کہ واپس مکہ جا کر انہیں انجام دیں اور اگر اتنا وقت نہ ہو یا انسان نہ چاہے تو یہ واجبات گیارہ تاریخ کو منیٰ سے جا کر بھی انجام دے سکتا ہے مگر پھر یہ شرط ہے کہ غروب سے پہلے آ جائے اور

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

جو شخص مکّہ میں ختم قرآن کرے گا وہ اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک رسول خدا کی زیارت نہ کرے اور جنت میں اپنی منزل نہ دیکھ لے (امام حسین)

اگر نہ چاہے تو بارہ تاریخ کو بھی جا کر انجام دیے جا سکتے ہیں بلکہ ذی الحجہ کے پورے مہینے میں ان پانچوں اعمال کو انجام دیا جا سکتا ہے۔

(۷) طواف کعبہ: اوپر والے نوٹ کی روشنی میں انسان جب چاہے مکہ آ کر طواف انجام دے۔ اس کی نیت یہ ہوگی: ''میں حج تمتع کے لیے خانہ کعبہ کا طواف کرتا ہوں۔ قربۃ الی اللّٰہ۔'' اس کی تمام شرائط (نیت کو چھوڑ کر) وہی ہوں گی جو عمرہ تمتع کی گفتگو میں بیان کی گئیں اور بالکل وہی طریقہ ہوگا۔

(۸) نماز طواف حج: طواف کے بعد مقام ابراہیمؑ پر اس کی دو رکعت نماز انجام دینا ہوگی اس کی شرائط و طریقہ بھی بالکل وہی ہے جو عمرہ تمتع کے تذکرہ میں بیان کیا گیا۔ صرف نیت یہ ہوگی: ''میں حج تمتع کے طواف کی دو رکعت نماز پڑھتا ہوں قربۃ الی اللّٰہ۔''

(۹) سعی: نماز طواف کے بعد صفا و مروہ کے درمیان سعی (سات چکر لگانا) انجام دیں۔ اس کا طریقہ و شرائط بالکل وہی ہیں جو عمرہ تمتع کے ذکر میں بیان کیا گیا۔ صرف نیت یہ ہوگی: ''میں حج تمتع کے لیے سعی کرتا ہوں قربۃ الی اللّٰہ۔''

(۱۰) طواف النساء: سعی کے بعد پھر خانہ کعبہ کی جانب آئیں اور اب پھر ایک مرتبہ طواف (یعنی خانہ کعبہ کے گرد سات چکر) بالکل اسی طریقے اور شرائط سے انجام دیں جس طرح عمرۂ تمتع میں گزرا۔ اس دوسرے طواف کا نام طواف النساء ہے اس کے اور اس کی نماز کے بعد مرد کے لیے عورت اور عورت کے لیے مرد (جو احرام کی وجہ سے حرام ہو گئے تھے) پھر حلال ہو جاتے ہیں اس کا طریقہ بالکل وہی ہے جو دوسرے طوافوں کا تھا فرق صرف نیت کا ہے جو یہ ہوگی: ''میں حج تمتع کے لیے طواف النساء انجام دیتا/دیتی ہوں قربۃ الی اللّٰہ۔''

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

امام کے لوگوں کو دعا رد نہیں ہوتی۔ اور سید کی عرش تک پہنچتی ہے۔ باپ کی دعا اپنی اولاد کے لیے۔ مظلوم کی بددعا اس پر ظلم کرنے والے کے لیے۔ عمرہ کرنے والے کی دعا عمرہ

(۱۱) نماز طواف النساء: طواف النساء کے بعد اب مقام ابراہیمؑ پر ۲ رکعت نماز پڑھیں اس کا طریقہ و شرائط وہی ہیں جو اس سے پہلے کی طواف کی نمازوں کا ہے۔ فرق صرف نیت میں ہے۔ اس کی نیت یہ ہوگی:

"میں حج تمتع کے طواف النساء کی دو رکعت نماز پڑھتا ہوں قربۃً الی اللہ۔"

نوٹ: منیٰ میں سر منڈوانے یا تقصیر کے بعد بھی تین چیزیں حرام رہ گئی تھیں اس میں سے خوشبو حج کے طواف، نماز طواف اور سعی کے بعد حلال ہو جاتی ہے اور بیوی طواف النساء اور اس کی نماز کے بعد حلال ہو جاتی ہے۔ شکار بہر حال حرم کی حدود میں حرام رہے گا۔

(۱۲) منیٰ میں رات گزارنا: منیٰ میں گیارہویں اور بارہویں تاریخ کی شب کو غروب آفتاب سے آدھی رات تک رہنا واجب ہے۔ اس میں نیت ضروری ہے جو یہ ہے: "میں حج تمتع کے لیے منیٰ میں گیارہویں شب / بارہویں شب گزارتا ہوں قربۃً الی اللہ۔"

(۱۳) رمی الجمرات: منیٰ میں گیارہویں اور بارہویں کے دن واجب ہے کہ تینوں شیطانوں کو سات سات کنکریاں ماری جائیں۔ چھوٹے شیطان کو اولیٰ درمیان کو وسطیٰ اور بڑے کو عقبہ کہا جاتا ہے اس میں مندرجہ ذیل شرائط ہیں:

الف: نیت: "میں حج تمتع کے لیے گیارہویں تاریخ کو / بارہویں کو جمرۂ اولیٰ کو (پھر جمرہ وسطیٰ کو پھر جمرہ عقبہ کو) کنکریاں مارتا ہوں قربۃً الی اللہ۔"

ب: ترتیب: پہلے اولیٰ کو پھر وسطیٰ کو اور پھر عقبہ کو کنکریاں ماری جائیں۔

ج: وقت: طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک اور باقی وہی تمام شرائط ہر شیطان کو کنکریاں مارنے کے سلسلے میں ہیں جو (نمبر ۴ میں) بتائی گئی ہیں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

کر کے پلٹ آنے تک۔ روزہ دار کی دعا، اس کے افطار کرتے تک۔ (حضرت رسول خداؐ)

نوٹ: اگر کسی کو کوئی مجبوری ہو مثلاً بیماری تو وہ رات کو بھی کنکریاں مار سکتا ہے۔

منیٰ سے واپسی: بارھویں تاریخ کو تینوں شیطانوں کو کنکریاں مارنے کے بعد ظہر کے وقت تک منیٰ میں ٹھہرنا ہے۔ ظہر کے بعد غروب سے پہلے پہلے مکہ واپس آجانا ہے اگر غروب سے پہلے پہلے واپس نہ آئے تو پھر اب وہ رات بھی (جو تیرھویں رات ہوگی) منیٰ میں گزارنا پڑے گی اور تیرھویں کی صبح کو پھر تینوں شیطانوں کو کنکریاں مارنا ہوں گی۔ البتہ اس کے بعد جس وقت چاہیں منیٰ سے چل کر مکہ آسکتے ہیں۔

بہرحال بارھویں کو ظہر کے بعد آپ مکہ کی جانب آجائیں یا تیرھویں کو کسی بھی وقت چلے آئیں۔ اب آپ مکہ پہنچ چکے ہیں اگر آپ اس دوران وہ پانچوں اعمال بجالاچکے ہیں۔ جن کا تذکرہ (نمبر ۷ تا ۱۱ میں) کیا گیا تو اب آپ کا حج مکمل ہوگیا ہے اور آپ حاجی بن چکے ہیں اور اگر وہ اعمال انجام نہیں دیے تو واپس مکہ آکر انہیں انجام دیں اور پھر آپ کا حج مکمل ہوجائے گا اور خدا (جو ہر مومن کی خلوص دل سے انجام دی گئی عبادت کو قبول کرتا ہے) نے آپ کو ہر گناہ سے پاک کردیا اور معصومؑ کے ارشاد کے مطابق آپ اس طرح واپس آئیں گے جس طرح ماں کے پیٹ سے پیدا شدہ معصوم بچہ۔ کوشش کیجیے کہ حکم خدا کی اطاعت، گناہوں سے دوری اور نفس پر کنٹرول کا جو مظاہرہ آپ نے حج میں کیا وطن آکر بھی آپ اسی کی پابندی کرتے رہیں اور جس طرح گناہ بخشوا کے آئے ہیں اب مزید گناہ نہ ہونے پائیں۔

آپ کو حج مبارک! خدا آپ کے حج کو قبول کرے!!

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

[illegible] کی جلدی
کرو۔ قبل اس کے کہ وہ گناہوں میں آلودہ ہو جائیں۔ (حضرت علیؑ)

چند قابل توجہ امور

۱: حج کے ساتھ مدینہ منورہ کی زیارت کی بہت تاکید ہے۔ البتہ اختیار ہے چاہے حج سے پہلے جائیں یا بعد میں۔

۲: مدینہ میں چالیس نمازیں ادا کرنا یا کم از کم آٹھ دن رہنا ضروری نہیں ہے۔

۳: عمرۂ تمتع کے بعد، حج مکمل ہونے تک مکہ سے نکلنا صحیح نہیں ہے۔ پس اس دوران جدہ جانا یا عرفات و منیٰ کی زیارت صحیح نہیں ہے۔

۴: مسجد الحرام و مسجد النبی کے پتھر پر سجدہ صحیح ہے اگر کبھی قالین بچھا ہو تو تنکوں کی چٹائی، پنکھا یا کاغذ رکھ کر سجدہ کریں۔ ہاتھ یا ناخن پر سجدہ غلط ہے۔

۵: عمرہ تمتع اور حج تمتع کے درمیان عمرہ مفردہ نہیں ہو سکتا۔

۶: جس نے جان بوجھ کر یا مسئلہ نہ معلوم ہونے کی وجہ سے طواف النساء چھوڑ دیا اسے خود جا کر کرنا ہوگا۔ بھولے سے چھوڑ دیا تو نائب بنایا جا سکتا ہے۔

۷: مسافر کے لیے حکم شریعت ہے کہ دوران سفر پر چار رکعتی نماز کو قصر کرے یعنی دو رکعت نماز پڑھے۔ لیکن چار مقامات ایسے ہیں جہاں مسافر کو اختیار ہے چاہے پوری نماز پڑھے یا قصر پڑھے۔ ان میں مکہ و مدینہ بھی شامل ہیں۔

۸: برادران اہل سنت کے ساتھ جماعت نماز میں شرکت کا ثواب ہے۔ اس لیے جماعت کی نیت کر کے مسجد الحرام اور مسجد النبوی میں نماز پڑھنا بہتر ہے۔ اس صورت میں حمد و سورہ بھی خود پڑھیں گے اور پوری نماز آہستہ آواز میں پڑھی جائے گی۔ خواہ وہ مغرب عشاء یا صبح کی نماز کیوں نہ ہو۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

جو شخص صبح و شام علم کی طلب میں مصروف رہتا ہے۔ درحقیقت وہ رحمت الٰہی میں غوطہ زن رہتا ہے۔ (امام محمد باقرؑ)

عمرۂ مفردہ

اگرچہ ہمارا موضوع واجب حج ہے مگر ضمناً عمرۂ مفردہ (وہ عام عمرہ جس کا حج سے کوئی تعلق نہیں ہے) کا طریقہ بھی بتانا مناسب ہے۔ خصوصاً اس لیے کہ بعض حضرات جو پہلے مکہ آ کر حج سے پہلے ہی مدینہ جانا چاہتے ہیں انہیں چونکہ پہلے یہ والا عمرہ کرنا پڑے گا اس لیے اس کا طریقہ معلوم کرنا ضروری ہے۔

اب تک جو پانچ کام بتائے گئے عمرہ مفردہ میں بھی پہلے یہی پانچ کام کرنا ہے۔ البتہ ان کی نیت وہ نہ ہوگی بلکہ درج ذیل ہوگی:

۱: احرام باندھتے وقت: ''عمرہ مفردہ کا احرام باندھتا ہوں قربةً الی اللہ۔''

۲: طواف کے وقت: ''عمرہ مفردہ کا طواف کرتا ہوں۔ قربةً الی اللہ۔''

۳: نماز طواف کے وقت: ''عمرہ مفردہ کے طواف کی نماز پڑھتا ہوں۔ قربةً الی اللہ۔''

۴: سعی کرتے وقت: ''عمرہ مفردہ کے لیے سعی کرتا ہوں۔ قربةً الی اللہ۔''

۵: تقصیر کے وقت: ''عمرہ مفردہ کے احرام سے فارغ ہونے کے لیے تقصیر کرتا ہوں۔ قربةً الی اللہ۔''

اس کے بعد دو چیزیں اور کرنا ہیں جو عمرہ تمتع میں نہیں ہیں۔

۱: طواف النساء۔ ۲: نماز طواف النساء۔

طواف النساء کا مطلب ہے کہ جب تقصیر کرلیں تو پھر کعبہ کی طرف واپس آ کر پہلے والے طریقے سے سات چکر لگائیں البتہ نیت یہ ہوگی:

''عمرہ مفردہ کے لیے طواف النساء کرتا ہوں قربةً الی اللہ۔''

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

اس کے بعد بالکل پہلے طریقے سے مقام ابراہیم پر ۲ رکعت نماز پڑھیں جس کی نیت یہ ہوگی: "عمرہ مفردہ کے طواف النساء کی نماز پڑھتا ہوں قربۃً الی اللہ۔"

واضح رہے کہ طواف النساء اور اس کی نماز عورت اور بچہ کے لیے بھی ضروری ہے خواہ شادی شدہ ہوں یا غیر شادی شدہ۔ اس کے بعد عمرہ مفردہ مکمل ہو جاتا ہے۔

دوسرے عمرے

- اگر کوئی شخص حج کے بعد یا بالکل شروع میں عمرہ تمتع سے بھی پہلے دوسرے عمرے انجام دینا چاہتا ہے تو اکثر علماء نے اس کے لیے مدت کی قید لگائی ہے۔ بعض علماء کے نزدیک ایک ماہ میں صرف ایک عمرہ ہو سکتا ہے۔ بعض کے نزدیک دو عمروں کے درمیان کم از کم دس دن کا فاصلہ لازم ہے۔
- عمرہ زندہ کی طرف سے بھی ہو سکتا ہے، مردہ کی طرف سے بھی۔ ایک عمرہ ایک شخص کے لیے ہو سکتا ہے، ایک سے زائد کے لیے بھی اور یہ بھی ممکن ہے کہ عمرہ ایک ایسے گروہ کی طرف سے کیا جائے جن میں کچھ زندہ اور کچھ مردہ ہوں۔
- مکہ میں قیام کے دوران اگر کوئی عمرہ کرنا چاہے تو اس کے احرام باندھنے کے لیے مکہ سے قریب ہی ایک مقام ہے جس کا نام مسجد تنعیم ہے۔ اس کو مسجد عمرہ یا مسجد عائشہ بھی کہتے ہے۔ حرم کے سامنے سے بسیں بھی وہاں جاتی ہیں اور ٹیکسی بھی مل جاتی ہے۔ یہ مقام تقریباً چھ میل کے فاصلے پر ہے۔ البتہ واپسی میں مردوں کو پھر بند بسوں کا مسئلہ درپیش آئے گا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

ایک گھنٹہ علم حاصل کرنا ایک رات جاگ کر عبادت کرنے سے بہتر ہے اور ایک دن علم حاصل کرنا۔ ۳ مہینے روزے رکھنے کے برابر ہے۔ (رسول خداؐ)

● اس مسجد میں پہنچنے کے بعد پھر اس طریقے سے احرام باندھیں جو گزر چکا ہے۔ جس کے لیے یہ بھی اجازت ہے کہ ہوٹل یا مسافر خانہ سے احرام کی چادریں پہن کر اس مسجد تک جائیں اور وہاں صرف نیت اور تلبیہ انجام دیں۔ احرام باندھ کر واپس خانہ کعبہ آ کر اسی طریقہ سے پورا عمرہ انجام دیں جس کا تفصیل بیان گزر چکا ہے۔ طریقہ میں کوئی فرق نہیں ہے۔ صرف نیت میں ان افراد کا نام شامل کرنا ہوگا جن کی طرف سے عمرہ انجام دے رہے ہیں۔ اس میں بھی سہولت ہے خواہ ان کا نام لیں یا رشتہ۔ مثلاً والدین کے عمرہ کی نیت یہ ہوگی:

"میں اپنے والدین کے عمرہ مفردہ کا احرام باندھتا ہوں۔ قربۃً الی اللہ"

اسی طرح باقی تمام اعمال کی نیت بھی ہوگی۔

عورتوں سے متعلق چند مسئلے:

حج کے دوران عورتوں کو خاص طور پر حیض (ماہواری) کے مسئلے کا سامنا کرنا پڑتا ہے چنانچہ اس سلسلے میں چند باتوں کا جاننا ضروری ہے۔

● پہلی بات تو یہ ہے کہ عورتیں ایسی گولیاں یا دوائیاں استعمال کر سکتی ہیں جن سے ان کا خون حیض بند ہو جائے۔ البتہ اگر ان میں نقصان پہنچنے کا خطرہ ہے تو جائز نہیں۔

دوسری بات یہ کہ حج کے دو حصے ہیں پہلا حصہ عمرہ تمتع اور دوسرا حصہ حج تمتع کہلاتا ہے۔

تیسری بات یہ کہ حالت حیض میں عورت کے لیے صرف مسجد الحرام میں داخل ہونا یا ٹھہرنا حرام ہے پس صرف وہ کام جو مسجد الحرام میں انجام دیا جاتا

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

ہے حیض کی حالت میں نہیں کیا جاسکتا ہے۔ اسی لیے عورت حیض کی حالت میں نہ طواف کرسکتی ہے اور نہ طواف کی نماز پڑھ سکتی ہے بلکہ اگر طواف کر رہی ہو یا طواف کی نماز پڑھ رہی ہو اور حیض آ جائے تو فوراً طواف یا نماز کو چھوڑ کر مسجد الحرام سے نکل آئے لیکن یہ واضح رہے کہ حیض کی حالت میں احرام باندھا جاسکتا ہے۔ اب ہم اس مسئلے کی کچھ وضاحت کرتے ہیں۔

(۱) اگر پہلے حصہ عمرۂ تمتع میں حیض آ جائے: جب عورت حج کے پہلے حصے عمرۂ تمتع کو انجام دے رہی ہو اور حیض آ جائے تو اگر وہ کعبہ کے طواف اور اس کی نماز سے فارغ ہو چکی ہے تو اپنی حالت پر بالکل توجہ نہ دے اور باقی اعمال عمرۂ تمتع (سعی و تقصیر) انجام دے کر عمرۂ تمتع سے فارغ ہو جائے اور اگر اس نے ابھی کعبہ کا طواف نہیں کیا تھا اور حیض آ گیا تو اسی احرام کو پہنے ہوئے اپنی رہائش گاہ پر آ جائے اور اس وقت تک انتظار کرے جب تک حیض سے پاک ہو کر غسل نہ کرلے۔ غسل کے بعد خانۂ کعبہ میں جا کر طواف کر کے عمرۂ تمتع کے باقی اعمال انجام دے کر عمرۂ تمتع مکمل کرے۔

لیکن بعض اوقات اگر اپنے شہر سے تاخیر سے چلے تو ایسے وقت میں مکہ پہنچتی ہے کہ اگر حیض سے پاک ہونے کا انتظار کرے تو حج شروع ہو جائے گا (مثلاً ۴ ذی الحجہ کو مکہ پہنچی اور اس وقت حیض کی حالت میں تھی۔ اب اگر وہ ۴ تاریخ سے حیض کے ختم ہونے کا انتظار کرے تو دس گیارہ تاریخ آ جائے گی جبکہ ۹ تاریخ سے حج شروع ہو جائے گا تو اتنا وقت نہ رہا کہ حیض سے پاک ہونے کا انتظار کرے) اس صورت میں وہ پاک ہونے کا انتظار نہ کرے اور حج کا پہلا حصہ عمرہ تمتع شروع کر دے جس کے لیے احرام تو پہنے ہوگی طواف اور نماز چھوڑ دے باقی دونوں کام سعی و تقصیر کرلے پھر اس کا عمرہ تمتع مکمل ہو گیا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

اب دوسرے حصے حج تمتع کے لیے عرفات چلی جائے۔ جب منیٰ سے فارغ ہوکر حج تمتع کے طواف کے لیے واپس مکہ آئے اگر اس وقت تک حیض سے پاک ہوچکی ہے تو پہلے جو طواف عمرہ تمتع کا حیض کی وجہ سے چھوڑا تھا اس کو انجام دے پھر حج تمتع کا طواف کرکے حج کے باقی ارکان پورے کرے۔ اگر پاک نہیں ہوئی تو پاک ہونے کا انتظار کرے پھر پاک ہوکر پہلے عمرہ تمتع کا طواف کرے پھر حج تمتع کا طواف کرکے حج مکمل کرے۔

(۲) اگر حج کے دوسرے حصے حج تمتع میں حیض آ جائے:

جب کوئی عورت حج کے دوسرے حصہ حج تمتع کو شروع کر دے اور اسے حیض آ جائے تو پہلی بات تو یہ یاد رکھے کہ حج تمتع کے مندرجہ ذیل اعمال اسی حالت میں انجام دیے جاسکتے ہیں۔ چنانچہ اسی حالت میں انھیں انجام دے۔

الف: احرام باندھنا۔ ب: عرفات میں ٹھہرنا۔

ج: مشعر الحرام میں ٹھہرنا۔ د: منیٰ میں بڑے شیطان کو کنکریاں مارنا۔

ر: قربانی کرنا۔ س: تقصیر (کچھ بال کٹوانا)۔

ص: گیارھویں اور بارھویں رات منیٰ میں رہنا۔

ط: گیارھویں اور بارھویں تاریخ کے دن تینوں شیطانوں کو کنکریاں مارنا۔ مندرجہ ذیل پانچ چیزیں اس حالت میں انجام نہیں دی جاسکتی ہیں ان کو چھوڑ دے اور پاک ہونے کا انتظار کرے پھر غسل کرکے یہ پانچ کام انجام دے: ۱: حج کا طواف۔ ۲: طواف کی نماز۔ ۳: صفا و مروہ کے درمیان سعی۔ ۴: طواف النساء۔ ۵: طواف النساء کی نماز۔

البتہ اگر مکہ سے وطن کی جانب فوراً واپسی ہے اور اتنا وقت نہیں ہے کہ

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

عمل کے بغیر علم وبال ہے اور علم کے بغیر عمل گمراہی ہے۔ (حضرت علی)
ہر انسان کی قیمت اس کے علم و دانائی کے مطابق ہوتی ہے۔ (حضرت علی)

یہ پانچ چیزیں چھوڑ کر پاک ہونے کا انتظار کرسکے۔ مثلاً ۸ تاریخ کو حیض آ گیا اور اسی تاریخ کو احرام پہننا ہے۔ پس احرام پہن کر ۱۲ تاریخ تک پہلے آٹھ کام کرلے۔ اب اگر عادت کے مطابق عورت کو ۱۵ تاریخ کو پاک ہونا ہے اور اس کو ۱۳، ۱۴ تاریخ کو واپس آنا ہے تو ۱۵ تاریخ تک انتظار نہیں کرسکتی ہے تو وہ یہ کرے کہ طواف حج اور نماز کے لیے کسی کو نائب بنائے اور جب نائب اس کی جانب سے طواف کرلے اور نماز پڑھ لے تو خود عورت جا کر سعی کرے اور پھر آخر میں طواف النساء اور اس کی نماز کے لیے نائب مقرر کرے۔ اس طرح کا حج مکمل ہوجائے گا۔

مدینہ منورہ میں کیا کریں؟

مدینہ خواہ حج سے پہلے جائیں یا بعد میں اس کے قیام کو غنیمت سمجھیں اور جتنا ہوسکے عبادات انجام دیں۔ خصوصاً درج ذیل امور پر توجہ دیں۔

- زیادہ سے زیادہ وقت مسجد نبوی میں گزاریں۔ ادا و قضا جتنی نمازیں پڑھ سکتے ہے پڑھیں۔ کیونکہ یہاں کی ایک نماز ایک لاکھ نماز کے برابر ثواب رکھتی ہے۔ البتہ یہ ضروری نہیں کہ کوئی مخصوص تعداد مثلاً ۴۰ نمازیں ہی ادا کی جائیں۔
- جنت البقیع کی زیارت کریں۔
- مدینہ و اطراف مدینہ میں جو مقدس مقامات ہیں ان کی زیارت کریں۔ خصوصاً مسجد قبا و میدان احد وغیرہ۔

مسجد نبوی کے اعمال: ویسے تو مسجد نبوی میں جو مستحب عمل چاہیں انجام

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

دے سکتے ہیں مگر بہتر یہ ہے کہ درج ذیل امور ضرور انجام دیے جائیں:

- مسجد میں باب جبرئیلؑ سے داخل ہوں۔ واضح رہے کہ یہ واجب نہیں ہے، البتہ بہت زیادہ تاکید ہے۔
- داخلہ سے پہلے اذن دخول پڑھیں۔
- داخل ہو کر ۲ رکعت نماز صبح کی طرح تحیۃ المسجد کی پڑھیں۔
- بعد نماز ۱۰۰ مرتبہ اللہ اکبر کہیں۔
- رسول خدا و حجرہ فاطمہؑ کی ضریح کا طواف کریں اور اگر ممکن ہو سکے تو مکمل طواف کریں۔
- پیغمبر اسلام کی زیارت پڑھیں اس کے بعد نماز زیارت پڑھیں۔
- جناب سیدہ کی زیارت پڑھیں اور پھر نماز زیارت پڑھیں۔
- جنت کے ٹکڑے میں زیادہ سے زیادہ نمازیں پڑھیں۔
- آخری دن رخصت ہوتے وقت زیارت وداع پڑھیں۔

جنت البقیع کے اعمال: فی الحال مردوں کو صبح و شام داخل ہونے کی اجازت ہے۔ وہ اذن دخول پڑھ کر داخل ہوں تو بہتر ہے۔ خواتین کو چونکہ داخلہ کی اجازت نہیں ہے، اس لیے وہ یہ سارے اعمال باہر ہی سے انجام دیں۔

- زیارت جناب سیدہؑ پڑھیں۔
- چار اماموں امام حسنؑ، امام سجادؑ، امام باقرؑ، امام صادقؑ کی زیارت پڑھیں اگر ممکن ہو تو جنت البقیع کے باہر ورنہ مسجد نبوی میں جا کر زیارات کی نماز پڑھ لی جائے۔

مندرجہ ذیل زیارات پڑھیں:

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

اللہ اس بندے کو شاد و آباد رکھے۔ جس نے میری بات سنی اسے یاد رکھا اور پھر اسے میری طرف سے دوسروں تک پہنچایا۔ (رسول خداؐ)

- جناب فاطمہؑ بنت اسدؑ فرزند رسولؐ خدا حضرت ابراہیمؑ، مادر عباسؑ علمدار جناب ام البنینؑ، فرزند امام صادقؑ جناب اسماعیلؑ، جناب حلیمہؑ سعدیہ، پیغمبرؐ کی پھوپھیاں صفیہ و عاتکہ، امیر المومنینؑ کے بھائی جناب عقیلؑ، جناب زینبؑ کے شوہر عبداللہ ابن جعفر طیارؓ اور شہدائے احد۔

میدان احد کے اعمال:

- جناب حمزہؑ کی زیارت پڑھنا۔
- شہدائے احد کی زیارت پڑھنا۔
- مسجد امام سجادؑ و امام صادقؑ میں نماز پڑھنا۔

مسجد قبا: اس مسجد کی زیارت کی بہت فضیلت ہے۔ اس میں ۲۰ رکعت نماز کی بہت تاکید ہے۔ اپنے قیام کے دوران کوشش کریں کہ کم از کم ایک مرتبہ یہاں نماز پڑھنے کا موقع مل جائے۔

میدان خندق: یہاں چھ مساجد تھیں جن کو اب ختم کیا جا چکا ہے۔ کوشش کریں کہ یہاں کی زیارت اور ادائیگی نماز کا موقع مل جائے۔

میدان بدر: مکہ مدینہ کے درمیان نیا راستہ بن جانے سے اب اس زیارت سے اکثر لوگ محروم رہ جاتے ہیں۔ مکہ مدینہ کے قدیم راستے پر بدر کا میدان اور قبرستان واقع ہے۔ جہاں ایک احاطہ میں شہدائے بدر کی قبور ہیں۔ اگر موقع مل سکے تو زیارت کریں۔

خیبر: فی الحال عمرہ و حج کے ویزے پر جانے والوں کو خیبر جانے کی اجازت نہیں ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

حکمت مومن کی گمشدہ شئے ہے پس اسے تلاش کر چاہے مشرک کے پاس ہی کیوں نہ ہو۔ (حضرت علیؑ)

چند بڑی غلطیاں اور غلط فہمیاں

1: خود پر حج واجب ہوجانے کے باوجود حج پر نہ جانا اور والدین کو حج پر بھیج دینا۔
2: حج واجب ہونے کے باوجود اسے نظر انداز کرکے عمرہ وزیارت انجام دینا۔
3: غیر شادی شدہ بیٹیوں کی وجہ سے حج کو معاف سمجھنا۔
4: عورت پر حج واجب ہونے کے باوجود حج پر یہ سوچ کر نہ جانا کہ بغیر شوہر یا محرم کے حج نہیں ہوسکتا۔
5: جس مرنے والے پر حج واجب ہو اس کا حج کروائے بغیر میراث تقسیم کرلینا۔
6: حج بدل پر ایسے مرد یا عورت کو بھیج دینا جو شرعاً حج بدل نہیں کرسکتے۔
7: جدہ سے احرام باندھنا یا یہ خیال کرنا کہ نذر کرکے احرام باندھا جاسکتا ہے۔
8: احرام سے پہلے غسل و نماز کو ضروری سمجھنا۔
9: طواف میں دعا پڑھنے کو ضروری سمجھنا۔
10: طواف کے دوران عورت کا لباس صحیح نہ ہونا مثلاً بال یا کلائی نظر آنا۔
11: طواف کے دوران بائیں کندھے کو کعبہ سے ہٹا کر سینے کو کعبہ کی طرف کرلینا۔
12: سعی میں صفا و مروہ کے درمیان آنے جانے کو ایک چکر سمجھنا۔
13: ایسے شخص سے تقصیر کروانا جس نے خود اپنی تقصیر نہیں کی ہو۔
14: تقصیر کے دوران نامحرم کے سامنے عورتوں کا بال کھول کر ان کو کاٹنا۔
15: صفا و مروہ کے درمیان سبز روشنی کے درمیان دوڑنے کو لازم سمجھنا۔
16: عمرہ تمتع کے بعد دوست یا رشتہ داروں کے ساتھ اطراف مکہ (عرفات۔ منیٰ) یا جدہ چلے جانا۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

یادرکھو! جو شخص اپنے سلسلے میں نازیبا کلمات سن کر آپے سے باہر ہو جاتا ہے۔ وہ عاقل نہیں ہے۔ (حضرت علیؑ)

۱۷: عمرہ تمتع و حج تمتع کے درمیان عمرہ مفردہ کرنا۔

۱۸: دسویں ذی الحجہ کی شب نماز مغربین کو عرفات میں ممنوع سمجھنا۔

۱۹: یہ خیال کرنا کہ عورتوں کو بھی مردوں کی طرح مزدلفہ میں سورج نکلنے تک رہنا ہے۔

۲۰: ۱۰ تاریخ کو تینوں شیطانوں کو کنکر مارنا۔

۲۱: عورتوں کا خود جانے کے بجائے کسی دوسرے کو اپنی طرف سے کنکر مارنے کے لیے بھیج دینا۔

۲۲: سعودی بینک کے ذریعہ قربانی کروانا۔

۲۳: قربان گاہ کے باہر ہی سر منڈوانا (کیونکہ قربان گاہ کا منیٰ میں ہونا مشکوک ہے جب کہ سر منڈوانے کا عمل منیٰ ہی میں ہونا چاہیے۔ اس لیے قربانی کے بعد واپس اتنا جائیں کہ یقین ہو جائے کہ منیٰ میں داخل ہو گئے۔ پھر سر منڈوانا چاہیے)۔

۲۴: طواف وداع کو واجب سمجھنا جب کہ یہ مستحب ہے۔

۲۵: مدینے میں چالیس نمازوں کو لازم سمجھنا۔

۲۶: شوال یا ذیقعدہ میں عمرہ مفردہ کو ممنوع سمجھنا۔

۲۷: مسجد الحرام و مسجد نبوی میں سجدہ گاہ کا رکھنا ضروری سمجھنا جبکہ وہاں کے پتھر پر بغیر سجدہ گاہ کے سجدہ صحیح ہے۔

۲۸: ناخنوں پر سجدہ کرنا بلکہ یہ کسی بھی صورت حتیٰ کہ حالت مجبوری میں بھی صحیح نہیں۔

اگرچہ ان کے علاوہ بھی غلطیاں اور غلط فہمیاں ہوتی ہیں۔ مگر مذکورہ بالا بہت ہی زیادہ پیش آنے والے مسائل ہیں۔ ان کی تفصیل اور صحیح مسئلے اسی بیان میں پہلے گزر چکے ہیں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

علم کی طلب میں جلدی اٹھو۔ کیوں کہ جلدی اُٹھنے میں برکت اور نجات ہے۔
ہر چیز کے لیے ایک راستہ ہوتا ہے۔ اور جنت کا راستہ علم ہے۔ (رسول خداؐ)

حج اور عمرہ کے ثواب بہ زبان

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایک مرتبہ رسول خداؐ نے اپنے اصحاب کے ساتھ نماز فجر ادا کی پھر لوگوں سے باتیں کرتے ہوئے بیٹھ گئے سب نمازی چلے گئے صرف دو افراد رہ گئے جن میں ایک انصاری اور دوسرا ثقفی تھا۔ تو رسول خداؐ نے ان دونوں سے ارشاد فرمایا: "اے میرے بھائی انصاری تم اس لیے آئے ہو کہ اپنے حج اور اپنے عمرے کے لیے دریافت کرو کہ اس سے تمہیں کیا ثواب ملے گا۔ تو یہ سمجھ لو کہ۔

☆ جب تم نے حج کے راستے کا رخ کیا اور سواری پر سوار ہوئے اور بسم اللہ کہا اور تمہاری سواری تم کو لے کر چلی تو تمہاری سواری جو پاؤں رکھے گی اور جو پاؤں اٹھائے گی ہر ایک پر اللہ تعالیٰ تمہارے نامہ اعمال میں ایک نیکی لکھ دے گا اور ایک گناہ محو کردے گا۔

☆ اور جب تم نے احرام باندھ کر لبیک کہا تو اللہ تعالیٰ ہر لبیک پر تمہارے نامہ اعمال میں دس (۱۰) نیکیاں لکھے گا اور دس گناہوں کو مٹا دے گا۔

☆ اور جب خانہ کعبہ کا سات مرتبہ طواف کیا تو تمہارے لیے اللہ کے پاس عہد ہوگا اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ کو خود شرم آئے گی کہ تم پر عذاب کرے۔

☆ اور جب تم نے مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز پڑھی تو اللہ تعالیٰ تمہارے نامہ اعمال میں ایسی دو ہزار رکعتیں لکھ دے گا جو مقبول ہو چکی ہوں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

جو میرے بعد علم حاصل کرے پھر اسے پھیلائے وہ قیامت کے دن تنہا امت کے اٹھے گا۔ (رسول خدا)

☆ اور جب تم نے صفا و مروہ کے درمیان ساتھ پھیرے لگائے تو اس سے تمہارے لیے اللہ کے پاس اتنا اجر و ثواب ہوگا جتنا اس شخص کو ثواب دے گا جو اپنے ملک سے پا پیادہ حج کرے اور اس شخص کے برابر ثواب ہوگا جس نے ستر عدد ایسے غلام آزاد کرائے جو صاحب ایمان ہوں۔

☆ اور جب تم نے عرفات میں غروب آفتاب تک طواف کیا تو اگر تمہارے گناہ کوہ عالج کی ریت کے برابر اور سمندر کے جھاگ کے برابر بھی ہوں تو اللہ تعالیٰ ان سب کو معاف کر دے گا۔

☆ اور جب تم نے جمرہ پر کنکریاں ماریں تو اللہ تعالیٰ تمہارے نامہ اعمال میں ایک کنکری کے عوض دس نیکیاں تمہاری آئندہ عمر کے لیے لکھے گا۔

☆ اور جب تم نے اپنا سر منڈوایا تو تمہاری آئندہ عمر کے لئے ہر بال پر ایک نیکی ہوگی۔

☆ اور جب تم نے اپنی قربانی کے جانور کو ذبح کیا یا کرایا تو اس کے خون کے ہر قطرے کے عوض تمہاری آئندہ عمر کے لیے ایک حسنہ لکھا جائے گا۔

☆ اور جب تم نے خانہ کعبہ کا سات مرتبہ طواف زیارت کیا اور مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز پڑھی تو ایک مکرم فرشتہ تمہارے شانوں پر ہاتھ رکھ کر کہے گا کہ تیرے گزشتہ گناہ معاف کر دیے گئے۔ اب تو ایک سو بیس (۱۲۰) دن کے درمیان نیک عمل کرنا پھر شروع کر۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

- رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ ۱۴:۴۱
- رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۷۱:۲۸
- رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِي صَغِيرًا ۱۷:۲۴

- خداوندا! جب روزِ حساب آئے تو مجھ کو، میرے ماں باپ کو اور سارے ایمانداروں کو بخش دینا۔
- خداوندا! میری، میرے ماں باپ کی اور جو مومن میرے گھر آئے اس کی اور تمام مومن مردوں اور عورتوں کی بخشش فرما۔
- خداوندا! جس طرح میرے والدین نے میرے بچپنے میں میری پرورش کی (اور مجھے پیار دیا) اسی طرح تو بھی ان دونوں پر رحم فرما۔

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ

التماس سورۂ فاتحہ

برائے ایصالِ ثواب

مرحوم فاضل احمد بھائی

مرحومہ زینب بائی

ایک بار سورۂ الحمد اور ۳ بار سورۂ اخلاص اوّل اور آخر ۳، ۳ مرتبہ درود شریف پڑھنے کی درخواست ہے

دعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ محمدؐ و آلِ محمدؐ کے صدقے میں مرحومین کی مغفرت فرمائے اور اپنی رحمت سے مرحومین کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/

لبيك اللهم لبيك

لبيك لا شريك لك لبيك

إن الحمد والنعمة لك والملك

لا شريك لك

Presented by: https://jafrilibrary.com/

Presented by: https://jafrilibrary.com/
Presented by: https://jafrilibrary.com
Presented by: https://jafrilibrary.com/